مبلغین و مبلغات کیلئے ماہِ مُحرّم الحرام سے متعلق
اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

مُحرّمُ الحرام کے
26 بیانات

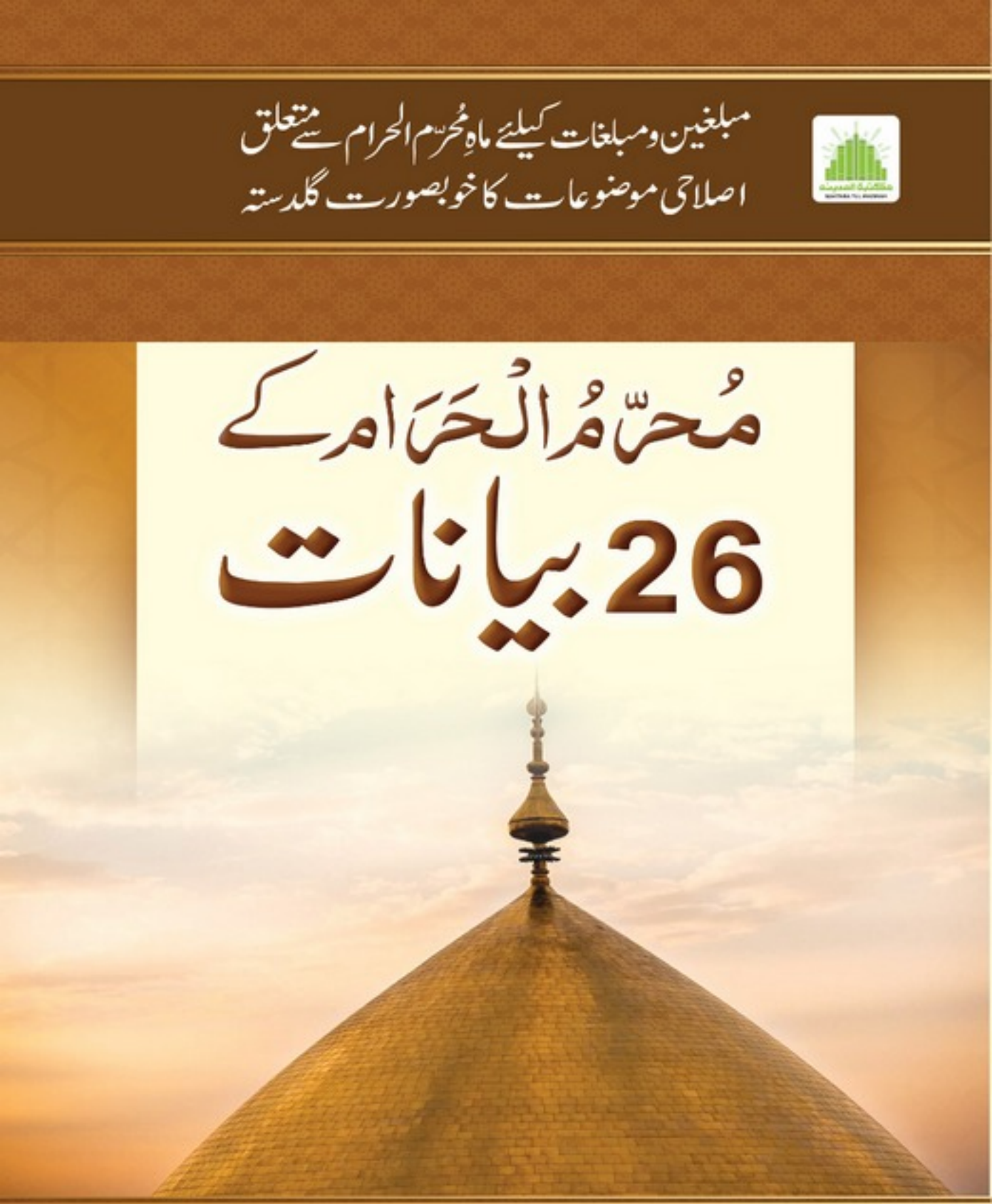

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مبلغین و مبلغات کیلئے **ماہِ مُحرم الحرام** سے
متعلق اصلاحی موضوعات کا خوبصورت گلدستہ

مُحرّمُ الحرام کے 26 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : مُحرّمُ الحَرام کے 26 بیانات
صفحات : 753
پہلی بار : ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۱ ہجری مطابق اگست 2020
تعداد : ویب ایڈیشن
پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عَساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
☆	پہلے اسے پڑھیں.....	1
☆	اجمالی فہرست	3
1	فیضانِ فاروقِ اعظم	7
2	فضائلِ حسنین	33
3	کراماتِ امام حسین اور یزدی کا کردار	66
4	زبان کا قفلِ مدینہ	95
5	فاروقِ اعظم کا عشقِ رسول	122
6	سچے عاشقانِ رسول کی پہچان	152
7	حسنینِ کریمین کی شان و عظمت	187
8	یزید کا دردناک انجام	219
9	جھوٹ کی تباہ کاریاں	252
10	فاروقِ اعظم کی عاجزی	281
11	حسنین سے حضور کی محبت	311
12	یزید کا بُرا کردار	339
13	ہر طرح کا نشہ حرام ہے	371
14	کربلا والوں کے کریمانہ انداز	407
15	باادب بانصیب	435
16	وعدے کی پابندی	466
17	تکبر کا انجام	493
18	مصیبتوں پر صبر کا ذہن کیسے بنے	523
19	مقامِ صحابہ و اہلِ بیت	548
20	سیرتِ مفتی فاروق	571
21	اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے	597
22	تبرکات کی برکات	623
23	امام حسین کی عبادت	648
24	دس محرم کی برکتیں	672
25	شانِ بلال حبشی	698
26	خوش قسمت کون؟	724
☆	شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف	746

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جزبیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 500 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔ بیان کیسے مرتب کیا جاتا ہے اور کتنے مراحل سے گزارا جاتا ہے؟ ہر مرحلے کا کیا انداز ہے؟ نیز شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی اب تک کیا خدمات ہیں؟ اس کی تفصیل کتاب کے آخر میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے **تفصیلی تعارف** میں موجود ہے۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدَّظلّہ العالی کی تجویز پر شعبہ قائم ہونے سے لے کر اب تک ہر اسلامی ماہ کے تحت ہونے والے بیانات کو یکجا کیا جاتا ہے اور انہیں کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ یوں **مجمادی الاولیٰ تا ذوالحجۃ الحرام کے ٹوٹل 183 بیانات** آٹھ ضخیم کتابوں کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب **محرم الحرام کے 26 بیانات** پر مشتمل مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

✿ اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ

ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

✿ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے دردِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

✿ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

✿ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، ماٰخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: فرض حج کرو بے شک اس کا اَجر بیس غزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/۲۰۷ حدیث ۲۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

❁ نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند

آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلِّق چند مدنی پُھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جن کی وجہ سے اسلام کی عِزَّت، شان و شوکت اور قُوَّت

میں اِضافہ ہوا جن کو میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِسلام کے تاج اور اِسلام کی مِعْراج جیسے اَلقابات سے یاد فرمایا، جن کو اِسلام اور مُسلمانوں کی عِزَّت قرار دیا۔ وہ ایک ایسے اَمِیْرُالْمُومِنِین تھے جو اپنی رِعایا کی خبر گیری اور خَیْر خواہی کے جَذبے کے تحت رات کے وقت دَورہ فرماتے اور مُحتاج و مُصیبت زَدہ کی دادرَسی فرماتے تھے، اس کے بعد اس عظیم شَخصیَّت کی شان اور ان کی رائے کے مُوافق نازل ہونے والی قرآنِ کریم کی آیات اور ان کے فَضائل میں وارد ہونے والی اَحادِیثِ طَیِّبَہ بھی آپ کے گوش گُزار کروں گا، یہ اہم شَخصیَّت کون تھیں ان کا نام ونَسب کُنیَّت ولَقب نیز آپ کی پاکیزہ عادات وصِفات مثلاً عاجزی واِنکساری اور احکامِ الٰہی کی بَجا آوری سے متعلق بھی بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، پھر آخر میں ایک مدنی بہار اور سلام کے مدنی پھول بھی پیش کروں گا۔ آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ منورہ کی ایک رات

ایک رات کی بات ہے کہ مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی ایک مُعَزِّز شَخْصِیَّت دَورہ کرنے نکل کھڑی ہوئی اور اُن کے چلنے کا انداز یہ بتا رہا تھا کہ وہ فَقَط چَہل قَدمی کے لیے نہیں نکلے بلکہ ضَرور کوئی خاص مَقصد پیشِ نَظر ہے۔ چلتے چلتے اچانک اُن کی نَظر ایک خَیمے پر پڑی، جب وہ خَیمہ کے قریب پہنچے تو خَیمے کے اندر سے کسی کے تکلیف میں مُبتلا ہونے کی آوازیں سُنائی دیں، اُس خَیمے کے باہر ایک شَخْص بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اُنہوں نے اُس شخص کو سلام کیا اور سلام کے بعد اس کا حال دَرْیافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ خلیفۂ وَقت سے ملنے آیا ہے اور اس نے یہ بھی بتایا کہ میری اَہلیہ اُمّید سے ہونے کے سبب تکلیف میں مُبتلا ہے۔ یہ سُن

کر وہ عظیم شَخْص اپنے گھر آئے اور اپنے بچوں کی اَمّی سے کہا: "کیا تم ثَواب کمانا چاہتی ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے خُود تم تک پہنچایا ہے ؟" اُن کی اَہلیہ نے جَواب دیا: 'کیا بات ہے؟" تو اُنہوں نے کہا: "ایک اَجْنَبی عورت اُمّید سے ہونے کی وجہ سے آزمائش میں مُبتلا ہے اور اس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔" ان کی اَہلیہ نے کہا: "اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔" اُنہوں نے کہا: "ٹھیک ہے تم ضَروری سامان وَغیرہ لے کر چلو۔" جب وہاں پہنچے تو اپنی اَہلیہ کو اندر بھیج دیا اور خود اُس شَخْص کے پاس بیٹھ گئے اور آگ جلا کر ہانڈی اس کے اُوپر رکھ دی۔ ہانڈی پک کر تیار ہوئی تو (کچھ دیر بعد) بچے کی وِلادت ہو گئی، اُن کی اَہلیہ نے اندر سے آواز دی: "**اے اَمِیْرُالْمُومِنِیْن!** اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔" جیسے ہی اس شَخْص نے لفظ "اَمِیْرُالْمُومِنِیْن" سُنا تو ڈر گیا اور عاجِزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بیٹھ گیا۔ اَمِیْرُالْمُومِنِیْن نے فرمایا: "جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے رہو۔" اور ہانڈی اُٹھا کر اپنے بچوں کی امی کو دی اور فرمایا کہ "خاتون کو کھلاؤ اور اسے آسودہ کرو۔" پھر اس شَخْص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا: "کل صُبْح میرے پاس آنا میں تمہاری ضَروریات کو پورا کر دوں گا۔" جب وہ شَخْص صُبْح حاضر ہوا تو اَمِیْرُالْمُومِنِیْن نے اس کے نومولود بچّے کا وَظیفہ بھی جاری کیا اور اسے بھی مال وَغیرہ عَطا کیا۔

(التبصرۃ، المجلس التاسع والعشرون فی فضل۔۔۔ الخ، ج ۱، ص ۴۲۰، وغیرہ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کَردَہ حکایت کو سُن کر ہر شَخْص کے ذِہن میں یہ سُوال پیدا ہو سکتا ہے کہ مدینہ مُنورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں اُس رات آخر وہ کون تھے جو شہر مدینہ کا دَورہ کرنے باہر نکلے... وہ کون تھے؟ جن کی زِندگی اتنی سادہ اور مُبارَک تھی کہ ان کی رِعایا کے لوگ بھی پہچان نہ پاتے تھے، وہ کون تھے؟ جو اپنی رِعایا میں گھل مِل کر کام کرنے اور اس میں کسی قسم کی شَرم محسوس نہ کرنے کو

پسند فرماتے تھے ...وہ کون تھے ؟جن کے دِل میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی خَیر خواہی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔" وہ عَظیم شَخْص کوئی اور نہیں بلکہ اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان بَہُت اَرْفَع واعلیٰ ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ عَظیم خلیفہ تھے جِن کی رِعایاان کی دَرازیٔ عُمر کی دُعا کرتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خُلَفائے راشِدین میں دوسرے خلیفہ رَاشد ہیں۔

فاروقِ اعظم کا نام، کنیت اور نسب:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنیت "اَبُوْحَفْص" ہے۔ اور یہ کنیت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بارگاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہی عطا ہوئی۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ج۱، ص۴۰) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام دَورِ جاہلیت اور دَورِ اسلام دونوں میں "عُمر" ہی رہا۔ اور "عُمر" کے معنی ہیں "آباد رکھنے والا" یا "آباد کرنے والا"۔ توچونکہ اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سبب اسلام آباد ہونا تھا اس لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے سے ہی آپ کو "عُمر" نام عطا فرمادیا اور اسلام آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سبب آباد ہوا، لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسمِ بامسمّیٰ ہیں (یعنی جیسا آپ کے نام کا مطلب تھا ویسے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کام سرانجام دیئے۔)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بہت سے اَلقاب ہیں۔ جن میں سب سے زِیادہ مشہور لَقب "فارُوق" ہے۔ یہ لَقب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خود بارگاہِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ سے عطا ہوا۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا نَزَّال بن سَبْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم نے اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے عرض کی: "اے اَمِیْرُالْمُومِنِیْن ہمیں سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مُتَعَلِّق کچھ ارشاد

فرمایئے ؟ تو آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ”اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ”فارُوق“ لَقب عطا فرمایا کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حق کو باطل سے جُدا کر دکھایا۔ (تاریخ ابن عساکر، ج۴۴، ص۵۰)

فارقِ حق و باطل امامُ الہُدیٰ
تیغِ مسلُولِ شِدّت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

القاباتِ فاروقِ اعظم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذات سے اسلام کو بے شُمار فوائد حاصل ہوئے اسی لیے عُلَماءِ اَہْلِ سُنَّت کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے اَزراہِ عَقِیدت کثیر اَلقابات سے فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مُلَقَّب کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت، عظیمُ البرَکت، امامِ اَہلُسنَّت، مجدّدِ دین و ملّت، عاشقِ ماہِ نبوّت، پَروانۂ شمعِ رِسالت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے فتاویٰ رضویہ شریف میں مُختلف مَقامات پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اِن گیارہ اَلقابات کے ساتھ یاد فرمایا ہے: ● اَمِیْرُالْمُومِنِیْن ● غیظُ المُنافِقِین ● اِمامُ العادِلین ● اِسلام کی عِزَّت ● اِسلام کی شَوکت ● اِسلام کی قُوَّت ● اِسلام کی دَولَت ● اِسلام کے تاج ● اِسلام کی مِعراج ● عِزُّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْن (یعنی اِسلام اور مسلمانوں کی عِزَّت) ● سَیِّدُ الْمُحَدَّثِیْن۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۲۲، ص۶۴۳، ۴۰۴، ج۱۰، ص۷۶۷، ج۱۵، ص۵۷۵۔)

شیخِ طریقت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی اپنے رِسالے ”کراماتِ فارُوقِ اعظم“ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چالیسویں نمبر پر مُسلمان ہونے

کی عظیم نِسبت سے چالیس اَلقابات ذِکر فرمائے ہیں۔

قرآنِ کریم اور فاروقِ اعظم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُومِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عظمت و شان بہت نرالی ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ایک مُنْفَرِد مقام رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قُرآنِ کریم میں بَہُت سی آیاتِ طَیِّبَہ ہیں جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں نازل ہوئیں اور آپ کی شان وعَظَمَت پر دَلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے فقط دو آیاتِ مُبارکہ سُنئے

(1) حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ دو عالَم کے مالک و مختار، مکّی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر 39 لوگ اِیمان لا چکے تھے۔ پھر حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مُسلمان ہوئے اور مسلمانوں کی تَعداد چالیس ہوگئی تَب یہ آیَتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی:

"یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾" (پ ۱۰، الانفال: ۶۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: ''اے غَیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔''

(معجم کبیر، احادیث عبداللہ ابن عباس، ج ۱۲، ص ۴۷، حدیث: ۱۲۴۷)

صَدرُ الافاضِل مولانا سَیِّد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: سعید بن جُبَیر حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازِل ہوئی۔ ایمان سے صرف تینتیس مرد اور چھ عورتیں مُشرّف ہو چکے تھے تب حضرتِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسلام لائے۔

(2) ایک کافِر نے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس آیتِ مُبارکہ میں صَبْر کرنے اور مُعاف فرمانے کرنے کا حکم ارشاد فرمایا:

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۵۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: ”اور میرے بندوں سے فرماؤ وہ بات کہیں جو سب سے اچھی ہو بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔“

خازن، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۵۳، ج ۳، ص ۱۷۷۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی شخص کی بات کا فِی نَفْسِہٖ (بذاتِ خود) دُرُست ہونا ایک اچھا وَصْف ہے لیکن اگر اس کی بات کو کسی مُسَلَّمہ شَخْصِیَّت کی تائید وتَوثیق حاصل ہو جائے تو یہ اس سے بھی بڑھ کر کمال ہے کہ یہ تائید اس کے لیے سَنَد کا دَرَجہ رکھتی ہے۔ قُربان جایئے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان وعظمت پر کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے اتنی دُرُست اور صائِب تھی کہ قُرآنِ کریم کی بَعض آیاتِ طَیِّبہ وہ ہیں جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رائے کے مُوافِق نازِل ہوئیں یعنی آپ نے بارگاہِ رِسالت میں کوئی رائے پیش کی تو اسی کے مُطابِق و مُوافِق قرآنی آیت نازِل ہوگئی جیسا کہ حضرت علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا: "قرآنِ کریم کے بَعض اَحکام حضرت عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رَائے کے مُوافِق ہیں"۔ (سیرۃ حلبیۃ، ج ۱، ص ۴۷۴) آیئے لفظِ "عُمر" کے تین حُروف کی نِسْبت سے ایسی تین آیات سُنتے ہیں۔ چنانچہ

(1) ایک بار اَمِیْرُالْمُومِنِین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ نَبُوَّت میں عَرض کی: آپ کے ہاں نیک وبد ہر قِسْم کے لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے لہٰذا اَزْوَاجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو پَردے کا حُکْم دیجیے۔ تو اللہ تعالی نے آپ کی مُوافَقت میں سُورۂ اَحْزَاب کی آیت نمبر 59 نازل فرمادی:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝۵۹

ترجَمۂ کنزالایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے مُنہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(بخاری، ج۳، ص۳۰۴، الحدیث ۴۷۹۰)

(2) اسی طرح تَخلیقِ اِنسانی کے مَراحِل پر مشتمل سُورۂ مومنون کی آیت 12 تا 14 سُن کر آپ کے مُنہ سے نکلا "فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ" تو یہی الفاظ نازِل ہو گئے اور حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے عُمر! اُس ذات کی قَسَم جس کے قَبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! یہ آیت تو انہی اَلفاظ کے ساتھ مکمل ہوئی جو تُم نے کہے"۔ (در منثور ج۶، ص۹۲)

(3) حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُالْمُومِنِین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتوں میں رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے میری مُوافَقت ہوئی (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: "لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر ہم مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی (یعنی نماز پڑھنے کی جگہ) بنائیں

(تو کیسا رہے گا؟) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مُبارکہ میری تائید میں نازل فرما کر مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی بنانے کا حکم ارشاد فرمادیا: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (بخاری، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی القبلۃ۔۔۔ الخ، ج۱، ص۱۵۸، حدیث: ۴۰۲ ملتقطا۔ درمنثور، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۵، ج۱، ص۲۹۰۔)

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی

جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

احادیثِ کریمہ اور فاروقِ اعظم:

اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عَظمت و شان یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے ہیں جن کی فَضیلت و شان پر مُتَعَدَّد فرامینِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم موجود ہیں آیئے لفظِ "فاروق" کے پانچ حُروف کی نسبت سے سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں پانچ فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سنئے۔

(1) عُمر سے بہتر کسی انسان پر آج تک سُورَج طُلُوع نہیں ہوا۔

(سنن ترمذی ج۵، ص۳۸۴، الحدیث ۳۷۰۴)

(2) جِس سے عُمر ناراض ہو جائے اُس سے اللہ تعالی بھی ناراض ہو جاتا ہے۔

(جمع الجوامع ج۱، ص۸۳، الحدیث ۴۳۴)

(3) میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عُمر ہوتا۔ (سنن ترمذی حدیث ۳۸۰۶)

(4) جس نے عُمر سے مَحَبَّت کی اُس نے مُجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے عُمر سے بُغْض رکھا اُس نے مُجھ سے بُغْض رکھا۔ (الشفاء ج۲، ص ۵۴)

(5) اللہ تعالیٰ نے عُمر کی زبان اور قَلْب پر حق کو جاری فرمادیا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔الخ، الحدیث: ۵، ۳۷۰۲/۳۸۳)

وہ عمر جس کے اَعداء پہ شَدید اسقَر

اس خدادوست حضرت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کی عاجزی وانکساری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی شَخْص میں لاتَعداد ایسے اَوصاف موجود ہوں جو اس کی شَخْصِیَّت کی بھرپور عکّاسی کرتے ہوں اور لوگوں میں اِن اَوْصاف کا چَرچا بھی ہو تو بَسا اَوقات ایسا شَخْص اپنے نَفْس کے مَکرو فریب میں آکر تکَبُّر اور خُود پسندی جیسے اَمراض میں مُبتلا ہو جاتا ہے، لیکن قربان جائیے اَمِیْرُالْمُومِنِین حَضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آپ بے شُمار اَوصافِ حمیدہ کے حامل ہونے کے باوجود بھی بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِن باطِنی اَمراض سے پاک اور مُبَرَّا تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرتِ طَیِّبَہ پر کئی کُتُب لکھی جاچکی ہیں اور تقریباً تمام ہی مُؤَرِّخین نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَخلاق، عادات واَطوار کو بیان کرتے ہوئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عاجزی وانکساری کو ایک مُستقل باب میں بیان کیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ جیسے عالَمِ اسلام کے عظیم حُکمران کا حُقُوقُ اللہ، حُقُوق

الرَّسول، حُقُوقِ اَہْلِ بَیت، حقوقِ صحابہ اور حُقُوقُ العِباد کی پاسداری، عَدْل واِنصاف، اَمْن واَمان قائم کرنے ،عِلْمِ دِین کی نَشر واِشاعت وغیرہ جیسے جَواہِرات سے مُرَصَّع (مزین) تاج پر عاجِزی واِنکساری ایک خوشنُما طُرَّہ معلوم ہوتی ہے۔ اسی عاجزی وانکساری کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو وہ عزّت اور مَقام ومرتبہ عطا فرمایا کہ آج تک چَہار دانگِ عالم میں آپ کے ذِکْر کی دُھوم ہے اور تاقیامت تمام مُسلمان آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اَوصافِ حمیدہ کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیان کرتے اور ان پر عمل کرتے رہیں گے۔

فاروقِ اعظم زمین پر آرام فرماتے

حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے آپ فَرماتے ہیں کہ:" اَمِیْرُالْمُومِنِین حَضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب شہر سے باہر کہیں سَفر وغیرہ پر جاتے تو راستے میں اِستراحَت (آرام کرنے) کے لیے مٹّی کا ڈھیر لگا کر اس پر کپڑا بچھاتے اور پھر آرام فرماتے۔"

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن الخطاب، ج۸، ص ۱۱۵۰، حدیث:۲۱)

فاروقِ اعظم کی عاجزی وانکساری کی انتہا

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مرتبہ ملکِ شام تشریف لے گئے، حضرت سَیِّدُنا ابو عُبَیْدَہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ دونوں ایک ایسے مَقام پر پہنچے جہاں گھٹنوں تک پانی تھا، آپ اپنی اُونٹنی پر سُوار تھے، اُونٹنی سے اُترے اور اپنے موزے اُتار کر اپنے کندھے پر رکھ لئے، پھر اُونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں داخل ہوگئے تو حضرت سَیِّدُنا ابو عُبَیْدَہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: اے اَمِیْرُالْمُومِنِین! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ کام کر رہے ہیں مجھے یہ پسند نہیں کہ یہاں کے باشندے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نظر اُٹھا

کر دیکھیں۔" تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عاجزی و انکساری سے بھرپور جواب دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا: "اَفسوس اے ابوعُبَیْدَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اُسے اِس اُمَّت کے لئے نشانِ عبرت بنا دیتا۔ کیا تمہیں یاد نہیں ہم ایک بے سروسامان قوم تھے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اسلام کے ذَریعے عزّت بخشی، جب بھی ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ عزّت کے علاوہ عزت حاصل کرنا چاہیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں رُسوا کر دے گا۔" (مستدرک حاکم، کتاب الا یمان، قصۃ خروج عمر الی الشام، ج ۱، ص ۲۳۶، حدیث: ۲۱۴)

میرے عیب بتانے والا میرا محبوب

حضرت سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: "مجھے سب سے زِیادہ مَحبوب وہ ہے جو میرے عَیْب بتائے"۔ (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج ۳، ص ۲۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کس قدر تواضع وانکساری سے کام لیتے تھے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اَمِیْرُالْمُومِنِیْن ہونے کے باوجود مٹی پر آرام کرتے اور فرماتے مجھے ایسا شخص پسند ہے کہ جو مجھے میرے عیب بتائے جبکہ اس کے بَرخِلاف ہمارا حال یہ ہے کہ اگر کوئی ہماری تعریف کرتا رہے تو ہم اس سے بہت خوش رہتے ہیں جہاں اس نے ہمارے کسی عیب کی نشاندہی کی فوراً آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر کوئی ہماری تعریف کرے تو خوشی سے پھولنے اور غرور و تکبُّر کی آفت میں مُبتلا ہونے کے بجائے یہ سوچنا چاہیے کیا واقعی مجھ میں یہ خوبی موجود بھی ہے یا نہیں، اگر ہے تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کرنا چاہیے اور اگر کوئی ہماری خامیاں، خرابیاں بیان کرے تو اس پر ناراض ہونے یا اس شخص کے لیے دل میں بُغض و کینہ بٹھا لینے کے بَجائے اپنی اصلاح

کرنی چاہیے۔اپنی تعریف پر خُوش ہونے والوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ (پ۴، آل عمران:۱۸۸)

ترجمہ کنزالایمان: ”ہر گز نہ سمجھنا انہیں جو خُوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو، ایسوں کو ہر گز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لئے دَرْدناک عذاب ہے۔“

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: اس آیت میں وعید ہے خُود پَسندی کرنے والے کے لئے اور اس کے لئے جو لوگوں سے اپنی جُھوٹی تعریف چاہے، جو لوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالِم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غَلط وَصْف اپنے لئے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔“ (خزائن العرفان، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ:۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی جھوٹی سچّی تعریف پر اِتراتے پھرنا، خوشی سے پُھولے نہ سمانا، غرور وتکبُّر کی آفت میں مُبتلا ہو جانا مذموم فعل ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 597 پر لکھتے ہیں: اگر (کوئی) اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے کہ لوگ اُن فَضائل سے اس کی ثَناء (یعنی تعریف) کریں جو اس میں نہیں جب تو صَریح حرامِ قطعی ہے۔ ہاں اگر تعریف واقعی (یعنی سچی) ہو تو اگرچہ تاویلِ مَعروف ومشہور کے ساتھ، جیسے شَمْسُ الْاَئِمَّہ وفَخْرُ الْعُلَمَاءِ وَتَاجُ الْعَارِفِیْن وَاَمْثَالُ ذٰلِك (یعنی اماموں کے آفتاب، اہل علم کے لئے فخر، اور عارفوں کے تاج، اور اسی قسم کے دوسرے توصیفی کلمات (جو تعریف وتوصیف ظاہر کریں) کہ (اس سے) مقصود اپنے ہم عَصْر یا مِصْر (یعنی ہم زمانہ

یا شہر) کے لوگ ہوتے ہیں اور اس پر اس لئے خوش نہ ہو کہ میری تعریف ہو رہی ہے بلکہ اس لئے کہ ان لوگوں کی (تعریف) ان کو نفعِ دینی پہنچائے گی سمعِ قبول (توجُّہ) سے سُنیں گے جو ان کو نصیحت کی جائے گی تو یہ حقیقۃً حُبِّ مَدح (تعریف کی محبت) نہیں بلکہ حُبِّ نَصحِ مسلمین (مسلمانوں کی خیر خواہی کی محبت) ہے اور وہ مَحض ایمان ہے۔ طریقۂ محمدیَّہ وحدیقۂ ندیہ میں ہے: "ریاست کی چاہت اور محبَّت کے تین اَسباب ہیں، دوسرا یہ ہے کہ (اگر کوئی شخص) اِقتِدار (یعنی حکومت) اس لئے چاہتا ہے تاکہ اس کی وجہ سے نِفاذِ حق، اعزازِ دین (یعنی دِین کی سربلندی) اور لوگوں کی اِصلاح کر سکے، اگر یہ ممنوع اُمور مثلاً رِیاء تلبیس، اور واجب اور سُنَّت کے چھوڑنے سے خالی ہو تو نہ صرف جائز ہے بلکہ مُستَحَب (موجب اجر و ثواب ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کی حکایت بیان فرمائی (کہ وہ بارگاہ رَبُّ العزّت میں عرض گُزار ہوتے ہیں) اے پَروَردگار! ہمیں پرہیز گار اور ڈرنے والے لوگوں کا امام (یعنی پیشوا) بنادے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱ ص ۵۹۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عاجزی وانکساری کی دولت عطا فرمائے اور تکبُّر وخُود پسندی کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

تکبُّر وخُود پسندی اور دیگر باطنی بیماریوں کی تباہ کاریوں کا تفصیلی مُطالعہ کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتابیں "تکبُّر" اور "باطنی بیماریوں کی معلومات" آج ہی مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کر لیجئے اور اوّل تا آخر مُطالعہ کرنے کی نیّت بھی فرمالیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اِطاعتِ باری تعالیٰ اور اطاعتِ رَسُول اللہ پر سختی کے ساتھ کاربند تھے، یہی وجہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام صحابہ سے اپنی رِضا کا وَعدہ فرما

لیا۔ مگر اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں سب سے زیادہ پُختہ تھے اور خود رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس بات کی گواہی دی۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَشَدُّ اُمَّتِیْ فِیْ اَمْرِ اللہِ تَعَالٰی عُمَرُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعاملے میں میری اُمَّت میں سب سے زِیادہ پُختہ عُمر بن خطاب ہے۔“ صفۃ الصفوۃ، ذکر جملۃ من مناقبہ وفضائلہ، الجزء ا، ج ا، ص ۱۴۴۔

حضرت سَیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”کُنَّا نَلْزَمُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَتَعَلَّمُ مِنْہُ الْوَرَعَ یعنی ہم لوگ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ ہی رہتے تھے تاکہ تَقْویٰ و پرہیز گاری سیکھیں۔“

(طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج ۳، ص ۲۲۰)

فاروقِ اعظم کے نزدیک سب سے اَہَم کام

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نماز سے بے حد مَحَبَّت فرماتے اور رات کے درمیانی حصّے میں نماز پڑھنا پسند فرماتے، آپ کے نزدیک نماز تمام کاموں میں سب سے اَہَم ترین کام تھا اسی لیے دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلاتے۔ چُنانچہ

امام بُخاری و امام مسلم و امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ نے حضرت سَیِّدُنا نافِع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت کیا ہے کہ اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حَضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے صُوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ: ”تمھارے سَب کاموں سے اَہَم میرے نَزدِیک نماز ہے۔ جس نے

اِسے (شرائط وارکان کے ساتھ اَدا کرکے) محفوظ رکھا اور اس کی پابندی کی اُس نے اپنا دِین مَحْفُوظ رکھا اور جِس نے اِسے ضائع کیا وہ اَوروں کو بدرجۂ اَولیٰ ضائع کرے گا۔" (موطاامام مالک، کتاب وقوت الصلاۃ، باب وقوت الصلاۃ، ج۱، ص۳۵، حدیث:۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نماز جو دینِ اسلام کا رکن ہے وہ حضرت سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نزدیک تمام کاموں سے اہم ترین ہے ہمیں بھی اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے اور اگر کوئی شرعی مجبوری نہ ہو تو تکبیرِ اولی کے ساتھ مسجد کی پہلی صف میں پانچوں نمازیں باجماعت پابندی سے ادا کرنی چاہئیں یاد رکھئے جان بوجھ کر نماز قضا کرنا یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بالکل ہی نہ پڑھنا حرام و جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر افسوس! ہم میں سے بعض مُسلمان فُضُول باتوں اور کاموں میں وقت ضائع تو کر دیتے ہیں مگر نمازوں کی طرف دھیان ہی نہیں دیتے۔ آہ! جس رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کا دیا کھاتے ہیں اسی کے آگے سجدہ ریز ہونے سے کتراتے ہیں۔ یاد رکھئے! ہر عاقِل و بالغ مرد و عورت مُسلمان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فَرض ہے، جو نَماز کو فَرض نہ مانے وہ دینِ اسلام سے خارج ہے چاہے اس کا نام اور اس کے دیگر کام مسلمانوں والے ہوں اور فَرض تو مانے مگر ادا نہ کرے وہ مُسلمان تو ہے مگر ایک نَماز بھی جو تَرک کردے وہ سخت فاسِق و گُنہگار مُستَحَقِّ عذابِ نار ہے۔ چنانچہ جان بوجھ کر نَماز ترک کرنے والوں کے عذاب کے مُتعلِّق میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 9 صَفْحَہ 158 پر ارشاد فرماتے ہیں: جس نے قَصداً (یعنی جان بوجھ کر) ایک وقت کی (نماز) چھوڑی ہزاروں برس جہنَّم میں رہنے کا مُستَحِق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قَضا نہ کرلے۔

(فتاوی رضویہ، ج۲۱، ۹)

اس سے اندازہ لگائیے کہ جب ایک نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنّم میں رہنا پڑے گا تو جو شخص دن بھر کی تمام نمازیں جان بوجھ کر ترک کر دیتا ہو بلکہ وہ اس خَصْلتِ بد کا عادی ہو اور نماز بالکل ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سَخْت عذاب میں مُبْتَلا رہے گا۔

لہٰذا نماز کی اَہَمِّیَّت سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بہت بڑا اِنعام ہے۔ نَماز سے رَحمت نازل ہوتی ہے، نَماز جَہَنَّم کے عذاب سے بچاتی ہے، اور نَمازی کے لیے سب سے بڑی نِعْمت یہ ہے کہ اُسے بَروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دِیدار ہو گا، نَمازی کو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت نصیب ہوگی (شعب الایمان، ج۳،ص ۳۹، الحدیث :۲۸۰۷) نَماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشْنُودی کا سبب ہے (تنبیہ ا لغافلین ،ص ۱۵۰،الحدیث: ۳۷۰)، نَماز سے گناہ مُعاف ہوتے ہیں (مسند امام احمد، ج۹،ص ۱۳۱، الحدیث:۲۳۵۶۲) ، نَماز بیماریوں سے بچاتی ہے (سنن ابن ماجہ، ج۴،ص ۹۸،الحدیث: ۳۴۵۸) نَماز دُعاؤں کی مَقْبُولیت کا سبب ہے (تنبیہ الغافلین، ص ۱۵۱، الحدیث: ۳۷۰)، نَماز سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے، نَماز اندھیری قَبْر کا چراغ ہے (تنبیہ الغافلین،ص ۱۵۱،الحدیث: ۳۷۰)، نَماز عذابِ قَبْر سے بچاتی ہے (الزواجر، ج۱،ص ۲۹۵) ، نَماز جنّت کی کُنْجی ہے (المسند للامام احمد، ج۵،ص ۱۰۳، الحدیث: ۱۴۶۶۸)، نَماز پُل صِراط کے لیے آسانی ہے (تنبیہ الغافلین،ص ۱۵۱،الحدیث: ۳۷۰)، نَماز میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (السنن الکبری للنسائی، ج۵،ص ۲۸۰، الحدیث: ۸۸۸۸)

آیئے !ہم سب مل کر نِیَّت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قَضا نہیں ہو گی۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، پانچوں نمازیں مَسجد کی پہلی صَف میں باجماعت اَدا کریں گے۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، تکبیرِ اُولیٰ پانے کیلئے پہلے ہی سے ضروری حاجات اور وضو وغیرہ سے فَراغت کے بعد مسجد میں جماعت کا انتظار کریں گے۔۔۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش

کیلئے مدنی انعامات پر عمل کریں گے۔۔۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اور ساری دُنیا کی اصلاح کی کوشش کیلئے ہر ماہ تین دن مدنی قافلوں میں ضَرور سفر کریں گے۔۔۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُالْمُومِنِین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حَق و صَداقَت کے شَہنشاہ تھے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ عَظیم نِعمت بارگاہِ خُداوندی سے بوسیلۂ بارگاہِ رِسالَت عَطا ہوئی تھی، حَق و صَداقَت کے ساتھ ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ذاتِ مُبارَکہ میں ایسی ہیبت و جلالت بھی رَکھی جو باطِل کو جھنجھوڑ کے رَکھ دیتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی یہ ہیبت حَق و باطل کے دَرمِیان ایک آڑ تھی، اس کے سبب بڑے بڑے سُورماؤں (بہادروں) کا پِتّا پانی ہو جاتا (یعنی جوش دَب جاتا)، حالانکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ظاہِری وَضع قَطع میں نِہایَت ہی سادہ شَخْصِیَّت کے مالک تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہیبت سے نہ صرف انسان کانپتے بلکہ شَیطان پر بھی لَرْزَہ طارِی ہو جاتا تھا۔ چُنانچہ

فارُوقِ اعظم سے شَیطان بھی ڈرتا تھا

حضرت سَیِّدُنا سَعْد بن اَبی وَقّاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایَت ہے کہ ایک دِن اَمِیْرُالْمُومِنِین حَضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اُس وَقت حاضِر ہوئے جب کچھ قریشی عَورتیں آپ سے سُوالات کر رہی تھیں اور اُن کی آواز بھی کافی اُونچی تھی۔ جیسے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ داخِل ہوئے تو وہ عَورتیں آپ کی آواز کو سُنتے ہی دَبک گئیں اور فوراً ہی خاموشی سادھ لی۔ یہ مَنظر دیکھ کر

خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم مُسکرا دیئے۔ حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن عورتوں کو مُخاطب کرکے کہا: "اے اپنی جان کی دُشمنو! مُجھ سے تمہیں خَوف آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے نہیں آتا۔" تو اُنہوں نے عَرض کیا: "رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم تو نِہایَت ہی خوش مِزاج اور نَرم دِل ہیں آپ اِن کے مُقابلے میں سَخْت ہیں۔" یہ سُن کر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اے عُمر! جس راستے پر چلتے ہوئے تمہیں شیطان دیکھ لے گا، وہ اُس راستے کو چھوڑ دے گا۔" (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ج ۲، ص ۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳ ملتقطا)

شیطان کے راستہ چھوڑنے کی وجہ:

عارف باللہ، ناصِحُ الْاُمَّۃ، علامہ عبدُ الغنی بن اسماعیل نابلسی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیث پاک کو بیان کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: "شیطان حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا راستہ کیوں چھوڑتا تھا؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ دل شیطان کی چراگاہ اور خوراک نہیں بلکہ اس کی چراگاہ اور خوراک تو شہوات ہیں۔ تو اے لوگو! تم جب محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے ذریعے شیطان کا بھگانا چاہو گے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شیطان دُور بھاگ جاتا تھا تو ایسا ناممکن ہے کیونکہ تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جو پرہیز سے پہلے دوائی پینا چاہتا ہے حالانکہ مِعدہ مُرغَّن غذاؤں سے بھرا ہوا ہے۔ نیز وہ ایسا کرکے اس شخص کی طرح نَفْع حاصل کرنا چاہتا ہے جو پرہیز اور مِعدہ خالی کرنے کے بعد دوائی پیتا ہے۔ جان لو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر دَوا ہے اور تقویٰ پرہیز ہے جو دل کو شہوات سے خالی رکھتا ہے لہٰذا جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر شَہوات سے خالی دل میں اُترتا ہے تو وہاں سے شیطان ایسے بھاگتا ہے جیسے غذا سے خالی

مِعدہ میں دوا اُترنے سے بیماری بھاگتی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ﴾ (پ۲۶،ق:۳۷) ترجمۂ کنزالایمان: ”بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دل رکھتا ہو۔“

مزید ارشاد فرماتے ہیں: ”جب آپ حالت نماز میں ہوں تو اپنے دل کی کڑی نگرانی کریں اور دیکھیں کہ کیسے شیطان اسے بازاروں، دُنیا بھر کے حساب وکتاب اور دُشمنوں کے جوابات دینے کی جانب کھینچ کر لے جاتا ہے؟ اور کیسے آپ کو دُنیا بھر کی مُختلف وادِیوں اور ہلاکت خیزیوں کی سیر کراتا ہے؟ یہاں تک کہ فُضُولیاتِ دنیا میں سے جو چیز آپ کو یاد نہیں آتی وہ بھی حالتِ نماز میں یاد آجاتی ہے۔ تو شیطان آپ کے دل پر یلغار اسی وقت کرتا ہے جبکہ آپ نماز اس حالت میں ادا کر رہے ہوں کہ دل بَحْث ومُباحَثہ میں مشغول ہو۔ اس لمحے دل کی خوبیاں وخامیاں سب ظاہر ہوجائیں گی ۔ آپ اگر واقعی شیطان سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو تقوٰی کے ساتھ پہلے پرہیز اپنائیں پھر اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر کی دَوا استعمال کریں تو شیطان آپ سے ایسے ہی بھاگے گا جیسے اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بھاگتا تھا۔“

(اصلاحِ اعمال، جلد اوّل، ص ۲۱۲۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے شیطان بھی ڈرتا ہے کہ جس کا کام ہی لوگوں کو بہکانا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں میں لگانا ہے۔ ہر شخص کے ساتھ نیکی کا ایک فرشتہ ہے جو اسے نیکی کی طرف بلاتا ہے اور ایک بَدی کا شیطان ہوتا ہے جو اسے بُرائیوں کی طرف بُلاتا ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جو بَدی والا

شیطان تھا وہ بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بُرے کاموں کی طرف بلانے سے ڈرتا تھا۔ چنانچہ

اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ارشاد فرماتے ہیں: "ہم تمام صحابہ یہی سمجھتے تھے کہ اَمِیْرُالْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ جو شیطان ہے وہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ آپ کو کسی غلط کام کا حکم دے۔" کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین، الجزء: ۱۳، ج ۷، ص ۱۲، حدیث: ۳۶۱۴۱ ملتقطا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت اور آپ کی شان و عظمت سے مُتعلِّق سُننے کی سعادت حاصل کی، آپ کی سیرتِ مبارکہ میں ہمارے لئے بھی تربِیَّت کے بے شُمار مدنی پھول موجود ہیں۔ ہم نے سب سے پہلے آپ کا اَپنے ماتحتوں کی خَبَر گیری اور خَیْر خواہی سے بھرپُور ایک واقعہ سُنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کس طرح رات کے وقت اپنی رِعایا کے مُحتاج و مُصیبت زَدَہ اَفراد کے مَسائل حل کرنے کیلئے دَورہ فرمایا کرتے تھے۔ اس سے یہ درس ملتا ہے کہ ہم میں سے اگر کوئی نگران ہے اور اس کیلئے ممکن ہو تو فرداً فرداً اپنے ماتحتوں کے مسائل معلوم کرے اور ان کے حل کیلئے کوشش بھی کرے، اگر کسی کی بھی حق تلفی ہو گئی روزِ محشر اس کا حساب دینا ہو گا۔ اس حکایت کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نامِ مُبارک، کُنیت و اَلقاب بھی معلوم ہوئے۔ پھر آپ کی شان میں اور آپ کی رائے کے مُوافق نازل ہونے والی آیاتِ قُرآنی سے آپ کی عَظمت و رِفعت کا علم ہوا، پھر ہم نے چند احادیثِ مُبارکہ بھی سُنی کہ عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے بہتر کسی شخص پر سُورج طُلُوح

نہیں ہوا، میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عُمر ہوتا، جس نے عُمر سے بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض رکھا ۔ ان روایات سے مزید آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مَقام و مرتبہ اُجاگر ہوتا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پاکیزہ صفات میں سے عاجزی وانکساری سے مُتعلِّق واقعات سُن کر یہ دَرس ملا کہ انسان چاہے کتنا ہی عظیم مرتبے پر فائز کیوں نہ ہو جائے اسے تکبُّر وخُود پسندی جیسی آفتوں میں مُبتلا ہونے کے بجائے ہمیشہ عاجزی واِنکساری اختیار کرنی چاہیے کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ** یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ پھر میں نے آپ کے سامنے سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نزدیک اَہم تَرین کام یعنی نماز کے فَضائل اور نہ پڑھنے کی وعیدیں بھی بیان کیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نے نِیَّت کی ہے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قَضا نہیں ہوگی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ اَدا کریں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی نِیَّت پر ثابت قَدم رہتے ہوئے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نفس وشیطان کے شر سے محفوظ فرمائے اور سَیِّدُنا فاروقِ اعظم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی بَسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

شیطان کے خلاف اعلانِ جنگ ۔۔۔۔۔۔۔۔ جاری رہے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے حقیقی دُشمن یعنی نَفْس وشَیْطان کے خِلاف بہتر انداز میں جنگ کرنا چاہتے ہیں اور دل میں رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی خوف پیدا کرنے کے خواہش مند ہیں تو تبلیغِ قرآن

وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے کہ جس نے جھوٹ ،غیبت، چغلی، حسد، فضول گوئی، فُحش کلامی وغیرہ جیسی بُرائیوں سے بچانے کیلئے شیطان کے خِلاف اعلانِ جنگ کیا ہوا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت سے اسلامی بھائی نَفْس و شیطان کے خطرناک واروں سے بچنے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں اور اپنی گُناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے اَحکام کی بجا آوری میں زِندگی بَسر کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی ساری دُنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا عَزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے۔اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تَربِیَّت کے بے شُمار مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے لئے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کر کے علمِ دِین اور سُنَّتوں کی بہاریں لُٹا رہے ہیں اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔

یَقیناً راہِ خُدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اِسلامی کے اِن مدنی قافلوں میں سفر کرنا بَہُت بڑی سَعادت ہے۔اِن مدنی قافلوں کی بَرَکت سے پَنْج وَقتہ نَماز ونوافل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سُنَّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور یوں علمِ دِین حاصِل کرنے کا مَوْقَع مُیَسَّر آتا ہے۔

بارہ مدنی کام کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سَفر کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنے سابِقہ طَرْزِ زِندگی پر نادِم ہو کر گُناہوں بھری زِندگی سے تائِب ہو گئے اور سُنَّتوں بَھری زِندگی بسر کرنے لگے اور دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لینے والے بن گئے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت

ہونے والا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع تلاوتِ قرآن، نعتِ رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم، سُنّتوں بھرا بیان، رِقّت اَنگیز دُعا، ذِکر و دُرُود، صلوٰۃ و سلام کے مدنی پھولوں اور علمِ دین کے گُلدستوں سے سجا ہوا ہوتا ہے اور یقیناً اس طرح کے اِجتماع میں شرکت کثیر اَجر و ثواب اور بَرَکات کے حُصُول کا ذَریعہ ہے۔ چُنانچہ

علمِ دین کی محفل میں شرکت کی فضیلت

رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فَرمانِ مُعَظَّم ہے: قِیامت کے دِن کچھ اَیسے لوگ ہوں گے جو نہ تو اَنبیاء ہوں گے نہ شُہَداء، (مگر) اُن کے چہروں کا نُور دیکھنے والوں کی نِگاہوں کو خیرہ (یعنی چکا چَوند) کرتا ہو گا۔ اَنبیاء و شُہداء اُن کے مَقام اور قُربِ اِلٰہی کو دیکھ کر اِظہارِ مَسَرَّت فرمائیں گے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی صحابی نے عَرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا: یہ مُختلف قَبائل اور بَستیوں کے لوگ ہوں گے جو (دُنیا میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کرنے کے لئے اِکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اِس طَرح چُنتے تھے جِس طَرح کھجور کھانے والا بہترین کھجوریں چُنتا ہے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی حضور مجالس الذکر۔۔۔ الخ، ۲/ ۲۵۲، حدیث: ۲۳۳۴)

آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خُوب خُوب سُنّتوں کی بہاریں لوٹیے اور سُنّتوں کی تَربِیَّت کے مدنی قافلوں میں سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذَخیرہ اکٹھا کیجئے۔ آیئے! ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

عِصیاں کا مریض عالِم بن گیا

حافظ آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: ۱۴۱۴ھ بمطابق 1993ء کی بات

ہے کہ جب میں آٹھویں کلاس کا طالبِ علم تھا۔ ٹی وی اور وی سی آر پر فلمیں دیکھنا، گانے باجے سُننا، بدنگاہی کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، بات بات پر ہر کسی کو جھاڑ دینا اور دن بھر آوارہ گردی کرتے رہنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ ایک روز میرے ایک کلاس فیلو نے مجھے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا تعارُف پیش کیا کہ "یہ عشقِ رسول کی شمع تھامے راہِ شریعت پر گامزن ایک ایسی تحریک ہے جس سے وابستہ اکثر وبیشتر افراد سر تا پا اتباعِ سنّت کا نمونہ ہیں۔ ہر جمعرات کو مغرب کی نماز کے بعد دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے آپ بھی سنّتوں کی تربیت کیلئے اس اجتماع میں شرکت فرمایا کریں۔" میں نے سوچا ایک بار شرکت کرنے میں کیا حرج ہے! لہٰذا ایک دن میں بھی اجتماع میں شریک ہو گیا۔ جب وہاں کے رُوح پَرْوَر مَناظر دیکھے تو دل کو بڑی فرحت ملی خُصوصاً اجتماع کے بعد اسلامی بھائیوں کی آپس میں ملاقات کے انداز نے تو مجھے حیران کر دیا کہ نہ تو آپس میں کوئی جان پہچان، نہ ہی کوئی رشتہ داری اس کے باوجود ایک دوسرے سے کیسے پُرجوش انداز میں مُسکرا کر مُصافَحہ ومُعانَقہ کر رہے ہیں اس کا مجھ پر گہرا اثر پڑا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں پابندی سے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے لگا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر آپ کی نگاہِ فیض اثر سے نہ صرف گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو گیا بلکہ ۱۴۱۹ھ بمطابق 1999ء میں اپنے والدین سے اجازت لے کر پنجاب سے باب المدینہ (کراچی) آ گیا اور دعوتِ اسلامی کے تعلیمی ادارے "جامعۃ المدینہ" میں داخلہ لے کر حُصُولِ علمِ دین میں مشغول ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ بمطابق نومبر 2006ء میں عالم کورس مکمل کر لیا اور میری خوش نصیبی کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُبارک ہاتھوں سے میرے سر پر دَستارِ فضیلت سجائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جنت کا راستہ:

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ضیائے دُرُود وسلام میں فرمانِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل فرماتے ہیں: "جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔"

(مجمع الزوائد، ج۱۰، ص۲۵۵، الحدیث ۱۷۳۰۷، دار الفکر بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطبرانی ج۶ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

❁ نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں

گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صلُّوا عَلَی الْحبیب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃ۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے حسنینِ کریمین یعنی حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی سیرت سے مُتعلِّق چند مدنی پُھول پیش کرنے کی سعادَت حاصل کروں گا۔سب سے پہلے ایک واقعہ بیان کروں گا کہ جس میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ان شہزادوں سے مَحبَّت کا عِلْم ہو گا، اس کے بعد ان کے نام مع کُنیت واَلْقاب اور نام رکھنے کا واقعہ بھی سُنیں گے۔ پھر میں آپ کو حَسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شان و عظمت پر چند فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے بچپن میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی تَربِیَّت کا اَنداز بھی بیان کروں گا ۔ پھر دونوں شہزادوں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما کی سَخاوت، خَیْر خواہیٔ اُمَّت اور عِلْم وحِکمت سے مُتعلِّق واقعات بھی آپ کے گوش گُزار کرنے کے سعادت حاصل کروں گا۔ پھر آخر میں زِیارتِ قُبور کی سُنَّتیں اور آداب بھی بیان کروں گا۔ آیئے سب سے پہلے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی حَسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَحبَّت کی جَھلک مُلاحظہ کیجئے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت سَیِّدُنا ابُو بُرَیْدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبیٔ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہمیں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اسی دوران حضرت سیدنا امام حَسَن اور سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تشریف لائے، اُنہوں نے سُرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور صِغر سِنی (بچپن) کی وجہ سے گرتے پڑتے چلے آرہے تھے، نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب انہیں دیکھا تو مِنبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں شہزادوں کو اُٹھایا اور اپنے سامنے بٹھالیا، پھر فرمایا: اللہ تعالٰی کا ارشاد سچ ہے، اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ ،ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے مال

اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں۔ (پ ۲۸، التغابن ۱۵) میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ گرتے پڑتے آرہے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا، حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اُٹھالیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حکیمُ الاُمَّت، مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: خیال رہے کہ اس موقعہ پر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حاضرین میں سے کسی سے نہ منگایا، نہ کسی اور کی گود میں بٹھایا، بلکہ خُود مِنبر شریف سے اُتر کر خطبہ چھوڑ کر بچوں کے پاس گئے، انہیں اُٹھا کر لائے اپنے برابر بٹھایا، یہ ہے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی انتہائی مَحَبَّت ان دونوں سے۔ اور اس آیتِ کریمہ میں "فِتْنَۃٌ" بمعنی آفت یا مصیبت نہیں بلکہ محنت یا آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ مؤمن کو ثواب دیتا ہے۔ اور حضراتِ حسنینِ کریمین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کے لیے خطبہ قَطع کرنا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُصُوصیَّت ہے۔ نہ تو ہم کو جائز ہے کہ ہم اپنے بچوں کے لیے خُطبہ جُمعہ چھوڑیں یا توڑیں نہ حضرت علی و فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو جائز تھا کہ انہیں صاحبزادوں کے لیے خُطبہ یا نماز چھوڑیں۔ (مراٰۃ المناجیح)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا کہ حُضورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کس قدر مَحَبَّت فرماتے تھے کہ خطبہ چھوڑ کر مِنبر شریف سے نیچے تشریف لائے اور دونوں شہزادوں کو اُٹھا کر اپنے پاس بٹھالیا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی اَحادیثِ مُبارکہ سے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی دونوں شہزادوں سے مَحَبَّت کا ثُبُوت ملتا ہے کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم انہیں اپنے سینۂ مُبارک سے چمٹا لیتے تو کبھی بطورِ شَفَقت

پیشانی کا بوسہ لیتے۔ کبھی اپنے مُبارک کندھوں پر بٹھالیا کرتے اور فرماتے جو شخص ان دونوں سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ میرا محبوب ہے۔ آیئے ان کی حضرات کی محبت کو اپنے دل میں مزید پُختہ کرنے اور ان کی سیرت و کردار پر عمل کرنے کی نِیَّت سے ان کا ذِکرِ خیر سُنتے ہیں۔

نام و کُنیَت اور اَلقاب:

ان دونوں میں بڑے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَنِ مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنیَّت "ابُو محمد" ہے۔اور لَقب "تَقی و سَیِّد" جبکہ عُرف "سِبطُ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اور "سِبطِ اکبر" ہے۔ آپ کو "رَیحَانَۃُ الرَّسُوْل" بھی کہتے ہیں۔ آپ جنَّت کے نوجوان کے سردار ہیں۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادتِ مُبارکہ 15 رَمَضانُ الْمُبارک 3ھ کی شب میں مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ حُضُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور بال جُدا کیے گئے اور حکم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی جائے۔(تاریخ الخلفائ، باب الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹ و روضۃ الشھداء (مترجم)، باب ششم، ج ۱، ص ۳۹۶)

آپ کا نام امامُ الْاَنبیاء، سَیِّدُ الْاَسْخیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکھا۔ مکمل واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اسماء بنت عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادت کا مُژدہ پہنچایا۔ (تو) حُضُور پُرنُور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا کہ اسماء میرے فرزند کو لاؤ، حضرتِ اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھا نے (امام حسن کو) ایک کپڑے میں (لپیٹ کر) حُضور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے داہنے کان میں اَذان اور بائیں میں تکبیر فرمائی اور حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علیُّ

اَلْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے دریافت فرمایا: تم نے اس فرزندِ اَرجمند کا کیا نام رکھا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری کیا مَجال کہ بے اِذْن واِجازت نام رکھنے پر سَبْقَت کرتا لیکن اب جو دریافت فرمایا ہے تو میرا خیال ہے "حَرْب" نام رکھا جائے، باقی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُختار ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام حَسَن رکھا۔ (سوانح کربلا ص ۹۲ ملخصًا) جبکہ ایک روایت میں یہ ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انتظار فرمایا، یہاں تک کہ حضرت سَیِّدنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت علی مُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو آپ کی بارگاہ میں وہ قُرب حاصل ہے جو حضرت سَیِّدُنا ہارون عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو درگاہِ حضرت موسی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں تھا۔ مُناسب ہے کہ اس فرزندِ سعادت مند کا نام فرزندِ حضرتِ ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سے نام پر رکھا جائے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام دریافت فرمایا۔ عرض کی: شَبَّر، ارشاد فرمایا: اے جبریل! لُغتِ عرب میں اس کے کیا معنی ہیں، عرض کی: حَسَن، تو آپ کا نام حَسَن رکھا گیا۔ (روضۃ الشھداء (مترجم)، باب ششم، ج ۱، ص ۳۹۷۔ ۳۹۸ ملخصاً)

آپ کے چھوٹے بھائی سَیِّدُ الشُّہداء، راکبِ دَوشِ مُصْطَفٰے حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادت 5 شعبانُ المعظم سن 4ھ کو مدینۂ مُنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ آپ کا نام حُضُور پرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا جبکہ آپ کی کُنْیت "ابو عبد اللہ" اور آپ کا لَقب بھی "سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" ہے اور آپ کے برادرِ مُعظّم کی طرح آپ بھی جنّتی جوانوں کا سردار ہیں۔

(اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ ملتقطاً وسیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔ الحسین الشھید... الخ، ج ۴، ص ۴۰۲۔ ۴۰۴)

منقول ہے کہ جب حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں امامِ عالی مقام سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادتِ باسعادت ہوئی تو سَیِّدِ عالم ،نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزھرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا میرے بیٹے، میرے جگر کے ٹکڑے کو میرے پاس لاؤ۔ تو امامِ عالی مقام کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے انہیں اپنی گود میں لیا اور آپ کے دائیں کان میں اذان کہی اور بائیں کان میں تکبیر کہی اور اپنا لعابِ اَقْدس انکے مُنہ میں ڈالا اور آپ کے حق میں دُعا فرمائی اور حکم دیا کہ ساتویں روز ان کا عقیقہ کرو، اور بالوں کو اُتار کر اس کے وزن کے برابر چاندی خیرات کردو۔ چنانچہ ساتویں روز یہ عمل کیا گیا۔ (کنز العمال، ج۸، حصہ ۱۶، ص ۲۵۲، ح ۴۵۹۹۳)

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسن اور امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی پیدائش کے ساتویں دن ان کی طرف سے دو دو بکریاں عَقیقہ میں ذَبح فرمائیں۔

(مصنف عبد الرزاق، باب العقیقہ، ۴/ ۳۳۰, حدیث: ۷۹۶۳)

عقیقہ کب کرنا چاہیے؟:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”عقیقہ کے بارے میں سوال جواب“ میں ”فتاویٰ رضویہ“ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولاناشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سُنّت ہے اور یہی اَفْضل ہے، ورنہ چودھویں، ورنہ

اِکّیسویں دن۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۵۸۶) صدرُالشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عقیقے کیلئے ساتواں دن بہتر ہے اور اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، سُنّت اَدا ہو جائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں یا اِکّیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچّہ پیدا ہوا اُس دن کو یاد رکھیں، اُس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ ساتواں ہو گا، مَثَلاً جُمُعہ کو پیدا ہوا تو جُمعرات ساتواں دن ہے اور سنیچر (یعنی ہفتے) کو پیدا ہوا تو ساتواں دن جُمعہ ہو گا پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جُمعہ کو عقیقہ کرے گا اس میں ساتویں دن کا حساب ضَرور آئے گا۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

حضراتِ حسنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما احادیث کی روشنی میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو اہلبیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بے حد مَحبّت تھی اور ان میں سے سب سے زِیادہ محبوب ترین حضرت سَیِّدُنا امام حسن اور سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما تھے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے مختلف مَواقع پر ان حضرات کی شان وعظمت کو بیان فرمایا۔ آیئے "حَسنین" کے پانچ حُروف کی نسبت سے ان کی عظمت وشان پر پانچ فرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں۔

1):۔ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی حسن وحسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ (بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد وتقبیلہ و معانقتہ، ۳/ ۴۳۴، حدیث: ۵۵۳۵)

2):۔ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی حسن اور حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھما جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔(ابن ماجه)

3):۔ امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھما کو پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کندھوں میں پر سوار دیکھا تو کہا: آپ دونوں کی سواری کیسی شاندار ہے؟ تو شہنشاہِ اُمَم ، تاجدارِ حَرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اور سوار بھی تو کیسے لاجواب ہیں۔ (تاریخِ دمشق، ج۱۴، ص ۱۶۲)

4):۔ مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، یعنی جس نے ان دونوں سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے ان سے عَداوت کی اس نے مجھ سے عَداوت کی۔(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۱/۹۶، حدیث: ۱۴۳)

5) حسن کے لیے میری ہیبت و سِیادت اور حُسین کے لیے میری جُرأت و سَخاوت ہے۔

(کنز العمال ج،۵ ص ۱۱۰)

اسی شَفقت و محبّت کے سبب دونوں شہزادے اکثر اَوقات رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم کے پاس رہا کرتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ان کے رونے کی آواز سُن کر پریشان ہو جاتے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک سفر میں نکلے، ابھی کچھ ہی راستہ طے کیا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (حضرات) حَسن و حُسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھما) کے رونے کی آواز سنی اور دونوں اپنی والدۂ ماجدہ (سَیِّدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہَا) کے پاس ہی تھے، سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے رونے کی آواز سُن کر بے قرار ہو گئے اور تیزی سے ان کے پاس پہنچے اور سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا، میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: انہیں سَخْت پیاس لگی ہے، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پانی لینے کے لیے مشکیزے کی طرف بڑھے مگر اس میں پانی موجود نہیں تھا۔ ان دنوں پانی کی سَخْت قِلَّت اور شدید حاجت تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آواز دی، کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاوؤں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر پانی کا ایک قَطرہ تک نہ ملا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو، سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک بچے کو پردے کے نیچے سے دے دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پکڑ کر اپنے سینے سے لگالیا مگر وہ پیاس کی وجہ سے مُسلسل روتے رہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے مُنہ میں اپنی زبان مُبارک ڈال دی وہ اسے چوسنے لگے حتی کہ سیراب ہو گئے، (حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ) میں نے دوبارہ اس کے رونے کی آواز نہ سنی، جبکہ دوسرے شہزادے مُسلسل رو رہے تھے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دوسرے کو بھی مجھے دو، حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دوسرے کو بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے ساتھ بھی وہی مُعاملہ فرمایا، (یعنی اس کے مُنہ میں بھی اپنی مُبارک زبان ڈال دی تو وہ بھی سیراب ہو کر خاموش ہو گئے) اس کے بعد وہ دونوں ایسے خاموش ہو گئے کہ دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سنی۔

مجمع الزوائد، خصائص کبریٰ (المعجم الکبیر، ۵۰/۳، حدیث: ۲۶۵۶)

شہزادگان کا بچپن:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ سَیِّدِ عالم، نُورِ مُجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں شہزادوں سے کس قَدر مَحبت فرماتے کہ ان کے رونے کی آواز سُن کر پریشان ہوگئے اور پانی کی قِلَّت کے سبب پیاس کی شِدَّت سے بلکتے ہوئے دونوں شہزادوں کے مُنہ میں اپنی زبانِ مُبارک ڈال کر انہیں سیر اب فرمادیا۔اسی شَفْقَت و مَحَبَّت بھرے انداز سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم وقتاً فوقتاً ان کی تَربیت بھی فرمایا کرتے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو الْحَوْراء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حَسَن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کہا کہ آپ کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کونسی بات یاد ہے ؟تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: مجھے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ بات یاد ہے کہ میں نے صدقہ کے کھجوروں میں سے ایک کھجور اُٹھا کر مُنہ میں ڈال لی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے مُنہ سے وہ کھجور نکالی اور اس کے جو اَجْزاء میرے مُنہ میں رہ گئے تھے وہ بھی نکلوائے اور انہیں صَدقے کے کھجوروں میں واپس رکھ دیا۔ عرض کی گئی یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگر ایک کھجور اُنہوں نے اُٹھالی تو اس میں کیا حرج ہے ؟تو میرے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم آلِ محمد کیلئے صَدَقے کا مال حلال نہیں ہے۔اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے تھے جس میں تمہیں شُبہ ہو اس کو چھوڑ کر اس کی طرف جاؤ جس میں تمہیں شُبہ نہ ہو۔ کیوں کہ سچ میں اطمینان ہوتا ہے اور جُھوٹ میں شک وشُبہ ہوتا ہے۔ (اسدالغابہ، ص ۱۶۔۱۷ مختصراً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں رسولِ اکرم، نبیِ محتشم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے نواسے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کیسی پیاری تربیت فرمائی کہ صَدَقہ کی دی ہوئی کھجور ان سے واپس لے لی اور تربیت کرتے ہوئے یہ ارشاد بھی

فرمادیا کہ ہم آلِ محمد کیلئے صدقے کا مال حلال نہیں ہے۔ اس روایت سے ہمیں بھی یہ مدنی پھول ملا کہ بچوں کی تربیت ابتدائی عُمر سے ہی کرنی چاہیے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ والدین بچے کی تربیت کا صحیح طرح حق اَدا نہیں کرتے اور بچپن میں اچھے بُرے کی تمیز نہیں سکھاتے اور جب وہی اولاد بڑی ہو جاتی ہے تو پھر ایسے والدین اپنی اولاد کی نافرمانی کا رونا روتے نظر آتے ہیں۔ لہٰذا ہر ماں باپ کو چاہیے کہ بچپن میں ہی اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ بچہ سمجھ کر انہیں چھوٹ نہ دیں، اور نہ ہی یہ کہہ کر ان کی تربیت کو نظر انداز کریں کہ ابھی تو بچہ ہے جب بڑا ہو گا تو خود سمجھ جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنی اولاد کی صحیح اور اسلامی طریقوں کے مُطابق تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اولاد کی صحیح تربیت کرنے سے مُتعلِّق مفید معلومات کے حُصُول کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”تربیتِ اولاد“ ہدیۃً حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم شکل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں نواسے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے مُشابہ تھے، حضرت سیِّدُنا علیُّ الْمُرتضیٰ، شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرماتے ہیں: جس کی یہ خواہش ہو کہ وہ ایسی ہستی کو دیکھے جو چہرے سے گردن تک سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سب سے زیادہ مُشابہ ہو وہ حَسَن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ

لے اور جس کی یہ خواہش ہو کہ ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رَنگ و صُورت میں نبیِّ کریم کے سب سے زیادہ مُشابہ ہو وہ حُسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ لے۔"

(معجم الکبیر، الحسین بن علی بن ابی طالب، ۳/ ۹۵، حدیث: ۲۷۶۸)

اعلیٰ حضرت مُجدّدِ دِین وملّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

مَعْدُوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسنین
تمثیل نے اس سائے کے دو حصّے کیے
آدھے سے حَسَن بنے آدھے سے حُسین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسنین کریمین کی سخاوت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضراتِ حَسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما جہاں شکل و صُورت میں مُشابہت رکھتے تھے وہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی آغوشِ رحمت سے تربیَّت پانے کی بَرَکت سے سیرت و کردار میں بھی آپ کی پیروی کیا کرتے۔ یہ میٹھے میٹھے آقا، تاجدارِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فیض تھا کہ دونوں شہزادے رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کرتے اور غریبوں اور مُحتاجوں کی حاجت روائی فرماتے۔

امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی جُود و سخا:

لفظِ "حسن" کے تین حُروف کی نسبت سے امامِ عالی مَقام، حضرت سَیِّدُنا امام حَسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سَخاوت کے تین واقعات سُنتے ہیں۔

❁ منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے پاس ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دس ہزار دِرہم کا سوال کررہا ہے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ سُنتے ہی گھر تشریف لے گئے اور دس ہزار درہم اس کے پاس بھجوادیئے۔ (تاریخ دمشق ج۱۳ص ۲۴۵)

❁ ایک شخص آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور تنگدستی کی شکایت کی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے ایک لاکھ درہم عنایت فرمادیئے۔ (تاریخ دمشق ج ۱۳ص ۲۴۵ ملخصًا)

❁ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ایک شخص نے اپنی تنگدستی، ناداری، فقر و فاقہ کا حال بیان کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے عامل کو بلایا اور فرمایا پچاس ہزار اشرفیاں ان کو دے دیجئے۔ (طبقاتِ کبریٰ) حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی اس کے بعد یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ اس شخص سے پچاس ہزار اشرفیاں اٹھائی نہ گئیں تو اس نے مزدور بلایا۔ وہ شخص جب دو مزدور لایا تو امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دونوں مزدوروں کی اجرت بھی دے دی۔ غلاموں نے عرض کی کہ حضور اب تو ہمارے پاس ایک اشرفی بھی نہیں بچی۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اجر بھی ملے گا اور زیادہ ملے گا۔ (احیاء العلوم ج۳ص ۳۰۶ ملخصاً)

امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی فیاضی:

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مشہور و معروف کتاب "کشف المحجوب" میں

تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت سیّدنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ایک آدمی نے سوال کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا آپ کو دے دیا جائے گا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ حضرت سَیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں پہنچ گئیں۔ تھیلیاں پہنچانے والوں نے عرض کیا کہ حضرت سَیّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مَعْذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رَقْم ہے، اسے قبول فرمالیں، سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس سے مَعْذرت چاہی۔ (کشف المحجوب ص ۷۷)

حضرت سَیِّدُنا عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ عالی مقام امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس ان کی اہلیہ یہ پیغام لے کر گئیں کہ "ہم نے آپ کے لیے لذیذ کھانا اور خوشبو تیار کی ہے، آپ اپنے ہم پلّہ دیکھیں اور انہیں ساتھ لے کر ہمارے پاس تشریف لائیں۔" حضرت سَیِّدُنا امام عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجد میں گئے اور وہاں جو مساکین وسائلین تھے انہیں لے کر گھر تشریف لے گئے۔ ہمسایہ خواتین بھی آپ کی اہلیہ کے پاس آگئیں اور اُن سے کہنے لگیں، "خدا کی قسم تمہارے گھر تو مَساکین جمع ہوگئے۔" پھر حضرت سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، "میں تمہیں اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تجھ پر ہے کہ تم کھانا اور خُوشبو بچا کر نہیں رکھو گی۔" پھر اُنہوں نے ایسے ہی کیا۔ آپ نے مساکین کو کھانا کھلایا انہیں کپڑے پہنائے اور خوشبو لگائی۔ (حسن اخلاق 62)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اِنَّ خَیْرَالْمَالِ مَاوَقَی الْعِرْضَ، بہترین مال وہی ہے کہ جو کسی کی عزت وآبرو کو محفوظ کرنے کا وسیلہ بن جائے۔ (تاریخ دمشق ج ۱۴ ص ۱۸۱)

دستگیرِ ہر دوعالم کر دیا سِبطین کو
اے میں قرباں جانِ جاں اَنگشت کیالی ہاتھ میں
(حدائق بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام حسن اور سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی جُود وسَخاوَت کے واقعات سُن کر ہمیں بھی یہ جذبہ ملا کہ ہم بھی اپنے حلال مال میں سے جس قَدر آسانی ہوسکے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرتے رہا کریں۔ صدقہ دینے سے ہمارے مال میں ہر گز کمی نہیں آتی بلکہ مزید بڑھتا ہے۔ حضرت ابو کبشہ اَنْماری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے نبیِّ مکرّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ تین باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور (ان میں سے) ایک بات کی تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو، فرمایا: کسی بندے کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ (ضیائے صدقات ص۱۵۳، ملخصاً) ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صدقہ کو تاہیوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے آگ کو پانی۔ (ضیائے صدقات ص۱۵۲) تو معلوم ہوا راہِ خُدا میں خَرچ کرنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔ کہ اس سے نہ صِرف اَجر و ثواب ملتا ہے بلکہ صَدقہ ہمارے کیے ہوئے گناہوں کا کفّارہ بھی بن جاتا ہے اور ہماری آخِرَت بھی سَنْور جاتی ہے۔ آپ سے بھی مدنی التجا ہے کہ اپنے صدقات عطیات دعوتِ اسلامی کو دے کر نیکی کے کاموں کو بڑھایئے اور دونوں جہانوں کی بھلائیاں حاصل کیجئے۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فَضائل و

دیگر اہم معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”فضائلِ صدقات“ کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہو گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حسنینِ کریمین اور دلجوئی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشرے میں جو شَخصِیَّت جس قَدر بلند مرتبے کی حامل ہوتی ہے وہ عاجِزی وانکساری اور مِلَنْساری جیسی عظیم صِفات سے عُموماً عاری ہوتی ہے۔ مگر قربان جایئے !حضراتِ حَسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما کے کہ دونوں شہزادوں میں یہ صِفات بھی بدرَجہ اَتَمّ موجود تھیں۔ آج اگر کوئی اِس فانی دنیا کے کسی مَنْصَب پر فائز ہو جائے یا اُسے کوئی بڑا عُہدہ مل جائے تو اُس کے اُٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے کا انداز بدل جاتا ہے، وہ غریبوں مُحتاجوں سے ملنا، اُن کے دُکھ سُکھ میں ساتھ دینا تو دُور کی بات اُنہیں دیکھنا تک پسند نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو حضراتِ حَسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی سیرت پر عمل کرنا چاہیے۔

حضرت سیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مرتبہ تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں چند غریب لوگ کھانا کھارہے تھے اُنہوں نے جب آپ کو دیکھا تو دوڑتے ہوئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حُضُور آیئے اور ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمایئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اُسی وقت اُن غُرَباء کے حَلْقہ میں جا بیٹھے اور اُن کے ساتھ کھانا تَناوُل فرمایا۔ اور فرمایا کہ مجھے کھانے کی حاجت تو نہیں تھی لیکن تمہاری خوشی کی خاطر چند لُقمے کھالیتا ہوں۔

(تاریخ دمشق، ج۱۴، ص ۱۸۱)

اِسی طرح ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کچھ ایسے مَساکین پر سے گُزر ہوا جو راستے میں بیٹھے لوگوں سے سُوال کر رہے تھے اور زمین پر بِکھرے ہوئے روٹی کے بچے کھچے ٹکڑے کھا رہے تھے، آپ نے اُنہیں سَلام کیا، اُنھوں نے سلام کا جواب دینے کے بعد عرض کی: اے نواسۂ رسول! تشریف لائیے اور ہمارے ساتھ کھانا تَناوُل فرمائیے! جب اُنہوں نے کھانے کی دعوت دی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بَڑائی چاہنے والوں کو پسند نہیں فرماتا" پھر آپ سُواری سے نیچے تشریف لائے اور اُن کے ساتھ کھانا تَناوُل فرمایا۔ جاتے ہوئے اُنہیں سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمھاری دَعوت قبُول کی، تم بھی میری دعوت قبُول کرو۔ اُنھوں نے عرض کی: حُضُور! جیسے آپ فرمائیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن سے ایک مُعَیَّن وقت طے کر لیا، جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے اُنہیں عُمدہ کھانا کھلایا اور خود بھی اُن کے ساتھ کھانا تَناوُل فرمایا۔ (احیاء العلوم، ۲/ ۲۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان کے قربان کہ یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ دعوت کرنے والے خود مِسْکِین و مَفْلُوکُ الْحال (مُفْلِس) ہیں اور کھانے کے بچے کھچے ٹکڑے چُن چُن کے کھا رہے ہیں، مگر اُن کی خوشی کی خاطر دونوں شہزادوں نے دعوت قبول فرمائی اور اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی تَناوُل فرمایا۔ اِس سے ہمیں بھی یہ مَدَنی پھول ملا کہ جب بھی کسی کی دل جُوئی کرنے مثلاً مُحتاج کی مَدد کرنے، غَمْگُساری کرنے، بیمار کی عِیادَت کرنے، تَعْزِیَت کرنے، کسی کی دعوت قبول کرنے الغرض جب بھی اِس طرح کے مَواقع ملیں تو اچھی اچھی نِیَّتوں کے ساتھ مسلمان کا دل خوش کرکے ثوابِ عظیم کا حَقْدار بننا چاہیے، اِس ضِمن میں دو فَرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

(1) بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں فرائض کے بعد سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ مسلمان کو خوش کرے۔(المعجم الکبیر، ج ۱۱، ص ۵۹، حدیث ۱۱۰۷۹)

(2) جس نے میرے بعد کسی مسلمان کا دل خُوش کیا اُس نے مجھے میری قبرِ اَنور میں خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا، اللہ تعالیٰ اُسے قِیامت کے دن خوشی عطا فرمائے گا۔" (کنز العمال، کتاب الزکوۃ، ج۶، ص۱۸۴، رقم الحدیث: ۱۶۴۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا پیارا مذہب دینِ اسلام ہمیں مسلمان بھائی کا دل خوش کرنے اور اُس کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور اُس کی دل آزاری و ایذا رسانی سے منع کرتا ہے۔ مگر شیطان لعین ہر گز نہیں چاہتا کہ ہم اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر جنّت کے حقدار بنیں بلکہ وہ بد بخت اِیذائے مُسلِم جیسے حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کاموں میں مُبتلا کر دیتا ہے۔ یاد رکھئے! مسلمان مسلمان کا خَیر خَواہ ہوتا ہے اگر کبھی شیطان کے بہکاوے میں آکر غلطی ہو جائے اور کسی کو ہماری طرف سے تکلیف پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر فوراً اپنے مسلمان بھائی سے سچّے دل سے مُعافی مانگ لینی چاہیے۔ ہر گز ہر گز سُستی و شَرم سے کام نہیں لینا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا میں ہماری شَرم کل بروزِ قِیامت ساری مخلوق کے سامنے شَرمِندگی اور رُسوائی کا سَبَب بنے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

حسنینِ کریمین کا علم و فضل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے چونکہ مَدِیْنَۃُ الْعِلْم نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اور بابِ مَدِیْنَۃُ الْعِلْم امیرُ المؤمنین

حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی زیرِ نگرانی پرورِش پائی، تو اِن دونوں مُعَظَّم ہستیوں کے فیضانِ تربیت کی برکت سے دونوں شہزادے بھی عِلم و فَضْل میں مُمتاز و نُمایاں مَقام رکھتے ہیں۔ آیئے دونوں کے عِلمی مقام و مرتبے کے بارے میں سنتے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ عُمر بھر احادیثِ مُبارکہ سیکھنے اور اِنکی اِشاعت و تَرْوِیج میں کُوشاں رہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے براہِ راست تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے احادیث سنیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلاوہ اپنے والد حضرتِ علی، بھائی امامِ حُسین اور دیگر اکابر صحابہ سے احادیث روایت کیں۔ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی اور اپنے بھائی کی اَوْلاد کو حُصُولِ تَعلیم کے بارے میں بڑی تاکید کرتے، ایک بار اِرشاد فرمایا: علم حاصل کرو! آج تو تم قوم میں سب سے چھوٹے ہو۔ لیکن کل تم اِن کے بڑے بنو گے۔ اور تم میں سے جس میں یاد رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ لکھ لیا کرے۔ (تاریخ دمشق، ج۱۳، ص۲۵۹) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عِلْم و فَضْل کا اندازہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِن جوابات سے لگایا جا سکتا ہے جو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی مُشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے پوچھے۔ آیئے اِن حَضَرات کی عِلْم و حِکمت سے بھرپور گفتگو سے چند مدنی پھول سنتے ہیں، چنانچہ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اِسْتِفْسار فرمایا: میرے بیٹے بتاؤ! راست رَوِی (یعنی سچائی و دیانتداری) کیا ہے؟

☆... عرض کی: راست رَوِی بھلائی کے ذریعے بُرائی کو دُور کرنے کا نام ہے۔

☆... پھر اِسْتِفْسار فرمایا: عزّت و بلندیٔ مرتبہ کس چیز میں ہے؟

☆... عرض کی: رِشتہ داروں اور قبیلہ والوں کے ساتھ بھلائی و تعاوُن کرنے میں۔

☆... اِسْتِفْسار کیا: شَفْقت و مہربانی کس میں ہے؟

☆...عرض کی: قَنَاعت اِخْتِیار کرنے اور کسی کو حقیر وذلیل نہ جاننے میں۔

☆...اِسْتِفْسَار کیا: مَلامت کیا ہے؟

☆...عرض کی: خود کو محفوظ رکھنا اور دوسرے کو ذلیل ورُسوا کرنا۔

☆...اِسْتِفْسَار فرمایا: سَخَاوت کیا ہے؟

☆...عرض کی: تنگدستی اور خوش حالی میں خرچ کرنا۔

☆...اِسْتِفْسَار فرمایا: بُزْدِلی کیا ہے؟

☆...عرض کی: دوست پر جُرأت مندی کا مُظَاهَرہ کرنا اور دشمن سے بھاگنا۔

☆...اِسْتِفْسَار فرمایا: حِلم (بُردباری) کیا ہے؟

☆...عرض کی: غُصّہ پی جانا اور نَفس کو قابو میں رکھنا۔

☆...اِسْتِفْسَار فرمایا: فَقْر کیا ہے؟

☆...عرض کیا: نفس کا ہر چیز کے مُعاملے میں حَرِیص ہونا۔

☆...اِسْتِفْسَار فرمایا: ذِلَّت کس چیز میں ہے؟

☆...عرض کی: سچائی کا سامنا کرتے وقت گھبرا جانے میں ۔

☆...اِسْتِفْسَار فرمایا: بُزُرگی کیا ہے؟

☆...عرض کی: نقصان کرنے والے کو کچھ عَطا کرنا اور قُصُوروار کو مُعاف کر دینا۔

☆...اِسْتِفْسَار فرمایا: محرومی کیا ہے؟

☆...عرض کی: حصّہ ملنے پر انکار کر دینا۔

(المعجم الکبیر، الحدیث:۲۶۸۸ ،ج ۳،ص ۶۸۔ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِن جوابات سے ہمیں علم و حِکمت کے بہت سے مدنی پھول حاصل ہوئے۔جو جوابات سیِّدُنا امامِ حسنِ مُجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیئے ہمارے مُعاشرے میں اِن کے بر خِلاف ہو رہا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بھلائی کے ذریعے برائی کو دور کرنا یہ راست رَوِی ہے جبکہ ہمارا مَعْمُول ہے کہ اگر کوئی ہمارے ساتھ بُرا سُلوک کرے تو ہم بھی اُس کا جواب بُرائی سے دیتے ہیں، بعض اَوقات حد سے بھی تَجاوُز کر جاتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ عزّت وبلندی رشتہ داروں اور قبیلہ والوں کے ساتھ بھلائی و تَعاوُن کرنے میں ہے جبکہ ہم اپنے رشتہ داروں سے قَطعِ رَحمی کرتے ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فرمان کے مطابق شَفقت و مہربانی ،قناعت اختیار کرنے اور کسی کو حقیر و ذلیل نہ سمجھنے کا نام ہے لیکن افسوس! کہ دوسرے کو ذلیل و رُسوا کرنا گویا کہ ہم اپنا حق سمجھتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِرشاد کے مطابق سخاوت یہ ہے کہ تنگدستی اور خوش حالی دونوں حَالَتُوں میں (مال راہِ خدا میں) خرچ کرنا، جبکہ ہم خوش حالی میں ہی راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کر دیں تو بھی غَنِیمَت ہے۔ آپ نے بتایا کہ حِلم یہ ہے کہ غصّہ کو پی جانا اور نفس کو قابو میں رکھنا، جبکہ ہم غصّے کی حالت میں نجانے کیا کیا کام کر گزرتے ہیں پھر جب غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے تو سِوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا، اِسی طرح اپنے نفس پر قابو پانا تو دُرِ کِنار بلکہ ہم تو خود نفس کی خواہشات کو پورا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نقصان کرنے والے کو کچھ عطا کرنا اور غَلَطی کرنے والے کو مُعاف کر دینا یہ بُزُرگوں کا شِیوَہ ہے جبکہ ہم اِس کے بالکل بر خِلاف کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنی بری عادتوں کو ختم کر کے اچھی اچھی عادتیں اپنانی چاہئیں کیونکہ فَرْد سے مُعاشرہ بنتا ہے اگر ہم اپنی عادات واَطْوار میں سُدھار پیدا کرنے میں کامیاب

ہو گئے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا مُعاشرہ بھی اچھا ہو جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

امام حسین کا علم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فرامینِ مبارکہ سے علم و حِکمت کے بہت سے مَدَنی پھول چننے کی سعادت حاصل کی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چھوٹے بھائی حضرت سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی میدانِ علم میں یگانۂ روزگار (بے مثل) تھے۔ آپ نے بھی شہرِ علم جنابِ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دروازۂ شہرِ علم امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا مَولٰی علی مشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے علمِ دین کا بیش بہا خزانہ پایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علم سے بھرپور گُفتگو ایسی دلکش ہوا کرتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ عِلم و حِکمت کے مَدَنی پھول لُٹاتے ہی رہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے جدِ کریم، مومنوں کیلئے رؤوف و رحیم، شفیعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اور اپنے والدِ محترم، والدۂ مُحترمہ اور امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث سنیں اور رِوایت کیں۔ اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت کرنے میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھائی امام حسن، آپ کے شہزادے امام زینُ العابدین، آپ کی صاحِبزادیاں، پوتے امام باقر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سمیت دیگر عُلماء و مُحَدِّثِیْن شامل ہیں۔

(الاصابہ، ج۲، ص۶۸)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مُستقل علمی حلقہ مسجدِ نَبوی میں لگا ہوتا جس میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

لوگوں کو فقہی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے۔ آپ کے اس علمی حلقے کی شہرت اتنی تھی کہ ایک بار حضرتِ سیّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کسی نے امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مُتعلّق پوچھا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مسجدِ نَبَوِی شریف میں چلے جاؤ اور جس حلقے میں لوگ یوں مُؤدَّب بیٹھے ہوں گویا اُن کے سروں پر پرندے ہوں تو جان لینا کہ یہی حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مَجلس ہے۔ (تاریخ دمشق، ج۱۴، ص۱۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کی زندگی پر عمل کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ علمِ دین حاصل کرکے دوسروں تک پہنچانا چاہیے اور حُصُولِ علمِ دین کا کوئی بھی موقع ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ یاد رکھئے! اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی جن لوگوں پر اپنی خُصُوصی نظرِ کَرَم فرماتا ہے دین کی سُوجھ بوجھ بھی اُنہی بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ یُّرِدِ اللہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ یعنی جس شخص سے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ (بخاری، کتاب العلم باب من یرد اللہ بہ خیرا... الخ، ۱/۴۲، حدیث: ۷۱) بلاشبہ وہ لوگ تو عظیم ہیں ہی جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علم کی دولت عطا فرمائی مگر وہ لوگ بھی خوش قسمت ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علم سیکھنے کا مَوقع اور جذبہ فراہم کیا اور وہ اس مَوقع سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے علمِ دین کے حصول میں مگن رہتے ہیں۔ علمِ دین سیکھنے کا ذَوق رکھنے والوں، اِس کی طلب میں گھر سے نکلنے والوں نیز اِسے سیکھ کر علمِ دین کی روشنیاں بکھیرنے والوں کو

مُبارک ہو کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ جنّت کا راستہ آسان فرمادیتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَعصوم فِرِشتے اِن کے لئے اپنے پروں کو بچھادیتے ہیں اور کائنات کی ہر ہر چیز اِن کی بخشش کے لئے مصروفِ دُعا ہو جاتی ہے۔ حصولِ علم کا ایک ذریعہ عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سفر کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ غُسل وطہارت ، نماز وروزہ سے مُتَعَلِّق ضروری مسائل سیکھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسن اور حضرت سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی شان و عَظَمَت سے مُتَعَلِّق سننے کی سَعادت حاصل کی۔ اِن حضرات کی سیرتِ مبارکہ میں ہمارے لیے بھی تَربِیَت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں۔ سب سے پہلے ہم نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما سے مَحَبَّت کا واقعہ اور مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان کی بیان کردہ شَرَح سنی جس سے معلوم ہوا کہ دورانِ خُطبہ منبر شریف سے اُٹھ کر دونوں شہزادوں کو اُٹھانے کے لیے آنا یہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی خاصِیَّت تھی آپ کے علاوہ خُطبے کے دوران کسی اور کو اس کی اِجازت نہیں۔ اس کے بعد دونوں شہزادوں کے نام و کُنیَت مَعَ اَلْقاب ہم نے سماعت

کیے اور ضِمناً عقیقے سے مُتعلِّق یہ بھی معلوم ہوا کہ وِلادت کے ساتویں روز عقیقہ کرنا سنّت اور افضل ہے ۔عقیقے سے مُتعلِّق مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت ،امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”عقیقے کے بارے میں سوال جواب “ مکتبۃ المدینہ سے حاصل کرنے کی نِیَت فرمالیجئے۔ اس کے بعد ہم نے دونوں شہزادوں کی عَظَمَت پر چند احادیثِ مُبارکہ سن کر ان کے بلند وبالا مقام کو جانا اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا اُن سے مَحَبَّت بھر اانداز بھی مُلاحَظہ فرمایا۔ ہمیں بھی حضراتِ حسنینِ کریمین، جمیع اہلِ بیت اَطہار سمیت جملہ صحابہ کِرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے نہ صرف خود مَحَبَّت کرنی چاہیے بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی اُن کی مَحَبَّت اور سیرت پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کی تعلیم دینی چاہیے۔اس کے بعد ہم نے یہ بھی سُنا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے بچپن میں تَرْبِیَّت فرماتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا کہ صَدَقہ ہمارے لیے حَلال نہیں ،اِس سے ہمیں بھی یہ درس ملا کہ اَوْلاد کی تَرْبِیَت کے لیے ضروری نہیں کہ جب وہ خوب سمجھ دار ہو جائے اور ہمارے ہاتھوں سے نکل کر مُعاشرے کی برائیوں میں مبتلا ہو جائے تو تب ہم اُس کی اِصلاح کی کوشش کریں۔ بعض اَوْقات بچّہ سمجھ کر اُس کی غَلط باتوں کو بھی نَظر اَنداز کر دیا جاتا ہے جو بعد میں اُس کی عادت بن جاتی ہے اور والدین کی پریشانی کا سَبَب بنتی ہے لہٰذا والدین کو چاہیے کہ اپنی اَولاد کو ابتدائی عمر ہی سے اچھے بُرے ،حلال وحرام کی تمیز سکھائیں ۔ دورانِ بیان ہم نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی شانِ سخاوت سے مُتعلِّق واقعات بھی سُنے کہ آپ دونوں شہزادے کس قدر سَخی تھے کہ غریبوں اور ناداروں کی دل کھول کر مدد فرمایا کرتے تھے۔اس کے علاوہ دونوں شہزادوں کی مبارک زندگی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس قدر بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے

باوجود لوگوں کا دل خوش کرنے کی خاطر انتہائی خَستہ حال لوگوں کی دعوت قُبول فرما کر اُن کے ساتھ کھانا بھی تناوُل فرماتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ صرف امیروں کی دعوتوں میں شریک ہو کر مرغِ مُسَلَّم پر ہاتھ صاف کر کے اپنی حرص کا ثُبوت دینے کے بجائے غریب وخَستہ حال مسلمان بھائیوں کی حَوصلہ اَفزائی اور دل جُوئی کی خاطر کھلے دل سے اُن کی بھی دعوت قبول کریں۔اِس کے بعد میں نے آپ کے سامنے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کا علمی مقام بھی بیان کیا کہ دونوں مبارک شہزادے علم کے مَوجیں مارتے ایسے سمُندر تھے کہ جس کا کوئی کنارہ نہ تھا اور کثیر لوگ اُن حضرات سے اِستِفادہ کرتے تھے ۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اُن کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بارہ مدنی کام کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی اُن حضرات کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے علمِ دین حاصل کرنا، نیکیاں کرنا، گناہوں سے بچنا، فکرِ آخرت کے لیے کُڑھنا، خوفِ خدا و عشقِ مصطفی میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں ترقی کے لیے دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک ہفتہ وار مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" بھی ہے۔ اور نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اہم فریضہ ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور خود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، انہوں نے مختلف مشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے اِس عظیم فریضے کو بَحُسن وخوبی سرانجام دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں بھی اِسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہر ہفتے "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں شرکت کرنے کی ترغیب دلاتا ہے آپ بھی وقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ آیئے ضمن میں ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

ویران مسجد کیسے آباد ہوئی؟

روجھان مزاری (ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان) کے اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے: کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ کچھ اسلامی بھائی کوٹ مٹھن (ضلع) سے ہمارے علاقے میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے تشریف لائے۔ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے دوران اُن کا گزر ہمارے محلہ شیخاں سے ہوا۔ یہاں اُن کی نظر ایک ایسی مسجد پر پڑی جس پر تالے پڑے ہوئے تھے۔ وہ عاشقانِ رسول امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی کُڑھن "مسجد آباد کرو" اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے فرمان "مسجد بھرو تحریک جاری رہے گی" کے شیدائی تھے لہٰذا اہلِ محلّہ کے ساتھ مل کر ہاتھوں ہاتھ اس کے تالے توڑے، اس کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کیا اور لوگوں کو نماز پڑھنے اور مسجد آباد رکھنے کا ذہن دے کر وہاں سے تشریف لے گئے۔ اُن اسلامی بھائیوں کی دین سے محبت اور نماز سے اُلفت کے سبب مسجد کی رونقیں بحال ہو گئیں مگر افسوس! یہ رونقیں دیرپا ثابت نہ ہو سکیں۔ رفتہ رفتہ نمازی کم ہوتے گئے اور مسجد میں پھر سے ویرانی کے بادل مَنڈلانے لگے۔ دین کا درد رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی جانب سے ایک مرتبہ پھر اس کی رعنائیوں کو بحال کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ بھی کارآمد ثابت نہ ہو سکیں۔

تیسری مرتبہ کوٹ مٹھن سے پھر اسلامی بھائیوں کا ایک مدَنی قافلہ اسی محلّہ میں تشریف لایا

اوران کی نگاہوں میں بھی مسجد کا یہ دل خراش منظر آ یا۔ اُن نیک سیرت اسلامی بھائیوں سے مسجد کی ویرانی کا یہ دل سوز منظر دیکھا نہ گیا۔ بے ساختہ اُن کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ اُنہوں نے اس کی رونقوں کو بحال کرنے کا عزم بالجزم کیا اور وہاں دل و جان کے ساتھ مدَنی کام کا آغاز کر دیا۔ نیکی کی دعوت کے ذریعے اُن عاشقانِ رسول نے لوگوں کو نماز کی اہمیت اور مسجد آباد کرنے کی فضیلت سے آگاہ کیا اور علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے ذریعے لوگوں کو مسجد میں لانے، درسِ فیضانِ سنّت میں شرکت کروانے کا سلسلہ شروع کیا۔ اُن اسلامی بھائیوں کے اخلاص کی بدولت مسجد نمازیوں سے آباد ہونے لگی۔ مسجد میں فیضانِ سنّت کا درس ہونے لگا۔ مدرسۃ المدینہ کے قیام کے ذریعے دُرست مخارج کے ساتھ قرآن شریف پڑھانے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نمازیوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی اور پھر وہ دن بھی آیا کہ جس مسجد میں پانچ وقت دور کی بات ایک وقت کی بھی نماز نہ ہوتی تھی آج اس میں جمعہ کی نماز ہونے لگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو عروج عطا فرمائے اور بانیِ دعوتِ اسلامی کا سایہ تادیر قائم ودائم فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزم جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

”قبور کی زیارت سنّت ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے قبرستان کی حاضِری کے 16 مَدَنی پھول:

نبیِّ کریم ، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تمہیں زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زِیارت کرو کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔(اِبن ماجه ج۲ص ۲۵۲ حدیث ۱۵۷۱) قبورِ مسلمین کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام وشُہَداءِ عُظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی حاضری سعادت بَر سعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ)و ثواب ۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص۵۳۲) (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رَکعَت نَفل پڑھے، ہر رَکعَت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۃ الاخلاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔(عالمگیری ج۵ص ۳۵۰)

مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً)

قَبْر کو بوسہ نہ دیں ، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں۔(فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص۵۲۲،۵۲۶) بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر

کھڑے ہو جائیں۔ ❁ قبر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کفر ہے۔(ماخوذ از فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۴۲۳) ❁ قبرِستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔(رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔(دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۸۳) ❁ کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتِحہ پڑھ لیجئے۔ ❁ زیارتِ قبر میّت کے مُوَاجَھَہ میں (یعنی چِہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔اِن۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔(فتاوی رضویہ مخرّجہ ج ۹ ص ۵۳۲) ❁ قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اِس کے بعد کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ترجمہ: اے قَبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔(عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰) ❁ جو قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (اے) گل جانے والے جِسموں اور بوسیدہ ہڈّیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت

ہوئے تو ان پر اپنی رحمت اور میرا اسلام پہنچا دے۔ تو حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر اس وقت تک جتنے مؤمن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دُعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفِرت کریں گے۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ، ج۸ص۲۵۷) ❁ شفیعِ مجرمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: جو شخص قبرستان میں داخِل ہُوا پھر اُس نے سُوْرَۃُ الْفَاتِحہ، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ التَّکَاثُر پڑھی پھر یہ دُعا مانگی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرستان کے مومن مردوں اور مومِن عورَتوں کو پہنچا۔ تو وہ تمام مؤمِن قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارشی ہونگے۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۳۱۱) ❁ حدیثِ پاک میں ہے: ”جو گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص یعنی قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ (مکمّل سورۃ) پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے، تو مردوں کی گِنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا“۔ (دُرِّ مُختار ج۳ص۱۸۳) ❁ قبر کے اوپر "اگر بتّی" نہ جلائی جائے اس میں سُوئے ادب (یعنی بے ادبی) اور بد فالی ہے۔ (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قبر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحْبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۴۸۲، ۵۲۵) ❁ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں: صحیح مسلم شریف میں حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی، انہوں نے دمِ مرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فرزند سے فرمایا: ”جب میں مر جاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نَوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے“ (مُسلِم ص۷۵حدیث ۱۹۲) ❁ قبر پر چراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ

رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قبر پر آگ رکھنے سے میّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قبر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ہدیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے کہ بے شک تمہارے نام معْ شناخْت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔

(مصنَّف عبد الرزاق ج ۲ ص ۲۱۴ رقم الحدیث ۳۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

❁ نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند

آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْاٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، چمنستانِ علی کے مہکتے پھول، اِمامِ عالی مقام، سَیِّدُنا اِمامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذِکرِ خَیر کروں گا، جس میں اُن کی

وِلادَت کے ساتھ ساتھ اُن کی کرامتوں کا ذِکر بھی ہو گا، مُختَصر واقِعہ کَربَلا نیز گُستاخانِ امام حُسَین کا عبرت ناک اَنجام اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد کے واقِعات، شَہادَت کے بعد صادر ہونے والی کرامات بھی آپ کے گوش گزار کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ اسکے بعد یَزید اور اس کے بُرے کردار کے ساتھ ساتھ اِس بد بَخت کی عِبرت ناک موت اور آخِر میں ہاتھ مِلانے کے مَدَنی پھول بھی بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کنوئیں سے پانی اُبل پڑا

حضرت سَیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب مدینہ مُنوّرہ سے مکہ مُکرمہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں حضرت سَیِّدُنا ابنِ مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع سے مُلاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عَرض کی: میرے کُنوئیں میں پانی بہت ہی کم ہے براہِ کرم! دُعائے برکت سے نوازدیجئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس کُنوئیں کا پانی طلب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضر کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مُنہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا اور کُلی کی۔ پھر ڈول کو واپس کُنویں میں ڈال دیا تو کُنویں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہو گیا۔ (الطبقات الکبری، ج۵، ص ۱۱۰)

ولادتِ مبارکہ

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے امامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُبارک کُلّی کی برکت سے کُنوئیں کا پانی پہلے سے کافی بڑھ بھی گیا اور لذیذ

اور شیریں بھی ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ بابرکت سے وقتاً فوقتاً کرامات کا ظُہور ہوتا رہتا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادَت باسَعادت بھی باکَرامت ہے۔ چُنانچہ سَیِّدی عارِف باللہ نورُ الدّین عبدُ الرّحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی "شَواہِدُ النُّبوّۃ" میں فرماتے ہیں۔ منقول ہے کہ امامِ پاک (امام حسین) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُدَّتِ حَمل چھ ماہ ہے۔ حضرت سَیِّدُنا یحیٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور امامِ عالی مَقام امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ کوئی ایسا بچّہ زِندہ نہ رہا جس کی مُدَّتِ حَمل چھ ماہ ہوئی ہو۔ (شواہد النبوۃ ص ۲۲۸ مکتبۃ الحقیقۃ ترکی)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادَت 5 شعبان 4ھ کو مدینۂ مُنورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ آپ کی کُنیت ابوعبد اللہ اور لَقَب سِبطِ رسولِ اللہ اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل ہے۔ حُضور پُرنور سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے آپ کا نام حُسین اور شَبّیر رکھا اور آپ کو بھی جنّتی جوانوں کا سَردار اور اَپنا فَرزَند فرمایا۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ ملتقطاً "سیر اعلام النبلاء"، ۲۷۰۔ الحسین الشہید... الخ، ج ۴، ص ۴۰۲۔۴۰۴)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے امام حسین اور آپ کے بڑے بھائی حضرت سیدنا حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے بارے میں فرمایا: مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، یعنی جس نے ان دونوں سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے عَداوت کی اس نے مجھ سے عَداوت (دُشمنی) کی۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۱/۹۶، حدیث: ۱۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں ان دونوں ہستیوں کی مَحَبَّت بڑھایئے اور ان سے بُغض رکھنے والوں کی صُحبتِ بد سے بچیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں خوفِ خدا عزوجل

وعشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے ساتھ ساتھ تمام اَہلِ بیتِ اطہار اور جُملہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مَحَبَّت کے جام پلاتا ہے۔ آپ بھی اس مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور خوب خوب برکتیں حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہادت کی شہرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت امامِ عالی مَقام امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادَت کے ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شَہادَت کی خَبَر مَشہور ہوچکی تھی، شِیر خوار گی (دودھ پینے کی عمر) کے ایّام میں حُضُورِ اَقْدس نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الفَضْل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شَہادت کی خَبر دی، چنانچہ حضرت سَیِّدَتنا اُمُّ الفَضْل بنتِ حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ایک دن حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم میں نے آج ایک پریشان خَواب دیکھا ہے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: تو عرض کی: وہ بہت ہی شدید ہے۔ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا وہ خواب ہے کیا۔؟ تو عرض کی: میں نے دیکھا کہ آپ کے جَسدِ اطہر سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور اسے میری گود میں رکھا گیا۔ ارشاد فرمایا: تم نے بہت اچھا خواب دیکھا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فاطمہ کے بیٹا ہوگا اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا۔ ایسا ہی ہوا کہ حضرت امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پیدا ہوئے اور میری گود میں دیئے گئے۔ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الفَضْل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے ایک دن حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقْدس میں حاضر ہوکر حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

والہٖ وسلَّم کی گود میں دیا، کیا دیکھتی ہوں کہ چشمانِ مُبارک سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایسا کیا ہوا؟ فرمایا: جبریل عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھے یہ خبر دی کہ میری اُمَّت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا: کیا اس کو؟ فرمایا: ہاں اور میرے پاس اس کے مقتل (شہید ہونے کی جگہ) کی سُرخ مٹی بھی لائے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ج ۱۴، ص ۱۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُس وقت کا تَصَوُّر دِل لرزا دیتا ہے جب کہ اس فرزندِ ارجمند رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت کی مُسَرَّت کے ساتھ ساتھ شَہادت کی خَبر پہنچی ہو گی، سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم کی چشمۂ رَحمتِ چشم نے اَشکوں کے موتی بَرسادیئے ہوں گے، اِس خَبر نے صَحابۂ کبار جانثارانِ اہلِ بَیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کے دِل ہلا دیئے، اِس دَرد کی لَذت (حضرت سَیِّدُنا) علی مرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دِل سے پوچھئے، صِدق و صَفا کی اِمتحان گاہ میں سُنَّتِ خَلیل عَلَیْہِ السَّلَام اَدا کر رہے ہیں۔ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے اِس نونہال کو زَمینِ کَربَلا میں خون بہانے کے لیے اپنا خونِ جگر (دُودھ) پلایا، (حضرت سَیِّدُنا) علی مرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دِلبَنْد (پیارے بیٹے) کو خاکِ کربلا میں لوٹنے اور دَم توڑنے کے لئے سینے سے لگا کر پالا، مُصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وسلَّم نے بیابان میں سُوکھا حَلْق کٹوانے اور راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں مَردانہ وار جان نذر کرنے کے لئے اپنی آغوشِ رَحمت میں تَربِیَت فرمائی، یہ آغوشِ کَرامت و رَحمت فردَوسی چمنستانوں اور جنّتی اَیوانوں (محلات) سے کہیں زِیادہ بالا مرتبت ہے۔ (سوانح کربلا ۱۰۶، تقدُّم و تاخر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں ہمارے اَسلاف اور بُزرگانِ دِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کی پیش کردہ قُربانیوں کے سَبَب ہی آج دینِ اسلام کا یہ چمنستان (باغ) سَرسَبز و شاداب ہے۔ ان نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کو پیش آنے والے مَصائِب و آلام کا تذکرہ بڑا دِل سوز ہے بالخُصُوص میدانِ کربلا میں اَہْلِ بَیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن نے جو مُصیبتیں جھیلیں ان کا تو تَصَوُّر ہی دِل دَہلا دیتا ہے۔ جَفاکار و ستم شِعار کُوفیوں نے جس بے مُرَوَّتی اور بے دِینی کا مُظاہرہ کیا، تاریخ میں اِس کی مثال نہیں ملتی۔ خود ہی حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صَدْہا (سینکڑوں) دَرْخواستیں بھیج کر کوفہ آنے کی دعوت دی اور جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِن کی زَمین کو شَرَفِ قَدَم بوسی عَطا فرمایا تو بَجائے استِقبال کرنے کے وہ آپ کے خون کے پیاسے ہوگئے مُسَلَّح لشکر لیکر آپ کے سَدِّ راہ (رُکاوٹ) ہوئے نہ شَہر میں داخِل ہونے دیا نہ ہی وَطن واپس لوٹ جانے پر راضی ہوئے، حُسَینی قافِلہ کو ریگزارِ کربلا (کربلا کے صحرا اور ریت میں) میں اِقامَت پَذیر ہونا پڑا، کور باطِنوں (دل میں کینہ رکھنے والوں) نے فُرات کا آبِ رَواں (جاری پانی) خاندانِ رسالت پر بند کر دیا۔ اَہلِ بیت کے ننھے ننھے حَقیقی مَدَنی مُنّے تِشنہ لَب (پیاسے) ایک ایک قَطرہ کے لئے تڑپ رہے تھے، چھوٹے چھوٹے بچّے اور باپَردہ بیبیاں سب بُھوک و پیاس سے بیتاب و ناتواں ہوگئے تھے۔ تیز دُھوپ، گرم ریت، گرم ہَوائیں، اور بے وَطَنی کا اِحساس الگ دامَن گیر ہے۔ اُدھر بائیس ہزار کا لَشْکَرِ جَرَّار تیغ و سِنان (نیزوں اور تلواروں) سے مُسَلَّح درپَے آزار (تکلیف و صدمہ پہنچانے کو تیار) اور اَپنے ہُنَر آزمانے کا طَلَبْ گار ہے مگر بُھوک پیاس کی شِدَّت کے باوجود فَرزَنْدانِ آلِ رَسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم و رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن نے ایسی بَہادُری اور جَواں مَردی کا مُظاہرہ کیا کہ اَعْداء دانتوں میں اُنگلی دیتے رہ گئے، کئی کئی یَزیدیوں کو ہَلاک کرنے کے بعد خاندانِ حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کے نونہال دادِ شُجاعَت دیتے یکے بعد دیگرے (بڑی بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے) شَہادَت سے سَرفراز ہوتے گئے۔ عزیز واَقارِب، دوست واَحباب، خُدّام وغلام، دِلبَند و جِگَرپَیوند سب نے آئینِ وَفا ادا کرکے حضرتِ امام عالی مقام امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر اپنی جانیں فدا کردیں تو پھر سیّدِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا نُورِ نَظَر، فاطمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا لَختِ جِگَر بے کسی و بُھوک پیاس کی حالَت میں آل واَصحاب کی مُفارَقت (جدائی) کا زَخم دِل پر لئے ہوئے شَمشِیر (تلوار) ہاتھ میں لیکر لڑنے کو تیار ہوگیا اور اِس کمالِ مہارت و ہُنرمَندی سے مُقابَلہ کیا کہ بڑے بڑے بہادُروں کے خون سے کربلا کے پیاسے ریگستان کو سیراب فرمادیا اور نعشوں کے اَنبار لگادِیئے، بالآخِر تیر اَندازوں کی جَماعَتیں ہر طَرف سے آگئیں اور امام تِشنَہ کام، امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو گھیر کر ہر طرف سے تیربَرسانے شروع کردیئے، تیروں کی بَوچھاڑ میں نُورانی جِسم زَخموں سے چکناچُور اور لہُولہان ہوگیا، ایک تیر پیشانی اَقدس پر لگا اور آپ گھوڑے سے نیچے تَشریف لے آئے، ظالموں نے نیزوں پر رکھ لیا اور آپ شَربَتِ شَہادَت سے سیراب ہوگئے۔

اِس مَعرَکہ ظُلم وسِتَم میں اگر بڑے سے بڑا بہادُر بھی ہوتا تو اُس کے حَوصلے پست ہوجاتے اور سرِ نیاز جُھکادیتا مگر فَرزَندِ رَسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو مَصائِب کا ہُجوم اپنی جگہ سے نہ ہٹاسکا اور ان کے عَزم واستِقلال میں فَرق نہ آیا، حَق وصَداقَت کا حامی مُصیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طُوفانِ بَلا کے سِیلاب سے اس کے پائے ثَبات (استقلال، ثابت قدمی) میں جُنبِش بھی نہ ہوئی۔ راہِ حَق میں پہنچنے والی مُصیبتوں کا خوش دِلی سے خَیر مَقدم کیا، اَپنا گھر لُٹانا اور اپنا خون بہانا منظور کیا مگر اِسلام کی عزت میں فَرق آنا بَرداشت نہ ہوسکا۔ سرِ مبارک کٹواکر اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ

وسلَّم کے دِین کی حَقّانِیَّت (سچائی) کی عملی شَہادت دی۔

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہلِ بیت
سر شہیدانِ مَحَبَّت کے ہیں نیزوں پر بلند
اور اونچی کی خُدا نے قَدر و شانِ اہلِ بیت
دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خُوب ہی چمکی دوکان اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا اکسٹھ (61) ہجری ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں پیش آیا، آج کئی صَدیاں گُزر جانے کے بعد بھی اِس کی یاد دِلوں میں تر و تازہ ہے، اسلامی تاریخ کے اَوراق پر شُہدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کے کارنامے سُنہری حُرُوف میں لکھے ہیں۔ شَہیدانِ کربلا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کی شاندار اور بے مثال قُربانیوں کا تذکرہ سُن کر دِلوں پر سوز کی کَیفِیَّت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ ان مبارک ہستیوں نے دین کی سربلندی کی خاطر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا یہاں تک کہ اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کی، یہ ان کی قربانیوں کا ہی صدقہ ہے کہ ہمیں نہ تو کوئی مصیبت اٹھانی پڑی اور نہ ہی جانی و مالی قربانی دینی پڑی بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مسلمان گھرانے میں آنکھ کھلی۔ آیئے ہم اس دین کو سیکھنے، سُنَّتوں کی دُھومیں مچانے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے اپنے وقت اور مال کی قُربانی دیتے ہوئے عاشقانِ رسول کے ساتھ راہِ خدا

میں ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فَرزندِ رَسول، جگر گوشۂ بَتول، چمنستانِ علی کے مہکتے پھول سیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ کے جانثاروں پر یزیدیوں نے ظُلم و سِتم کی انتہا کردی مگر خاندانِ اہلبیت نے ہر مشکل گھڑی میں رضائے اِلٰہی اور دینِ اسلام کی سربلندی کی خاطر صبر واستقلال کا مُظاہرہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی شان و عظمت اور اپنی بارگاہ میں قُرب و مَنْزلت کو لوگوں پر ظاہر کرنے اور گُستاخانِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دُنیا و آخرت میں ذَلیل وخوار کرنے اور دُنیا کو ان کے انجامِ بد سے آگاہ کرنے کیلئے سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات سے کئی کرامات صادر فرمائیں۔

عبرت ناک موت

منقول ہے کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میدانِ کربلا میں یَزیدیوں پر اِتْمامِ حُجَّت کے لیے جب خُطْبَہ اِرْشاد فرمارہے تھے تو اِسی دَوران صَفِ اَعْداء (دشمنوں کی صف) میں سے ایک بے باک نے کہا کہ آپ کو پیغمبرِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے کیا نِسْبت؟ یہ کلمہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے بَہُت تکلیف دَہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس کے لئے بَددُعا فرمائی اور عَرض کی یارَبّ عَزَّوَجَلَّ! اس بدزبان کو فوری عَذاب میں گرفتار کر۔ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ دُعا فرمائی اور اُس کو قَضائے حاجت کی ضَرورت پیش آئی، گھوڑے سے اُتر کر ایک طَرف بھاگا اور کسی جگہ قَضائے حاجَت کے لئے بَرہَنہ ہوکر بیٹھا۔ ایک سیاہ بِچھّو نے ڈنک مارا تو نجاست آلودہ تڑپتا پھرتا تھا۔ اس رُسوائی کے

ساتھ تمام لشکر کے سامنے اُس ناپاک کی جان نکلی مگر پھر بھی اُن سنگ دِلوں اور بے شَرموں کو عبرت نہ ہوئی۔ (روضۃ الشہداء (مترجم)، باب نہم، ج ۲، ص ۱۸۶۔۱۸۸)

گستاخِ حسین پیاسا مرا

یزیدی فوج کا ایک سخت دل مُزنی شخص امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے آکر یوں بکنے لگا: دیکھو تو سہی دَریائے فُرات کیسا موجیں مار رہا ہے۔ خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! تمہیں اس کا ایک قَطرہ بھی نہ ملے گا اور تُم یونہی پیاسے ہی ہَلاک ہو جاؤ گے۔ امامِ تشنہ کام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رَبُّ الانام عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ اَمِتْہُ عَطْشَانًا، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کو پیاسا مار۔ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دعا مانگتے ہی اس بے حیا مُزنی کا گھوڑا بِدک کر دوڑا، مزنی پکڑنے کے لئے اُس کے پیچھے بھاگا، پیاس کا غلبہ ہوا، اس شِدَّت کی پیاس لگی کہ اَلْعَطَشْ اَلْعَطَشْ (یعنی ہائے پیاس! ہائے پیاس) پُکارتا تھا مگر پانی جب اُس کے مُنہ سے لگاتے تھے تو ایک قَطرَہ بھی پی نہ سکتا تھا یہاں تک کہ اِسی شِدَّتِ پیاس میں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ (امام حسین کی کرامات ص ۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ عالی مقام امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شَہادت کوئی مَعْمُولی بات نہ تھی، یہ نواسۂ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم، دِلْبَنْدِ فاطمہ، جگر گوشۂ مُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی شَہادت تھی۔ آپ اور آپ کے اہلِ بَیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن نے صَبر و رِضا کا وہ اِمتحان دیا جو دُنیا کو حیرت میں ڈالتا ہے۔ راہِ حَق میں وہ مصیبتیں اُٹھائیں جن کے تَصَوُّر سے ہی دِل کانپ جاتا ہے۔ یہ ایسی شہادت ہے کہ اس نے انسان تو انسان بلکہ زمین و آسمان کو بھی غمگین کر دیا، چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آسمان دو آدمیوں کی شہادت پر رویا ہے پہلی بار حضرتِ سَیِّدُنا یحیٰ بن زکریا عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شہادت پر اور دوسری بار امامِ عالی مقام سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت پر۔ (تاریخِ دمشق، ج ۱۴، ص ۲۲۵) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد 6 ماہ تک آسمان پر سُرخی چھائی رہی اور جب بھی آسمان کی طرف نگاہ جاتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے خون آلود ہو۔ (تاریخِ دمشق، ج ۴ اص ۲۲۷) اس دن آسمان پر سیاہی چھا گئی اور دن میں تارے نظر آنے لگے اور لال ریت کی بارش ہونے لگی اور زمین سے جب کوئی پتھر اُٹھایا جاتا تو اسکے نیچے سے خُون نکلتا۔ (تاریخ دمشق، ج ۱۴، ص ۲۲۶)

آیا نہ ہو گا اس طرح حُسن وشَباب ریت پر
گلشنِ فاطمہ کے تھے سارے گُلاب ریت پر
تَرسے حُسین آب کو میں جو کہوں تو بے ادب
لَمسِ لبِ حسین کو ترسا ہے آب ریت پر
جانِ بتول کے سوا کوئی نہیں کِھلا سکا
قطرۂ آب کے بغیر اتنے گُلاب ریت پر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ واَوْلِیاءُ اللہ کی ذات سے ان کی زِندگی میں تو کرامات کا صُدور ہوتا ہی ہے بعض اوقات ان کے وصال کے بعد بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی عقیدت ومحبت کو لوگوں کے دلوں میں بسانے کیلئے ایسے خلافِ عادت کام ظاہر فرماتا ہے کہ عقلِ انسانی دَنگ رہ جاتی ہے۔ امامِ عالی مقام

حضرت سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد بھی آپ کی ذاتِ مُبارکہ سے کئی کرامات صادر ہوئیں۔ چنانچہ

نیزہ پر سرِ اقدس کا کلام کرنا

حضرت سَیِّدُنا مِنْہال بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: واللہ! میں نے بَچَشمِ خود دیکھا کہ جب امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سرِ مُبارک کو لوگ نیزے پر لئے جارہے تھے اُس وَقْت میں دِمَشْق میں تھا، سرِ مُبارک کے سامنے ایک شَخْص سُوْرَۂ کَہف پڑھ رہا تھا جب وہ اِس آیت پر پہنچا:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝۹

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نِشانی تھے۔ (پ ۱۵، الکہف: ۹)

اُس وَقْت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرِ مُبارَک کو گویائی دی، بزبانِ فصیح فرمایا:

اَعْجَبُ مِنْ اَصْحٰبِ الْكَهْفِ قَتْلِیْ وَحَمْلِیْ۔

اَصْحابِ کَہف کے واقِعہ سے میرا قَتْل اور میرے سر کو لیے پھرنا عجیب تر ہے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، باب حرف الہمزۃ، ج ۱، ص ۲۶۵)

صَدْرُ الْاَفاضل مولانا سَیِّد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: دَرْ حقیقت بات یہی ہے کیونکہ اَصْحابِ کَہف پر کافروں نے ظُلْم کیا تھا اور حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اُن کے نانا کی اُمَّت نے مہمان بنا کر بُلایا، پھر بے وَفائی سے پانی تک بَنْد کردیا، آل و اَصحاب کو حضرت امام (حُسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے شَہید کیا، پھر خود حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شَہید کیا، اَہْلِ

بیت عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو اَسیر (قید) کیا، سر مُبارَک شَہر شَہر پھرایا۔ اَصحابِ کَہف سالہاسال کی طویل خواب کے بعد بولے، یہ ضَرور عجیب ہے مگر سر مُبارَک کا تَن سے جُدا ہونے کے بعد کلام فرمانا اِس سے عجیب تَر ہے۔

سرِ انور کی کرامت سے راہب کا قبولِ اسلام

(سر مبارک کو لیے پھرنے والے قافلے کے بارے میں) منقول ہے کہ ایک منزل میں جب اُس قافلہ نے قِیام کیا وہاں ایک دَیر (گِرجاگھر) تھا۔ دَیر کے راہِب نے ان لوگوں کو اَسّی ہزار درہم دے کر سرِ مُبارک کو ایک شَب اپنے پاس رکھا۔ غُسل دیا، عطر لگایا، اَدَب و تعظیم کے ساتھ تمام شَب زِیارَت کرتا اور روتا رہا اور رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے جو اَنوار سر مُبارَک پر نازل ہو رہے تھے ان کا مُشاہَدہ کرتا رہا حتّٰی کہ یہی اس کے اسلام کا باعث ہوا۔ اَشْقِیا (بدبختوں) نے جب دَراہِم تقسیم کرنے کے لیے تھیلیوں کو کھولا تو دیکھا سب میں ٹھیکریاں بَھری ہوئیں ہیں اور ان کے ایک طَرَف لکھا ہے: وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔ (پ ۱۳، ابراہیم: ۴۲)

اور دوسری طَرَف یہ آیَت لکھی ہوئی ہے: وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کَروَٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ (پ ۱۹، الشعراء: ۲۲۷)

(الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر فی فضائل اہل البیت ... الخ، الفصل الثالث، ص ۱۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اس کرامت میں یزیدیوں کیلئے کیسا درسِ عبرت تھا کہ جس مال و دولت کی مَحبَّت میں اُنہوں نے آلِ رسول پر ظُلم و سِتم کے پہاڑ توڑے، انہیں تکالیف اور اَذِیتیں پہنچائیں، گُلشنِ اہلبیت کے حَسین و خُوشنما پھولوں کو کربلا کی تپتی ریت پر تڑپایا، وہی مال جب ان

کے پاس آیا بھی تو مٹی کی ٹھیکریاں بن کر۔ مگر افسوس کہ وہ بدبخت اپنی شَقاوت کے سبب اس سے بھی عبرت پکڑنے میں ناکام رہے۔ یاد رکھیے! مال و دولت اور دُنیا کی مَحبَّت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ مال کی حرص و لالچ ایسی بلا ہے کہ انسان اس کے سبب طرح طرح کی بد اخلاقیوں بڑی بڑی برائیوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ مال و دولت کی ہَوس و طَمَع (لالچ) درحقیقت بہت سے گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ انسان اس فناء ہونے والے مال کے حصول کیلئے کسی کی جان لینے سے بھی دَریغ نہیں کرتا اور اسے اپنے ایمان تک کی پرواہ نہیں رہتی۔ نبی کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دولت کی حرص اور حُبِ جاہ انسان کے دین کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب حدیث ماذئبان جائعان، الحدیث: ۲۳۷۶، ص ۱۸۹۰)

ایک اور حدیث پاک میں ہے زیادہ مال والے ہلاک ہو گئے سوائے اس کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں کثرت سے اپنا مال خرچ کرے اور وہ تھوڑے ہیں۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، الحدیث ۸۰۹۱، ج ۳، ص ۱۸۰، بدون: عباد اللہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مال سے محبت کا ثُبوت دیتے ہوئے اسے جمع رکھنے کے بجائے زیادہ سے زیادہ راہِ خدا میں خرچ کرنا چاہیے کیونکہ نیک کاموں میں مال خرچ کرنے / صدقہ و خیرات دینے سے کم نہیں ہوتا بلکہ مزید بڑھتا ہے۔ آپ بھی اپنے صدقات و مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دے کر خُوب خُوب اَجر و ثواب کے حَقدار بن جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں، میٹھے میٹھے

مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی عنایتوں، اولیائے عظام کی نسبتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شب و روز کی کوششوں کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام دیکھتے ہی دیکھتے بابُ الاسلام (سندھ)، پنجاب، خیبر پختونخواہ، گلگت بلتستان، کشمیر، بلوچستان اور پھر ملک سے باہَر مثلاً ہند، بنگلہ دیش، عرب امارات، سی لنکا، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ اس وقت (1436ھ میں) دُنیا کے تقریباً 200 ممالک میں پہنچ گیا اور آگے کُوچ جاری ہے اور دعوتِ اسلامی خدمتِ دین کے 92 سے زائد شعبوں میں سُنّتوں کی خدمتوں میں مشغول ہے۔ ان تمام شعبہ جات کو چلانے کیلئے کروڑوں نہیں اربوں کے اخراجات ہوتے ہیں۔ آپ سے مدنی التجا ہے کہ آپ بھی نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے اپنے صَدقات و مدنی عطیات دعوتِ اسلامی کو دے کر اجر و ثواب کا ذَخیرہ حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قاتِلوں کو اس ظُلم و ستم کے بدلے عَیْش و عشرت نصیب ہوئی؟ نہیں، نہیں اور ہر گز نہیں، دُنیا میں بھی ان کا عبرت ناک اَنْجام ہوا اور آخرت میں بھی عذابِ اِلٰہی میں گرفتار ہونگے۔ آیئے پہلے اُس ناپاک ابنِ زیاد کے انجامِ بد کے بارے میں سُنتے ہیں کہ جس نے یزید پلید کے حکم پر خاندانِ اہلبیت کا خون بہایا۔

ابنِ زیاد کا انجام:

عُبیدُاللہ ابنِ زیاد، یزید کی طرف سے کوفے کا والی (گورنر) تھا۔ اسی بدنہاد (بدزاد و کمینے) کے حکم سے حضرت امام (حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) اور آپ کے اہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ تمام ایذائیں پہنچائی

گئیں، (شہادتِ امام حسین کے بعد) یہی ابنِ زیاد مُوصل میں تیس ہزار فوج کے ساتھ اُترا۔ مختار نے ابراہیم بن مالک اَشتر کو اس کے مقابلہ کیلئے فوج لے کر بھیجا، موصل سے پندرہ کوس کے فاصلہ پر دریائے فُرات کے کنارے دونوں لشکروں میں مُقابلہ ہوا اور صُبح سے شام تک خوب جنگ رہی۔ جب دن خَتم ہونے والا تھا اور آفتاب قریبِ غُروب تھا اس وقت ابراہیم کی فوج غالب آئی، ابنِ زیاد کو شکست ہوئی، اس کے ہمراہی بھاگے۔ ابراہیم نے حکم دیا کہ فوجِ مُخالف میں سے جو ہاتھ آئے اس کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ چنانچہ بہت سے ہلاک کیے گئے۔ اسی ہنگامہ میں ابنِ زیاد بھی فُرات کے کنارے مُحرم کی دسویں تاریخ 67ھ میں مارا گیا اور اس کا سر کاٹ کر ابراہیم کے پاس بھیجا گیا، ابراہیم نے مختار ثقفی کے پاس کوفہ میں بھجوایا، مختار نے دارُ الاُمارت (دارالخلافہ) کوفہ کو آراستہ کیا اور اہلِ کوفہ کو جمع کر کے ابنِ زیاد کا سرِ ناپاک اسی جگہ رکھوایا جس جگہ اس مغرور نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سرِ مبارک رکھا تھا۔ (سوانح کربلا ص ۱۸۲ بتغیر قلیل)

جس وقت ابنِ زِیاد اور اس کے سرداروں کے سر مختار کے سامنے لاکر رکھے گئے تو ایک بڑا سانپ نُمودار ہوا، اس کی ہیبت سے لوگ ڈر گئے وہ تمام سروں پر پھرا جب عبید اللہ ابنِ زیاد کے سر کے پاس پہنچا اس کے نتھنے میں گُھس گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر اس کے مُنہ سے نکلا، اس طرح تین بار سانپ اس کے سر کے اندر داخل ہوا اور غائب ہو گیا۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن... الخ، الحدیث: ۳۸۰۵، ج ۵، ص ۴۳۱)

ابنِ زیاد، ابنِ سَعد، شِمر، قیس ابنِ اَشْعَث کُندی، خولی ابنِ یزید، سنان بن اَنَس نخعی، عبد اللہ بن قیس، یزید بن مالک اور باقی تمام اَشْقِیا جو حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قتل میں شریک تھے اور

ساعی (کوشش کرنے والے) تھے طرح طرح کی عُقوبتوں (تکلیف دہ سزاؤں) سے قتل کیے گئے اور ان کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں (کُھروں) سے پامال کرائی گئیں۔ (روضۃ الشہداء (مترجم)، دسواں باب، فصل دوم، ج۲، ص ۴۵۵ ماخوذاً)

اے ابنِ سَعد! رَے کی حکومت تو کیا ملی	ظُلم و جَفا کی جلد ہی تجھ کو سَزا ملی
اے شمرِ نابکار! شہیدوں کے خُون کی	کیسی سزا تجھے ابھی اے ناسَزا ملی
اے تِشنگانِ خونِ جوانانِ اہلِ بیت	دیکھا کہ تم کو ظُلم کی کیسی سَزا ملی
رُسوائے خَلق ہوگئے برباد ہوگئے	مردُودو! تم کو ذلتِ ہر دوسَرا ملی
تم نے اُجاڑا حضرتِ زَہرا کا بوستاں	تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید اور اس کا کردارِ بد

یزید وہ بَدنَصِیب شَخْص ہے جس کی پیشانی پر اَہْلِ بَیتِ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بے گناہ قَتْل کا سِیاہ داغ ہے اور جس پر ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مَلامَت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اِس کا نام تحقیر کے ساتھ لیا جائے گا۔ یہ بَدباطِن، سِیاہ دل، ننگِ خاندان (خاندان کی ذلت کا باعث) تھا۔ نِہایَت موٹا، بَدنُما، کثیرُ الشَّعْر (کثرت سے شعر وشاعری کرنے والا)، بَدخُلُق (بُری عادتوں والا)، فاسِق، فاجِر، شَرابی، بدکار، ظالم، بے اَدَب، گستاخ تھا۔ اِس کی شَرارتیں اور بے ہُودگیاں ایسی ہیں جن سے بَدمعاشوں کو بھی شَرم آئے۔ حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن حنظلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے یزید پر اُس وَقْت خُرُوج کیا جب ہمیں اندیشہ ہو گیا کہ اِس کی بدکاریوں کے سَبَب آسمان سے پتّھر نہ برَسنے

لگیں۔

مَحرَمات کے ساتھ نِکاح اور سُود وغیرہ مَنْہِیّات (حرام کاموں) کو اس بے دِین نے عَلانِیہ رِواج دیا۔ مدینۂ طیّبہ و مکّۂ مکرّمہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی بے حُرمَتی کرائی۔ حضرت ابو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایَت ہے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: "میری سُنَّتْ کا پہلا بدَلنے والا بنی اُمَیَّہ کا ایک شَخْص ہو گا جس کا نام یزید ہو گا۔" 59ھ میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دُعا کی: "یارَبِّ عَزَّوَجَلَّ! میں تُجھ سے پَناہ مانگتا ہوں 60ھ کے آغاز اور لڑکوں کی حکومت سے۔"

اِس دُعا سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو حامِلِ اَسرار تھے، اِنھیں معلوم تھا کہ 60ھ کا آغاز لڑکوں کی حکومت اور فِتْنوں کا وَقْت ہے۔ اِن کی یہ دُعا قبول ہوئی اور انہوں نے 59ھ میں بمُقامِ مدینہ طیّبہ رِحلَتْ فرمائی۔ (سوانح کربلا، ۱۱۱۔۱۱۲ بتغیر)

یزید کی عبرت ناک موت

حضرت سیّدُنا حَسَنْ بَصْری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے "دُنیا کی مَحَبَّت ہر بُرائی کی جڑ ہے"۔ (الجامع الصغیر للسیوطی ص ۲۲۳ حدیث ۳۶۶۲) یزید پلید کا دِل چُونکہ دُنیائے ناپائیدار کی مَحَبَّت سے سَرشار تھا اس لیے وہ شُہرت واِقْتِدار کی ہَوَس میں گرفتار ہو گیا۔ اپنے اَنْجام سے غافل ہو کر اس نے امامِ عالی مقام اور آپ کے رُفَقاء عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے خُونِ ناحَق سے اپنے ہاتھوں کو رَنگ لیا۔ جس اِقْتِدار کی خاطر اس نے کَربَلا میں ظُلْم و سِتَم کی آندھیاں چلائیں وہ اِقْتِدار اس کے لیے کچھ زِیادَہ ہی ناپائیدار ثابِت ہوا۔ بَدنَصِیب یزید صِرف تین بَرَس چھ ماہ تَخْتِ حکومت پر شَیْطَنَت (شرارت وخَباثت) کر کے ربیع الاوّل ۶۴ھ کو ملکِ شام کے شَہر "حِمْص" کے عَلاقے حُوّارِین میں ۳۹ سال کی عُمر میں مر گیا۔ (الکامل فی التاریخ ج۳ ص ۴۶۴)

یزید پلید کی مَوت کا ایک سَبَب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومی النَّسْل لڑکی کے عِشْق میں گرفتار ہو گیا تھا مگر وہ لڑکی اندر رُونی طور پر اِس سے نَفرت کرتی تھی۔ ایک دِن رَنگ رَلیاں مَنانے کے بہانے اس نے یزید کو دُور ویرانے میں تنہا بُلایا، وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بدمَسْت کر دیا۔ اس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ جو بے غیرت و نابکار اپنے نبی کے نَواسے کا غدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہو سکتا ہے، خَنْجَرِ آبدار کے پے دَرْپے وار کر کے چیر پھاڑ کر اس کو وہیں پھینک دیا۔ چند روز اس کی لاش چیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخر ڈھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی موالی (نوکر چاکر) وہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سڑی ہوئی لاش کو وہیں داب آئے۔ (اوراق غم ص ۵۵۰)

کربلا والوں سے بڑھ کر مصیبت زدہ کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے ضمن میں آپ کی کرامات اور یزید کا عبرت ناک اَنْجام سُنا، نیز امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ کے جانثاروں پر ہونے والے ظُلم و سِتم کے باوجود ان حضرات کا صَبْر و تَحَمُّل بھی مُلاحظہ کیا۔ واقعۂ کربلا کی تفصیلی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتابیں ”سوانحِ کربلا“ اور ”آئینہ قیامت“ کا مطالعہ بے حد مفید ثابت ہو گا۔ آج ہی ہدیۃً حاصل کر کے مطالعہ کی نیت بھی فرمالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شُہدائے کربلا پر ہونے والے ظُلم و ستم کی داستان پڑھ کر ہر مُشکل وقت میں صبر کا ذہن بنے گا۔ یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ تکالیف و مَصائب نازل فرما کر اپنے محبوبانِ بارگاہ کی آزمائش فرماتا اور ان کے مقام و مرتبہ کو بلند فرماتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی پر کوئی مصیبت آپڑے تو اس کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہے اور نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر اعتراضات اور شکوے شکایات کرنے

کے بجائے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین اور بالخصوص کربلا کے خُونی منظر کو تصوّر میں لائے اور شہیدان و اسیرانِ کربلا رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پر جو مصیبتیں آئیں انہیں یاد کرکے یہ ذہن بنانے کی کوشش کرے کہ میری یہ چھوٹی سی مصیبت تو ان پر آنے والی بڑی بڑی مُصیبتوں کے مُقابلے میں کچھ بھی نہیں، مگر پھر بھی ان مُبارک ہستیوں نے دین کے استحکام اور رضائے ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کی خاطر ان مصائب و آلام کو برداشت کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں انعام و اکرام سے نوازا اور آخرت میں بلند و بالا مقام پر فائز فرمادیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بے صبری کی وجہ سے آخرت کی ان ابدی سعادتوں سے محروم ہو جاؤں۔ مصیبت پہنچنے پر ہمیں اس طرح بھی ذہن بنانا چاہئے کہ شاید میری برائیوں کی سزا آخرت کے بجائے دنیا ہی میں دے دی گئی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ صبر آسان ہو جائے گا۔ خدا کی قسم! مرنے کے بعد ملنے والی سزا کے مُقابلے میں دُنیا کی سزا انتہائی آسان ہے، دُنیا کی مُصیبت آدمی برداشت کر ہی لیتا ہے مگر آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ناممکن ہے۔

لہٰذا مَصائب و آلام پر شِکوے شکایات کرنے، ہر وقت لوگوں کے سامنے اپنی پریشانیوں کا رونا رونے اور اپنی زبان سے کُفریات بکنے کے بجائے ان آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صَبر وتَحمُّل سے کام لینا چاہئے۔ یاد رکھئے! ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جو ہماری عقل میں نہیں آتیں، کبھی کبھار تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبتیں نازل فرما کر اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے اور جب وہ صبر کرتے ہیں تو اُن کے گناہوں کو مٹاتا اور دَرجات کو بلند فرماتا ہے۔ لہٰذا ہم پر جو بھی مصیبتیں آتی ہیں ہمارے ہی بھلے اور بہتری کے لئے آتی ہیں اگرچہ ہمیں اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ آیئے!

مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت سے متعلق صبر کے تین حروف کی نسبت سے 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔“[1]
2. مومن اور مومنہ کو اپنی جان، اولاد اور مال کے ذریعے آزمایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ذمے کوئی گناہ نہ ہوگا۔[2]
3. ”جس کسی مسلمان کو کوئی کانٹا چُبھے یا اس سے بھی معمولی مُصیبت پہنچے تو اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گُناہ مٹا دیا جاتا ہے۔“[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصیبتوں پر صبر کی عادت بنانے، توکل و قناعت کا ذہن پانے، ایمان کی حِفاظت کی کُڑھن بڑھانے، دل میں خوفِ خدا جگانے، عشقِ مصطفےٰ کی شمع جَلانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں کی عادت مِٹانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سُنّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر اختیار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے بے شُمار مَدَنی قافلے 3 دن، 12 دن، ایک ماہ اور 12 ماہ کے لئے ملک بہ ملک، شہر بہ شہر اور قریہ بہ قریہ سَفَر کرکے عِلْمِ دِیْن اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے ہیں اور نیکی کی دَعْوَت

[1] ... بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارۃ المرض، ۴/۴، حدیث: ۵۶۴۵
[2] ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء، ۴/ ۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷
[3] ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المؤمن فیما ... الخ، ص ۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲

کی دُھومیں مچارہے ہیں۔ علمِ دِین کے لیے سَفَر کے بے شُمار فَضائل ہیں چُنانچہ رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ "عِلْم کا ایک باب جسے آدَمی سیکھتا ہے میرے نزدیک ہزار رَکعَت نَفْل پڑھنے سے زِیادَہ پسندیدہ ہے اور جب کسی طالِبُ العِلم کو عِلْم حاصل کرتے ہوئے موت آجائے تو وہ شَہِید ہے۔" (الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الحدیث 16، ج ۱، ص 54)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سیدنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات سے مُتعلِّق یہ سُنا کہ آپ کی وِلادت ہی ایک کرامت تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مدتِ حَمْل چھ ماہ تھی آپ اور حضرت سَیِّدُنا یحیٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے علاوہ کوئی ایسا بچہ زندہ نہیں رہا جس کی مدتِ حمل چھ ماہ ہوئی ہو۔ اس کے بعد ہم نے یہ بھی سنا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیدتنا اُمُّ الْفَضْل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کی خَبر بھی دے دی۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غَیب کا علم جانتے ہیں جبھی اتنے عرصے قبل نہ صرف امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کی خبر دی بلکہ شہادت کا مقام بھی بتادیا۔ اور یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب بھی کسی پر کوئی آزمائش آجائے تو اس پر آہ و بُکا (رونا دھونا) کرنے کے بجائے صبر کا مُظاہرہ کرنا چاہیے، کیونکہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے یہ پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے نواسے کربلا میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمَّت کے چند بد بختوں کے ہاتھوں شہید ہوں گے لیکن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے

باوجود صابر و شاکر رہے۔اس کے برعکس ہم پر اگر چھوٹی سی بھی مُصیبت یا پریشانی آجاتی ہے تو ہم واوَیلا مچادیتے ہیں، ہمیں چاہیے کہ مُصیبت کے وَقْت ہم بھی کربلا والوں کے مَصائب یاد کیا کریں اس سے یقیناً ہمیں صبر کی توفیق ملے گی۔اس کے بعد ہم نے یہ بھی سُنا جس شخص نے سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گُستاخی کی تھی تو اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ خود پیاسا مرا، اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم بھی اَہْلِ بَیْت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی بے اَدَبی اور گستاخی سے بچیں اور ان سے سچی مَحَبَّت کریں۔اس کے بعد ہم نے سرِ اقدس سے صادر ہونے والی کرامتوں کے بارے میں سُنا کہ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سرِ مُبارک اگر چہ تَن سے جدا ہے مگر کیسی فصیح عربی زبان میں کلام کر رہا ہے؟ اس سے ہمیں یہ درس ملا کہ جو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دِیْن کی سَربُلندی والے کاموں میں لگ جاتا ہے اور اس راہ میں پیش آنے والی مصیبتوں پر صبر کرتا اور استقامت کے ساتھ تمام مصائب کا سامنا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے وہ مقام عطا فرماتا ہے کہ دُنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اس کا نام زِنْدَہ رہتا ہے اور اس کی وَفات کے بعد بھی اس کے جِسْم سے کرامتوں اور بَرَکتوں کا ظُہُور ہوتا رہتا ہے۔ اس کے بعد ہم نے یزید پلید اور ابنِ زیاد بد نہاد (بد زاد و کمینے) کی عبرت ناک موت کے بارے میں سنا، اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ جو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا دشمن ہو اس کے لیے آخرت میں تو دردناک انجام ہے ہی ساتھ ہی ساتھ وہ دنیا میں بھی ذلیل و رُسوا ہو جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اہلِ بیت کی محبت عطا فرمائے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سَفر کی بَرَکت سے بے شُمار اَفْراد اپنے سابِقہ طَرْزِ زِنْدگی پر نادِم ہو کر گناہوں بَھری زِندگی سے تائِب ہوگئے اور سُنَّتوں بھری زِنْدگی بَسَر کرنے لگے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بَڑھ چَڑھ کر حِصَّہ لینے والے بَنْ گئے۔ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ہَفْتَہ وار مَدَنی مُذاکَرہ بھی ہے۔مَدَنی مُذاکَروں میں اسلامی بھائی مُخْتَلِف قِسْم کے مَثَلاً عَقائِد و اَعْمال، فَضائِل و مَناقِب، شَرِیْعَت و طَرِیْقَت، تاریخ و سِیَرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقِیات و اسلامی معلومات، مَعاشی و مُعاشَرَتی و تَنْظِیمی مُعامَلات اور دِیگر بَہُت سے مَوْضُوعات کے مُتَعَلِّق سُوالات کرتے ہیں اور شَیْخِ طَرِیْقَت اَمیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حِکْمَت آموز و عِشْقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم میں ڈُوبے ہوئے جَوابات سے نَوازتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مُذاکَرہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ علمِ دِیْن کے مُذاکَرے تو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزُرْگانِ دِیْن میں بھی ہُوا کرتے تھے۔اور یہ مُذاکَرے تو عِلْم حاصِل کرنے کا ایک ذَرِیْعَہ ہیں اور عِلْمِ دِیْن سیکھنے کے جو فَضائِل ہیں وہ کسی سے مَخْفی نہیں۔بَہارِ شَرِیْعَت میں ہے کہ "گھڑی بَھر عِلْمِ دِیْن کے مَسائل میں مُذاکَرہ اور گُفْتگُو کرنا ساری رات عِبادَت کرنے سے اَفْضَل ہے۔" (بہار شریعت حصہ ۱۶ صفحہ ۶۲۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 12 مَدَنی کاموں کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کو وہ تَرَقّی ملی کہ دن بدن ہزاروں لوگ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَسْتَہ ہونے لگے اور ان کی زِنْدَگیوں میں قابِلِ قَدْر مَدَنی اِنْقِلاب رُونُما ہوگیا۔آیئے تَرْغِیب کے لیے ایک مَدَنی بَہار سُنتے ہیں۔

علم و حکمت بھرا مدنی مذاکرہ

واہ کینٹ (ضلع راولپنڈی، پاکستان) کے مقیم نوجوان اپنی زندگی کے احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ نمازیں قضاء کرنا، فلموں کے فحش و بے ہودہ مناظر دیکھ کر شیطان کو خوش کرنا اور عشقیہ و فسقیہ گانے باجے سن کر مست رہنا میرا معمول بن چکا تھا۔ سنّتوں پر عمل کرنے سے محروم تھا، الغرض میرے ہر طرف گناہوں کا گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا، میری گناہوں سے تاریک دنیا میں نیکیوں کی شمع کچھ یوں فروزاں ہوئی، ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہوگئی اُنہوں نے انفرادی کوشش کے ذریعے دس روزہ اجتماعی اعتکاف کا ذہن دیا، پُرخلوص انداز میں دی گئی نیکی کی دعوت دل پر اثر کر گئی اور میں اجتماعی اعتکاف میں بیٹھ گیا، جہاں میرے شب و روز عبادت میں بسر ہونے لگے، پُرسوز بیانات اور رقت انگیز دعاؤں نے میرے دل کی دنیا ہی بدل دی، کرم بالائے کرم یہ کہ اجتماعی اعتکاف میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مدنی مُذاکرہ سُننے کی سعادت ملی، آپ کے پُراثر ملفوظات سے میں اس قدر متأثر ہوا کہ میں نے فوراً اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور نمازوں کی پابندی کا عزم کر لیا۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ترغیب دلانے پر چاند رات کو گھر جانے کے بجائے راہِ خدا کا مسافر بن گیا جہاں علمِ دین کے سنہری موتیوں سے دامن بھرنے کا موقع ملا اور سنّتیں سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل کرنے کا جذبہ دل میں موجزن ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طَرَف لاتے ہوئے سنّت کی فَضِیلَت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمَت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکاۃُ المَصابیح، ج۱ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ہاتھ ملانا سنّت ہے" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

❁ دو مسلمانوں کا بوَقْتِ مُلاقات سلام کرکے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ مِلانا سنّت ہے۔ ❁ رُخصت ہوتے وَقْت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی مِلا سکتے ہیں۔ ❁ نبی مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا ارشادِ مُعَظَّم ہے: "جب دو مسلمان مُلاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خَیْرِیَّت دَرْیافْت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رَحمتیں نازِل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رَحمتیں زِیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچّھے طریقے سے اپنے بھائی سے خَیْرِیَّت دَرْیافْت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔" (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِیّ ج۵ ص ۳۸۰ رقم ۷۶۷۲) ❁ "جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بَخْش دیئے جاتے ہیں۔" (شُعَبُ الْاِیْمَان لِلْبَیْہَقِیّ حدیث ۸۹۴۴ ج۶ ص ۴۷۱ دار الکتب العلمیہ بیروت) ❁ ہاتھ مِلاتے وَقْت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم" (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مَغْفِرَت فرمائے)۔ ❁ دو مسلمان ہاتھ مِلانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہوگی ہاتھ جُدا

ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مَغْفِرَت ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ (مُسنَد امام احمد بن حَنبل ج۴ص ۲۸۶ حدیث ۱۲۴۵۴ دارالفکر بیروت) ❁ آپس میں ہاتھ مِلانے سے دُشْمَنی دُور ہوتی ہے۔ ❁ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہے: جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافَحَہ کرے اور کسی کے دِل میں دوسرے سے عَداوَت نہ ہو تو ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اللہ تعالٰی دونوں کے گُزشتہ گناہوں کو بَخْش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نَظَر سے دیکھے اور اُس کے دِل یا سینے میں عَداوَت نہ ہو تو نِگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بَخْش دیئے جائیں گے۔ (کَنْزُالعُمّال ج۹ص ۵۷) ❁ جتنی بار مُلاقات ہو ہر بار ہاتھ مِلا سکتے ہیں۔ ❁ دونوں طَرَف سے ایک ایک ہاتھ مِلانا سنّت نہیں مُصافَحَہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ❁ بعض لوگ صِرْف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنّت نہیں۔ ❁ ہاتھ مِلانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چُوم لینا مکرُوہ ہے۔ ہاتھ مِلانے کے بعد اپنی ہتھیلی چُوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادَت نِکالیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ص ۱۱۵ مُلَخَّصاً) ❁ اگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ مِلانے میں شَہْوَت آتی ہو تو اُس سے ہاتھ مِلانا جائِز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَہْوَت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج۲ص ۹۸ دارالمعرفۃ بیروت) ❁ مُصافَحَہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقْت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رُومال وَغَیرہ حائِل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ص ۹۸)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدیۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعَہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر

بھی ہے۔

غم کے بادل چَھٹیں قافلے میں چلو خُوب خوشیاں مِلیں قافلے میں چلو
لُوٹ لیں رحمتیں خوب لیں برکتیں خواب اچھے دِکھیں، قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔“ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج۵ ص۲۷۷ حدیث ۸۱۷۵)

کثرت سے دُرُود اُن پہ پڑھو رب نے جو چاہا
سینے میں اُتر آئیں گے انوارِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

❁ نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں

گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃ۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے زبان کی حفاظت سے مُتعلِّق مدنی پھول پیش

کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایک نصیحت بھری حکایت بیان کروں گا۔ اس کے بعد قرآنِ پاک کی آیات اور خاموشی کے فضائل پر احادیثِ مُبارکہ اور ضِمناً فُحش گوئی کی مذمت گوش گُزار کروں گا۔ اس کے بعد فُضول جُملوں کی چند مثالیں اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے اَقْوال بھی سُناؤں گا۔ اس کے بعد فُضول گوئی سے بچنے کے چند طریقے اور آخر میں بات چیت کرنے کے مدنی پھول بھی بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

زبان کا قفلِ مدینہ:

حضرت سَیِّدُنا عُمر بن سلیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حوّاریوں کے پاس اس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اَنور پر اُون کا جُبّہ تھا اور ایک عام سی شلوار پہنی ہوئی تھی، ننگے پاؤں تھے اور سر پر بھی کوئی کپڑا وغیرہ نہیں تھا، آنکھوں سے آنسو رَواں تھے، بُھوک کی وَجہ سے آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا رَنگ مُتغَیِّر ہو گیا تھا اور پیاس کی شِدّت سے ہونٹ بالکل خُشک ہو چکے تھے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں کو سلام کیا، اور فرمایا: "اے بنی اسرائیل! اگر میں چاہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے دُنیا تمام تر نعمتوں کے ساتھ میرے قَدموں میں آجائے لیکن میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ اے بنی اسرائیل! تم دُنیا کو ہمیشہ حقیر جانو، اسے کوئی وُقعت نہ دو یہ خود تمہارے لئے نرم ہو جائے گی، تم دُنیا کی مذمت کرو تمہارے لئے آخرت مُزیَّن ہو جائے گی، ایسا ہرگز نہ کرنا کہ تم آخرت کو پسِ پُشت ڈال دو اور دُنیا کی تعظیم و توقیر کرو، بے شک دُنیا کوئی قابلِ احترام شے نہیں کہ اس کی تعظیم کی جائے۔ دُنیا تو تمہیں ہر روز کسی نہ کسی نئی آفت یا نُقصان کی طرف بلاتی ہے لہٰذا اس کے

دھوکے سے بچو۔" پھر زَبان کی حفاظت کے بارے میں نصیحت کے مدنی پھول لُٹاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم فُضول گوئی سے بچتے رہو، کبھی بھی ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ اپنی زبان سے کوئی لفظ نہ نکالو، ورنہ تمہارے دل سَخت ہو جائیں گے، بے شک دل نَرم ہوتے ہیں لیکن فُضول گوئی اِنہیں سَخت کر دیتی ہے۔ اور جس شخص کا دل سَخت ہو جائے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

(عیون الحکایات ج۱، ص۱۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے حَواریوں کو جو نصیحتیں فرمائیں ان میں فُضول گوئی سے بچنے اور اپنی زبان کو ذِکرُ اللہ سے تَر رکھنے کا بھی حکم ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ فُضول گوئی دل کی سَختی کا بھی سبب ہے۔ یاد رکھئے! زبان بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ بے شُمار نعمتوں میں سے دیگر اعضائے جسم کی طرح ایک عظیم نعمت ہے۔ اس زبان کے ذَریعے ہم جہاں نیکیاں کما کر جنّت کی ابدی نعمتوں کے حقدار ہو سکتے ہیں وہیں اس کے غلط استعمال کے سبب گناہوں کے مُرتکب ہو کر عذابِ نار میں گرفتار بھی ہو سکتے ہیں۔ افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً مفقُود (ختم) ہو چکا ہے، ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اور دو جبڑوں کے پہرے میں ہے، کس طرح ہمارے پورے وجود کو دُنیوی واُخروی مَصائب میں مُبتلا کر سکتا ہے۔ مگر نتائج سے بے پرواہ ہو کر بِلا سوچے بولتے چلے جانا آج ہماری عادت بن چکی ہے، یاد رکھئے! ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ لکھا جارہا ہے جیسا کہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ہے۔ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو (پ۲۶ سورۃ ق آیت۱۸) اور میدانِ محشر کے وَحشت ناک ماحول میں اپنے مُتعلِّقین و مُحبین کے سامنے ہر ایک نے اس نامۂ اعمال کو پڑھ کر بھی سُنانا ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے ۔

وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: ”اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نَوِشتہ نکالیں گے جسے کُھلا ہوا پائے گا، فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے“ (پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 14،13)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزِ محشر کی رُسوائی سے خود کو بچانے کیلئے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنی ہے، فُضول گفتگو سے بچنے کیلئے ایسی صُحبت بھی چھوڑنی ہے جہاں زبان کو قابو میں رکھنا دُشوار ہو کیونکہ جب زَبان چلتی ہے تو جھوٹ، غیبت، چُغلی، فُحش گوئی، تُہمت اور نہ جانے کیسی کیسی برائیوں کی مُرتکب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ اپنی زَبان کی حفاظت کی جائے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! زمین پر زبان سے زِیادہ قیدی بنانے کے لائق کوئی شے نہیں۔“

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، رقم: ۱۳، ج۳، ص۳۳۷)

اکابرین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین فرماتے ہیں: ”زبان ایک درندے کی مانند ہے اگر تم اسے باندھ کر نہیں رکھو گے تو یہ تمہاری دُشمن بن جائے گی اور تمہیں نُقصان پہنچائے گی۔“

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر،ج ۱،ص۱۴۶)

یقیناً زبان کو قابو میں رکھنا بے حد ضَروری ہے بعض اَوْقات بندہ اپنی زبان سے ایسا کلمہ کہہ جاتا ہے کہ اس کی طرف توجُّہ بھی نہیں ہوتی اور وہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب بن جاتی ہے۔بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نتائج کا حامل ہو سکتا۔ چنانچہ

ہمیشہ کی رِضا و ناراضی

حضرتِ سیِّدُنا بلال بِن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں، سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: کوئی شخص اچّھی بات بول دیتا ہے اُس کی اِنتہا نہیں جانتا اس کی وجہ سے اس کے لیے اللہ کی رِضا اُس دن تک کیلئے لکھی جاتی ہے جب وہ اُس سے ملے گا۔اور ایک آدمی بُری بات بول دیتا ہے جس کی اِنتہا(یعنی انجام) نہیں جانتا اللہ اس کی وَجہ سے اپنی ناراضی اُس دن تک لکھ دیتا ہے جب وہ اس سے ملے گا۔(سُنَنِ ترمذی ج۴ص۱۴۳حدیث۲۳۲۶)

پہلے تولو پھر بولو!

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (بعض اَوقات آدمی) کوئی بات ایسی بُری بول دیتا ہے جس سے رَبّ تعالٰی ہمیشہ کے لیے ناراض ہو جاتا ہے لہٰذا انسان کو چاہے کہ بَہُت سوچ سمجھ کر بات کیا کرے۔ حضرتِ سیِّدُنا عَلْقَمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بَہُت سی باتوں سے بِلال ابنِ حارث (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی (یہ) حدیث روک دیتی ہے۔(مرقات) یعنی میں کچھ بولنا چاہتا ہوں کہ یہ حدیث سامنے آجاتی ہے اور میں (اس خوف سے)

خاموش ہو جاتا ہوں۔ (کہ کہیں ایسی بات مُنہ سے نہ نکل جائے جس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیشہ کیلئے مجھ سے ناراض ہو جائے) (مراٰۃ ج۶ص۴۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی تیزی کے بھیانک نتائج سے دیگر اعضائے بدن بھی مُتاثر ہوتے ہیں اسی لئے سارے اَعضاء صُبح ہوتے ہی زبان سے یہ اِلتجا کرتے ہیں کہ تو سیدھی چلنا ورنہ تیرا وَبال ہم پر آئے گا۔

روزانہ صُبح اَعضاء زَبان کی خُوشامد کرتے ہیں:

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوسعید خُدْری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: جب انسان صُبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اَعضاء زَبان کی خُوشامد کرتے ہیں، کہتے ہیں: "ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر! کیونکہ ہم تجھ سے وابَستہ ہیں اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم سیدھے رہیں گے اگر تو ٹیڑھی ہو گی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔" (ترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۳، حدیث: ۲۴۱۵)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: "نَفْع نُقصان، راحت و آرام، تکالیف وآلام میں (اے زَبان!) ہم تیرے ساتھ وابَستہ ہیں اگر تُو خَراب ہو گی ہماری شامت آجاوے گی تو دُرُست ہو گی ہماری عِزّت ہو گی۔ خیال رہے کہ زَبان دل کی تَرجُمان ہے اس کی اچّھائی بُرائی دل کی اچّھائی بُرائی کا پتا دیتی ہے۔" (مراٰۃ، ۶/۴۶۵)

زَبان کی بے اِحتیاطی کی آفتیں:

واقعی زَبان اگر ٹیڑھی چلتی ہے تو بعض اَوقات فَسادات برپا ہو جاتے ہیں، اِسی زَبان سے اگر کسی کو بُرا بھلا کہا اور اُس کو غصّہ آگیا تو بعض اَوقات قتل و غارَت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اِسی زَبان سے

کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا اور اُس کی دل آزاری کر دی تو یقیناً اس میں گُنہگاری اور جہنَّم کی حَقداری ہے۔

دل کی سختی کا اَنجام:

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر رَحم فرمائے ہماری زبانوں کو لگام نصیب کرے اور ہمارے دِلوں کی سَختی کو دُور فرمائے کہ سَخت دِلی فُحش گوئی کی عَلامت ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی مکّی مَدَنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: فُحش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔"

(ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب ما جاء فی الحیاء، ۳/۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۶)

مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص زَبان کا بے باک ہو کہ ہر بُری بھلی بات بے دَھڑک مُنہ سے نکال دے تو سمجھ لو کہ اس کا دل سخت ہے اس میں حَیا نہیں۔ سختی وہ دَرَخت ہے جس کی جَڑ انسان کے دل میں ہے اور اس کی شاخ دَوزخ میں۔ ایسے بے دَھڑک انسان کا اَنجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ (اور) رسول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بارگاہ میں بھی بے اَدب ہو کر کافر ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ، ۶/۶۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے زبان کو قابو میں نہ رکھنے کے سبب انسان دیگر آفتوں کے ساتھ ساتھ فُحش گوئی میں بھی مُبتلا ہو جاتا ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں بَدکلامی اور فُحش گوئی اس قدر عام ہو چکی ہے کہ ہماری کوئی مجلس، کوئی بیٹھک اس گُناہ سے محفوظ نہیں جہاں چند دوست جمع ہوئے، مذاق مسخری کا سلسلہ شُروع ہوا تو کئی کئی گھنٹے انجامِ آخرت سے بے خوف ہو کر بے ہودہ اور فُحش گفتگو میں مگن رہتے ہیں۔ انہیں اس بات کی بالکل فکر نہیں ہوتی ہماری یہ فحش گفتگو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔ جیسا کہ

فحش کلامی رب تعالیٰ کو ناپسند ہے:

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فُحش کلامی سے بچو کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فُحش اور فحش کہنے کو پسند نہیں فرماتا۔[1]

مومن کی پہچان:

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔[2]

فحش گو پر جنت حرام ہے:

ایک اور حدیث پاک میں ہے: ہر فحش کلام کرنے والے پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔[3]

دوزخیوں کی تکلیف کا باعث:

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار شخص جہنمیوں کے لئے عذاب میں مُبتلا کی تکلیف کے ساتھ ساتھ مزید تکلیف کا باعث بنیں گے، وہ کھولتے پانی اور بھڑکتی آگ کے درمیان دوڑتے ہوئے موت مانگتے ہوں گے، (ان چار اَشخاص میں سے) ایک شخص وہ ہوگا جس کے مُنہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا، اس سے کہا جائے گا: اِس بدنصیب کا کیا مُعاملہ ہے جس نے ہماری تکلیف کو اور زیادہ کر دیا؟ وہ کہے گا: میں وہ بدنصیب ہوں جو ہر فحش اور خبیث بات کو دیکھ کر ایسے لذّت اُٹھاتا تھا جیسے فحش کلامی سے

---

1 ...الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الغضب، ذکر الزجر عن الظلم۔۔الخ، ۷/۳۰۷، حدیث: ۵۱۵۴

2 ...سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اللعنۃ، ۳/۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴

3 ... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۲۰۴، حدیث: ۳۲۵

لذت اٹھائی جاتی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے فُحش گوئی کس قدر بُری عادت ہے مگر افسوس! فحش گوئی اور بے حیائی کو فروغ دینے میں ماحول کے ساتھ ساتھ ذَرائعِ اَبلاغ (میڈیا) مَثَلاً ریڈیو، ٹی، وی کے مختلف چینلز اور مُتعدِّد رَسائل اور اَخبارات بھی مصروف ہیں۔ جس کی بِناء پر ہمارا مُعاشَرہ تیزی سے فَحّاشی، عُریانی و بے حیائی کی آگ کی لپیٹ میں آتا جارہا ہے جس کے سبب خاص کر نئی نسل اَخلاقی بے راہ روی و شدید بد عملی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بیہودہ فنکشنز رَواج پارہے ہیں۔ اکثر گھر سینما گھر اور اکثر مجالس نقّار خانے کا سماں پیش کر رہی ہیں۔ خدارا! ہوش میں آیئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ اور خود کو فحش گوئی اور بے حیائی کے مَناظر سے بچانے کیلئے مدنی چینل دیکھتے رہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے علمِ دین حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ نہ صرف آپ کی ذات میں حیرت انگیز تبدیلی آئے گی بلکہ آپ کے اہلِ خانہ کی زندگی میں بھی مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاموشی کے فَضائل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے فُحش گوئی کی مذمّت پر احادیثِ مُبارکہ سُنیں کہ فحش گوئی کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ناپسند فرماتا ہے، اس پر جنت حرام ہوجاتی ہے اور وہ جہنمیوں کے لیے مزید تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی فُحش اور بے ہودہ گفتگو میں پڑنے کے بجائے فُضول گفتگو

---

1 ... موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/ ۱۳۲، حدیث: ۱۸۷

سے بچتے ہوئے خاموشی کی عادت بنانی چاہیے۔ کیونکہ خاموشی ایک ایسا عمل ہے کہ جس کے ذریعے انسان بہت سے گناہوں خاص کر فحش گوئی سے بچ سکتا ہے۔ آیئے! خاموشی کی فضیلت پر 6 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

(1) "اے ابودَرْدَاء! کیا میں تجھے دو ایسے عمل نہ بتاؤں جن کی مَشَقَّت تو خَفیف (ہلکی) ہے مگر ان کا اَجْر عظیم ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ ان جیسے کسی عمل کے ساتھ ملاقات نہیں کی گئی وہ دو عمل طویل خاموشی اور حسنِ اخلاق ہیں۔"

(مجمع الزوائد، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم: ۱۲۶۷۲، ج۸، ص۴۸)

(2) جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخِرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔" (بخاری، کتاب الادب، باب من کان یومن باللّٰہ والیوم الاخر... الخ، ۴/۱۰۵، حدیث:۶۰۱۸)

(3) "جو خاموش رہا اس نے نَجات پائی۔" (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم:۲۵۰۹، ج۴، ص۲۲۵)

(4) "جسے سَلامتی عزیز ہو اسے چاہئے کہ خاموشی اختیار کرے۔"

(شعب الایمان، رقم۴۹۳۷، ج۴، ص۲۴۱)

(5) "بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک اپنی زَبان کو روکے نہ رکھے۔" (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۶۵۶۳، ج۵، ص۵۵)

(6) "خُوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو اپنا زائد کلام بچا کر رکھے اور زائد مال خرچ کر دے۔" (المعجم الکبیر، مسند رکب المصری، رقم: ۴۶۱۶، ج۵، ص۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک سوال اور اس کا جواب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاموشی کے فَضائل سُن کر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ایسی فُضول گفتگو جو گناہوں سے آلُودہ نہ ہو تو شرعاً اس میں کوئی قباحت (برائی) نہیں تو پھر خاموش رہنے پر اصرار کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی **عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی** اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: بولنے میں کثیر آفات ہیں غَلَطی، جُھوٹ، غیبت، چُغلی، رِیاکاری، نِفاق، فُحش گوئی، بحث ومُباحثہ کرنا، اپنی تعریف کرنا، باطِل میں مشغول ہونا، جھگڑا کرنا، فضول گفتگو کرنا، بات بڑھانا گھٹانا، مخلوق کو اِیذا دینا اور کسی کی پردہ دَری کرنے جیسے عُیوب کا تعلق زبان ہی سے ہے۔ یہ کثیر آفات زبان پر بہت جلد آجاتی ہیں اور زبان پر بوجھ بھی نہیں بنتیں اور دل کو ان کی وجہ سے لُطف وسُرُور حاصل ہوتا ہے، خود طبیعت بھی ان پر اُکساتی ہے اور شیطان بھی زور لگاتا ہے۔ ان آفات میں پڑنے والا زبان کی حفاظت کرنے سے قاصر رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی من پسند بات کر گزرتا ہے اور جو خود کو ناپسند ہو اس سے خاموش رہتا ہے جبکہ یہ (یعنی کہاں بولنا اچھا ہے اور کہاں برا) مَخْفِی اور پیچیدہ علم میں سے ہے۔ لہٰذا بولنے میں خطرہ ہے اور چپ رہنے میں عافیت ہے یہی وجہ ہے کہ خاموشی کی بڑی فضیلت ہے۔ نیز خاموش رہنے سے مُنْتَشِر خیالات واَفکار یکجا ہوجاتے ہیں، وقار قائم رہتا ہے، بندہ ذکر وفکر اور عبادت کے لئے فارغ ہوتا ہے، دنیا میں بولنے کے برے انجام سے اَمن میں اور آخرت میں اس کے حساب سے فارغ رہتا ہے۔

فُضول جملوں کی مثالیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! کئی اچھے نظر آنے والے بھی بد قسمتی سے بھلائی کی باتیں کرنے کے بجائے فُضول باتوں میں مشغول نظر آتے ہیں۔ یاد رہے! بے فائدہ باتوں میں

مَصروف ہونا یا فائدہ مند گفتگو میں ضَرورت سے زیادہ الفاظ ملا لینا حرام یا گناہ نہیں البتّہ اسے چھوڑنا بَہُت بہتر ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۳ص ۱۴۳) کیونکہ غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے "گناہوں بھری" باتوں میں جا پڑنے کا قوی اِمکان رہتا ہے لہٰذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔ ہمارے مُعاشرے میں آج کل بِلا حاجت ایسے ایسے سُوالات کئے جاتے ہیں کہ سامنے والا شرمندہ ہو جاتا ہے اور اگر جواب میں اِحتیاط سے کام نہ لے تو جھوٹ کے گناہ میں بھی پڑ سکتا ہے۔ اس طرح کے سُوالات کی چند مثالیں سُنئے اگر ضَرورت ہو تو ٹھیک اور اِس کے بِغیر بھی کام چل سکتا ہے تو مسلمانوں کو شرمندَگی یا گناہوں کے خَدشات سے بچایئے۔ مثلاً (1) ہاں بھئی کیا ہو رہا ہے! (2) یار! آج کل دُعاؤ عانہیں کرتے! (3) ارے بھائی! ناراض ہو کیا؟ (4) یار! لگتا ہے آپ کو مزا نہیں آیا! (5) یہ گاڑی کتنے میں خریدی؟ (6) کس سال کا ماڈَل ہے؟ (7) آپ کے عَلاقے میں مکان کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ (8) یار! مہنگائی بَہُت زیادہ ہے (9) فُلاں جگہ پر موسم کیسا ہے؟ (10) اُف! اتنی گرمی! (11) آج کل تو کڑکڑاتی سردی ہے (12) نہ جانے یہ بارش اب رُکے گی بھی یا نہیں! (13) ذرا بارش آئی کہ بجلی گئی! (14) آپ کے یہاں بجلی تھی یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

عُموماً بیان کردہ کلمات اور اس طرح کے بے شُمار فِقرات بِلا ضَرورت بولے جاتے ہیں۔ "گپ شپ" کرنے والے، بات کا بتنگڑ بنانے والے، بلکہ فُضول بات چُونکہ جائز ہے گناہ نہیں یہ سوچ کر یا وَیسے ہی جو کبھی کبھار ہی فُضُول باتیں کرتے ہیں وہ بھی فُضُول باتوں کے مُتَعلِّق حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے تاثُّرات (ت۔ اَث۔ ثُرات) مُلاحظہ فرمائیں اور اپنے آپ کو فُضُول گفتگو کے اِن چار نُقصانات سے ڈرائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان چار وُجُوہات کی بِنا پر فُضُول باتوں کی مَذَمَّت فرمائی ہے۔

(1):۔ فُضُول باتیں کِراماً کاتِبین (یعنی اعمال لکھنے والے بُزُرگ فِرِشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شَرْم کرے اور انہیں فُضُول باتیں لکھنے کی زَحْمت نہ دے۔

(2):۔یہ بات اچھّی نہیں کہ فضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہو۔

(3):۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہو گا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سُناؤ! اب قِیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بَرہنہ (بَ۔رَہْ۔نہ یعنی ننگا) ہو گا، سخت پیاسا ہو گا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہوگی، جنَّت میں جانے سے روک دیا گیا ہو گا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہوگی، غور تو کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں فُضُول باتوں سے بھرپور اَعمال نامہ پڑھ کر سنانا کس قدَر پریشان کُن ہو گا!

(4):۔ بروزِ قِیامت بندے کو فُضُول باتوں پر ملامت کی جائے گی اور اُس کو شرمندہ کیا جائے گا۔ بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہو گا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے شرم وندَامت سے پانی پانی ہوجائے گا۔

(مِنہاجُ العابِدین ص۶۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا تصوُّر تو کیجئے کہ میدانِ محشر کی خوفناک فَضاء میں کہ جب پیاس کی شِدّت سے دَم نکلا جارہا ہو، بھُوک سے کمر ٹُوٹ رہی ہو، جہنّم کی ہولناک سزاؤں کا سوچ کر کلیجہ مُنہ کو آرہا ہو پھر وہاں ہمارے مُتعلقین بھی موجود ہوں تو مُغَلَّظات وفُضولیات سے بھرپور نامۂ اعمال کو پڑھنا کتنا دُشوار کام ہو گا؟ لہٰذا! میدانِ محشر میں اس ممکنہ پریشانی سے بچنے کے لئے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت سے ذرّہ برابر بھی غَفلت نہیں کرنی چاہئے اور فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اس طرح حساب لگانا چاہیے کہ اگر میں نے روزانہ صرف 15 مِنٹ بھی فُضُول باتیں کی ہیں تو ایک مہینے کے ساڑھے سات

گھنٹے ہوئے اور ایک سال کے 90 گھنٹے، بِالفرض کسی نے پچاس سال تک روزانہ اَوسَطاً 15 مِنَٹ فُضُول گفتگو کی تو 187 دن 12 گھنٹے ہوئے یعنی چھ ماہ سے زائد، تو غور فرمایئے ! قِیامت کا ہولناک دن جس میں سورج صرف سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، ایسی ہوشرُبا گرمی میں مُسلسل بِلا وقفہ چھ ماہ تک کون ''اعمال نامہ'' پڑھ کر سُنا سکے گا! یہ تو صِرف یومیہ پندرہ مِنَٹ کی فُضُول گوئی کا حِساب ہے۔ ہمارے تو بسا اَوقات کئی کئی گھنٹے دوستوں کے ساتھ ''فُضُول گپ شپ'' میں گزر جاتے ہیں ، گناہوں بھری باتیں اور دیگر بُرائیاں مزید بَرآں

یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں!
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
ہر لَفظ کا کس طرح حساب آہ! میں دوں گا
اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے ! زِندگی کے اَیّام چند گھنٹوں سے اور یہ چند گھنٹے چند لمحوں سے عِبارت ہیں ، زِندگی کا ہر سانس اَنمول ہیرا ہے ، کاش ! ہمیں ایک ایک سانس کی قَدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور کل بروزِ قِیامت زندگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر اَشکِ ندامت نہ بہانے پڑ جائیں ! صد کروڑ کاش ! ایک ایک لمحے کا حِساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ کہاں بسر ہو رہا ہے ، زَہے مُقدِّر ! زِندگی کی ہر ہر ساعت مُفید کاموں ہی میں صَرف ہو ۔ بروز قِیامت اَوقات کو فُضول باتوں

،خُوش گپّیوں میں گزرا ہوا پاکر کہیں کَفِّ اَفسوس مَلتے نہ رہ جائیں لہٰذا ہم بھی اپنے لمحاتِ زِندگی کی قَدر کرتے ہوئے خود کو نیکیوں کا عادی بنانے ،گناہوں سے بچنے دوسروں کو بچانے،فُضُول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اورذِکر ودُرُود کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر قُفلِ مدینہ تحریک کا حصّہ بنے گے اور ہر ماہ یومِ قفلِ مدینہ بھی منائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

قُفلِ مدینہ لگا رہے گا۔۔۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
ایک چپ۔۔۔سو سُکھ
پہلے تولو۔۔۔بعد میں بولو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گفتگو کا جائزہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت کرنے،فُضول اور بے فائدہ باتوں سے بچنے کیلئے اگر ہم اپنے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی بات چیت کرنے کا انداز ، گفتگو میں ان کی احتیاطیں اور ان کے نصیحت آموز اَقوال کو مدِّ نظر رکھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بھی فُضول گوئی سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔

زبان کی حفاظت سے متعلق 12 اقوالِ بزرگانِ دین:

﴿1﴾... امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ گفتگو سے بچنے کے لئے اپنے مُنہ میں کنکری رکھا کرتے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے:یہی وہ چیز ہے جو مجھے ہلاکت کی جگہوں پر لے گئی ہے۔

﴿2﴾... حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: میری زبان ایک درندہ ہے اگر میں اسے کھلا چھوڑ دوں تو مجھے کھا جائے۔

﴿3﴾... حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آلِ داؤد کی حکمت سے ہے کہ عقلمند پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کی خبر رکھے، اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اپنے کام پر توجُّہ رکھے۔

﴿4﴾... حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو زبان کی حفاظت نہیں کرسکتا وہ دین کی حقیقت کو نہیں جان سکتا۔

﴿5﴾... ایک بزرگ فرماتے ہیں: خاموشی آدمی میں دو فضیلتیں جمع کر دیتی ہے: ایک اس کا دین سلامت رہتا ہے اور دوسرا وہ اپنے ساتھی کی بات کو سمجھ لیتا ہے۔

﴿6﴾... حضرت سَیِّدُنا محمد بن واسع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ النَّافِع نے حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: اے ابو یحییٰ! لوگوں پر زبان کی حفاظت، درہم و دینار کی حفاظت سے زیادہ سخت ہے۔

﴿7﴾... حضرت سَیِّدُنا یونُس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس شخص کی زبان دُرُستی پر قائم رہتی ہے تم اس کا اثر اس کے ہر عمل میں دیکھو گے۔

﴿8﴾... حضرت سَیِّدُنا رُبَیع بن خَیْثَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے بیس سال تک دُنیاوی گفتگو نہیں کی۔ جب صبح ہوتی تو دَوات، کاغذ اور قلم رکھتے اور جو گفتگو بھی کرتے اسے لکھ لیتے پھر شام کے وقت اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتے۔ (احیاء العلوم ج ۳، ص ۳۳۸)

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے آپس میں گفتگو کی اور پھر دونوں روئے پھر سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے فرمایا: اے ابو علی (یہ حضرتِ سیِّدُنا فُضیل کی کنیت ہے) ”میں آج کی اس صُحبت سے بَہُت ثواب کی اُمّید رکھتا ہوں۔“ سیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں آج کی اس صُحبت سے بَہُت خوفزدہ ہوں۔“ سیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: کیوں؟ سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: کیا ہم دونوں اپنی گفتگو کو آراستہ نہیں کر رہے تھے؟ کیا ہم تکلُّف میں مُبتلا نہیں تھے؟ سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ سُن کر رو پڑے۔ (مِنْھاجُ الْعابِدِین ص ۴۴)

اللہُ اَکْبَر! مقامِ غور ہے۔ ان نیک بندوں کی ملاقات رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اور ان کی بات چیت خالص اسلامی ہوا کرتی تھی۔ مگر ان کا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ مُلاحظہ فرمایئے! دونوں اَولیائے کرام رَحِمَھُمَا اللہُ السَّلَام اس ڈر سے رو رہے ہیں کہ ہماری گفتگو میں کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تو نہیں ہو گئی۔ کہیں ہم فُضُول یا بِلاوجہ خُوبصورت جملے تو نہیں بول گئے!

نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: (بروزِ قیامت) تم میں میرے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اور میری مجلس سے زیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو تکلُّف بہت زِیادہ بولنے والے، خُوب فَصاحت بھری گُفتگو کرنے والے اور بغیر اِحتیاط کئے بہت زِیادہ کلام کرنے والے ہوں گے۔ (المعجم الکبیر، ۲۲/۲۲۱، حدیث: ۵۸۸)

پرہیز گار تکلُّف سے دور ہوتے ہیں:

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: آدمی کو چاہئے کہ

ہر چیز میں مقصود پر اِکتفا کرے اور کلام کا مقصود غرض کو سمجھانا ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ تَصَنُّع (بناوٹ) ہے اور قابلِ مذمت ہے البتہ خطابت میں مُبالغہ اور ناقابلِ فہم گفتگو سے بچتے ہوئے خوبصورت الفاظ سے وَعظ و نصیحت کرنا اس میں داخل نہیں ہے کیونکہ خطابت سے مقصود دِلوں کو نیکیوں کی طرف مائل کرنا اور رغبت دلانا اور انہیں خواہشات سے روکنا اور دلوں میں رِضائے الٰہی کے حُصول کی جگہ بنانا ہے اور اَلفاظ کی خُوبصورتی اس میں مُؤثِّر ہوتی ہے، لہٰذا اس میں مُضائقہ نہیں۔ رہے وہ مُحاورات جو حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں ان میں قافیہ باندھنا اور تکلُّف کرنا مُناسب نہیں ہے بلکہ ان میں مشغول ہونا قابلِ مذمّت ہے اور ان پر اُبھارنے والی چیز، رِیاکاری، فَصاحت کا اظہار اور دوسروں پر فَوقیّت وبَرتَری پانے کے ذریعے مُمتاز و نُمایاں ہونا ہے۔ ان میں سے ہر ایک مذموم (برا) ہے، شریعت انہیں ناپسند کرتی ہے اور ان سے روکتی ہے۔ (احیاء العلوم ج۳ ۴۰۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی گفتگو میں نکھار پیدا کرنے کیلئے ضرورت سے زیادہ خُوبصورت جُملوں کا استعمال کرنے سے پرہیز کریں بالخصوص جب کسی اَن پڑھ یا سیدھے سادھے اسلامی بھائی کو نیکی کی دعوت پیش کریں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں ورنہ ہم نے اپنی طرف سے تو نیکی کی دعوت تو دے دی مگر اس بیچارے کو کچھ سمجھ ہی نہ آئے تو کیا فائدہ؟۔ لہٰذا ہر کسی سے اس کے مَقام و مرتبہ کے لحاظ سے گفتگو کرنی چاہیے۔ جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کُتب و رسائل اس قدر آسان اَنداز میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہر ایک اسلامی بھائی بآسانی پڑھ کر سمجھ سکتا ہے۔ آپ بھی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کُتب و رسائل اور مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والی ہر کتاب کا خُود بھی مُطالَعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی تُحفۃً پیش کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے زبان کی حفاظت کے حوالے سے کئی مدنی اِنعامات عطا فرمائے ہیں: مثلاً مدنی انعام نمبر 29 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے کسی سے ایسے فُضول سوالات تو نہیں کئے جن کے ذَریعے مُسلمان عموماً جُھوٹ کے گناہ میں مُبتلا ہو جاتے ہیں؟ (مثلاً بلاضَرورت پوچھنا آپ کو ہمارا کھانا پسند آیا؟ وغیرہ) مدنی انعام نمبر 33 ہے کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر) کسی پر تُہمت تو نہیں لگائی کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ کسی سے گالی گلوچ تو نہیں کی؟ اسی طرح مدنی انعام نمبر 38 ہے کہ کیا آج آپ جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبُّر اور وعدہ خِلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟ مدنی انعام نمبر 46 ہے کہ کیا آج آپ نے زَبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ اَشارے سے اور کم اَز کم چار بار لکھ کر گفتگو کی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ مدنی انعامات میں سے ہر ایک کا تعلُّق زبان کی حفاظت سے ہے بالخصوص مدنی انعام نمبر 46 میں فُضول گفتگو سے خود کو بچانے، قفلِ مدینہ کی عادت بنانے کیلئے لکھ کر اور اشارے سے گفتگو کرنے کا ذہن دیا گیا ہے۔ ہمیں بھی فُضول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اور خاموشی کی عادت ڈالنے کے لئے روزانہ کم از کم 4 بار لکھ کر گفتگو کرنی چاہیے اور پھر کوشش کرتے ہوئے اس عادت کو بڑھانے کیلئے اکثر لکھ کر گفتگو کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ لکھ کر گفتگو کرنا اتنا آسان نہیں کیونکہ اس میں مَشَقَّت ہے اور نفس مشقت سے گھبراتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اگر لوگوں کو لکھ کر گفتگو کرنے کا مُکلَّف بنایا جاتا ہے تو یہ بہت کم گفتگو کرتے۔“ (جنت کی دو چابیاں ص ۱۱۶)

اسی طرح فُضول گفتگو سے بچنے کیلئے اشارے سے بات کرنا بھی مُفید ہے کہ کسی کو بلانا ہو، پانی

وغیرہ چاہئے ہو تو ہاتھ یا گردن کے اشارے سے بھی کام چلایا جاسکتا ہے۔ اگر ہم دن کا کوئی وقت مثلاً عصر تا مغرب، یا روزانہ ایک گھنٹہ 26 منٹ زبان کا قفلِ مدینہ لگائیں گے، اشارے سے یا لکھ کر گفتگو کریں گے تو آہستہ آہستہ ذِہن بنتا جائے گا۔

اگر فُضول گوئی کی عادت سے جلدی جان چھڑانا چاہیں تو روزانہ کچھ دیر کے لئے مُنہ میں پتھر رکھ لیجئے کہ یہ سُنَّتِ صدیقی بھی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے مُنہ مبارک میں پتھر رکھا کرتے تاکہ اس کے ذریعے اپنے آپ کو فُضول گفتگو سے روک سکیں۔ (معجم الاوسط، ج ۵، ص ۴۷، حدیث ۶۵۴۱)

لیکن خیال رہے کہ پتھر بَیْضَوی شکل میں اچھی طرح گھِسائی کیا ہوا ہو اور اس کا سائز اتنا بڑا ہو کہ حلق سے نیچے نہ اُتر سکے۔

اگر کبھی زبان سے فُضول بات نکل جائے تو اس پر نادِم ہو کر دُرودِ پاک پڑھئے۔ دُرُودِ پاک کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُضول گوئی سے نجات مل ہی جائے گی۔

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دَم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ
ہماری فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے
لگائیں مُستقل قفلِ مدینہ لب پہ ہم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاموشی کی عادت بنانے کیلئے بیان کردہ طریقوں میں سے کسی ایک طریقے پر بھی پابندی سے عمل کرلیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُضول گوئی سے چُھٹکارا مل

جائے گا۔ مگر اِبتداءً اس میں شیطان رُکاوٹیں ڈالے گا۔ کبھی گھر والے تو کبھی کوئی اور، کبھی خود ہی ایسا لگے گا کہ میں خاموش نہیں رہ سکتا، مگر ہمت نہ ہاریئے کوشش کرتے رہیئے خوب جِدّوجُہد کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور کامیاب ہوں گے۔ مزید فُضول گوئی کی آفات سے پیچھا چُھڑانے اور زبان کی حفاظت کا ذہن بنانے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کُتُب "کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" اور "غیبت کی تباہ کاریاں" نیز مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کتاب اِحیاءُ العلوم جلد 3 سے زبان کی آفات کا مُطالَعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُفید معلومات کے ساتھ ساتھ قُفلِ مدینہ کا ذِہن بھی بنے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے زبان کی آفتوں کے بارے میں سُنا کہ زبان ایک بے لگام گھوڑے کی مانند ہے اگر اس کو روکنے کی کوشش نہ کی جائے تو یہ انسان کو دُنیا و آخرت میں بھی مُشکلات کا شکار کر سکتی ہے۔ اس ضمن میں ہم نے سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت آموز حکایت سُنی جس میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے زبان کی حفاظت کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد میں نے قرآنِ پاک کی آیات اور خاموشی کے فضائل پر احادیثِ مُبارکہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کی اور ضمناً فحش گوئی کی مذمت بھی آپ کے گوش گزار کی۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اگر ہم ضروری بات بھی کریں تو کم سے کم الفاظ میں نمٹائیں۔ مگر ہمارے یہاں ہوتا یہ ہے کہ اگر کہیں کچھ افراد مل بیٹھ کر فالتو گپیں ہانکنے میں مصروف ہوں اور ان میں ایک آدمی خاموش بیٹھا ہو تو اس

کو نہ بولنے کا طعنہ دیا جاتا ہے، اور اس بات پر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بے عزتی کی جاتی ہے مذاق اُڑایا جاتا ہے۔اس کے بعد ہم نے فُضول جملوں کی چند مثالیں بھی سُنی کہ بعض افراد کو فُضول سوالات کرنے کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ ان کے سوالات سے لوگ پریشان ہو جاتے ہیں۔یاد رکھئے!اس طرح کے سوالات سے بعض اوقات جواب نہ ہونے کی صورت میں سامنے والے کو شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے لہٰذا ایسے فُضول سوالات سے بھی بچنا چاہیے۔اس کے بعد ہم نے بُزرگان دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کے اَقوال اور سَیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور سَیِّدُنا فُضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُلاقات کا واقعہ سُنا ان میں بھی ہمارے لیے عبرت کے زبردست مدنی پھول ہیں۔وہ دونوں بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما دورانِ ملاقات خوفِ خدا کے سبب رو رہے ہیں کہ کہیں ہم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والا کوئی جملہ تو نہیں نکل گیا؟ اے کاش!ہمارا بھی یہ مدنی ذہن بن جائے کہ ہم بھی مجلس کے اختتام پر اس طرح اپنا مُحاسبہ کریں کہ کیا ہم نے اپنی گفتگو میں کسی کی دل آزاری تو نہیں کی؟کسی کی غیبت تو نہیں کر بیٹھے؟کسی کو گالی تو نہیں دی؟کہیں اس گفتگو میں ہم سے فالتو جملے تو نہیں نکل گئے؟اگر ہم اس طرح فکرِ مدینہ کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بھی فُضول گوئی سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔اس کے بعد فُضول گوئی سے بچنے کے چند طریقے مثلاً لکھ کر گفتگو کرنا،اشارے سے گفتگو کرنا،سُنَّتِ صدیقی پر عمل کرتے ہوئے مُنہ میں پتھر رکھنا اور دُرودِ پاک کی کثرت کرنا بھی آپ نے سماعت فرمایا۔اگر ہم بھی ان طریقوں میں سے کسی ایک پر عمل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فُضول گوئی کی عادت سے جان چھوٹ جائے گی۔اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کی حفاظت کا ذہن بنانے، فُضول گوئی کی عادت سے پیچھا چھڑانے، اپنے قیمتی وَقت کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے ذِکر و دُرُود کی عادت اپنانے، گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس سِلسِلے میں دَعوتِ اِسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے بے شُمار مَدَنی قافلے 3 دن، 12 دن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے لئے مُلک بہ مُلک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفَر کرکے علمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔ یقیناً راہِ خُدا میں سفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے ان مَدَنی قافلوں میں سفَر کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ اِن مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے پَنْجْ وَقْتَہ نماز و نوافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی سُنّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین حاصل کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آتا ہے۔ علمِ دین کے لیے سَفر کے بے شُمار فَضائل ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبلِّغِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو عِلْم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ واپس لوٹنے تک اللہ تَعَالٰی کی راہ میں ہوتا ہے۔" (ترمذی، کتاب العلم، رقم ۲۶۵۲، ج ۴، ص ۲۹۴)

حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "عِلْم کا ایک باب جسے آدمی سیکھتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ہزار رَکعت نفل پڑھنے سے زِیادہ پسندیدہ ہے اور جب کسی طالبُ الْعِلْم کو عِلْم حاصل کرتے

ہوئے مَوت آجائے تو وہ شہید ہے۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم، رقم ۱۶، ج۱، ص۵۴)

ہمیں بھی حُصولِ علم کی خاطر ہر ماہ تین دن راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کو اپنا معمول بنالینا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ علمِ دین حاصل کر کے دوسروں تک پہنچانا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے یہ مدنی قافلے جہاں علمِ دین حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں وہیں ان کی برکت سے معاشرے کے بگڑے ہوئے جرائم پیشہ افراد تائب ہو کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گئے، بے نمازی نمازی بن گئے، چور ڈاکو اور شراب کے عادی سُنَّتوں کے پیکر بن گئے۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔

شراب کا عادی کیسے تائِب ہوا؟

بابُ المدینہ (کراچی) میں مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ۱۴۲۵ھ بمطابق 2005ء کی بات ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل بُری صُحبت کی نحوست سے میں نے شراب پینا شروع کر دی۔ چونکہ میرے والِد صاحب انتقال فرما چکے تھے اور گھر میں سب سے بڑا میں ہی تھا اس لئے گھر کی تمام ذِمَّہ داری میرے کندھوں پر تھی، دلی طور پر شراب کو بُرا جاننے کے باوجود میں عادت کے ہاتھوں مجبور ہو چکا تھا، ہزارہا کوششوں کے باوجود میں اس سے جان نہ چھڑا سکا۔ چنانچہ اس نیت سے کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کر کے دُعا کروں تو شاید اس عادتِ بد سے نجات مل جائے میں نے عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرا سفر اختیار کیا اور دورانِ مَدَنی قافلہ خُوب دعائیں کیں، مَدَنی قافلے کے دوران مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جو رحمتیں ملیں وہ بیان سے باہر ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے شراب نوشی کی بُری عادت سے میری جان چھوٹ

گئی وہ دن اور آج کا دن تین سال کا عرصہ گزر گیا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شراب پینا تو دُور کی بات میں نے یہ منحوس کام کرنے کے بارے میں کبھی سوچا تک نہیں۔اور یہ بیان دیتے وقت میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں دس روزہ اجتماعی اعتکاف کی بَرَکتیں لوٹنے میں مصروف ہوں اور عمامہ کا تاج بھی میرے سر پر جگمگا رہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے بات چیت کرنے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں۔

❁: مُسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❁: چلّا چلّا کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلُّفی میں اکثر دوست آپس میں کرتے ہیں سُنَّت نہیں۔ ❁: چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچھّی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❁: جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سُنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شُروع کر دینا سُنَّت نہیں۔ ❁: بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں

قہقہہ نہ لگایئے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا۔ ۞: کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطب کے ظرف اور اس کی نَفْسیات کے مُطابق بات کی جائے۔ ۞: بدزَبانی اور بے حَیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے۔(فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِشریعت حصّہ16(312صفحات)نیز120 صَفحات پر مشتمل کتاب ”سنّتیں اور آداب“ ھدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَة"۔

گر لَبِ پاک سے اِقْرارِ شَفاعت ہو جائے
یُوں نہ بے چین رکھے جوشِشِ عصیاں ہم کو

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر آپ کے مبارک لبوں سے اس بات کا اِقرار ہو جائے کہ ہاں آپ میری شفاعت فرمائیں گے تو میرے گناہوں کا جوش مجھے بے چین نہ کر سکے گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔**

یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَربی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَسُولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اپنی اپنی جگہ بے مِثْل و بے مِثال ہیں، سب ہی آسمانِ ہدایت کے تارے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے ہیں، لیکن ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور سب صحابہ میں اَفضل خُلفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں، اِنہی خُلَفاء میں سے دوسرے خلیفۂ راشد، اَمِیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، آپ کا یومِ وِصال یَکُمْ مُحَرَّمُ الْحَرام ہے۔ آیئے! اسی مُناسَبَت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زِندگی کے ایک روشن پہلو "**عشقِ رَسُول**" کے بارے میں سُننے کی سَعادَت حاصل کرتے ہیں۔

پہلے کچھ منقبتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اشعار "وسائلِ بخشش" سے سُنتے ہیں۔

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا اُن کا محمد مصطفی فاروقِ اعظم کا
کرم اللہ کا ہر دم نبی کی مجھ پہ رحمت ہے

مجھے ہے دو جہاں میں آسرا فاروقِ اعظم کا
بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے
کرم جس بخت وَر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا
اِلٰہی! ایک مُدّت سے مِری آنکھیں پیاسی ہیں
دِکھا دے سبز گنبد واسطہ فاروقِ اعظم کا
شہادت اے خدا عطّارؔ کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

فارُوقِ اَعْظَم اور سرکار کی دل جُوئی!

حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رَسُولِ اَکْرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غمگین حالت میں اپنے مہمان خانے میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے غُلام کے پاس آیا اور کہا کہ "رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے میرے داخل ہونے کی اِجازَت مانگو۔" اس نے واپس آکر کہا: "میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں آپ کا ذِکْر تو کیا ہے مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کوئی جواب ارشاد نہیں فرمایا۔" تھوڑی دیر بعد میں نے پھر کہا کہ "نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے میری حاضری کی اِجازَت مانگو۔" وہ گیا اور واپس آکر پھر کہا: "میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے آپ کا ذِکْر کیا مگر آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔" میں کچھ کہے بغیر واپس پلٹا تو غُلام نے آواز دی کہ "آپ اَندر آجائیے! اِجازَت مل گئی ہے۔" چُنانچہ میں اَندر گیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک

چٹائی پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، جس کے نِشانات آپ کے پہلو پر واضح نظر آرہے تھے، پھر میں کھڑے کھڑے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دِل جُوئی کیلئے عرض گُزار ہوا: "**اَسْتَاْنِسُ یَا رَسُوْلَ اللہ** یعنی یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے ساتھ باتیں کر کے آپ کو مانُوس کرنا چاہتا ہوں۔ ہم قُریش جب مَکَّۂ مُکَرَّمہ میں تھے تو اپنی عورتوں پر غالب تھے اور یہاں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں آکر ہمارا ایسی قوم سے واسطہ پڑا، جن پر عورتیں غالب ہیں۔" یہ سُن کر حُضُور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسکرائے۔ میں نے کہا: "یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حَفْصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس گیا تھا اور ان سے کہا: آپ اپنے ساتھ والی (یعنی حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) پر کبھی رَشک نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے زِیادہ حَسِیْن اور شہنشاہِ مدینہ، قَرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسندیدہ زوجہ ہے۔" یہ سُن کر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ مُسکرادیئے۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب موعظۃ الرجل ابنتہ لحال زوجہا، ج ۳، ص: ۴۶۰، حدیث: ۵۱۹۱ ملتقطا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اَندازہ لگایئے کہ سَیِّدُنا فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی تکلیف یا غم میں مُبتلا ہوں، اسی لئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مانُوس کرنا چاہا اور بالآخر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے اس اِرادے میں کامیاب بھی ہوگئے اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کی باتوں پر مُسکرا دیئے۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عالَم ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غمزدہ دیکھ کر اُداس ہو جاتے اور آپ کی دِل جُوئی کیلئے طرح طرح کی کوشش کرتے اور ایک ہم ہیں کہ شب و روز گُناہوں میں بَسر کرتے ہوئے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت کو اَذِیَّت

پہنچاتے ہیں مگر ہمیں اس کا ذرا بھی اِحساس نہیں۔ یاد رکھئے! اس بات میں شک نہیں کہ آج بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں کے تمام اَحوال کو مُلاحظہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: میری زِندگی تمہارے لیے بہتر ہے تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور میں تم سے، اور میری وَفات بھی تمہارے لیے بہتر، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جائیں گے، جب میں کوئی بھلائی دیکھوں گا تو حمدِ اِلٰہی بجالاؤں گا اور جب بُرائی دیکھوں گا تمہاری بخشش کی دُعا کروں گا۔ (البحر الزخار المعروف بمسند البزار، حدیث: ۱۹۲۵ مکتبہ العلوم والحکم ۵/۳۰۸ و ۳۰۹)

حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبر دار ہیں۔ حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہیں اَندھیرے، اُجالے، کُھلی، چُھپی، مَوْجُود و مَعْدُوم ہر چیز کو دیکھ لیتی ہے۔ جس کی آنکھ میں مَازَاغ کا سُرمہ ہو، اس کی نگاہ ہمارے خواب و خَیال سے زِیادہ تیز ہے، ہم خواب و خیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نگاہ سے ہر چیز کا مُشاہَدہ کر لیتے ہیں۔ صُوفیاء فرماتے ہیں کہ یہاں اعمال میں دل کے اعمال بھی داخل ہیں، لہٰذا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے دِلوں کی ہر کیفیّت سے خبر دار ہیں۔ (مرآۃ ج ۱، ص: ۴۳۹)

تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر
کھول دو چشمِ حیاء تم پہ کروروں دُرود

شعر کی وضاحت: اے میرے پیارے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ کو اللہ تعالیٰ نے

کائنات کے ذرّے ذرّے پہ گواہ بنا کر بھیجا اور جہاں کا کوئی گوشہ آپ سے پوشیدہ نہ رہا، آپ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ میں گناہوں پہ کس قدر جری و دلیر ہوں، میری شرم و حیاء کی آنکھ کھول دیں تاکہ گناہ کرتے ہوئے شرما جاوں، آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں کے تمام اَحوال سے باخبر ہیں تو ہمارے نیک اعمال دیکھ کہ خُوش اور بُرے اعمال سے غمگین بھی ہوتے ہوں گے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل کرنے کیلئے زِیادہ سے زِیادہ نیک اَعمال کریں، آپ کی ذاتِ بابرکت پر کثرت سے دُرُود و سلام کے گجرے نچھاور کریں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کریں اور دُوسروں کو بھی سکھائیں تاکہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُوش ہو کر روزِ محشر اپنے گُنہگار اُمّتیوں کی شَفاعت فرما کر جنّت میں ہمیں بھی اپنے ساتھ لیتے جائیں۔

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر — امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے — صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر — سیّدِ بے سایہ کے ظِلِّ لِوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں — عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعارُفِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

خلیفۂ دُوُم، جانشینِ پیغمبر، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت "ابُو حَفْص" اور لقب "فارُوقِ اَعظم" ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 39 مَردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا سے اِعلانِ نبُوَّت کے چھٹے سال اِیمان لائے، اسی لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین یعنی "40 کا عَدد پُورا کرنے والا" کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حَد خُوشی ہوئی اور اُن کو بَہُت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حُضُور، رحمتِ عالَم، جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحْتَرَم میں اِعْلانیہ نَماز اَدا فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ بَر سرِ پیکار رہے اور تمام مَنْصُوبہ بندیوں میں شاہِ خَیْرُ الْاَنام، رسُولِ عالی مَقام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وزیر و مُشیر کی حَیثِیَّت سے وَفادار و رفیقِ کار رہے۔ خلیفۂ اَوَّل، اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بعد حضرتِ سَیِّدُنا فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خلیفہ مُنْتَخَب فرمایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تَخْتِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانشینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام تر ذِمّے داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سرانجام دیا۔

بالآخر نَمازِ فَجْر میں ایک بدبخت نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زَخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرَفِ شَہادَت سے سَرفراز ہو گئے۔ بوَقْتِ وَفات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔ حضرتِ سَیِّدُنا صُہَیْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نَمازِ جنازہ پڑھائی

اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نبوّت سے فیض یاب خلیفۂ رسالت مآب حضرتِ سیّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روضۂ مُبارکہ کے اندر حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلوئے انور میں مدفون ہوئے، جو کہ سرکارِ انام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارک پہلو میں آرام فرما ہیں۔ (الرّیاض النضرۃ فی مناقِب العشرۃ ج ۱ ص ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، ملخصًا) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین، بھائی بہن، اَوْلاد اور مال و جائیداد سے مَحَبَّت انسان میں فِطری طور پر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے اَہل و عِیال اور عزیز و اَقارِب کو بُھلا کر ان کی مَحَبَّت کو دل سے نکال بھی دے تو اس کے اِیمان میں کوئی خَرابی نہیں آئے گی اور اس کا اِیمان بدستُور قائم رہے گا، کیونکہ ان اَفْراد کو ماننا، ان کی مَحَبَّت کو دل میں بَسائے رکھنا، اِیمان کیلئے ضروری نہیں جبکہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانا، آپ کی تَعْظِیْم کرنا، آپ سے مَحَبَّت رکھنا، ایمان کیلئے جُزْوِلاینْفَکّ (یعنی وہ حصہ جو جُدا نہ ہو سکے) ہے، لہٰذا مومنِ کامل کے لیے ضَروری ہے تمام رِشتوں اور کائنات کی ہر شے سے محبوب تَرین، اُسے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات ہو۔

ہر شے سے محبوب:

بخاری شریف، حدیث نمبر 6632 میں ہے:

حضرت سیّدُنا عَبدُ اللہ بن ہشام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ہم سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ

لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: "لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِی یعنی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "لَا وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَّفْسِکَ نہیں عُمر! اس رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! (تمہاری مَحَبَّت اس وقت تک کامل نہیں ہوگی) جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔" سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: "وَاللہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِی یعنی یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔" یہ سُن کر نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ یعنی اے عُمر! اب (تمہاری مَحَبَّت کامل ہوگئی۔) (بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی، ج ۴، ص ۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکم صِرف فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے ہی نہیں بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ایک ایک مُسلمان کیلئے ہے، کیونکہ مَحَبَّتِ مُصْطَفٰے وہ چیز ہے، جس کے بِغیر ہمارا ایمان کامل ہی نہیں ہو سکتا۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْن یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وَقْت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والِدَین، اولاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔" (صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، الحدیث ۱۵، ج ۱، ص ۱۷) یقیناً! ایک مُسلمان

کو پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ایسی ہی مَحَبَّت ہونی چاہئے کیونکہ یہی اس کی زِندگی کا سب سے قیمتی اَثاثہ ہے۔

تُمہاری یاد کو کیسے نہ زِندگی سمجھوں
یہی تو ایک سہارا ہے زِندگی کیلئے
میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رَحمتِ عالَم
میں جی رہا ہوں زَمانے میں آپ ہی کیلئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول کے کیا کہنے! جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یاد آتی تو آپ بے قَرار ہو جاتے اور فِراقِ محبوب میں گِریہ وزاری کرتے، چُنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے غُلام حضرت سَیِّدُنا اَسْلَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دو عالَم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکْر کرتے تو عشقِ رسول سے بے تاب ہو کر رونے لگتے اور فرماتے: ”پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو لوگوں میں سب سے زِیادہ رَحم دل، یتیم کیلئے والد اور لوگوں میں دِلی طور پر سب سے زِیادہ بَہادُر تھے، وہ تو نِکھرے نِکھرے چہرے والے، مہکتی خُوشبو والے اور حسب کے اِعتبار سے سب سے زِیادہ مُکَرَّم تھے، اَوَّلین و آخرین میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مِثْل کوئی نہیں۔“

(جمع الجوامع، ج ۱۰ ص ۱۶، حدیث ۳۳)

ہے کلامِ اِلٰہی میں شَمس و ضُحیٰ ترے چہرۂ نور فَزا کی قسم

قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم
ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن وادا کی قسم

فارُوقِ اعظم کا عقیدۂ محبّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے آقا و مولیٰ ہیں، ہم سب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَدْنیٰ غُلام ہیں اور غُلام چاہے کیسے ہی اَعْلیٰ مرتبہ پر کیوں نہ پہنچ جائے مگر اپنے مَولیٰ کی مَحبّت اور اس کی عقیدت ہمیشہ اس کے دل میں قائم رہتی ہے، وہ اس کے اِحسانات کو کبھی فراموش نہیں کرتا، ہر ایک کے سامنے بڑے فَخْر یہ اَنداز میں اپنے آقا کی تعریف کرتا اور اس کا غُلام ہونے میں خُوشی محسوس کرتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ایک سچے عاشقِ رسول، قطعی جنّتی اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اَعْلیٰ مرتبے پر فائز صَحابیِ رَسُول ہیں۔ آپ بھی مَحبّتِ رَسُول میں سَرشار ہو کر خُود حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خادِم اور غُلام ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا سعید بن مُسیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب مَنْصبِ خِلافت پر فائز ہوئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے برسرِ مِنْبَر فرمایا: ''کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ یعنی میں حُضُور پُر نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صُحبتِ بابرکت سے فَیْض یافتہ رہا ہوں، پس میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا غُلام اور خِدْمت گار رہا ہوں۔''

(مستدرک حاکم، کتاب العلم، خطبۃ عمر بعد ماولی۔۔۔ الخ، ج ۱ ص ۳۳۲، ح: ۴۴۵)

میں تو کہا ہی چاہوں کہ بندہ ہوں شاہ کا
پر لُطف جب ہے کہہ دیں اگر وہ جناب ہُوں

شعر کی وضاحت: میں تو کہتا ہی ہوں کہ میں اپنے آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا بندہ یعنی غلام ہوں، اے میرے آقا (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لطف تو تب ہے کہ حضور فرمائیں، ہاں تُو میرا غلام ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا غُلامیِ رسول کا دَعْوٰی صرف زبان کی حد تک نہیں تھا بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ کریم، رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے واقعی سچے غُلام تھے، ساری زِندگی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے بسر فرمائی۔ لیکن افسوس! صد افسوس! ہم غُلامیِ رسول کا دَم بھرتے اور اس طرح کے دَعْوے تو کرتے نظر آتے ہیں کہ

جان بھی میں تو دے دوں خُدا کی قسم!
کوئی مانگے اگر مُصْطفٰے کے لئے

مگر ہمارا کردار اس کے برعکس دِکھائی دیتا ہے۔ یاد رکھئے! مَحَبَّتِ رَسُوْل صرف اس بات کا نام نہیں کہ اجتماعِ ذِکر و نعت اور جُلُوسِ میلاد میں بُلند آواز سے جُھوم جُھوم کر نَعْت شریف پڑھی جائے، ہاتھ اُٹھا کر زور زور سے نَعْرے لگائے جائیں اور پھر ساری رات جاگنے کے بعد نمازِ فجر پڑھے بغیر ہی سو جائیں، عام دنوں میں بھی پانچوں نمازیں حتّٰی کہ جُمُعہ تک نہ پڑھیں، پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سُنّت داڑھی شریف مُنڈوائیں یا ایک مُٹّھی سے گھٹائیں، سُنّتوں کو چھوڑ کر نِت نئے فیشن

اَپنائیں، حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے کے بَجائے بد اَخلاقی اور دیگر بُرائیاں بھی نہ نکال پائیں تو ایسی مَحبَّت کامل کیسے ہو گی؟ جبکہ حقیقی مَحبَّت تو اس بات کا تَقاضا کرتی ہے کہ حُقُوق کی اَدائیگی میں سرکارِ دوجہاں، شفیعِ عاصیاں، وکیلِ مجرماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُونچا مانا جائے، وہ اس طرح کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لائے ہوئے دِین کو تسلیم کریں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم واَدب بَجالائیں اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اپنی اَولاد، ماں باپ، عزیزواَقارِب اور اپنے مال واَسباب پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا وخُوشنودی کو مُقدَّم رکھیں۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج۱، کتاب الایمان، فصل اول، ص۵۰) اور جس کام سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مَنْع فرمادیا، اس سے بچنے کی کوشش بھی کرتے رہیں، اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت اس کا اِرْتکاب کر بیٹھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے بخشے جانے اور روزِ محشر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَفاعت پانے کی اُمید رکھتے ہوئے سچّی توبہ کریں اور آئندہ اس گُناہ کی طرف جانے کا خیال بھی اپنے دل میں نہ لائیں۔ آیئے! اس بات کی سچّے دل سے نِیَّت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قَضا نہیں ہو گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ... بلکہ آج تک جتنی نمازیں قَضا ہوئی ہیں توبہ کرکے انہیں اَدا بھی کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ... جُھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خِلافی، دھوکہ دَہی وغیرہ گُناہوں سے بچتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ... فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنَّت کے مُطابِق لباس پہنیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ...، فلمیں ڈرامے، گانے باجے چھوڑ کر صِرْف مدنی چینل دیکھیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میں بچنا چاہتا ہوں ہائے پھر بھی بچ نہیں پاتا
گُناہوں کی پڑی ہے ایسی عادت یا رسول اللہ

کمر اعمالِ بد نے ہائے! میری توڑ کر رکھ دی
تباہی سے بچا لو جانِ رحمت یا رسول اللہ
مِرے منہ کی سیاہی سے اندھیری رات شرمائے
مِرا چہرو ہو تاباں نورِ عزّت یا رسول اللہ
بوقتِ نزع آقا ہو نہ جاؤں میں کہیں برباد
مِرا ایمان رکھ لینا سلامت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش، ص328)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل مَحَبَّت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مُحِب یعنی مَحَبَّت کرنے والے کو اپنے محبوب سے تَعَلُّق رکھنے والی ہر ہر چیز سے مَحَبَّت ہو۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَحَبَّتِ رَسُوْل کے کیا کہنے! سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات سے مَحَبَّت فرماتے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَوْلاد، اَزْواج، اَصْحاب بلکہ ہر وہ چیز جسے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ نِسْبَت ہو جاتی اس سے بھی والہانہ عقیدت اور مَحَبَّت فرماتے اور یہی حقیقی مَحَبَّت کے تَقاضوں میں سے ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ طَیِّبَہ کے بے شُمار واقعات ایسے ہیں، جن سے اسی حقیقی مَحَبَّت و عشق کا والہانہ اِظہار ہوتا ہے، آیئے ان میں سے ایک واقعہ سُنتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی پہلی اور دوسری آیت میں اِرْشاد فرماتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

(پارہ: ۳۰، البلد: ۱، ۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِینِ کرام کا اس بات پر اِجْماع (اِتِّفاق) ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شہر کی قسم یاد فرمارہا ہے، وہ مکۂ مکرمہ ہے۔ اسی آیت کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جناب میں یُوں عرض گُزار ہوئے: یارَسُوْلَ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اتنی بُلند ہے کہ آپ کی حَیاتِ مُبارَکہ کی ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قسم ذِکْر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنْبیاء کی اور آپ کا مَقام ومرتبہ اس کے ہاں اتنا بُلند ہے کہ اس نے **لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ** کے ذریعے آپ کے مُبارک قدموں کی خاک کی قسم ذِکْر فرمائی ہے۔" (شرح زرقانی علی المواھب، الفصل الخامس۔۔۔ الخ، ج۸، ص ۴۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے اس لیے بھی مَحَبَّت فرماتے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے بھی ایسی ہی مَحَبَّت فرماتے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے عِشق و مَحَبَّت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَدِیْنَۂ

مُنوَّرہ میں وفات کی دُعا فرمایا کرتے تھے۔ اور وہ یُوں کہ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے: **اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور مجھے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہر میں مَوت عطا فرما۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب کراھیۃ النبی۔۔الخ، ج ۱، ص ۶۲۲، حدیث: ۱۸۹۰) اورآپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ دونوں دُعائیں مَقبول و مُستَجاب ہوئیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شہادت اے خدا عطّار کو دیدے مدینے میں
کرم فرما اِلٰہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش، ص527)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم اور اِتّباعِ رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی کسی سے مَحبَّت کا دَم بھرتا ہے تو اس جیسا بننے، اس کی اَداؤں کو اَپنانے اور اس کی پیروی میں ہی ساری زِندگی گُزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اَمیرُ المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر مُعاملے میں دو عالَم کے آقا، مکی مَدَنی مُصْطفےٰ، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع (پیروی) کرتے۔ چُنانچہ

بڑھی ہوئی آستینوں کو چُھری سے کاٹ لیا:

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نئی قمیص پہنی تو چُھری منگوائی اور فرمایا: "اے بیٹے! اس کی لمبی آستینوں کو سِرے سے پکڑ کر کھینچو اور جہاں تک میری اُنگلیاں ہیں، ان کے آگے سے کپڑا کاٹ دو۔" سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے کاٹا تو وہ بالکل سیدھا نہیں بلکہ اُوپر نیچے سے کَٹا۔ میں نے عرض کیا: "ابا جان! اگر اسے قینچی سے کاٹا جاتا تو بہتر رہتا؟" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "بیٹا! اسے ایسے ہی رہنے دو کیونکہ میں نے شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسے ہی کاٹتے دیکھا تھا۔ اس لیے میں نے بھی چُھری سے آستینیں کاٹ دیں۔" اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے آستین کاٹنے کے بعد کُرتے کی حالت یہ تھی کہ اس سے بعض دھاگے باہر نکل نکل کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قَدموں کے بوسے لیتے رہتے تھے۔

(مستدرک حاکم، کتاب اللباس، کان نبی اللہ۔۔۔ الخ، ج ۵، ص ۲۷۵، حدیث: ۷۴۹۸۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ مُبارَکہ میں پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عشقِ رسول اور آپ کا سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتِّباع میں آپ نے بھی چُھری ہی سے آستین کاٹ لی لیکن وہ صحیح نہ کَٹی، پھر بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسی حالت میں اس قمیص کو پہننے میں کوئی شرم و عار محسوس نہیں کی، یہ کمال دَرَجے کا اِتِّباعِ سُنَّتِ مُصطفٰے تھا۔ اسی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سُنَّتوں سے مَحَبَّت اور اس پر عمل کا یہ عالَم تھا کہ دُنیا کی کوئی کشش اور بے

وَفا مُعاشرے کی کوئی جُھوٹی "مُرَوَّت" ان سے سُنَّت نہ چُھڑا سکتی تھی۔ چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جو کہ وہاں مُسلمانوں کے سردار تھے ایک مرتبہ) کھانا کھا رہے تھے کہ ان کے ہاتھ سے لُقْمَہ گِر گیا، اُنہوں نے اُٹھالیا اور صاف کر کے کھالیا۔ یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے ایک دوسرے کو اِشارہ کیا (کہ کتنی عجیب بات ہے کہ گِرے ہوئے لُقْمَہ کو اُنہوں نے کھالیا) کسی نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا، "اللہ عَزَّوَجَلَّ اَمیر کا بھلا کرے، اے ہمارے سردار! یہ گنوار تِرچھی نگاہوں سے اِشارہ کرتے ہیں کہ اَمیر صاحب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گِرا ہوا لُقْمَہ کھالیا حالانکہ ان کے سامنے یہ کھانا مَوْجُود ہے۔

"اُنہوں نے فرمایا، "ان عجمیوں کی وجہ سے میں اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا، جسے میں نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُنا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو حکم دیتے تھے کہ لُقْمَہ گِر جائے تو اسے صاف کر کے کھالیا جائے شیطان کیلئے نہ چھوڑا جائے۔" (ابن ماجہ شریف ج۴ ص۱۷ حدیث ۳۲۷۸)

رُوحِ اِیماں مَغْزِ قرآں جانِ دیں

ہَست حُبِّ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْں

شعر کا خلاصہ: ہمارے پیارے آقا رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت ایمان کی رُوح، قرآنِ کریم کا مغز (خلاصہ) اور دِین کی جان ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ جَلِیْلُ الْقَدْر صحابی اور مُسلمانوں کے سردار سَیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سُنَّتوں سے کس قَدَر پیار کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عجمیوں

کے اِشاروں کی ذَرّہ برابر پرواہ نہ کی اور بے دَھڑک سُنَّتوں پر عمل جاری رکھا۔ آج بعض نادان مُسلمان ایسے بھی ہیں کہ "ماڈرن ماحول" میں داڑھی مُبارَک جیسی عظیمُ الشّان سُنَّت کے تَرک کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ "حکمتِ عملی" تَصَوُّر کرتے ہیں۔ حقیقی حکمتِ عملی یہی ہے کہ لاکھ برا ماحول ہو، اَغْیار کا زور ہو، بے دِینوں کا شور ہو، الغرض کیسا ہی دَور ہو، آپ داڑھی شریف، عمامۂ پاک اور سُنَّتوں بھرے سادہ لباس میں مَلْبُوس رہئے، کھانے پینے اور روز مرَّہ کے معمولات میں سُنَّتوں کا دامن تھامے رہئے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کیلئے اِنْفرادی کوشش جاری رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چراغ سے چراغ جلتا چلا جائے گا، حق کا بول بالا ہو گا، شیطان کا مُنہ کالا ہو گا، ہر طرف سُنَّتوں کا اُجالا ہو گا، دولتِ دُنیا کا ہر عاشِق، میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مَتْوالا ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر نُورِ حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اُجالا ہو گا۔

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خُوب سیکھ جاؤں — تیری سُنَّتیں سکھانا مدنی مدینے والے
تیری سُنَّتوں پہ چل کر میری رُوح جب نکل کر — چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص428)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحَبَّت کا تقاضا یہ نہیں کہ جس سے مَحَبَّت کی جائے تو فقط اسی کی ذات میں کھو کر اپنی مَحَبَّت کو مَحْدُود رکھا جائے بلکہ مُحِب تو اپنے محبوب سے مَنْسُوب ہر شے سے پیار کرتا ہے، اس کے اَہْل و عِیال، اَعِزَّہ و اَقْرِبا اور دوست و اَحْباب سے بھی مَحَبَّت کرتا ہے۔ چُنانچہ

حسنینِ کریمین کو اپنی اَوْلاد پر ترجیح دی:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب خِلافتِ فارُوقی میں اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ہاتھ پر مَدائن فتح کیا اور مالِ غنیمت مدینۂ مُنوَّرہ میں آیا تو اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجدِ نَبَوِی میں چٹائیاں بچھوائیں اور سارا مالِ غنیمت ان پر ڈھیر کروادیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مال لینے جَمْع ہوگئے۔ سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: ”اے اَمِیرُ الْمُومنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو مُسلمانوں کو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے میرا حِصّہ مجھے عَطا فرمادیں۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی پذیرائی اور کرامت (عزّت) ہے۔“ ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک ہزار (1000) دِرْہم انہیں دے دیئے۔ اُنہوں نے اپنا حِصّہ لیا اور چلے گئے، ان کے بعد حضرت سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھڑے ہو کر اپنا حِصّہ مانگا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی پذیرائی اور کرامت (عزّت) ہے۔“ ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک ہزار (1000) دِرْہم انہیں بھی دے دیے، اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور اپنا حصہ مانگا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ” آپ کے لیے بھی بڑی پذیرائی اور کرامت (عزّت) ہے۔“ اور ساتھ ہی انہیں پانچ سو (500) دِرْہم عطا فرمائے، اُنہوں نے عرض کیا: ”اے اَمِیرُ الْمُومنین! میں اس وَقْت بھی حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تلوار اُٹھا کر جِہاد میں شریک ہوا تھا جب سَیِّدُنا حسن و حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کم عُمر مَدَنی مُنّے تھے۔ اس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں ایک ایک ہزار دِرْہم اور مجھے پانچ سو عطا کیے؟“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ سُننا تھا کہ اَہْلِ بیت کی مَحَبَّت کا سَمُندر

مَوجیں مارنے لگا اور عِشْق و مَحَبَّت سے سرشار ہو کر ارشاد فرمایا: جی ہاں بالکل! (اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں بھی ان کے برابر حصّہ دوں تو) جاؤ پہلے تم حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے باپ جیسا باپ لاؤ، ان کی والدہ جیسی والدہ، ان کے نانا جیسا نانا، ان کی نانی جیسی نانی، ان کے چچا جیسا چچا، ان کے ماموں جیسا ماموں لاؤ اور تم کبھی بھی نہیں لاسکتے۔ کیونکہ: "اَبُوْهُمَا فَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی ان کے والد عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔" "اُمُّهُمَا فَفَاطِمَةُ الزَّهْرَاءان کی والدہ سَیِّدہ فَاطِمَةُ الزَّهْرَا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔" "جَدُّهُمَا مُحَمَّدُ نِ الْمُصْطَفٰی ان کے نانا محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، جَدَّتُهُمَا خَدِیْجَةُ الْکُبْرٰی ان کی نانی سَیِّدہ خَدِیْجَةُ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔ عَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبِ ان کے چچا حضرت جَعْفَر بن اَبی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں خَالُهُمَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان کے ماموں حضرت اِبراہیم بن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں خَالَتَاهُمَا رُقَیَّةُ وَاُمُّ کُلْثُوْمٍ اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کی خالائیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹیاں سَیِّدہ رُقَیہ اور سَیِّدہ اُمِّ کُلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہیں۔" (ریاض النضرۃ، ج۱، ص ۳۴۰۔ ملتقطاً)

اَمیرِ اَہلسنّت سیرتِ فاروقی کے مظہر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَہلِ بیت سے عِشْق و مَحَبَّت کا یہ نِہایت ہی اَنوکھا اَنداز ہے کہ اپنی سگی اَولاد کے مُقابلے میں اَہلِ بیت کے شہزادوں کو دوگُنا عطا فرمایا۔ اس واقعے میں ہمارے لئے بھی یہ مدنی پھول مَوْجُود ہے کہ ہم بھی ساداتِ کرام سے مَحَبَّت و شَفْقَت سے پیش آئیں اور ان کا خُوب اَدب و اِحْتِرام بَجالائیں کیونکہ یاد رہے کہ صحابہ و اَہلِ بیت رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے علاوہ ساداتِ کرام بھی سرورِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ و

سلّم کی نِسبت اور ان کا جُز ہونے کی وجہ سے تَعْظِیم وتَوقیر کے مُستَحِق ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سَیِّدُنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلِ بیت سے محبت آج آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عشاق میں بھی سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ عاشقِ فاروقِ اعظم شیخِ طریقت ،امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضراتِ ساداتِ کرام کی تَعْظِیم وتَوقیر بَجالانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔مُلاقات کے وَقْت اگر امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بتادیا جائے کہ یہ سَیِّد صاحب ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہایت ہی عاجزی سے سَیِّد زادے کا ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں۔انہیں اپنے برابر میں بٹھاتے ہیں، ساداتِ کِرام کے شہزادوں سے بے پناہ مَحبَّت اور شَفْقَت سے پیش آتے ہیں،جب کبھی شیرنی وغیرہ بانٹنے کی ترکیب ہوتی ہے تو سَیِّدوں کو دوگُنا پیش فرماتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ ساداتِ کرام سے مَحبَّت کرنے والے اَفْراد کی کمی نہیں مگر افسوس صَد کروڑ افسوس! بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو ساداتِ کرام کی اَہَمِیَّت وفضیلت سے ناواقف ہیں یا پھر ان کی خِدْمت کرنے میں سُستی کا شکار ہیں، اپنی اَوْلاد کو تو دُنیا کی ہر آسائش دینے کیلئے تیّار رہیں لیکن اَوْلادِ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی سادات کی خِدْمات کیلئے ایک رُوپیہ بھی جیبِ خاص سے حاضِر کرنے سے کَتْراتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو میرے اَہْلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلُوک کریگا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ اسے عطا فرماؤں گا۔ (اَلْجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوْطِی ص 533 حدیث 8821) لہٰذا ہمیں بھی اپنی دُنیا وآخرت بہتر بنانے کے لئے ساداتِ کرام کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے اوران کی خِدْمت کرتے رہنا چاہیے تاکہ ہمیں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا وخُوشْنودی حاصِل ہو سکے۔

ہم کو سارے سیّدوں سے پیار ہے

ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عشقِ رسول کے پیارے پیارے واقعات پڑھنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 274 صفحات پر مُشْتَمل عِشقِ رسول کے جام پلانے والی بہت ہی پیاری کتاب "**صحابۂ کرام کا عشقِ رسول**" کا ضَرور مُطالَعہ فرمالیجئے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (**Download**) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (**Print Out**) بھی کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح عِشْقِ رسول و عشقِ صحابہ و اَہلبیت کو دل میں مزید بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَعمالِ صالحہ کی دولتِ بیش بہا حاصل ہو گی، گُناہوں سے نَفْرت کا ذِہن بنے گا اور ہماری آخرت بھی سَنور جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے سے پیارے پیارے واقعات اور ضِمْناً اَہم مدنی پھول بھی چُننے کی سعادت حاصل کی۔

❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اسی عِشقِ کامل کے طُفیل سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کو دُنیا میں اِختیار و اِقتدار اور آخرت میں عِزّت و وَقار ملا۔

❖ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عشقِ رسول کی اَعْلٰی و عُمدہ مثال قائم کر کے قیامت تک آنے والے مُسلمانوں کو آقائے دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق کرنے کا سلیقہ سکھادیا۔

❖ آج کے اس پُر فِتَن دَور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایسے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، جہاں عاشقانِ مُصطفےٰ کا تَذکرہ ہوتا ہے، ان کے عِشْقِ رسول کے واقعات سُنائے جاتے ہیں، اس کی برکت سے ہمارے دل میں بھی عشقِ مُصطفےٰ کی شَمْع روشن ہوگی اور عمل کا جَذبہ بڑھے گا۔

❖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا پیارا مدنی ماحول دعوتِ اسلامی پیش کر رہی ہے، لہٰذا ہم سب بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور ہفتہ وار اجتماعی طور پر ہونے والے مدنی مذاکرے میں اوّل تا آخر شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی اِنْعامات پر عمل کی کوشش جاری رکھیں، ہماری زندگی میں مدنی اِنْقلاب برپا ہو جائے گا ہم بھی سُنّتوں کے پابند اور نیک مُسلمان بن جائیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

❖ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچا عاشقِ رسول بنائے نیز عشقِ رسول کے تَقاضوں کو پُورا کرتے ہوئے، خُوب خُوب سُنّتیں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نیکی کی دعوت اور سُنَّتوں کی خِدْمَت کے مُقَدَّس جَذبے کے تحت مُتَعَدَّد شعبہ جات کا قِیام عمل میں لایا گیا ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ مجلس ''خُصُوصی اسلامی بھائی'' بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو خُصُوصی اسلامی بھائی کہا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مجلس، خصوصی اسلامی بھائیوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے اور انہیں مُعاشرے کا باکردار فرد بنانے میں مصروفِ عمل ہے، اسی کے ساتھ مجلس خُصُوصی اسلامی بھائی فَرض عُلُوم پر مُشْتَمِل کتابیں شائع کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے بلکہ گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کو عِلْمِ دین سکھانے کے ساتھ ساتھ عَصْری عُلُوم سے رُوشناس کروانے کیلئے بہت کچھ کرنے کا اِرادہ رکھتی ہے۔ اسی طرح نابینا اسلامی بھائیوں کے لئے بھی عنقریب مدرسۃُ المدینہ کی ترکیب کی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مَچی ہو!

12 مدنی کام کیجئے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سَفَر کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنے سابِقَہ طَرْزِ زِندگی پر نادِم ہو کر گُناہوں بھری زِندگی سے تائِب ہو گئے، سُنَّتوں بھری زِندگی بَسَر کرنے لگے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی

کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینے والے بن گئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع تلاوتِ قرآن، نعتِ رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ، سُنّتوں بھرے بیان ، رِقّت اَنگیز دُعا، ذِکر و دُرُود کے مدنی پھُولوں اور عِلْمِ دین کے گُلدستوں سے سَجا ہوا ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! یہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع حُصُولِ علمِ دین کا ایک بہترین ذَرِیعہ ہے، لہٰذا پابندیِ وَقْت کے ساتھ شرکت فرما کر خُوب خُوب سُنّتوں کی بہاریں لوٹئے اور سُنّتوں کی تَربِیَت کے مدنی قافلوں میں سفر اِختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کیجئے۔ آیئے! ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

مَدَنی ماحول کی تربیت

ضلع مُظَفَّر آباد (کشمیر) کے مُقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول کی برکات کا تَذکرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں: میں قرآنِ پاک حفظ کر رہا تھا مگر افسوس! میری عَملی حالت بہت خراب تھی۔ نیکیوں سے کوسوں دُور، آوارہ لڑکوں کی طرح زِندگی گُزار رہا تھا۔ سُنّتوں پر عمل کرنے کا شوق تھا نہ ہی عبادتِ الٰہی بَجالانے کا ذوق۔ میرے اُجڑے گلستاں میں عمل کی مدنی بہار کچھ اس طرح آئی، میرے ایک عزیز جن کی دُکان پر اکثر میرا آنا جانا رہتا تھا، ایک دن وہ مجھ سے کہنے لگے: آپ قرآنِ کریم حفظ کر رہے ہیں، لیکن آپ کی عادات و اَطوار عام لڑکوں کی طرح ہی ہیں، آپ اپنے سر پر عمامہ تو دُور کی بات ٹوپی تک نہیں پہنتے، اس طرح آپ اور اسکول و کالج کے عام لڑکوں کے درمیان کیا فرق رہ

گیا؟ مزید کہنے لگے: میرا بھانجا بھی سردار آباد (فیصل آباد) میں دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ میں قرآنِ کریم حِفظ کرنے کی سَعادَت حاصل کر رہا ہے، مگر اس کا اَخلاق و کردار، طریقہ گُفتار نیز اپنے پرائے سے ملنے کا انداز قابلِ رَشک ہے۔ جب وہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی چھٹیوں میں گھر آئے تو وہاں ہونے والی عملی تَربِیَت دیکھ کر سب گھر والے بے حَد خُوش ہوئے، ان کا مَعْمُول تھا کہ سُنَّت کے مُطابِق کھاتے پیتے، گھر میں داخل ہوتے وَقْت بُلند آواز سے سب کو سَلام کرتے، والدین کے ہاتھوں کو چُومتے، نظریں جُھکا کر گُفتگو کرتے، کھانے کے دوران سُنَّتیں بیان کرتے اور سب گھر والوں کو سُنَّتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دِلاتے۔ مدرسۃُ المدینہ کے طالبِ علم کی یہ مدنی بہار سُن کر مجھے اپنی بَد عملی پر نَدامت ہونے لگی، چُنانچہ میں نے ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے مدرسۃُ المدینہ میں داخلہ لینے کی نِیَّت کی اور اُسی سال سردار آباد (فیصل آباد) جا پہنچا اور مدرسۃُ المدینہ (فیضانِ مدینہ) مدینہ ٹاؤن میں داخلہ لے کر مدَنی ماحول کا فیضان پانے میں مَشْغُول ہو گیا۔ کچھ ہی عرصہ میں حیرت اَنگیز طور پر مجھ میں نُمایاں تبدیلی واقع ہونے لگی۔ آہستہ آہستہ میں بھی دعوتِ اسلامی کے مدَنی رنگ میں رنگتا چلا گیا، عمامہ شریف کا تاج ہر وقت میرے سر پر رہنے لگا، نمازِ پنجگانہ کا پابند بن گیا، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں بھی شرکت کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 1998ء میں مدرسۃُ المدینہ سے قرآنِ کریم حِفظ کرنے کی سَعادَت حاصل کی اور اس کے بعد جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لے کر عالِم کورس (درسِ نظامی) کرنے میں مَشْغُول ہو گیا۔ جامعۃُ المدینہ کے سُنَّتوں بھرے مدنی ماحول میں میرا کردار مزید اچھا ہو گیا، جہاں عِلْمِ دین کا اِکْتِساب ہوا، وہیں اپنے علم پر عمل کرنے، مدَنی قافلوں میں سفر کے ذریعے اسے دوسروں تک پہنچانے اور مدَنی کاموں کے ذریعے اِصلاحِ اُمَّت کا سنہری مَوقع بھی ہاتھ آیا۔ نیز شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر قادری عطاری بننے کا شرف بھی نصیب ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ

اَمیرِ اَہلسنّت سے درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کرچکا ہوں اور تادمِ تحریر تقریباً 4 سال سے جامعۃُ المدینہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت، مُصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مِشکاۃُ المصابیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سلام کے 11 مَدَنی پھول

❀ مسلمان سے مُلاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ❀ دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ❀ سلام میں پہل کرنا سُنّت ہے۔ ❀ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرّب ہے۔ ❀ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ص ۴۳۳) ❀ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت) ❀ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللّٰہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہوجائیں

گی۔اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہوجائیں گی ❀ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ❀ سَلام کا جواب فَوراً ❀ اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔ ❀ سَلام اور جَوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِشریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرْشاد مُشکبار ہے: ”جس نے مُجھ پر سو100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرْمِیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بَروزِ قِیَامَت شُہَدَاء کے ساتھ رکھے گا۔“ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، ج10 ص253 حدیث 17298)

کیوں کہوں بیکس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروروں درود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀

مَدَنی قافلے، مَدَنی اِنْعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے سچے عاشقِ رَسُول کی پہچان سے مُتَعَلِّق مَدَنی پھول پیش کرنے کی سَعادَت حاصِل کروں گا۔ عاشِقِ رَسُول ہونے کا دَعْویٰ تو بہت سے کرتے ہیں مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا واقعی ہم سچے عاشِق ہیں یا صِرْف زَبانی دَعْوے ہی کرتے ہیں۔ سب سے پہلے میں آپ کے عِشْقِ رَسُول اور جانثاری کا ایک واقعہ بیان کروں گا۔ اس کے بعد نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت سے مُتَعَلِّق قُرآنی آیات اور اَحادِیْثِ مُبارَکہ پیش کروں گا۔ اس کے بعد صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کے عِشْقِ رَسُول کے واقِعات اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی عَلامات کے ساتھ ساتھ ایک عاشِقِ رَسُول کو کیسا ہونا چاہیے؟ اِس حَوالے سے بھی مَدَنی پھول پیش کروں گا اور آخِر میں مِسْواک کی سُنّتیں اور آداب بھی بَیان کروں گا۔ آیئے پہلے ایک اِیْمان اَفْروز حِکایت سُنتے ہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا

صُلْحِ حُدَیْبِیہ کے سال قُریش نے حَضْرتِ سَیِّدُنا عُرْوَہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (جو اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے) شَہَنْشاہِ دو عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بھیجا، اُنہوں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب وضو فرماتے تو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے اس قدر تیزی سے بڑھتے کہ یُوں مَعْلُوم ہوتا جیسے ایک دُوسرے سے لڑ پڑیں گے۔ جب لُعابِ مُبارَک ڈالتے یا ناک صاف کرتے تو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے ہاتھوں میں لے کر (بطورِ تبرُّک) اپنے چہرے اور جِسْم پر مَل لیتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں کوئی حکم دیتے تو فوراً تَعْمِیل کرتے اور جب گفتگو فرماتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے خاموش رہتے اور اَزْرَاہِ تَعْظِیم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھتے۔

جب حَضْرتِ سَیِّدُنا عُرْوَہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَہْلِ مکہ کے پاس واپس گئے تو ان سے کہا: اے گروہِ قُریش! میں قَیْصَر و کِسْریٰ اور نَجّاشی کے دَرْباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خُدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ کی اُس کی قَوم میں ایسی شان وشوکت اور قَدْر و مَنْزِلَت نہیں دیکھی جیسی شان (حَضْرَت) محمد (مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اُن کے صَحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں دیکھی ہے۔[1]

جس وقت تھے خدمت میں اُن کی ابو بکر و عمر، عثمان و علی
اُس وقت رسولِ اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا

مَحبَّت رَسُول اَصْلِ اِیْمان ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اس بے مِثال جذبۂ عِشْقِ رَسُول کو سامنے رکھتے ہوئے ہر اُمَّتی پر حَق ہے کہ وہ مَحْبُوبِ دوجہاں، سَرورِ کَوْن و مَکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سچّی مَحبَّت پیدا کرے اور اپنی خواہشات، گھر بار، مال و اَسْباب، یہاں تک کہ اَوْلاد اور اپنی جان سے بھی بڑھ کر

[1] ... شفا، فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ، ۲/۳۸

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں بَسالے کیونکہ ان کی مَحَبَّت ہی ہمارے اِیمان کی بُنیاد ہے۔ چُنانچہ پارہ 10 سُورَۃُ التَّوبہ کی آیت نمبر 24 میں اِرْشادِ باری تعالٰی ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۴﴾

(پ۱۰، التوبۃ: ۲۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

صَدرُ الاَفاضِل حَضرتِ عَلّامہ مَولانا سَیِّد محمد نَعِیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: دِین کے مَحفُوظ رکھنے کے لئے دُنیا کی مَشَقَّت برداشت کرنا مُسلمان پر لازِم ہے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور اس کے رَسُول (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اطاعت کے مُقابل دُنیَوی تَعَلُّقات کچھ قابلِ اِلتِفات نہیں اور خُدا اور رَسُول کی مَحَبَّت اِیمان کی دَلیل ہے۔

مَعلُوم ہوا کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت ایک مُسلمان کیلئے اِیمان کی بُنیاد ہے۔ بلکہ مُسلمان کا اِیمان بھی اس وَقْت کامِل ہوتا ہے کہ جب وہ سَرْوَرِ کَونَین، رَحمتِ دارَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے عزیزوں اور قرابت داروں سے بھی بڑھ کر مَحْبُوب و عزیز جانے۔

مَحَبَّتِ رَسُوْل خُونی رِشْتوں سے بڑھ کر ہے

نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحِیْم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ** تم میں سے کوئی اس وَقْت تک مُؤمِن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والِد، اَوْلاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔[1]

سَرکارِ نامدار، مدینے کے تاجْدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فرمانِ مُبارَک کو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مکمّل طور پر اپنے اُوپر نافِذ کرر کھا تھا اور ان سچّے عاشِقانِ رَسُوْل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک ان کے جائیداد و مال اور اَہْل و عِیال سے بڑھ کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ کریم مَحْبُوب ہوگئی۔ ایک بار اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حَضْرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کسی نے سوال کیا کہ آپ لوگ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسی مَحَبَّت کرتے ہیں؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: **کَانَ وَاللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْ اَمْوَالِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاٰبَائِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَی الظَّمَاءِ**، خدا کی قسم! رَحْمتِ عالَم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں اپنے مال، اپنی اَوْلاد، ماں باپ اور سَخْت پیاس کے وَقْت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر مَحْبُوب ہیں۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حَضْرتِ علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے جب پوچھا گیا کہ آپ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کس قدر مَحَبَّت کرتے ہیں تو آپ نے قِیامت تک آنے

---

[1] ... بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول... الخ، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵

[2] ... شفا، القسم الثانی، الباب الاول، فصل فیما روی عن السلف والائمۃ، الجزء الثانی، ص ۲۲

والے مُسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ ہمارے نزدیک حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات ہمارے مال، اَوْلاد اور ماں باپ سے بڑھ کر مَحْبُوب تَرِیْن ہے۔ یقیناً مُؤمِنِ کامِل اور ایک عاشِقِ رَسُول کی یہی پہچان ہوتی ہے کہ اسے اپنے قَریبی رِشْتہ داروں، گھر والوں، بال بچوں اور اپنی جان سے بھی زیادہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت ہوتی ہے کیونکہ اپنی جان تو سب کو مَحْبُوب ہوتی ہے لیکن جو سچّے عاشِقِ رَسُول ہوتے ہیں وہ مَحْبُوب کے نام پر جان دینے سے بھی گُریز نہیں کرتے اور اپنی ذات پر اپنے حَبِیب کو مُقَدَّم جانتے ہیں۔

حَضْرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن ہِشَام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم رَسُولِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سَیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، حَضْرتِ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ مجھے میری جان کے عِلاوہ ہر چیز سے زِیادَہ مَحْبُوب ہیں۔ سَرْوَرِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قُدْرَت میں میری جان ہے جب تک میں تُمہارے نزدیک تُمہاری جان سے بھی زِیادَہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں اس وَقْت تک تُمہارا ایمان کامِل نہیں ہو سکتا۔ حضرتِ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زِیادَہ مَحْبُوب ہیں۔ اِس پر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے عُمر! اب (تُمہارا ایمان کامِل ہوا)[1]

محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمّل ہے

---

[1] ... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت... الخ، ۴/ ۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲

محمد کی غلامی ہے سَنَد آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی محبت آنِ ملّت شانِ ملّت ہے
محمد کی محبت روحِ ملّت جانِ ملّت ہے
محمد کی محبت خون کے رِشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دُنیوی قانون کے رِشتوں سے بالا ہے
محمد ہے متاعِ عالَمِ ایجاد سے پیارا
پدَر، مادر برادر مال جاں اولاد سے پیارا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ روشن اور دَرَخشندہ سِتارے جن کی چمک دَمک سے پورا عالَم جگمگا رہا ہے اُن کے دل مَحَبَّتِ رَسُوْل سے کس قدر روشن تھے، عِشْقِ رَسُوْل کی چاشنی اُن کی رَگ وجاں میں اِس قدر سَرایَت کر چکی تھی کہ اُنہیں مَحْبُوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی۔ یہ ایسے سچّے عاشِقانِ رَسُوْل تھے کہ اُنہوں نے عَمَلی طور پر عِشْقِ رَسُول میں نہ صِرْف اپنا مال ودَوْلت لُٹا دیا بلکہ حالتِ جنگ میں اپنی جانوں کی پَروا کئے بغیر سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حِفَاظَت کیلئے اپنی جان کی بازیاں بھی لگا دیں اور اپنے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ نازُنین کیلئے خُود کو ڈھال بنا کر کُفّار کی طَرف سے ہونے والے تیروں کے حَملے اپنے جِسموں پر سہتے ہوئے جامِ شَہادَت بھی نوش کیے۔ آیئے! جَنگِ اُحُد کے اُس خُونریز مَعْرِکے کے اَحوال سُنتے ہیں کہ جب اِسلام کے عَظِیْم مُجاہِدِیْن اپنی مَحْبُوب ہَستی کے دِفاع کے خاطِر اپنی جان کے نَذرانے پیش کرتے رہے، عِشْق اُنہیں

آزماتا رہا اور وہ وَفا شِعار سُرخرُو ہوتے رہے۔

غزوۂ اُحد کے جانثار صحابہ

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے جاں نِثارانہ جذبات کا ظُہُور سب سے زِیادہ غزوۂ اُحد میں ہوا، اس غزوہ میں ایک مقام پر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ صِرف سات اَنْصاری اور دو قریشی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رہ گئے۔ اس حالت میں کُفّار نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر گھیرا تنگ کر دیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان جاں نِثاروں سے مُخاطِب ہو کر فرمایا: جو اُن بَدبختوں کو ہم سے دُور ہٹائے گا اس کے لئے جنّت ہے۔ ایک اَنْصاری صحابی فوراً آگے بڑھے اور کُفّار سے لڑتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قُربان ہو گئے۔ اس طرح ایک ایک صحابی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنی جان قُربان کرتا جاتا، یہاں تک کہ یکے بعد دِیگرے ساتوں اَنْصاری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جامِ شہادت نوش کر گئے۔ [1]

حُسنِ یُوسف پہ کٹیں مِصر میں اَنگشتِ زَناں
سَر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مَردانِ عَرب
(حدائقِ بخشش، ص۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِنہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ اور حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن اَبی وَقّاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما بھی شامِل تھے جو اِنتہائی جاں نِثاری کے ساتھ کُفّارِ بَدْ اَطْوار سے نَبَرد آزما رہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا

[1] ... مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب غزوۃ احد، ص۹۸۹، حدیث: ۱۷۸۹، ملخصاً

سَعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُوْلِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے سامنے اپنا تَرْکش بکھیر دیا اور فرمایا کہ تیر پھینکو، میرے ماں باپ تُم پر قُربان۔ (1)

حَضْرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ غَزْوَۂ اُحد میں حَضْرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ڈھال لے کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے سَراپا ڈھال بنے ہوئے تھے، حَضْرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زَبَردَست تیر اَنداز کرنے والے تھے۔ اُس روز تو (آپ کے ہاتھوں) دو تین کمانیں بھی ٹوٹ گئیں، جب کوئی شَخْص تیروں سے بھرا تَرکش لے کر وہاں سے گُزرتا تو حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے: یہ تیر اَبُو طَلْحہ کے سامنے ڈال دو۔ حَضْرتِ اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گردن اُٹھا کر کُفّار کی طَرف دیکھتے تو حَضْرتِ سَیِّدُنا اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَرض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قُربان! گردن اُٹھا کر نہ دیکھیں، کہیں کوئی تیر نہ لگ جائے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قُربان ہونے کے لئے خادِم کا گلا مَوْجُود ہے۔ (2) حَضْرتِ سَیِّدُنا قَیْس بن اَبُو حازم فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ غَزْوَۂ اُحد میں پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِفاع کرتے کرتے حضرت اَبُو طَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ شَل ہو چُکا تھا۔ (3)

اس غَزْوہ میں حَضْرتِ سَیِّدُنا شَمّاس بن عُثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جاں نِثاری کا یہ عالَم تھا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دائیں بائیں جس طَرف بھی نَظر اُٹھا کر دیکھتے، اِنہیں تلوار کے ساتھ مَوْجُود پاتے، اُنہوں نے خُود کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ڈھال بنا رکھا تھا یہاں تک کہ زَخْموں سے چُور ہو کر

---

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم ... الخ، ۳/۳۷، حدیث: ۴۰۵۵

2 ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم ... الخ، ۳/۳۸، حدیث: ۴۰۶۴

3 ... بخاری، کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم ... الخ، ۳/۳۸، حدیث: ۴۰۶۳

ایک دن اور ایک رات کے بعد شہید ہو گئے۔[1]

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں

ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحبَّت کی عَلامات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کیسے سچّے عاشِقِ رَسُول تھے کہ دُشمنوں سے مُقابلے کے دَوران نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کس طَرح حِفاظَت کرتے، اپنے جِسموں پر تیروں کے وار سہتے اور بالآخر زَخموں سے چُور چُور ہو کر اپنی جان رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نِثار کر دیا کرتے۔ یقیناً یہ ان حَضَرات کے سچّے عاشِقِ رَسُول ہونے کی عَلامَت ہے۔

یاد رکھئے! مَحبُوب کے نام پر جان دینے کے علاوہ بھی مَحبَّت کی کچھ عَلامات ہیں جنہیں ایک عاشِقِ صَادِق کے عِشْق و مَحبَّت کی دَلیل سمجھا جاتا ہے نیز ان عَلامات کو دیکھ کر دوسروں کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ شَخْص فُلاں سے بے حد مَحبَّت کرتا ہے۔ مثلاً مَحبَّت کرنے والا ہر مُعامَلے میں اپنے مَحبُوب کی اِطاعَت کرتا ہے، ہر وَقْت اس کے ذِکْر سے اپنی زَبان تَر رکھتا ہے، اس کی پَسَنْد کو اپناتا اور جو چیز اسے ناپَسَنْد ہو اس سے دُور رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یقیناً ہر مُسلمان حُضُورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے پناہ عِشْق

---

[1] ... الطبقات الکبری، تذکرۃ شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ، ۳/ ۱۸۶، ملخصاً

کرتا ہے، لہٰذا عاشِقِ رَسُول کو چاہیے کہ وہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عَمَل اور ہر طرح سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعْظِیْم کرے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکرِ خَیْر سے ہر وَقْت اپنی زبان کو تَر رکھے۔ جس مُسلمان میں یہ عَلامتیں پائی جاتی ہیں وہ سچّا عاشِقِ رَسُول کہلاتا ہے۔ آیئے! مَحَبَّتِ رَسُول کی چَند عَلامَتوں کے بارے میں سُنتے ہیں اور اپنے اَندر عمل کا جذبہ بَیدار کرنے کی نِیَّت بھی کرتے ہیں۔

(1) اِطاعَت واِتّباع

مَحَبَّت کی اَوّلین عَلامَت مَحْبُوب کی اِطاعَت و اِتّباع ہے، اس لئے ہر اُمّتی پر حَق ہے کہ مَحْبُوبِ دوجہان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جس بات کا حکم اِرْشاد فرمادیا، اُس پر عمل پیرا ہو اور اس کی ذَرّہ بَرابر مُخالَفَت کا تَصَوُّر بھی ذِہْن میں نہ لائے۔ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں یہ عَلامَت بھی کامِل طور پر مَوْجُود تھی۔ وہ نُفُوسِ قُدْسِیہ ہر مُعامَلے میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِطاعَت و پَیْروی کِیا کرتے اور جو چیز حُضُور کو پَسَنْد ہوتی اُسے مَحْبُوب جانتے تھے۔

سرکار کی پسند اپنی پسند

حَضْرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دَرْزِی نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دَعْوت کی، میں بھی اس دعوت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک ہو گیا، دَرْزِی نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے روٹی، کدّو (لوکی شریف) اور گوشت کا سالن رکھا تو میں نے دیکھا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ برتن سے کدّو شریف تلاش کرکے تَناول فرمارہے ہیں (حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں) **فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمِیْذٍ** یعنی اس دن سے میں بھی

کَدّو شَرِیف کو پسند کرتا ہوں۔(بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲)

اسی طرح جس کام سے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ منع فرمادیتے تو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فوراً اسے ترک کردیا کرتے اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی غَیرِ مَوْجُودَگی میں بھی اس کام کو نہیں کرتے اگرچہ ان کا فائدہ کیوں نہ ہوتا جیسا کہ

حَضْرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ رَسُولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شَخْص کو دیکھا کہ وہ سونے کی اَنگوٹھی پہنے ہوئے ہے۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی نِکال کر پھینک دی اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ آگ کے اَنگارے کو اپنے ہاتھ میں ڈالے؟ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے تَشْرِیف لے جانے کے بعد لوگوں نے اس شَخْص سے کہا کہ تُو اپنی اَنگوٹھی اُٹھالے اور (اِس کو بیچ کر) اِس سے نَفْع حاصل کرلے۔ تو اس نے جَواب دیا کہ خُدا کی قسم! جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے اس اَنگوٹھی کو پھینک دیا تو اب میں اس اَنگوٹھی کو کبھی بھی نہیں اُٹھا سکتا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سِیْرت پر عَمَل کرتے ہوئے ہر مُعامَلے میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے فَرامین پر عمل اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے جن کاموں سے منع فرمایا ان سے بچنا چاہئے کیونکہ مَحَبَّت کا دَعْویٰ اُسی صُورت میں دُرُسْت ہوگا جب ہم حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع میں زِنْدَگی بَسر کریں گے۔ یقیناً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارَک زِنْدگی ہمارے لئے بہترین نُمونۂ عمل ہے۔ قُرآنِ پاک میں پارہ 21، سُورۃُ الاَحْزَاب کی آیت

---

[1]... مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، ۲/۴۸۱، حدیث: ۴۳۸۵

نمبر 21 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رَسُوْلُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سَیِّد محمد نَعِیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ان کا اَچّھی طرح اِتّباع کرو اور دِینِ الٰہی کی مدد کرو اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ نہ چھوڑو اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر حَکِیمُ الْاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان "نورُ الْعِرفان" میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: مَعْلُوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِنْدَگی شَرِیف سارے انسانوں کے لیے نُمونہ ہے جس میں زِنْدگی کا کوئی شُعْبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بھی مَطْلَب ہو سکتا ہے کہ رَبّ (تَعالٰی) نے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی زِنْدَگی شریف کو اپنی قُدْرَت کا نُمونہ بنایا۔ کاریگر نُمونہ پر اپنا سارا زورِ صَنْعَت صَرف کر دیتا ہے۔ مَعْلُوم ہوا کہ کامیاب زِنْدگی وہی ہے جو ان کے نَقْشِ قَدَم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مَرنا، سونا، جاگنا حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے نَقْشِ قَدَم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔ (نور العرفان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۲۱، ص ۶۷۱)

سرکارِ مدینہ، قَرارِ قَلْب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جس نے میری سُنَّت کو زِنْدہ کیا اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع، ۴/ ۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۷)

سُنَّت زندہ کرنے کا ثواب

نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ سَیِّدُنا بلال بن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: جان لو! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کی: یا رَسُولَ اللہ کیا جان لوں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوبارہ اسی طرح فرمایا: اے بلال جان لو! عَرض کی: یا رَسُولَ اللہ کیا جان لوں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ اَحْیَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا** یعنی جس نے میری ایسی سُنَّت کو زِندہ کیا جو میرے بعد مِٹ چکی تھی (یعنی اس پر عمل تَرک کیا جاچکا تھا) تو اسے ان تمام لوگوں کے اَجْر کے بَرابر ثواب ملے گا جو اس سُنَّت پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی اور جس نے کسی بِدْعَتِ سَیِّئَہ (بُری بدعت) کو رَواج دیا جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ناپسند فرماتے ہیں تو اس پر ان تمام لوگوں کے گُناہوں کے بَرابر گناہ ہے جو اس بِدْعَتِ سَیِّئَہ پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گُناہ میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ واجتناب البدع، ۴/۳۰۹، حدیث: ۲۶۸۶)

سُنَّت کو زِندہ کرنے کا مَطْلَب

حضرتِ علّامہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی مذکورہ حدیث کے اس حصّے "مَنْ اَحْیَا سُنَّةً یعنی جس نے میری سُنَّت کو زِندہ کیا" کے تَحْت فرماتے ہیں: "سُنَّت کو زِندہ کرنے سے مُراد اپنے قَول و عمل کے ذَرِیعے اس سُنَّت کی اِشاعَت وتَشْہِیر کرنا ہے۔" حدیثِ پاک کے اس حِصّے "قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ یعنی جو میرے بعد مِٹ چکی تھی" کی تَشْرِیح میں اِمام ابنُ المَلِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول نَقْل فرماتے ہیں: "اس سے مُراد یہ ہے کہ اس سُنَّت پر عمل کو چھوڑ دیا گیا ہو، تو میرے بعد جس نے اس سُنَّت کو اپنے عمل کے

ذَریعے یا دوسروں کو اس پر عمل کی ترغیب کے ذَرِیعے زِندہ کیا تو اس کے لیے ان لوگوں کی مِثْل پُورا پُورا اَجْر ہے جو بھی اس سُنَّت پر عمل کرے۔" (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/ ۴۱۴، تحت الحدیث: ۱۶۸)

اِتّباعِ رَسُول اور اَمیرِ اہلسنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی پیارے آقا مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کا دَم بھرتے ہیں تو دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اِتّباع نِہایت ضَروری ہے۔ سُنّتوں کو زِندہ کرنے اور سُنّتوں کے عامِل بنے رہنے کیلئے کسی ایسے عاشِقِ صادِق کی صُحْبت اِخْتیار کرنی ہوگی جو نہ صِرْف خُود سُنّتوں کا پیکر ہو بلکہ دوسروں کو بھی راہِ سُنَّت پر چلا کر مَنْزِلِ عِشْق تک پہنچادے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَوْجُودہ دَور میں شَیْخِ طَریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حَضْرتِ علّامہ مولانا اَبُو بلال محمد اِلْیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات میں اِتّباعِ رَسُول اور اِحْیائے سُنَّت کا جو عَظِیْم جَذبہ ہے وہ اپنی مِثال آپ ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صِرف خود سُنّتوں پر عمل کرتے ہیں بلکہ دیگر مُسلمانوں کو بھی اِتّباعِ سُنَّت کے زیور سے آراستہ کرنے میں ہمہ تَن مَصْرُوف عمل ہیں۔ یہی وَجہ ہے کہ اِتّباعِ سُنَّت کے سانچے میں سَر تا پاڈَھلی ہوئی آپ کی شَخْصِیَّت کو دیکھ کر لاکھوں افراد مُتاثِّر ہوئے اور اس کے نتیجے میں سَر پر عَمامہ کا تاج، چہرے پر داڑھی شَریف اور بدن پہ سُنّتوں بھرا لباس سَجا کر نہ صِرف عاشِقانِ رَسُول کی صَف میں شامِل ہوگئے بلکہ نَماز، روزے اور شَرْعی اَحْکامات کے پابند بھی بن گئے۔ اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بَسا اَوْقات ایسی ایسی سُنّتوں پر عمل کر لیتے ہیں کہ دیکھنے والے حَیْران رہ جاتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِتّباعِ سُنَّت کی نِیَّت سے کبھی فَرش پر لیٹتے ہیں تو کبھی چٹائی

پر۔ آپ نے اپنے سونے کے لئے نہ تو اپنے گھر میں کوئی گدیلا رکھا ہے نہ ہی پلنگ، البتّہ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور وہاں اگر سونے کی نوبت آتی ہے تو میزبان جس قسم کا بچھونا پیش کرتا ہے اسی پر آرام فرمالیتے ہیں۔ اس میں بھی اِتّباعِ سُنّت ہی کی جلوہ نُمائی ہے کیونکہ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی بچھونے میں عَیب نہیں نکالا۔[1]

اَلْغَرَض آپ کے شب و روز کے مَعْمُولات میں اِتّباعِ رَسُول کی ہی جھلک نظر آتی ہے جو کہ یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے والہانہ عِشْق و مَحَبَّت کی دَلیل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدَقے ہمیں بھی اپنے حَبِیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایسی ہی سچی مَحَبَّت اور اُن کی اِطاعت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) تعظیم و تکریم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحْبُوب کی اِطاعت و پیروی کے عِلاوہ مَحَبَّت کی ایک بہت بڑی عَلامت مَحْبُوب کی تَعْظِیم و تکْرِیم کرنا بھی ہے۔ نہ صرف یہ مَحَبَّت کی عَلامت ہے بلکہ اس کا لازِمی حِصّہ بھی ہے جِس کے بغیر مَحَبَّت کا دَعْویٰ سراسر جھوٹا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو شَخْص کسی سے مَحَبَّت کرتا ہے وہ خُود بھی اس کی تَعْظِیم کرتا ہے اور دوسروں سے بھی اِسی کی تَوَقُّع رکھتا ہے حتّٰی کہ اگر کوئی شَخْص اس کے مَحْبُوب کی بے اَدَبی و توہین کر بیٹھے تو وہ مُضْطَرِب (بے چین) ہو جاتا ہے۔ یہ تو عام مَحْبُوب کی بات ہے جبکہ

---

[1] ...وسائل الوصول، الباب الثالث، الفصل الثانی فی صفۃ فراشہ... الخ، ص ۱۲۳

سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو کائنات کے ساتھ ساتھ خُود خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے بھی مَحْبُوب ہیں اِسی لئے اُن کی تَعْظِیْم و تَوْقِیْر کا حکم خُود اللہ تَبَارَکَ و تَعَالٰی نے دیا ہے۔ چُنانچہ پارہ 26، سُورۃُ الفتح کی آیت نمبر 8 اور 9 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ(۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا(۹) (پ ۲۶، الفتح: ۸،۹)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضِر و نَاظِر اور خُوشی اور ڈر سُناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رَسُول پر اِیْمان لاؤ اور رَسُول کی تَعْظِیْم و تَوْقِیْر کرو اور صُبْح و شام اللہ کی پاکی بولو۔

ایک اور مَقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے حَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعْظِیْم کرنے والوں کی فَلاح و کامرانی کا اس طرح اِعْلان فرماتا ہے، چُنانچہ پارہ 9، سُورۃُ الاَعراف کی آیت نمبر 157 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۱۵۷)

(پ ۹، الاعراف: ۱۵۷)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر اِیْمان لائیں اور اس کی تَعْظِیْم کریں اور اُسے مدد دیں اور اس نُور کی پَیْرَوی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

آقا کا نام نہیں مٹاؤں گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچّے عاشِقانِ رسول یعنی صحابۂ کرام

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں مَحَبَّت کی یہ عَلَامَت بھی کامِل تھی۔یہی وجہ ہے کہ وہ تمام حضرات آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بے حد تَعْظِیْم کیا کرتے تھے۔حُدیبیہ میں صُلْح نامہ لکھتے وقت حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جس والہانہ اَنداز میں سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی بے پناہ مَحَبَّت اور تَعْظِیْمِ رَسُول کا اِظْہار کیا وہ بھی اپنی مِثال آپ ہے۔چُنانچہ جب رَسُولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور قُرَیْش کے نُمائندے سُہَیْل بِن عَمْرو کے درمیان صُلْح کی شَرائِط پر اِتِّفاق ہو گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُعاہَدہ کی دَستاوِیز لکھنے کے لئے حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بُلایا اور اِرْشاد فرمایا: لکھو "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" اس پر سُہَیْل نے کہا کہ ہم اسے نہیں جانتے آپ "بِاسْمِكَ اللّٰھُمَّ" لکھئے۔ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہی اَلْفاظ لکھ دیئے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لکھو: ھٰذَا مَا صَالَحَ عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سُھَیْلَ بْنَ عَمْرٍو یعنی یہ وہ شَرائط ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رَسُول حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُہَیْل بن عَمْرو کے ساتھ صُلْح ہو چکی ہے۔اس پر بھی سُہَیْل کہنے لگا کہ رَسُوْلُ اللہ کے اَلْفاظ نہ لکھئے کیونکہ اگر ہمیں آپ کی رِسالت پر یقین ہوتا تو پھر ہمارے اور آپ کے دَرْمیان کوئی جھگڑا ہی نہ ہوتا، آپ ایسا کیجئے کہ اس کے بَجائے صِرْف اپنا اور اپنے والد کا نام لکھ دیجئے۔رَسُولِ اَکْرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی یہ بات بھی قَبول فرمائی اور حَضْرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ رَسُوْلُ اللہ کے اَلْفاظ مِٹا دو۔ لیکن قُربان جایئے حَضْرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عِشْقِ رسول پر کہ عرض کرنے لگے یا رَسُوْلَ اللہ میں آپ کے نامِ مُبارَک کو ہرگز نہیں مِٹا سکتا۔ بالآخر نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نے خُود ہی رَسُوْلُ اللہ کی جگہ محمّد بن عبدُ اللہ لکھ دیا۔[1]

آنکھوں کا تارا نامِ محمد	دل کا اُجالا نامِ محمد
پوچھے گا مولا لایا ہے کیا کیا	میں یہ کہوں گا نامِ محمد
اپنے رضا کے قربان جاؤں	جس نے سکھایا نامِ محمد
اپنے جمیلِ رضوی کے دل میں	آ جا سما جا نامِ محمد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے کو سُن کر کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ **اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب** یعنی حکم اَدَب پر بھی فَوقیت رکھتا ہے، تو حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی تَعْمِیل نہیں کی اور نامِ اَقْدس مِٹانے سے انکار کر دیا۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں ایسا سوچنا بھی گُستاخی و بے اَدَبی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نامِ مُبارَک کو نہ مٹانے میں بھی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَعْظِیم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عِشْق و مَحَبَّت کی دلیل ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گوارا نہیں کِیا کہ میں اپنے ہاتھوں سے اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نامِ اَقْدس کو مِٹاؤں۔ اس سے ہمیں یہ دَرْس بھی ملتا ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نامِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لکھنے کے بعد اسے مِٹانے کو بے اَدَبی سمجھا تو جو لوگ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام لکھنے کے بعد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لکھنے کے بجائے صِرف "ص" یا "صَلْعَم" لکھنے پر اِکْتِفا کرتے

---

[1] ... الکامل فی التاریخ، ذکر عمرۃ الحدیبیۃ، ۲/۸۹، ملخصاً

ہیں انہیں بھی اس سے بچنا چاہیے کہ یہ بھی بے اَدَبی ہے، اس کے بجائے پورا دُرُودِ پاک یعنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ لکھنا چاہیے۔

امامِ اَہلسُنَّت، عاشقِ ماہِ رِسالت مولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خِدمت میں اِستِفتاء (سوال) پیش ہوا۔ مُستَفتِی (سوال کرنے والے) نے سوال میں "صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ" کی جگہ "صَلْعَم" لکھ دیا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے تَنْبِیْہ کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا۔ سوال میں "صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ" کی جگہ "صَلْعَم" لکھا ہے اور یہ سَخْت ناجائز ہے۔ یہ بَلا عوام تو عوام ۱۴ ویں صدی کے بڑے بڑے اکابِر و فُحُول کہلانے والوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے، کوئی "صَلعَم" لکھتا ہے۔ کوئی "صللم" کوئی فقط "ص" کوئی "عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام" کے بدلے "عَم" یا "ع م" ایک ذَرّہ سیاہی یا ایک اُنگل کاغذ یا ایک سیکنڈ وَقت بچانے کے لیے کیسی کیسی عَظِیم بَرَکات سے دُور پڑتے اور مَحرومی و بے نصیبی کا شکار ہوتے ہیں۔ (فتاوی افریقہ، ص ۵۰ بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3) کثرتِ ذِکْر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَحَبَّت کی عَلامَتوں میں سے ایک عَلامَت یہ بھی ہے کہ عاشِقِ صادِق جس سے مَحَبَّت کرتا ہے، بات بات پر اس کا ذِکْر کرتا ہے کیونکہ اسے مَحْبُوب کے ذِکْر سے لَذت ملتی ہے۔ ایک روایت میں ہے: مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ، یعنی جو شخص کسی سے مَحَبَّت کرتا ہے اس کا ذِکْر کثرت

سے کرتا ہے۔[1] چونکہ ہمارے عِشْق و مَحَبَّت کا مَرْکز سَرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی ذاتِ مُبارَکہ ہے اس لئے ہمیں کثرت سے اُن کا ذکر کرنا چاہئے۔ ذِکْرِ رَسُول وہ بابرکت وَظِیْفہ ہے جس میں عُشّاق کے دلوں کی تسکین بھی ہے، اِظْہارِ مَحَبّت بھی ہے اور نیکیوں کا خزانہ بھی۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ محبوبِ دوجہاں، سَرورِ کَوْن و مَکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ طیبّہ پر زِیادہ سے زِیادہ دُرُود و سَلام پڑھا جائے۔

مُحَقِّق عَلَی الاِطلاق حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُ الْحَق مُحدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: جب بندۂ مومن ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس بار رَحمت بھیجتا ہے، (دس گُناہ مٹاتا ہے) دس دَرَجات بُلند کرتا ہے، دس نیکیاں عطا فرماتا ہے، دس غلام آزاد کرنے کا ثواب اور بیس غَزوات میں شُمولیّت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ دُرُودِ پاک سببِ قَبولیّتِ دُعا ہے، اِس کے پڑھنے سے شَفاعَتِ مصطفٰے واجب ہو جاتی ہے۔ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بابِ جنَّت پر قُرب نصیب ہو گا، دُرُودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لئے کافی ہے، دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفّارہ ہے، صَدقے کا قائم مَقام بلکہ صَدقے سے بھی اَفْضل ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی کس قدر خُوش نصیبی کی بات ہے کہ ہم گُناہگاروں کے دامن اُس مَحْبُوب کی مَحَبَّت سے مالا مال ہیں جن کی نہ صِرف ذات بابَرَکت ہے بلکہ ان کا ذِکْر بھی دُنیا و آخرت کی سَعادَت مَنْدیوں کا مَجْمُوعہ ہے، اُس شخص کی خُوش بَخْتی کی کوئی اِنْتہا نہیں جس کا دل یادِ مُصْطَفٰے اور زبان ذکرِ مُصْطَفٰے میں مَشْغول رہتی ہو اور ذِکْرِ محبوب کی لَذت نے اسے ساری دُنیا کی محبتوں سے بے

---

[1] ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الاول فی الذکر وفضیلتہ، ۱/۲۱۷، حدیث: ۱۸۲۵

[2] ... جذب القلوب، ص ۲۲۹

نیاز کر دیا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی نے 72 مدنی انعامات میں میں سے مدنی اِنعام نمبر 5 میں روزانہ کم از کم 313 مرتبہ دُرُودِ پاک کے ذریعے ذِکرِ مُصطفٰے کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ ہمیں بھی اس مدنی انعام پر عمل کے ذریعے سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات پر خُوب خُوب دُرُود وسلام کے گجرے نچھاور کرنے چاہئیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقِ رَسُول کو کیسا ہونا چاہیے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک سچّے عاشقِ رسول کیلئے اِنتہائی ضَروری ہے کہ وہ ہر ہر مُعاملے میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَقْوال واَفْعال کی پیروی کرے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کرے، ہر طرح سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابۂ کِرام، اَزْواجِ مُطَہَّرات، اَہْلِ بیتِ اَطْہار رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی تَعْظِیم کو لازم سمجھے اور شہر مدینہ، مسجدِ نبوی زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا، قبرِ اَنْور اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آثارِ شریفہ کی تَعْظِیم وتَوْقیر اور ان کے اَدَب واِحْترام کو ضَروری جانے۔ ہر وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکْر شریف سے اپنی زبان کو تَر رکھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں سے دوستی اور دُشمنوں سے دُشمنی رکھے۔ ان نِشانیوں کے علاوہ اپنے کردار کو بہتر بنانے کیلئے ایک سچّے عاشقِ

رَسُول کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ پانچوں نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے والا، فُحُش وبد کلامی سے بچنے والا، اپنی زبان کی حِفاظَت کرنے والا، دوسروں کی بھلائی چاہنے والا ، لڑائی جھگڑے سے بچنے والا، لوگوں میں صُلح کروانے والا، مُصِیبت پر صَبر کرنے والا، جھوٹ، غیبت چُغلی، کینہ، حَسَد وغیرہ بُرائیوں سے بچنے والا، الغرض چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرنے والا اور ہر ایک گُناہ سے بچنے والا ہونا چاہئے۔ وہ کس قسم کا عاشقِ رسول ہے جو دن رات اللہ عزوجل اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانیوں میں بسر کرتا ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاری قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ چوٹ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں، پھبتیاں بھی کَسیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں، فلم بینی کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
بد نگاہی کریں، بد کلامی کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بدلگام	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
عَہد توڑا کریں، جھوٹ بولا کریں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
جو ستاتے رہیں دل دُکھاتے رہیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
داڑھیاں جو مُنڈائیں کریں غیبتیں	اُن کو کس نے کہا؟ عاشِقانِ رسول
کاش ! عطّار کا طیبہ میں خاتِمہ	ہو کرو یہ دعا عاشِقانِ رسول

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایسا عاشقِ صادِق بنادے کہ جو بھی ہمارے حُلیے اور کردار کو دیکھے تو کہہ اُٹھے کہ وہ دیکھو سچّا عاشقِ رسول جارہا ہے۔ اے کاش! ہماری پہچان ہی عاشقِ رَسُول کے نام سے ہو جائے تو اس سے بڑھ کر سَعادَت کی بات اور کیا ہو گی۔

فَنا اِتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں

جو مجھ کو دیکھ لے اس کو تیرا دِیدار ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سچّے عاشقانِ رَسُول کی پہچان کے حوالے سے مدنی پھول سُننے کی سَعادَت حاصل کی۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے اِنتہا مَحَبَّت کے بارے میں سُنا کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ وضو فرماتے تو صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ کے جِسمِ اقدس سے مَس (چُھوجانے والے) وضو کے پانی کو حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے سَبْقَت لے جانے کی کوشش کرتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی فوراً تعمیل کرتے، آپ کے سامنے نِہایت اَدَب واِحْترام کے ساتھ بیٹھتے کبھی آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جس مَجْلِس میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکرِ خَیر کیا جارہا ہو اِنتہائی اَدَب واِحْترام کے ساتھ آپ کا ذِکرِ خَیر سُننا چاہیے۔ اس کے بعد ہم نے قرآنِ پاک کی آیت اور احادیثِ مبارکہ سُنیں جن سے مَعْلُوم ہوا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت ایمانِ کامل کیلئے شرط ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت خُونی رِشتہ داروں اور اپنی جان ومال سے بھی عزیز ہونی چاہیے۔ صِرف زَبان کی حد تک مَحَبَّتِ رَسُول کا دعویٰ نہیں ہونا چاہیے بلکہ عملاً سچی اور حقیقی مَحَبَّت ہونی چاہیے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایسے سچے عاشِقانِ رَسُول تھے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنی جان تک لُٹادیا کرتے تھے۔ اے کاش! ہمیں بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی مَحَبَّت نصیب ہو جائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نامُوس کی خاطِر جان ومال لُٹانے والے بن جائیں۔ پھر ہم نے سُنا کہ ایک عاشِقِ صادِق میں کیا کیا نشانیاں ہوتی ہیں۔ ان علامتوں میں سے ایک علامت اطاعتِ رسول ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں مَحَبَّت کی یہ علامت بھی کامل طور پر موجود تھی، یہ حضرات ہر ہر مُعاملے میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پَیرْوی کو لازِم جانتے تھے، یہاں تک کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جس کام کو کیا اور اسے کرنے کا حکم نہیں دیا یہ نُفُوسِ قُدْسِیّہ عِشْقِ و مَحَبَّت میں اس کام کو بھی سَعادَت سمجھتے ہوئے بجالاتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنّتوں کو چھوڑ کر مَغْرِبی تہذیب کے دِلْدَادہ بنے پھرتے ہیں حالانکہ سُنّت میں حکمت اور ہمارے لیے باعثِ رَحْمت ہے۔ اِس پُر فِتَن دَوْر میں طرح طرح کی سُنّتیں سیکھنے اور عمل کا جَذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نِعْمت سے کم نہیں، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سَفر کی بَرَکت سے خُوب خُوب سُنّتیں سیکھ کر عمل کا جَذبہ پاسکتے ہیں۔ پھر ہم نے مَحَبَّت کی ایک اور علامت تَعْظِیمِ رَسُول کے مُتَعَلِّق سُنا کہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بے حد تَعْظِیم کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں سُنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ نے تَعْظِیْمًا رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نامِ مُبارَک مٹانے سے انکار کر دیا۔اس کے بعد ہم نے ذِکرِ مُصطفٰے کے بارے میں سُنا کہ یہ بھی مَحَبَّت کی علامتوں میں سے ایک اَہَم علامت ہے کیونکہ جو جس سے مَحَبَّت کرتا ہے تو ہر بات میں اس کا تذکرہ کرتا ہے، اگر ہم بھی عشقِ رَسُول کا دَم بھرتے ہیں تو زِیادہ سے زِیادہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکرِ خَیر کرنا چاہیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ عادات کا تذکرہ کرنا چاہیے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابَرَکات پر بکثرت دُرُود و سلام پڑھنا چاہیے۔اس کے علاوہ جس طرح ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زندگی گُزاری، اسی طرح ہمیں بھی نہ صِرف خُود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقے پر چلتے ہوئے سچے عاشِقِ رَسُول ہونے کا ثُبُوت دینا چاہیے بلکہ اپنی اَوْلاد کے دلوں میں بھی مَحَبَّتِ رسول پیدا کرنی چاہیے

مرحبا! ماہِ ربیع الاول کا ہِلال چمک چکا ہے، سبحان اللہ

ربیعُ الاول اُمیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قَبولیَّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

خدا نے ناخُدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی

جہاں میں جشنِ صبحِ عید کا سامان ہوتا تھا
اُدھر شیطان تنہا اپنی ناکامی پہ روتا تھا

صدا ہاتف نے دی اے ساکنانِ خِطّۂ ہستی!
ہوئی جاتی ہے پھر آباد یہ اُجڑی ہوئی بستی

مبارَک باد ہے ان کیلئے جو ظلم سہتے ہیں
کہیں جن کو اماں ملتی نہیں برباد رہتے ہیں

مبارک باد بیواؤں کی حسرت زا نگاہوں کو
اثر بخشا گیا نالوں کو فریادوں کو آہوں کو

ضعیفوں بیکسوں آفت نصیبوں کو مبارَک ہو
یتیموں کو غلاموں کو غریبوں کو مبارک ہو

مبارَک ٹھوکریں کھا کھا کے پَیہم گرنے والوں کو
مبارَک دشتِ غُربت میں بھٹکتے پھرنے والوں کو

مبارَک ہو کہ دَورِ راحت و آرام آ پہنچا	نَجاتِ دائمی کی شکل میں اسلام آ پہنچا
مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے	جنابِ رَحمۃٌ لِّلعٰلمیں تشریف لے آئے
بَصَد انداز یکتائی بَغایَت شانِ زیبائی	امیں بن کر امانت آمِنہ کی گود میں آئی

سرکار کی آمد مرحبا! سردار کی آمد مرحبا! سالار کی آمد مرحبا!

مختار کی آمد مرحبا! منٹھار کی آمد مرحبا! دلدار کی آمد مرحبا!

غمخوار کی آمد مرحبا! تاجدار کی آمد مرحبا! شاندار کی آمد مرحبا!

شہریار کی آمد مرحبا! شہِ ابرار کی آمد مرحبا! حضور کی آمد مرحبا!

مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ابھی تک 25 جھنڈے یا 12 جھنڈے نہیں لگائے تو ہمت کر کے بارہویں تک بلکہ پورا ماہِ نور ہی اپنی مسجد، گھر، دکان، کارخانہ وغیرہ پر دعوتِ اسلامی کا فیضانِ رضا، فیضانِ غوثُ الوری اور فیضانِ گنبدِ خضرا سے مالا مال جھنڈا لگانے کی نیت کر لیجئے اور یاد رکھئے! جھنڈے سائیکل، اسکوٹر، کار، بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالروں، ٹیکسیوں، رِکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ سب پر اپنے پلے سے لگانے ہیں۔

نبی کا جھنڈا لے کر نکلو دنیا پر چھا جاؤ

نبی کا جھنڈا امن کا جھنڈا ہر گھر میں لہراؤ

❀ اے عاشقانِ میلاد! اپنے گھر پر 12 جھالروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے اور اپنی مسجد و محلے میں بھی 12 دن تک خوب خوب چراغاں کیجئے۔

❀ اے عاشقانِ میلاد! سب عاشقانِ رسول کو جشنِ ولادت کی خوشیاں کس طرح منانی چاہئیں، اس کے لئے امیرِ اہلسنّت کا پیارا پیارا رسالہ "صبحِ بہاراں" سب تک پہنچایئے، گھر گھر، دکان دکان، دفتر دفتر اسے تقسیم کیجئے۔

❀ اے عاشقانِ میلاد! اس عیدوں کی عید کے موقع پر استعمال کی ہر چیز نئی لینی ہے۔ سفید لباس، عمامہ، سر بند، ٹوپی، سر پر اوڑھنے کی سفید چادر، کتھئی چادر، مسواک، جیب کا رومال، چپل، تسبیح، عطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، قافلہ پیڈ وغیرہ۔ اپنے استعمال کی ہر چیز ممکنہ صورت میں نئی لینی ہے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صبح شبِ ولادت

❀ اے عاشقانِ میلاد! بارہویں شب دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ میلاد میں گزارنا ہے اور یہ بھی نیت کر لیجئے کہ 12 ربیع الاوّل کو روزہ رکھ کر سبز پرچم اٹھائے، جلوسِ میلاد میں بھی شرکت کروں گا۔ ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

پیارے آقا، بارہویں والے مصطفی، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد منانے کی کیا برکتیں ہیں، جشنِ ولادت منانے کی نیتیں کیا ہونی چاہئیں اس کے علاوہ بہت سے رنگ برنگے مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "صبحِ بہاراں" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدرسۃ المدینہ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے مَدَنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں بھی بچپن ہی سے سچے عاشقانِ رسول کی صَفوں میں شامل ہو کر سُنّتوں کے عامل بن جائیں تو پریشان ہونے کی قَطعاً ضَرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مَدَنی مُنّوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنین) اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے مدرسۃُ المدینہ (للبنات) قائم ہیں۔ جن میں تَجْوِید و قرأت کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھایا جاتا ہے۔ اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔ قُرآنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک ہر مُسلمان کے لیے ہدایت کا سَرچشمہ بھی ہے۔ اس پر عمل کرنا دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے، لیکن یاد رکھئے! عمل کرنے کے لیے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور سمجھنا ضَروری ہے لیکن اَفسوس صَد اَفسوس! کہ ہماری اَکثریّت قُرآنِ پاک کو پڑھنے، سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے بَتدریج دُور ہوتی جارہی ہے۔ حالانکہ اس کی تعلیم کے بارے میں پیارے مُعَلِّمِ کائنات، فَخرِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ۔** یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قُرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (صحیح البخاری، الحدیث: ۵۰۲۷، ج۳، ص۴۱۰) قرآنِ کریم کس قدر سیکھنا ضَروری ہے اس کے مُتَعَلِّق سیّدی اعلیٰ حضرت اِرشاد فرماتے ہیں: اتنی تَجوید (سیکھنا) کہ ہر حَرف دوسرے حَرف سے صحیح مُمتاز ہو فَرضِ عَین ہے۔ بغیر اس کے نماز قَطعاً باطل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ج۳، ص۲۵۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت

ہزاروں مَدارِس بنام مدرسۃُ المدینہ اس مدنی کام کے لیے کوشاں ہیں ۔ تادمِ بیان صِرف پاکستان میں برائے حِفظ وناظِرہ 2 ہزار سے زائد مدرسۃُ المدینہ (لِلبَنِین وَلِلبَنَات) چل رہے ہیں جن میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کی کُل تعداد 1 لاکھ سے زیادہ ہے، آپ سے بھی مَدَنی اِلتِجاء ہے کہ اپنے مدنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو تجوید و قرأت کے ساتھ قُرآنِ پاک کی تعلیم دلوانے، ان کی اَخلاقی تربیَّت کے ذَریعے انہیں نیک بنانے اور اسے اپنے لیے صَدَقۂ جارِیہ بنانے کیلئے مدرسۃُ المدینہ میں داخل کروادیجئے۔

عطاہو شوق مَولیٰ مَدرَسے میں آنے جانے کا

خُدایا ذَوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور ہمارے اَہل و عِیال کو صحیح معنوں میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے، اپنے خوف سے رونے، اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق میں تڑپنے، بے اَدَبوں کی صُحبت سے دُور رہنے اور عاشقانِ رَسُول کی صُحبت میں اُٹھنے بیٹھنے کی سَعادَت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِی الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں حِصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُرفِتَن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہر جگہ عشقِ رسول کی شَمع جلانے میں مَصروف ہے۔ لہٰذا آپ بھی خوفِ خُدا کی عادت اپنانے، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت جگانے، سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے، خود کو فَرائض وواجبات، سُنَن و مُستَحَبّات کا پابند

بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام چوک درس دینا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، نیکیوں میں رَغْبَت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہْن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا اَجْر وثَواب کا کام ہے۔

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ حدیث ۱۴۴۶۶) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: "اللہ تَعَالٰی اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔" (سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام ابُو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوَندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جَزا کیا ہے؟ اللہ تَبَارَکَ و تعالٰی نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔ (مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے نیکی کی دعوت دینے کے کس قَدر فَضائل ہیں، چوک

دَرس بھی مُسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے اور عِلمِ دِین سِکھانے کا اَہم ذَرِیعہ ہے کہ لوگ بازاروں میں بیٹھے بدنگاہی، فُضُول باتوں اور طرح طرح کے گناہوں میں مَشْغُول ہوسکتے ہیں، بعض اوقات چوک دَرس میں شرکت کی بَرَکت سے ان کی زِندگی میں ایسا مَدَنی اِنْقلاب برپا ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی گناہوں بھری زِندگی سے توبہ کرکے نیکیوں کی راہ پر گامزن ہوجاتے ہیں۔ آیئے اس ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

عَیّاش نوجوان

زم زم نگر، حیدرآباد (بابُ الاِسلام سندھ) کے علاقے محبوب ٹاؤن میں مُقیم اسلامی بھائی اپنی خزاں رَسِیدہ زندگی میں بہار آنے کا تذکرہ کچھ یوں کرتے ہیں کہ: میں ایک عَیّاش نوجوان تھا۔ بُرائیوں کی دَلْدَل میں اس قدر دَھنس چُکا تھا کہ شراب نوشی جیسی عادتِ بد میں گرفتار ہوگیا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائی نے شَفْقَت بھرے اَنْداز میں چوک دَرس میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں ان کی دعوت قَبول کرتے ہوئے سُنَّتوں بھرے درس میں شریک ہوگیا۔ درس کے پُرتاثیر الفاظ نے میرے دل کی دُنیا ہی بدل ڈالی۔ رَفْتہ رَفْتہ اسلامی بھائیوں کی اِنْفرادی کوشش کی بَرَکت سے مدنی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔ عاشِقانِ مصطفےٰ کی صُحْبت کی بَرَکت سے ماہِ رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کے تربیتی اعتکاف کی سعادت ملی۔ علمِ دین سیکھنے کو ملا، اچھے لوگوں کی صحبت کیا ملی دل کی سیاہی دھلنے لگی۔ نماز سے کوسوں دور بھاگنے والا شخص مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز اَدا کرنے والا بن گیا۔ شراب کی مَستی میں مَست رہنے والا عشقِ مُصطفےٰ میں تڑپنے والا بن گیا۔ مہکے مہکے مدنی ماحول کی پُربہار فِضاؤں میں ایسا ذِہن بنا کہ میں مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا اور

مجھے شراب نوشی اور گُناہوں کی دیگر نحوستوں سے نَجات مل گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشہ بزم جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(اِبنِ عَساکِر ج۹، ص ۳۴۳)

زمانے بھر میں مچادیں گے دُھوم سُنَّت کی
اگر کرم نے ترے ساتھ دیدیا یارَبّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے مسواک سے مُتَعَلِّق چند مدنی پھول پیش کرتا ہوں۔

پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُن لیجئے: ❀ دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج۱، ص 102، حدیث 18) ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل، ج2، ص 438، حدیث 5869) ❀ مِسواک پیلو یا زَیتُون یا نِیم وغیرہ کَڑوی لکڑی کی ہو۔ ❀ مِسواک کی

موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مِسواک ایک بالِشْت سے زِیادَہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ❀ اِس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سَخْت رَیشے دانْتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں۔ ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کر لیجئے۔ ❁ مُناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تَلْخی باقی رہے۔ ❀ دانتوں کی چَوڑائی میں مِسواک کیجئے۔ ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم اَز کم تین بار کیجئے۔ ❀ ہر بار دھو لیجئے۔ ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔ ❀ پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔ ❀ مُٹّھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بَواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ❀ مِسواک وُضو کی سُنَّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سُنَّتِ مُؤَکَّدَہ اُسی وَقْت ہے جبکہ مُنہ میں بدبُو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج1، ص623)

طرح طرح کی ہزاروں سُنَّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ دو کُتُب "بہارِ شَرِیعت" حصّہ 16 (312 صَفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنَّتیں اور آداب" ھدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سَفر بھی ہے۔

مجھ کو جَذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار
سُنَّتوں کی تربیّت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام نے مجھ سے عرض کی کہ رَبِّ تَعالٰی فرماتا ہے: ”اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمَّتی تم پر ایک سَلام بھیجے، میں اس پر دس (10) سلام بھیجوں؟ (نسائی، ص۲۲۲، حدیث ۱۲۹۲)

رَبِّ اَعْلٰی کی نعمت پہ اَعْلٰی دُرُود
حق تعالٰی کی مِنَّت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ”**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**“ مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔(اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُو ب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص

پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُحَرَّمُ الْحَرام شَرِیْف کا بابرکت مہینہ جاری وساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو اَہْلِ بیتِ اَطْہار اور اِمامِ عالی مَقام، امامِ تِشنہ کام سَیِّدُنا اِمام حسن مُجْتَبیٰ اور امام حُسین، کَرِیمَین، سَعِیدَین، شَہِیدَین، قَمَرین، مُنِیرین، طَیِّبَین، طَاہِرین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجمعین کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے، آیئے! اسی حوالے سے حَسَنَیْنِ کَرِیمَیْن کی شان وَعَظمت کے بارے میں سُننے کی سَعادَت حاصِل کرتے ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن دونوں شَہزادوں سے بہت مَحَبَّت فرماتے اور انہیں ذَراسی تکلیف میں مُبتلا دیکھنا پسند نہ فرماتے۔

حَسَنَیْنِ کَرِیمَیْن اور بھیانک اژدھا!

حضرت سَیِّدُنا سَلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم حُضُور نبیِ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر تھے، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِ اَیْمَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آئیں اور عَرض کی: حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا گم ہوگئے ہیں، اُس وَقْت دِن خُوب نِکلا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کِرام (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجمعین) سے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، ہر ایک نے اپنا راستہ لیا اور میں حُضُور نبیِ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل پڑا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسَلْسَل چلتے رہے، حتّٰی کہ ہم ایک پہاڑ کے دامَن میں پہنچ گئے، (دیکھا کہ) حَسَن و حُسَین

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اُن کے پاس اپنی دُم پر کھڑا ہے اور اُس کے مُنہ سے آگ کے شُعلے نِکل رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تیزی سے آگے بڑھے تو وہ اژدھا حُضُور نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر سُکڑ گیا اور پھر پتھروں میں چُھپ گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو صاف کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قُربان، تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کتنی عِزّت والے ہو۔ (معجم الکبیر، باب الحاء، حسن بن علي بن أبي طالب الخ، ۳/ ۶۵، حدیث: ۲۶۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اس قدر مَحَبَّت فرماتے تھے کہ دونوں شہزادوں کو کسی تکلیف میں مُبتلا دیکھنا بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو گوارا نہ تھا، اِسی لئے جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بتایا گیا کہ حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا گم ہو گئے ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بے قرار ہو کر صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ ان کی تلاش شُروع کر دی۔ اس کے عِلاوہ بھی بہت سی اَحادیثِ مُبارکہ میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دونوں شہزادوں سے بے اِنْتِہا مَحَبَّت کا ثُبُوت مِلتا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عَرض کی گئی کہ اہلِ بیت میں آپ کو زِیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حَسَن اور حُسَین۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، حضرت سَیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہْرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے فرمایا کرتے کہ میرے بچوں کو میرے پاس بُلاؤ، پھر اُنہیں

سُونگھتے اور اپنے ساتھ چِمٹا لیتے تھے۔

(ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب الحسن والحسین، ج۵، ص۴۲۸ حدیث:۳۷۹۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: مَحَبَّت کی بہت قِسمیں ہیں: اولاد سے مَحَبت اور قِسم کی ہے، اَزْواج سے اور قِسم کی، دوستوں سے اور قِسم کی۔ اولاد میں حَضراتِ حَسَنین بہت پیارے ہیں، ازواج میں حضرتِ (سَیِّدَتُنا) عَائِشہ صِدّیقہ، مَحْبُوبہ مَحْبُوبِ رَبُّ العالمین ہیں، دوست واحباب میں حضرتِ ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت پیارے ہیں مَزید فرماتے ہیں: حُضُور انہیں کیوں نہ سُونگھتے، وہ دونوں تو حُضُور کے پھُول تھے پھُول سونگھے ہی جاتے ہیں، انہیں کلیجے سے لگانا، لپٹانا اِنْتِہائی مَحَبت وپیار کے لیے تھا۔ اس سے مَعلُوم ہُوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا، اُن سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا، چمٹانا سنتِ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۸/۴۱۸)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! ہم بھی اِن حَضرات کی مَحَبَّت کو اپنے دل میں مزید پُختہ کرنے اور ان کی سیرت و کردار پر عمل کرنے کی نِیَّت سے ان کا ذِکرِ خیر سُنتے ہیں۔

نام و کُنْیَت اور اَلقاب:

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن میں سے بڑے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَنِ مُجْتَبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت "ابُو مُحمد" ہے۔ اور لَقب "تَقی اور سَیِّد" جبکہ عُرف "سِبْطُ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" ہے، نیز آپ کو "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" بھی کہتے ہیں۔ آپ جَنَّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادتِ مُبارَکہ 15 رَمَضانُ الْمُبارَک 3 ہجری کی شب میں مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ حُضُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور بال جُدا کیے گئے اور حُکم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صَدَقہ کی جائے۔ (تاریخ الخلفاء، باب الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹ و روضۃ الشھداء (مترجم)، باب ششم، ج ۱، ص ۳۹۶)

آپ کا نام، اِمامُ الْاَنبیاء، سَیِّدُ الْاَسْخِیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکھا۔ مکمل واقعہ کچھ یُوں ہے کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے بارگاہِ رِسالَت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت کا مُژدہ پہنچایا۔ (تو) حُضُور پُرنُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا کہ اسماء میرے فرزند کو لاؤ، حضرتِ اسماء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے (امامِ حسن کو) ایک کپڑے میں (لپیٹ کر) حُضور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے داہنے کان میں اَذان اور بائیں میں تکبیر فرمائی اور حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے دریافت فرمایا: تم نے اس فرزندِ اَرجمند کا کیا نام رکھا ہے؟ عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری کیا مَجال کہ بے اِذْن واِجازت نام رکھنے پر سَبْقَت کرتا، لیکن اب جو دریافت فرمایا ہے تو میرا خیال ہے "حَرْب" نام رکھا جائے، باقی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُختار ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام حَسَن رکھا۔ (سوانح کربلا ص ۹۲ ملخصًا)

وہ حسن مُجتبیٰ سیدُ الاسخیاء

راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

شعر کی وضاحت: وہ امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو کہ سنجیوں کے سردار ہیں، جو کہ اپنے نانا جان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے کندھوں پر سُوار ہوتے تھے، اُن کی ذاتِ مبارک پر لاکھوں سلام۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چھوٹے بھائی سَیِّدُ الشُّھَداء، راکبِ دَوشِ مُصْطفٰی، حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبانُ المعظم سن 4 ہجری کو مدینۂ مُنوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ آپ کا نام، حُضُور پرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا جبکہ آپ کی کُنْیَت "اَبُوعَبدُاللہ" اور آپ کا لَقب بھی "سِبْطُ رَسُوْلِ اللہِ (رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے)" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے اور اپنے برادرِ اَکبر کی طرح آپ بھی جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ ملتقطاً وسیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔ الحسین الشہید... الخ، ج ۴، ص ۴۰۲۔ ۴۰۴)

کیسے نام رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سُنا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیارے نواسوں کے نام خود تجویز فرمائے۔ آیئے! اسی ضِمن میں نام رکھنے کے کچھ آداب بھی سُن لیجئے۔ اچھے نام رکھنا اولاد کے حُقُوق میں سے ہے اور والِدین کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بُنیادی تحفہ بھی ہے، جسے وہ عُمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے، یہاں تک کہ جب میدانِ حَشْر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عزوجل کے حُضُور بلایا جائے گا، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

سے مَروِی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "قِیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پُکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔" (سنن ابی داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج۴، ص ۳۷۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عِبرت حاصِل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی گلوکار، فِلمی اداکار یا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کُفار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدتَرین ذِلّت کیا ہو گی کہ مُسلمان کی اولاد کو کل میدانِ مَحْشَر میں کُفار کے ناموں سے پُکارا جائے۔ وَالعِیَاذُ بِاللہ ہمارے مُعاشَرے میں بچے کے نام کا انتخاب کرنے کی ذمہ داری عُموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھُوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور بعض اوقات علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں، جن کے کوئی مَعانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے مَعانی نہیں ہوتے، یا پھر شرعاً دُرست نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بچنا چاہیے، بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کیا جاتا ہے جو گھر، خاندان یا محلے میں دُور دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے تو کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا زبردست نام رکھا ہے؟ یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا پھُولے نہیں سماتا، لیکن ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہیے کہ کہیں یہ خُوشی **حُبِّ جاہ** (یعنی تعریف کی خواہش) کے مَرض کا نتیجہ تو نہیں، لہٰذا انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَسمائے مُبارَکہ اور صَحابہ کِرام و تابعینِ عِظام اور اولیائے کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ناموں پر نام رکھنے چاہئیں، جس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ بچے کا اپنے اَسلاف (یعنی بزرگوں) سے رُوحانی تَعَلُّق قائم ہو جائے گا اور دُوسرا ان نیک ہستیوں کا نام رکھنے کی برکت سے اس کی زندگی میں مدنی اثرات بھی مرتب ہوں گے۔ ناموں کے حَوالے سے مزید دِلچسپ اور حیرت انگیز مَعلُومات حاصِل کرنے کیلئے مکتبۃُ

المدینۃ کی مطبوعہ تقریباً 180 صفحات پر مُشتمِل کتاب **"نام رکھنے کے احکام"** کا مُطالَعہ کیجئے کہ اس کتاب میں بچوں کے نام رکھنے کیلئے سینکڑوں اچھے ناموں کی فہرست موجود ہے، نیز اس کے عِلاوہ بچوں کے نام رکھنے کے بارے میں کثیر مَدَنی پھول جگہ بہ جگہ اپنی خُوشبُوئیں مہکا رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے فضائل احادیث کی روشنی میں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے مُختلف مَواقع پر ان حضرات کی ایسی شان و عَظَمت بیان فرمائی جسے سُن کر اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے دل میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی مَحَبَّت بڑھے گی۔ آیئے ان کی شان وعظمت سے مُتَعَلِّق چند فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، یعنی جس نے ان دونوں سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے عَداوت کی اس نے مجھ سے عَداوت کی۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ، ۱/۹۶، حدیث: ۱۴۳)

ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا یعنی حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو (2) پھول ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، الحدیث: ۳۷۵۳، ج۲، ص ۵۴۷)

عاشقِ صحابہ واہلبیت، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہِ رِسالت میں عرض کرتے ہیں:

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش)

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی حَسَن اور حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی، ج۵، ص۴۲۶، ح۳۷۹۳)

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن سے مَحَبَّت واجب ہے:

حضرت سیّدنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ: جب یہ آیتِ مُبارَکہ (پ25، سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی:23) نازِل ہُوئی "قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى" ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا، مگر قَرابَت کی مَحَبّت" تو صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے وہ کون سے قَرابَت دار ہیں، جن سے مَحَبَّت کرنا ہم پر واجب ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، فاطِمَۃُ الزَّھْرا اور ان کے دونوں بیٹے (یعنی حضرت سیّدنا امام حسن و امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ)۔ (معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن علي بن أبي طالب، ۳/۴۷، حدیث: ۲۶۴۱)

بُلا لو ہم غریبوں کو بُلا لو یا رسول اللہ
پئے شبّیر و شبّر فاطمہ حیدر مدینے میں

(وسائلِ بخشش)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلُوم ہُوا کہ اَہْلِ بیت کی مَحَبَّت واجب و ضَروری ہے، ہر مُسلمان کے نزدیک اپنی جان و مال، عِزّت و آبرو، ماں باپ اور اَولاد سے بھی زِیادہ محبوب، اَہْلِ بیتِ کرام

ہونے چاہئیں۔ ان مبارک ہستیوں کی مَحبَّت، سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت ہے اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت، اِیمانِ کامل کی نِشانی ہے۔ چُنانچہ

نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: "لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ" یعنی کوئی بندہ مومنِ کامل نہیں ہو سکتا، جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے "وَ ذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ" اور میری ذات، اُسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو "وَتَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ" اور میری اَوْلاد اس کو اپنی اولاد سے زِیادہ پیاری نہ ہو "وَاَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ" اور میرے اَہْلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔ (شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۲/۱۸۹، حدیث: ۱۵۰۵ بتصرف ما)

اَہْلِ بیتِ اَطْہار کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَہْلِ بیتِ اَطْہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب، آیت نمبر 33 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خُوب سُتھرا کر دے۔

اکثر مُفَسِّرینِ کرام کی رائے ہے کہ یہ آیتِ مُبارَکہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، حضرت سَیِّدہ فاطِمہ زَہرا، حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے حق میں نازِل ہُوئی۔

امام احمد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرتِ ابُو سَعید خُدْری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت کی ہے کہ یہ آیَت پَنجتَن پاک کی شان میں نازِل ہوئی۔ پَنجتَن سے مُراد حُضُور نبیِ کَریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرتِ علی، حضرت فاطمہ، حضرتِ امام حَسَن اور حضرتِ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں۔ (سوانح کربلا، ص ۸۰، ۷۹، ملتقطا)

ایک رِوایَت میں یہ بھی ہے کہ حُضُور، جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان حضرات کے ساتھ اپنی باقی صاحِبزادیوں اور قَرابت داروں اور اَزْواجِ مُطَہَّرات کو بھی شامِل فرمایا۔

(الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الفصل الاول، ص ۱۴۴)

آیتِ مُبارَکہ کی تَفْسِیر کرتے ہوئے، اِمام طَبری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی اے آلِ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اللہ تعالٰی چاہتا ہے کہ تم سے بُری باتوں اور فُحْش چیزوں کو دُور رکھے اور تُمھیں گُناہوں کے میل کُچیل سے پاک وصاف کر دے۔ (طبری، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۳۳، ج ۱۰، ص ۲۹۶)

صَدرُ الافاضِل حضرتِ عَلامہ مولانا سَید مُفتی محمد نَعیمُ الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اَہْلِ بیتِ کرام کے فَضائل کا مَنْبَع ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اَخْلاقِ دَنِیَّہ واَحْوالِ مَذمُومَہ (یعنی بُرے اَخْلاق واَحْوال) سے اُن کی تَطْہِیر فرمائی گئی (یعنی اِنہیں بُرے اَخلاق سے محفوظ رکھا گیا)۔ بعض احادیث میں مَرْوِی ہے کہ اَہْلِ بیت، نار پر حَرام ہیں (یعنی اہلِ بیت جنّتی ہیں) اور یہی اس تَطْہِیر کا فائدہ اور ثَمَرہ ہے اور جو چیز ان کے اَحوالِ شَریفہ کے لائق نہ ہو اس سے ان کا پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ انہیں محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔ (سوانح کربلا، ص ۸۲)

ہمیں بھی اَہْلِ بیتِ پاک سے مَحَبَّت قائم رکھتے ہوئے، ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش

کرنی چاہیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدُقے ہمیں بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور خُوب خُوب نیکیاں کرکے جنت میں ان نیک ہستیوں کا قُرب عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

پارَ ہائے صُحُف غُنچہ ہائے قُدُس — اَہْلِ بیتِ نَبوّت پہ لاکھوں سلام
آبِ تَطہیر سے جس میں پودے جمے — اس رِیاضِ نَجابت پہ لاکھوں سلام
خونِ خَیْرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خمیر — اُن کی بے لَوث طِینت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے لئے روشنی کا انتظام ہو گیا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اَہْلِ بیت میں سب سے عَزِیز اور محبوب حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی دونوں شَہزادوں کو اپنے کندھوں پر سُوار کرلیا کرتے، حتّٰی کہ نماز میں سجدے کی حالَت میں دونوں پُشتِ اَطْہر پر سُوار ہوتے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سجدہ طَویل کردیا کرتے اور جب سجدے سے سرِ اَقْدس اٹھاتے تو اِنہیں آرام سے زمین پر بٹھادیتے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُوھُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ ایک روز ہَم سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمراہ نمازِ عِشاء ادا کررہے تھے، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سَجدے میں گئے تو امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پُشت مُبارَک پر سُوار ہوگئے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سجدے سے سَر اٹھایا تو ان کو نَرمی سے پکڑ کر

زمین پر بٹھادیا، پھر جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ سجدے میں گئے تو امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے دوبارہ ایسے ہی کیا، حتی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز مکمّل فرمالی اور ان دونوں کو اپنی رانوں پر بِٹھالیا۔ (مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۵۹۲، حدیث: ۱۰۶۶۴ بدون الی امھما، البدایۃ والنھایۃ ثم دخلت سنۃ احدوستین، ۵/۱۶۷) اسی طرح بَچپَن میں ایک مَرتبہ خُطبے کے دوران دونوں شہزادے مسجد میں تَشْرِیف لائے، تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُطبہ چھوڑ کر ان کے پاس گئے اور انہیں اُٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا۔ (ترمذی، ج۵، ص۴۲۹، ح۳۷۹۹)

آقا کی امام حسن پر خصوصی شفقت:

حضرت سیّدنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والِد سے رِوایَت کرتے ہیں: ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چُوما، سُونگھا اور سینے سے لگالیا، اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک انصاری صَحابی کھڑے تھے، انہوں نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر اس قدر شَفْقَت دیکھ کر عرض کی: **یارَسُوْلَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا بھی ایک بیٹا ہے، جو اَب بالغ ہو چکا ہے، مگر میں نے اسے کبھی نہیں چُوما، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے، تو اس میں میرا کیا قُصُور ہے۔ (المستدرک، من فضائل الحسن بن علی، ج۴، ص۱۶۱، حدیث: ۴۸۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمیں بھی اپنے بچوں کے ساتھ پیار و مَحبَّت سے پیش آنا، ہر معاملے میں ان کے ساتھ مُشْفِقانہ برتاؤ کرنا اور انہیں اپنے ساتھ کھلانا چاہئے۔ بات بات پر مار پیٹ کرنا، جِھڑکنا، آنکھیں دِکھانا اِنتہائی نُقصان کا باعِث بن سکتا ہے، لہٰذا بچوں کی دِلجُوئی اور ان کی بہتر

تَربِیَت وپَرْوَرِش کی پُوری پُوری کوشش کرنی چاہئے۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب "تربیتِ اولاد" لیجئے، آپ کو معلوم ہو گا کہ اولاد کی تربیت کیسے کرنی ہے؟ اِسی طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رِسالہ "اولاد کے حقوق" جو کہ مکتبۃ المدینہ سے آسان کرکے شائع کیا گیا ہے، اس کا مطالعہ بھی مُفید ہو گا۔ اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، آیئے! اب سُنیے کہ بچوں کو خوش کرنے کی کیا فضیلت ہے چنانچہ:

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "بے شک جنَّت میں ایک گھر ہے جسے "اَلْفَرَحْ" کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خُوش کرتے ہیں۔" (جامع صغیر، الحدیث ۲۳۲۱، ص ۱۴۰)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہْلُسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک سُوال کے جواب میں باپ پر اَوْلاد کے حُقُوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ باپ "خدا کی ان اَمانتوں کے ساتھ مہر ولطف (شَفْقَت و مَحَبَّت) کا برتاؤ رکھے، انہیں پیار کرے، بدن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے۔ ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے، ان کی دِلجُوئی، دِلداری، رِعایَت و مُحافَظَت ہر وَقْت حتّٰی کہ نماز و خطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔ نَیا میوہ، نَیا پھل پہلے اِنہیں (انہی) کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں، نئے کو نیا مُناسِب ہے۔ کبھی کبھی حَسْبِ مَقْدُور (حسبِ استطاعت) انہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز (جو) کہ شَرْعاً جائز ہے، دیتا رہے۔ بہلانے کیلئے جھوٹا وعدہ نہ کرے، بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پُورا کرنے کا قصد (اِرادہ) رکھتا ہو۔ چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر و یکساں دے، ایک کو دوسرے پر بے فضیلتِ دینی (دِینی فضیلت کے بغیر) ترجیح نہ دے۔" (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَحَبَّت کا ایک اور پہلو سَماعَت فرمایئے، چنانچہ

سرکار حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کو دم فرمایا کرتے تھے:

حضرت سیّدنا اِبْنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایَت ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیّدنا امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو کَلِماتِ تَعَوُّذ کے ساتھ دَم فرماتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارے جَدِّ اَمْجد یعنی حضرت ابراہیم بھی اپنے صاحِبزادوں حضرت اسماعیل وحضرت اِسحاق عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اِنہی کَلِمات کے ساتھ دَم فرمایا کرتے تھے: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَّ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ یعنی میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کامل کَلِمات کے ذریعے ہر شیطان وزہر یلے جانور اور ہر نَظرِ بَد سے پناہ مانگتا ہوں۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۳۳۷۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: ”کَلِمَاتُ اللّٰہ (اللہ کے کلمات) سے مُراد سارے اَسماءِ اِلٰہیہ (اللہ کے نام) ہیں، چونکہ وہ ہر نَقْص (کمی) اور خرابی سے پاک ہیں، اس لیے اُنہیں تامّات کہا گیا، جیسے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ لینا ضروری ہے، ایسے ہی اس کے ناموں کی پناہ بھی ضروری ہے۔“ مزید فرماتے ہیں: جنّ اور نَظرِ بَد سے بھی انسان بیمار ہو جاتا ہے، جنّ کا اثر قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ج۲، ص ۴۰۹ ملتقطاً)

قراٰن پاک میں بیماریوں سے شفا ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے دَم وغیرہ کے جواز کا ثبوت ملتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے پیارے نواسوں کو دَم فرمایا کرتے تھے۔ قرآنِ مجید کی آیاتِ مُبارَکہ کے ذریعے بیماروں پر پڑھ کر دم کرنے سے مُتَعَلِّق کئی روایات مَوْجُود ہیں: چنانچہ، اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں: جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَہْل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس پر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ پڑھ کر دَم فرماتے۔ (مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث، ص ۱۲۰۵، حدیث: ۲۱۹۲)

اَعْلٰی حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جائز تعویذ کہ قراٰنِ کریم یا اَسمائے اِلٰہیّہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں) یا دیگر اَذکار و دَعوات (دُعاؤں) سے ہو، اس میں اَصْلاً (بالکل) حَرَج نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسے ہی مَقام میں فرمایا کہ "مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّنْفَعَ اَخَاہُ فَلْیَنْفَعْہُ یعنی تم میں جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کو نَفْع پہنچا سکے (تو اسے نَفْع) پہنچائے۔" (مسلم، کتاب السلام، باب استحباب رقیۃ من العین۔۔۔ الخ، ص ۱۲۰۸، فتاویٰ افریقہ، ص ۱۶۸) اَلْبَتَّہ غیر شَرعی تعویذات اور غیر شرعی کلمات والے دَم ناجائز ہیں جیسا کہ اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "وہ مَقْصود جس کے لئے وہ تعویذ یا عمل کیا جائے، اگر خِلافِ شَرع ہو، ناجائز ہو جائے گا، جیسے عورتیں تَسْخِیْرِ شوہر (شوہر کو مَغْلُوب کرنے) کیلئے تعویذ کراتی ہیں، یہ حکمِ شرع کا عکس ہے (خِلافِ شریعت ہے)، یُونہی تَفْرِیق و عَداوَت (یعنی آپس میں جُدائی ڈالنے اور دُشمنی پیدا کرنے) کے عمل و تعویذ کہ مَحارِم (رشتہ داروں) میں کئے جائیں، مثلاً بھائی کو بھائی سے جُدا کرنا، یہ قَطعِ رحم ہے اور قَطعِ رحم حرام، یُونہی زَن و شو

(میاں، بیوی) میں نِفاق ڈلوانا (بھی حرام ہے)۔ (فتاوی رضویہ، ج ۲۴، ص ۱۹۶)

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے خَیْر خَواہیِ مُسْلِمین کے جَذبے کے تحت جہاں دیگر شعبہ جات قائم فرمائے ہیں، وہیں مَجلِس مکتُوبات و تَعوِیذاتِ عطاریہ کا شعبہ بھی قائم فرمایا ہے، جس کے تحت نہ صرف مکتوبات کے ذریعے پریشان حالوں کی غمخواری کی جاتی ہے، بلکہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ تعویذات واَوْراد و وظائف کے ذریعے مُختلف پریشانیوں کا حل اور فی سبیل اللہ بیماروں کا علاج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ہر ماہ تقریباً 1,25,000 (ایک لاکھ پچیس ہزار) مریضوں کو 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اورادِ عطاریہ دیئے جاتے ہیں، یہ تعویذات آپ "تعویذاتِ عطاریہ" کے بستے سے فِی سَبِیلِ اللہ بآسانی حاصِل کرسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرحبا حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رحمتِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیسی محبت و شفقت تھی، مزید عشقِ حسنینِ کریمین بڑھانے والی بات سُنیے اور ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ عاشقِ صحابہ واہلبیت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:

معدوم نہ تھا سایہء شاہِ ثقلین اُس نور کی جلوہ گاہ تھی ذاتِ حسنین

تمثیل نے اُس سایہ کے دو حصے کیے　　آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

رُباعی کی وضاحت: یوں تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک سایہ سورج کی دھوپ اور چاند کی روشنی میں زمین پر نہ پڑتا تھا، مگر جب آپ کے فیضان کا سایہ حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر پڑا تو سینے تک امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مشابہ ہو گئے اور امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سینے سے پاؤں تک مشابہ ہو گئے۔

قصیدہ ءنور میں سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:

ایک سینہ تک مشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک　　حُسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیا نور کا

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عِیاں　　خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو وَرقہ نور کا

یاد رکھئے! سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاعری قرآن و حدیث کی ترجمانی اور بزرگوں کے اقوال و احوال کے مطابق ہے، اعلیٰ حضرت نے حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مشابہت کو یوں ہی نہیں لکھ دِیا بلکہ

ترمذی شریف میں ہے: سید الاولیاء، مولیٰ مشکل کشاء، شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سینے اور سر کے درمیان محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہ تھے اور اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِس سے نیچے کے حصے میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بہت مشابہ تھے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا از سر تا قدم بالکل ہمشکلِ مصطفیٰ تھیں۔ (صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے صاحبزادگان یعنی حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میں یہ مشابہت تقسیم کر دی گئی تھی، حضرت امام حسین کی پنڈلی قدم شریف تک اور ایڑی بالکل حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قدرتی مشابہت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور کے مشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے، تو جسے خدا تعالیٰ اپنے محبوب کے مشابہ کرے، اُس کی محبوبیت کا کیا حال ہو گا۔ (مرآۃ جلد 8 ص 480)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے اَہْلِ بیت اور پیارے نواسوں سے بے انتہا مَحَبَّت کرتے دیکھا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت کی وجہ سے یہ حضرات بھی ان سے مَحَبَّت وشَفَقَت سے پیش آتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد بھی آپ کے اہلِ بیتِ اطہار اور بالخُصوص حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کا بے حد خیال رکھا کرتے، چُنانچہ

صدّیقِ اکبر کی اِمامِ حسن سے مَحَبَّت:

حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین، خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِین مُنتخب ہُوئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تَعَلُّق کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ بیتِ اطہار کا بہت خَیال رکھا کرتے اور اَہْلِ بیتِ اَطہار کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ "نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَقارِب (رشتہ دار) مُجھے اپنے اَقارِب سے زیادہ عَزِیز ہیں۔" (بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر، الحدیث: ۴۰۳۶، ج ۳، ص ۲۹)

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مُژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلبیت

(ذوقِ نعت)

فارُوقِ اعظم کی امامِ حُسین سے والہانہ مَحبَّت:

حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک دن اَمِیرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر گیا، مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت اَمِیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ علیحدگی میں مصروفِ گفتگو تھے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دروازے پر کھڑے اِنتظار کر رہے تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد وہ واپس لوٹنے لگے تو ان کے ساتھ ہی میں بھی واپس لوٹ آیا۔ بعد میں اَمِیرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے میری مُلاقات ہوئی تو میں نے عرض کی: "اے اَمِیرُ الْمُومنین! میں آپ کے پاس آیا تھا، مگر آپ حضرت اَمِیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ مَصرُوفِ گفتگو تھے۔ آپ کے بیٹے عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے (میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے، مجھے کیسے ہو سکتی ہے) لہٰذا میں ان کے ساتھ ہی واپس چلا گیا۔" تو فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے میرے بیٹے حسین! میری اَوْلاد سے زِیادہ، آپ اس بات کے حق دار ہیں کہ آپ اَندر آجائیں اور ہمارے سروں پر یہ جو بال ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعد کس نے اُگائے ہیں، تم ساداتِ کرام نے ہی تو اُگائے ہیں۔"

(تاریخ ابن عساکر، ج ۱۴، ص ۱۷۵)

شَیرِ خدا کی امامِ حسن سے مَحبَّت:

حضرت سَیِّدُنا اَصْبَغ بن نُباتہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امام حسن مُجْتَبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ان کی عِیادَت کے لئے تشریف لے گئے، ہم بھی اُن کے ساتھ عِیادَت کے لئے حاضِر ہُوئے۔ حضرت سیّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خَیْرِیَّت دریافت کرتے ہوئے فرمایا: اے نواسۂ رسول! اب طَبِیعَت کیسی ہے؟ عَرض کی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہتر ہوں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو بہتر ہی رہو گے، پھر حضرت سیّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: مُجھے سہارہ دے کر بٹھائیں، حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں اپنے سینے سے ٹیک لگا کر بیٹھا دیا، پھر حضرت سیّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ایک دن مجھ سے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا: اے میرے بیٹے! جنّت میں ایک درخت ہے جسے شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی کہا جاتا ہے، آزمائش میں مبتلا لوگوں کو قیامت کے دن اس درخت کے پاس جمع کیا جائے گا، جب کہ اس وقت نہ میزان رکھا گیا ہو گا نہ ہی اعمال نامے کھولے گئے ہوں گے، انہیں پورا پورا اجر عطا کیا جائے گا۔ پھر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوَت فرمائی،

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔) (پ۲۳، الزمر، آیت ۱۰)۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، ص ۳۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقِعہ سے جہاں حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اپنے شہزادے امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَحَبَّت کا عِلْم ہُوا، وہیں امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیان کردہ فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بھی معلُوم ہُوا کہ پریشانیوں، مُصِیبَتوں اور آزمائشوں پر صَبر

کرنے والوں کو قِیامت کے دن ان کے صَبر کا پُورا پُورا اَجر دِیا جائے گا۔ یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزارہا حِکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں، جن کا ہمیں عِلم نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہر ایک کے سامنے اپنی پریشانی، غریبی و مُفلِسی کا رونا رونے، اپنے دُکھڑے سُنانے اور تنگدَستی کے سَبَب مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَبّ تعالیٰ کی ذات پر بے جا اِعتِراضات کرکے اپنی زَبان سے کُفرِیات بکنے کے بَجائے، اِن آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صَبر و تَحَمُّل سے کام لینا چاہئے، کیونکہ یہ مُصیبتیں اور بلائیں گُناہوں کے کَفّارے اور دَرَجات میں بلندی کا باعِث ہوتی ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب بروزِ قِیامت اَہلِ بَلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثَواب عَطا کیا جائیگا، تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قَینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی ج۴ ص۱۸۰ حدیث ۲۴۱۰ دارالفکر بیروت)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے الفاظ **"کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قَینچیوں سے کاٹی جاتیں"** کے تحت فرماتے ہیں: "یعنی تمنّا و آرزُو کریں گے کہ ہم پر دُنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، تاکہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زَدوں کو مل رہا ہے۔" (مراٰۃ، ج۲ ص۴۲۴)

نافرمانوں کی خُوشحالی میں حکمت:

بعض اَوقات مُسلمان اپنی خَستہ حالی اور کافِروں کی عیش و عشرت سے بھرپُور زِندگی کو دیکھ کر بھی وَسوَسوں کا شِکار ہوجاتا ہے اور اس کے ذِہن میں طَرح طَرح کے سُوالات پیدا ہوتے ہیں، حالانکہ اس میں بھی اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن جَلَّ جَلَالُہٗ کی بَہُت بڑی حِکمت پوشیدہ ہے۔ چنانچہ،

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض کی: اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! مومن بندہ تیری اِطاعت کرتا اور تیری مَعْصِیَّت (نافرمانی) سے بچتا ہے (لیکن) تُو اس کے لیے دُنیا تنگ فرما کر اس کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے اور کافر تیری اِطاعت نہیں کرتا بلکہ تجھ پر اور تیری مَعْصِیَّت (نافرمانی) پر جُرأت کرتا ہے، لیکن تُو اس سے مُصیبت کو دُور رکھتا اور اس کیلئے دُنیا کُشادہ کر دیتا ہے، (آخر اس میں کیا حکمت ہے؟) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وَحْی فرمائی: بندے بھی میرے ہیں اور مُصیبَت بھی میرے اختیار میں ہے اور سب میری حمد کے ساتھ میری تسبیح کرتے ہیں، مُومِن کے ذِمَّہ گُناہ ہوتے ہیں تو میں اس سے دُنیا کو دُور کر کے اُسے آزمائش میں ڈالتا ہوں تو یہ (آزمائش و مُصیبت) اس کے گُناہوں کا کَفَّارہ بن جاتی ہے، حتّٰی کہ وہ مُجھ سے مُلاقات کرے گا تو میں اسے نیکیوں کا بدلہ دوں گا اور کافر کی (دنیاوی اعتبار سے) کچھ نیکیاں ہوتی ہیں، تو میں اس کے لیے رِزق کُشادہ کرتا اور مُصیبت کو اس سے دُور رکھتا ہوں تو یُوں اس کی نیکیوں کا بدلہ دُنیا میں ہی دے دیتا ہوں، حتّٰی کہ جب وہ مجھ سے مُلاقات کرے گا تو میں اس کے گُناہوں کی اس کو سَزا دُوں گا۔[1]

بہر حال ہمیں مُسلمان ہونے کی حیثیت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام کو حکمت پر مُشْتَمِل سمجھنا چاہیے اور مُصِیبت پر صَبْر کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے اَجْر و ثواب کا خُوب خُوب ذَخیرہ کرنا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بے صَبری و ناشُکرِی سے بچائے اور صَبْر و شُکْر کا عادی بنائے۔

اٰمین بِجَاہِ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1] ...احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الرکن الثالث... الخ، ۴/۱۶۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی آپس کی محبّت:

حضرت سیّدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ **رَسُوْلُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایاہے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین(3) دن رات سے زیادہ قَطع تَعلُّق کرے۔ ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا، وہ جنت کی طرف جانے میں بھی سبقت کرے گا۔ حضرت ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حَضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے دَرْمِیان کوئی شکَر رَنْجی ہوگئی ہے۔ میں امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خِدمَت میں حاضِر ہُوا اور عَرض کی: لوگ آپ کی اِقْتِداء کرتے ہیں اور آپ حَضرات ایک دوسرے سے ناراض ہیں اور باہَم قَطع تَعلُّق کررکھاہے۔ آپ ابھی امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جائیں اور انہیں راضی کریں کیونکہ آپ ان سے چھوٹے ہیں، امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ جب دو(2) آدمیوں کے درمیان قَطع تَعلُّق ہو جائے، تو ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا وہ پہلے جنَّت میں جائے گا، میں مُلاقات کرنے میں ضَرور پہَل کرتا، مگر میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں ان سے پہلے جنَّت میں چلا جاؤں۔

حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں سارا واقعہ سُنایا: امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ امام حسین نے جو بات کہی ہے وہ درست ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تشریف لائے، ان سے مُلاقات کی اور یُوں دونوں بھائیوں کی آپس میں صُلح ہوگئی۔ (ذخائر العقبی، ص ۲۳۸)

رِشتہ توڑنے والے کی موجودگی میں رَحمت نہیں اُترتی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہُوا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین (3) دن رات سے زیادہ قَطعِ تعلُّق کرے۔ مگر افسوس! آج کل ذرا ذرا سی بات پر لوگ ناراض ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے، معمولی سی رنجش پر خاندان جُدا ہو جاتے ہیں، بعض اوقات خونی رِشتے بھی قتل و غارت گری پر اُتر آتے ہیں۔ یہ مدنی ماحول سے دُوری اور علمِ دِین کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ مدنی قافلوں میں سفر کر کے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کر کے علمِ دین حاصل کریں تاکہ جہالت کی وجہ سے جو گناہ ہوتے ہیں، اُن سے بچ سکیں۔

قطعِ رِحمی کرنے والا مغفِرت سے محرُوم:

فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: پیر اور جمعرات کو اللہ تَعالٰی کے حُضُور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ آپس میں عَداوت رکھنے اور قطعِ رِحمی کرنے والوں کے عِلاوہ سب کی مَغْفِرت فرما دیتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبرانی ج۱، ص۱۶۷، حدیث: ۴۰۹)

حضرتِ سَیِّدُنا اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقُول ہے، حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک بار صُبح کے وَقت مَجلس میں تشریف فرما تھے، اُنہوں نے فرمایا: میں قاطعِ رِحم (یعنی رشتہ توڑنے والے) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت کی دُعا کریں، کیونکہ قاطع رِحم (یعنی رِشتہ توڑنے والے) پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔ (یعنی اگر وہ یہاں مَوجُود رہے گا تو رحمت نہیں اُترے گی اور ہماری دُعا قبول نہیں ہو گی۔) (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۹ ص۱۵۸ رقم ۸۷۹۳)

ناراض رِشتے داروں سے صلح کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، ماموؤں، چچاؤں، بھتیجوں، بھانجوں وغیرہ سے قَطعِ رحمی کر لیتے ہیں، ان لوگوں کے لیے بیان کردہ حدیثِ پاک میں عبرت ہی عبرت ہے۔ میری مَدَنی اِلتجا ہے کہ اگر ہم میں سے کسی کی کسی رِشتے دار سے ناراضی ہے تو اگرچہ رِشتے دار ہی کا قُصور ہو، صُلح کیلئے خُود پہل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خَندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تعلُّقات سنوار لیجئے۔ اگر معافی مانگنے میں پہل بھی کرنی پڑے تو رِضائے الٰہی کیلئے معافی مانگنے میں پہل کر لینی چاہئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہ۔ یعنی "جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰) اور ہمیشہ اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھئے، ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا مُظاہرہ کرتے رہئے، کیونکہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیث سَمَرقَندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **صِلۂ رِحمی کرنے کے 10 فائدے** ہیں: ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل ہوتی ہے ❀ لوگوں کی خُوشی کا سَبب ہے ❀ فِرِشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے ❀ مُسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے ❀ شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے ❀ عُمر بڑھتی ہے ❀ رِزق میں برکت ہوتی ہے ❀ فوت ہو جانے والے آباء و اَجداد (یعنی مسلمان باپ دادا) خُوش ہوتے ہیں ❀ آپس میں مَحبّت بڑھتی ہے ❀ وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اُس کے حق میں دُعائے خَیر کرتے ہیں۔ (تنبیہ الغافلین ص۴۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے گھروں اور مُعاشَرے (مُ۔عا۔شَ۔رے) کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مُنْسَلِک مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجایئے اور ہر ماہ کم اَز کم تین (3) دن کیلئے مَدَنی قافِلے میں سُنَّتوں بھرا سفر کیجئے، نیز مَدَنی اِنعامات کے مُطابِق زِندگی گُزاریئے۔ نیز صِلہ رحمی کے فَضائل و برکات جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "نیکی کی دعوت صفحہ نمبر 156 تا 161"، رسالہ "**ہاتھوں ہاتھ چُھوپھی سے صُلح کرلی** اور اِحترامِ مسلم" کا مُطالَعہ فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب اور رسائل کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے حَضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی شان و عَظَمت اور ان کی سِیرت کے مُتَعَلِّق سُننے کی سَعادَت حاصل کی۔ ہمارے آقا مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان دونوں شہزادوں سے بے پناہ مَحَبَّت فرمایا کرتے تھے، کبھی اپنے مُبارَک کندھوں پر بٹھالیا کرتے تو کبھی پیٹھ پر، کبھی ان کی خاطِر سجدہ طویل فرماتے تو کبھی انہیں سینے سے لگاتے، پیشانی کو چُومتے اور انہیں پھُولوں کی طرح سُونگھا کرتے۔ یاد رکھئے! اس میں ہمارے لئے بھی یہ دَرْس مَوْجُود ہے کہ ہم بھی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے خُوب خُوب مَحَبَّت کریں اور ان کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے اپنی زِندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں

سُرخروئی اور کامیابی قدم چُومے گی۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات پر عمل کرنا بھی ہے۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام بھی نہ صرف خُود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اے لوگو! اپنے اَعمال کا حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج۱، ص۵۶) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفتن دَور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدَنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامِعات کے طَلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، اور مدرسۃُ المدینہ کے مدنی مُنّوں کے لئے 40 مَدَنی اِنعامات ہیں، اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں اور قیدیوں کے لیے بھی مَدَنی اِنعامات مُرتَّب فرمائے ہیں۔ مَدَنی اِنْعامات کے رَسائل مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیے جاسکتے ہیں، ان کا بَغَور مُطالَعہ کرنے کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود اِحْتِسابی کا ایک جامع

نِظام ہے جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔ آیئے مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد میں حاضر ہو گئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی اِنعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یا اِلٰہی! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور

آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے انگوٹھی پہننے کے چند اہم مَدَنی پھول سنتے ہیں۔

انگوٹھی پہننے کے مَدَنی پھول

❀ مَرْد کو **سونے** کی انگوٹھی پہننا **حَرام** ہے۔ ❀ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ ❀ **لوہے** کی انگوٹھی جَہَنَّمیوں کا زیور ہے۔ (ترمذی ج۳ص ۳۰۵ حدیث ۱۷۹۲) ❀ مرد کے لیے وہی انگوٹھی جائز ہے جو صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے (رَدُّالْمُحتار ج۹ص۵۹۷) ❀ بِغَیر نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔ ❀ حُروفِ مُقَطَّعَات (مُ۔ قَط۔ طَ۔ عَات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حروفِ مُقَطَّعَات والی انگوٹھی بِغَیر وُضو پہننا اور چُھونا یا مُصَافَحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضو چُھو جانا جائز نہیں۔ ❀ اِسی طرح مردوں کے لیے ایک سے

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی **ناجائز** ہے۔ ❀ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے۔ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذموم (یعنی قابلِ مذمّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص ۱۴۱) ❀ عِیدَین میں انگوٹھی پہننا مُستَحَب ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۷۹، ۷۸۰) ❀ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خَول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانَعَت نہیں (عالمگیری ج۵ ص ۳۳۵) ❀ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح مدینہ منورہ شریف زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْمًا یا اجمیر شریف یا کسی بھی درگاہ کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ❀ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو ابھی ابھی اُتار کر تَوبہ کر لیجیے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجیے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو (۲) کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

آؤ! مَدَنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سنتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ سر بسر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا شیخ حُسَیْن بن احمد کَوّاز بِساطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے یہ دُعا کی کہ (یَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!) میں خواب میں ابُو صالِح مُؤَذِّن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ (چُنانچہ میری دُعا مقبول ہوئی اور) میں نے خواب میں اُنہیں اچھی حالت میں دیکھ کر پُوچھا: اے ابُو صالِح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے۔ فرمایا: اے ابُو الحسَن! اگر سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک کی کَثرت نہ کی ہوتی تو میں ہَلاک ہو گیا ہوتا۔ (1)

چارۂ بے چارگاں پر ہوں دُرودیں صد ہزار بے کسوں کے حامی و غمخوار پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

1 ... سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف ... الخ، اللطیفۃ الثلاثون، ص ۱۳۶

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادَہ، اُتنا ثواب بھی زِیادَہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ مُحَرَّمُ الْحَرام کا مہینہ ہے اور یہ وہ مہینہ ہے، جس میں کربلا کا واقعہ ہوا، جس میں یزید اور یزیدیوں نے نواسۂ رسول، حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سمیت کم و بیش بہتّر (72) قابلِ اِحترام ہستیوں کے ساتھ نہ صرف اِنتہائی نامُناسِب سُلوک کیا بلکہ اُن میں سے بہت سوں کے خُونِ ناحق سے بھی اپنے ہاتھوں کو رنگین کرکے ظُلم و زِیادَتی کا وہ طوفانِ بدتمیزی برپا کیا کہ جس کی داستان عاشقانِ صحابہ واہلبیت کے لئے اِنتہائی اَذِیَّت کا باعث ہے۔ یزید پلید، اِبنِ زِیاد اور جو لوگ بھی ان بد بختوں کے ساتھ اُن مُبارَک ہستیوں کی اِیذا رَسانی اور شَہادت کے ذِمّے دار تھے، اُن سب کا دُنیا میں بھی عبرتناک اَنجام ہوا اور آخرت میں بھی اُنہیں ذِلَّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے یزید پلید کی فِتنہ اَنگیزیوں اور اُس کے دَردناک اَنجام کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/ ۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

یزید پلید کون تھا؟

یزید وہ بد نصیب شخص ہے، جس کی پیشانی پر اہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بے گُناہ قتل کا سیاہ داغ ہے اور جس پر ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مَلامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حقارت (ذِلَّت) کے ساتھ لیا جائے گا۔ یہ بد باطن، سیاہ دل (شخص) 25 ہجری میں دِمشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بد نُما، بہت زیادہ بالوں والا، بداَخلاق، بد مِزاج، فاسق، فاجر، شرابی، بدکار، ظالم، بے اَدب، گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمُعاشوں کو بھی شرم آئے۔ جن سے شرعاً نکاح حرام ہے، یزید، ان سے نکاح کو رواج دینے والا، سُود اور دیگر حرام کاموں کو اعلانیہ کروانے والا تھا۔ (خلاصہ از سوانحِ کربلا، ص ۱۱۱، ملتقطاً)

غَیب دان آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے زمانۂ نُور بار میں وقتاً فوقتاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یزید پلید کے فتنے سے آگاہ فرماتے رہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ یعنی میری سُنَّت کا پہلا بدلنے والا بَنواُمَیَّہ کا ایک شخص ہو گا، جس کا نام یزید ہو گا۔ (تاریخ مدینہ، یزید بن صخر... الخ، ۶۵/۲۵۰، رقم: ۸۲۹۲) ایک اور مقام پر اِرْشاد فرمایا: میری اُمّت میں عَدْل و اِنْصاف قائم رہے گا، یہاں تک کہ پہلا رَخْنہ انداز، بنواُمَیَّہ کا ایک شخص ہو گا، جس کا نام یزید ہو گا۔ [1]

یزید پلید کی فتنہ اَنگیزیوں کے بارے میں سرکارِ نامدار، غَیْبوں پر خبر دار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... فردوس الاخبار، ذکر الفصول من ادوات الالف واللام، باب اللام الف، ۲/۴۲۷، حدیث: ۷۷۰۹

کی اِنہی پیش گوئیوں کی وجہ سے مشہور صحابیِ رسول حضرت سَیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے وصال سے قبل یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَعُوْذُ بِاللہ مِنْ رَأْسِ السِّتِّیْنَ وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَان "یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، 60 ہجری کے آغاز اور لڑکوں کی حکومت سے۔" چُنانچہ آپ کی یہ دُعا قبول ہوئی اور 59 ہجری میں (بمقام مدینۂ طَیِّبہ میں) آپ کا اِنتقال ہو گیا (اور ٹھیک 60 ہجری میں یزید پلید مَسْنَدِ سَلْطَنَت پر نمودار ہوا۔)[1]

یزید پلید کی جفاکاریاں

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یزید پلید کی حضرت سیدنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے دُشمنی کی وجہ بیان کرتے ہوئے اور شہادتِ امام حُسَیْن کے بعد یزید کی طرف سے مکے اور مدینے شریف کے مسلمانوں پر ڈھائی جانے والی ظُلم و زِیادَتی کا تذکِرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وُجُودِ مُبارَک یزید کی آزادیوں کیلئے ایک زبردست مُحْتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے زمانۂ مُبارَک میں اُس کو کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صبر نہ فرمائیں گے، اس کو نظر آتا تھا کہ امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جان کا دشمن تھا اور اسی لئے حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت اس کیلئے باعثِ مَسَرَّت ہوئی۔ حضرت امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سایہ اٹھنا تھا، یزید کُھل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنْواع و اَقْسام کے مَعاصِی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری

---

1 ... عمدۃ القاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، ۲/ ۲۶۱، رقم: ۱۲۰

ہو گئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب، اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بغاوت و سرکشی اِنتہا کو پہنچی، خباثت نے یہاں تک زور کیا کہ مُسلِم بن عُقبہ کو بارہ ہزار (12000) یا بیس ہزار (20,000) کا لشکرِ گراں لے کر مدینۂ طِیّبہ کی چڑھائی کیلئے بھیجا۔ یہ 63 ہجری کا واقعہ ہے۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طِیّبہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ کی پناہ!، قتل، غارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، سات سو (700) صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر دس ہزار (10,000) سے زیادہ کو شہید کیا، لڑکوں کو قید کرلیا، ایسی ایسی بدتمیزیاں کیں، جن کا ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوِی شریف (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ صرف حضرت سَعِیْد بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مجنوں بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن حَنْظَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یزیدیوں کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اِن کی بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔ (الصواعق المحرقہ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ، ص ۲۲۱ ملخصاً) پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں امیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کیا گیا۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنْجَنِیْق (مِنْجَنِیْق پتّھر پھینکنے کا آلہ ہوتا ہے جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقَدَّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلادِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبہ کے سینگ بھی تبرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فِدیہ میں قُربانی

کیا گیا تھا، وہ (سینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقدّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مُصیبت میں مُبتلا رہے۔ (خلاصہ سوانح کربلا، ص ۱۷۷ تا ۱۷۹، ملخصاً)

نواسۂ رسول کا خُطبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید جب تک زِندہ رہا، ظُلم و سِتم کی آندھیاں چلاتا رہا۔ اُس کی پوری زندگی بے رحمی کی افسوسناک داستان ہے، یزید کے ہاتھ مکہ و مدینہ اور شُہدائے کربلا کے مظلوموں کے خُون سے رنگے ہوئے ہیں، اِقتِدار کی ہَوس نے اُسے پاگل اور اَفرادی قوّت نے اُسے مَغرُور بنا ڈالا تھا، چاہئے تو یہ تھا کہ وہ راکبِ دوشِ مُصطفٰے، جگر گوشۂ مُرتضٰی، دِلبندِ فاطمہ، سُلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّہدا، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ عرشِ مقام، امامِ ہُمام، اِمامِ تشنہ کام کے فضائل و کمالات سے مُتعلّق فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پیشِ نظر رکھ کر اُن کی قدر و مَنزِلَت کا اِعتِراف کرتا، اُن کی اور اُن کے رُفقا کی خدمت کرکے جنّت پالیتا، مگر آہ! اُس نے تو شیطانِ لعین اور نَفسِ اَمّارہ کی غُلامی کا طَوق اپنے گلے میں ڈالے رکھا اور مُسلسل ہَٹ دَھرمی کا مُظاہرہ کرتا رہا، بالآخر اپنے ناپاک منصوبے کو عَملی جامہ پہناتے ہوئے اُس ظالِم و جابِر اور فاسِق و فاجِر نے گُلشنِ اہلِ بَیت کو جس بے دَردی کے ساتھ اُجاڑا اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نازُک و خُوش نُما پھولوں کو جس بے دردی سے مَسلا اُس کے تصوُّر سے ہی رُوح کانپ جاتی ہے اور پلکیں بھیگ جاتی ہیں۔

اُن گُستاخوں، بے اَدَبوں اور غدّاروں نے اِس بات کی کوئی پروانہ کی کہ نبیِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اپنی مَحبّت اور اُن کی عظمت و فضیلت کو کس قدر تاکید کے ساتھ بیان فرمایا: **هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا**، یعنی حَسَن اور حُسَین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں

میرے دو (2) پھول ہیں۔[1] نیز ارشاد فرمایا: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، یعنی حَسَن اور حُسَیْن (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُلطانِ کربلا، حضرت سَیِّدُنا اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چونکہ بہت زیادہ رَحم دل تھے، لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یزید پلید کے ظالم و جابر ساتھیوں کو میدانِ جنگ میں دعوتِ فکر دیتے رہے، نیز اپنی اَہَمِّیَّت بتلا کر اُنہیں جنگ و جِدال اور ظُلم و سِتَم سے باز آنے کی مُسلسل نصیحت فرماتے رہے، چُنانچہ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر یزیدی لشکر کا رُخ کیا اور پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِس قدر بلند آواز میں پُکارا کہ جسے تمام لوگوں نے سُنا، چُنانچہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعَلِّق نصیحت نہ کرلوں کہ جو مجھ پر لازِم ہو چکا ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہو جاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعَلِّق کوئی مُواخَذہ (یعنی سوال) بھی نہ ہو گا۔ ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو! پھر یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائیں:

فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ (پ ۱۱، یونس: ۷۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو مل کر کام کرو اور اپنے جُھوٹے مَعْبُودوں سمیت اپنا کام پکّا کرلو پھر تمہارے کام میں تم پر کچھ گُنجلک (اُلجھن و پوشیدگی) نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کرلو اور مجھے

---

1 ... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/ ۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

2 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی ... الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

مُہلت نہ دو۔

اِنَّ وَلِیِّۦَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَمْد وثَنا کرنے کے بعد (اُن یزیدیوں سے) فرمایا: تم لوگ میری نِسْبَت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں...؟، کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و دُرُست ہے...؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں...؟ کیا سَیِّدُ الشُّہَداء حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے والد کے چچا نہیں...؟ کیا حضرت سَیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے چچا نہیں...؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتَعَلِّق رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو...؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو (تو سن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جُھوٹ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جُھٹلاتے ہو تو حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ، ابوسعید، سَہْل بن سَعْد، زید بن اَرْقَم یا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن سے پُوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے (میرے مُتَعَلِّق) یہ فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے...؟ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں یا میرے مُتَعَلِّق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مَشْرِق و مَغْرِب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سِوا کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ تو سہی کیا، تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)...؟ وہ بدبَخْت خاموش رہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے شَبَث بن

رِبْعی، اے حَجّار بن اَبْجَر، اے قَیْس بن اَشْعَث، اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟ وہ صاف مُکَر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بَیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بدنصیب قَیْس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد بدِنہاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کرلیں۔ (تو آپ کو چُھٹکارا مل سکتا ہے) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ہرگز اس کی بَیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔[1]

ظالم کے ذریعے ظالموں کی ہلاکت

افسوس صد کروڑ افسوس! مال وزَر اور عُہدوں کی لالچ نے یزیدی لشکر کی آنکھوں پر گمراہی کی پٹّی باندھ دی تھی، وہ بدنصیب لوگ دنیائے ناپائیدار کی فانی مَحَبَّت سے سَرشار اور شہرت واِقْتِدار کی ہَوَس (یعنی لالچ) میں گرِفتار تھے، اُن کے دل پتّھر سے بھی زیادہ سخت ہوچکے تھے، ان پر بدبَختی اور شیطانیّت غالِب آچکی تھی، لہٰذا اُن پر مظلومِ کربلا، امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مُخْلِصانہ نصیحتوں اور اِرشادات کا کوئی اَثَر نہ ہوا، کیونکہ وہ خُونخوار دَرِندے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خُون کے پیاسے تھے، لہٰذا اِن نصیحتوں کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے جنگ کرنے پر بَضِد رہے۔

---

[1] ... الکامل فی التاریخ، سنۃ احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، ۳/۴۱۸-۴۱۹ ملتقطاً وملخصاً

ہمارے غَیب دان آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چُونکہ واقِعۂ کربلا کا پہلے ہی سے عِلْم تھا اور جانتے تھے کہ میرا کلمہ پڑھنے والے ہی میرے اہْلِ بَیْت کو خاک و خُون میں نہلائیں گے، لہٰذا اِوصالِ ظاہری سے قَبْل ہی حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا اور حَسَنَیْنِ کَرِیْمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے فرمادیا تھا: اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ یعنی جو تم سے صُلْح کرے گا، میں اُس کے لئے صلح جُو ہوں اور جو تم سے جنگ کرے گا، میں اُس سے جنگ کرنے والا ہوں۔[1]

لہٰذا جس غلیظ اِقْتِدار کی خاطر اُن بَدکِردار و بَداَطْوار یزیدیوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لڑائی مول لیتے ہوئے میدانِ کربلا میں خاندانِ اہْلِ بَیْت پر ظُلْم و سِتَم کی آندھیاں چلائیں، وہ اِقْتِدار اُن کے لئے تَباہی و بَربادی کا پروانہ ثابت ہوا۔ آیئے! پہلے یزیدی فوج کے بدبَختوں کے مَجْمُوعی اَنْجام کے بارے میں سُنتے ہیں اور پھر یزید پَلید کے دَرْدناک اَنْجام کے بارے میں سُنیں گے۔

یُوں تو دِین کی مَدَد و نُصْرت کی سعادت اَہْلِ حق کو ہی حاصل ہوتی ہے، مگر بعض اَوْقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالموں، نافرمانوں اور فاجِروں کو اِقْتِدار عطا کرکے اُن کے ذریعے بھی اپنے دِین کا کام لیتا اور ظالموں کو اُن کے ہاتھوں ہلاک کرواتا ہے جیسا کہ پارہ 8 سورۃُ الْاَنْعام کی آیت نمبر 129 میں ارشادِ رَبّانی ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۠ ﴿۱۲۹﴾ (پ۸، الانعام: ۱۲۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مُسَلَّط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا۔

حدیث شریف میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اِس دِین کا کام فاجر (یعنی گُناہگار) شخص سے بھی کروالیتا ہے۔ (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰہ، فضل الحسن والحسین ... الخ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۴۵

۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۶) چُنانچہ شہیدوں کے خُونِ ناحق کا بدلہ لینے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ٹھیک چھ (6) سال بعد مُختار ثَقَفی جیسے کَذّاب یعنی جھوٹے اور ظالم شخص کو مُقرّر فرمایا، جس نے ایک ایک یزیدی کو چُن چُن کر نہایت سَفّاکی اور بے دَرْدی کے ساتھ مَوت کے گھاٹ اُتار دِیا اور کیوں نہ ہو کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے یَحْیٰی بن زَکَرِیَّا (عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے (قتل کے) عِوَض ستّر ہزار (70,000) مارے اور بے شک میں آپ کے نواسے کے (قتل کے) عِوَض اِن سے دُگنے ماروں گا۔[1] لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِن فرامین کا ظُہُور ہونا شُروع ہوا اور پھر یکے بعد دِیگرے اِبنِ زِیاد، اِبنِ سَعْد، شِمْر، قَیْس بن اَشْعَث کِنْدی، خَوْلی بن یزید، سِنان بن اَنَس نَخَعی، عبدُ اللہ بن قَیْس، یزید بن مالک اور باقی تمام بَدبَخْت جو حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قتل میں شریک یا کوشاں تھے، طرح طرح کی اذیّتیں دے کر قتل کئے گئے اور اُن کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔ (سوانحِ کربلا، ص ۱۸۳، ملخصاً)

عُبیدُ اللہ بن زِیاد کی ہلاکت

عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد، یزید کی طرف سے کُوفہ کا والی (گورنر) مقرر کیا گیا تھا۔ اسی بَدنِہاد کے حکم سے حضرت امام (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اور آپ کے اَہْلِ بَیْت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ تمام اِیذائیں پہنچائی گئیں، یہی اِبنِ زِیاد (مقامِ) مُوصِل میں تیس ہزار (30,000) فَوج کے ساتھ اُترا۔ (واقعۂ کربلا کے ٹھیک 6 سال بعد) مُختار نے ابراہیم بن مالک اَشْتَر کو اِس کے مقابلہ کے لئے ایک فوج کو لے کر بھیجا، مُوصِل سے پندرہ (15) کوس

---

1 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، استشھد الحسین یوم الجمعۃ یوم عاشوراء، ۴/۱۷۳، حدیث: ۴۸۷۵

کے فاصلے پر دریائے فُرات کے کَنارے دونوں لشکروں میں مُقابلہ ہوا اور صبح سے شام تک خُوب جنگ رہی۔ جب دن ختم ہونے والا تھا اور آفتاب قریبِ غُروب تھا، اُس وقت ابراہیم کی فوج غالب آئی، اِبْنِ زِیاد کو شکست ہوئی (اور) اُس کے ہمراہی بھاگے۔ ابراہیم نے حکم دِیا کہ فوجِ مُخالِف میں سے جو ہاتھ آئے ،اُس کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ چُنانچہ بہت سے ہلاک کئے گئے۔ اِسی ہنگامہ میں اِبْنِ زِیاد بھی فُرات کے کَنارے مُحَرَّم کی دسویں تاریخ 67 ہجری میں مارا گیا اور اُس کا سر کاٹ کر ابراہیم کے پاس بھیجا گیا، ابراہیم نے (وہ ناپاک سر) مُختار کے پاس کُوفہ میں بھجوایا، مُختار نے دارُ الاِمارَت (یعنی دارُ الحکومت) کُوفہ کو آراستہ کیا اور اہْلِ کُوفہ کو جمع کر کے اِبْنِ زِیاد کا ناپاک سر اُسی جگہ رکھوایا، جس جگہ اُس مَغْرورِ حکومت و بندۂ دُنیا نے حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سرِ مُبارک رکھا تھا۔ مُختار نے اہْلِ کُوفہ کو خِطاب کر کے کہا کہ اے اہْلِ کُوفہ! دیکھ لو کہ حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے خُونِ ناحق نے اِبْنِ زِیاد کو نہ چھوڑا، آج اِس نامُراد کا سر اِس ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ یہاں رکھا ہوا ہے، چھ (6) سال ہوئے ہیں، وہی تاریخ ہے، وہی جگہ ہے، خُداوَنْدِ عالَم نے اِس مَغْرور، فرعون خِصال کو ایسی ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ ہلاک کِیا، اِسی کُوفہ اور اِسی دارُ الاَمارَت میں اِس بے دِین کے قتل و ہلاک پر جشن مَنایا جارہا ہے۔ (سوانح کربلا، ص ۱۸۲)

عِمارہ بن عُمیر سے مروی ہے کہ جب عُبَیْدُ اللہ اِبْنِ زِیاد بدنِہاد اور اُس کے ساتھیوں کے (کٹے ہوئے) سر لا کر مسجد کے صحن میں رکھے گئے تو میں بھی اُن کے پاس گیا، لوگ کہنے لگے "آگیا آگیا" (میں نے دیکھا) تو ایک سانپ آیا جو تمام سروں کے درمیان سے ہوتا ہوا عُبَیْدُ اللہ اِبْنِ زِیاد بدنہاد کے (سر کے پاس پہنچ کر اُس کے) نتھنوں میں داخل ہو گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نکلا پھر چلا گیا، حتّٰی کہ (نگاہوں سے)

او جھل ہو گیا (کچھ ہی دیر بعد) لوگ پھر کہنے لگے "آ گیا آ گیا" دو یا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ (اَلْاَمَان وَ الْحَفِیْظ) (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن... الخ ۵/ ۵۳۱، حدیث: ۳۸۰۵)

صَدرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُنہیں (یعنی یزیدیوں کو) نہیں معلوم تھا کہ خُونِ شُہَداء رنگ لائے گا اور سَلْطَنَت کے پُرزے اُڑ جائیں گے، ایک ایک شخص جو قتلِ حضرتِ امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں شریک ہوا ہے، طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک ہو گا، وہی فُرات کا کَنارہ ہو گا، وہی عاشورہ (یعنی 10 مُحَرَّمُ الْحَرام) کا دن، وہی ظالموں کی قوم ہو گی اور مُختار کے گھوڑے اُنہیں روندتے ہوں گے، اُن کی جماعتوں کی کثرت اُن کے کام نہ آئے گی، اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے، گھر لُوٹے جائیں گے، سُولیاں دی جائیں گی، لاشیں سڑیں گی، دُنیا میں ہر شخص تُف تُف کرے گا، اِس ہلاکت پر خُوشی منائی جائے گی، مَعْرِکۂ جنگ میں اگرچہ اُن کی تعداد ہزاروں کی ہو گی مگر چُوہوں اور کُتّوں کی طرح اُنہیں جان بچانی مُشکل ہو گی، جہاں پائے جائیں گے مار دیئے جائیں گے، دُنیا میں قیامت تک اُن پر نفرت وملامت کی جائے گی۔ (سوانح کربلا، ص ۱۸۴-۱۸۵)

اے تِشنگانِ خونِ جوانانِ اہلبیت — دیکھا کہ تم کو ظُلم کی کیسی سزا ملی
کُتّوں کی طرح لاشے تمہارے سڑا کیے — گھورے پہ بھی نہ گور کو تمہاری جا مِلی
رُسوائے خلق ہو گئے برباد ہو گئے — مردُود ہو! تم کو ذِلّتِ ہر دَوسرا ملی
تم نے اُجاڑا زَہرا کا بوستان — تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی
دُنیا پرستو! دین سے منہ موڑ کر تمہیں — دُنیا ملی نہ عیش و طَرب کی ہوا ملی
آخر دِکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے — سر کَٹ گئے اَماں نہ تمہیں اِک ذرا ملی
پائی ہے کیا نعیمؔ اُنہوں نے ابھی سزا — دیکھیں گے وہ جحیم میں جس دن سزا ملی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو تھا یزیدیوں اور یزید کے دستِ راست اِبنِ زِیاد بد نِہاد کے بدترین اور ذِلّت ناک اَنجام کا مَجمُوعی اور مُختَصر تذکرہ کہ کس طرح مُختار ثَقَفی کے حکم پر اُس کے لشکر نے یزیدی فَوج کے ایک ایک شخص کو مَوت کے گھاٹ اُتار دیا، اب ذرا یزید پلید کے اَنجام کے بارے میں بھی سُنئے۔

یزید کا اَنجام

واقعۂ کربلا کے کچھ ہی دنوں کے بعد یزید ایک ہلاکت خیز اور انتہائی مُوذِی مَرَض میں مُبتلا ہوا، پیٹ کے دَرد اور آنتوں کے زَخموں کی ٹیس (یعنی تکلیف) سے ماہیِ بے آب (یعنی جس طرح مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے) کی طرح تڑپتا رہتا تھا، حِمص میں جب اُسے اپنی مَوت کا یقین ہو گیا تو اپنے بڑے لڑکے مُعاویہ کو بِستَرِ مَرگ پر بُلایا اور اُمورِ سَلطَنَت کے بارے میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ بے ساختہ بیٹے کے مُنہ سے چیخ نکلی اور نہایت ذِلّت و حقارت کے ساتھ یہ کہتے ہوئے باپ کی پیشکش کو ٹھکرا دِیا کہ جس تاج و تخت پر آلِ رسول کے خُون کے دَھبّے ہیں، میں اُسے ہرگز قبول نہیں کر سکتا، خُدا اِس منحوس سَلطَنَت کی وِرَاثَت سے مجھے مَحرُوم رکھے، جس کی بنیادیں نواسۂ رسول کے خُون پر رکھی گئی ہیں۔ یزید اپنے بیٹے کے مُنہ سے یہ اَلفاظ سُن کر تڑپ گیا اور شِدّتِ رَنج و اَلَم سے بستر پر پاؤں پٹخنے لگا، مَوت سے کچھ دن پہلے یزید کی آنتیں سڑ گئیں اور اُس میں کیڑے پڑ گئے، تکلیف کی شِدّت سے خِنزیر کی طرح چیختا تھا، پانی کا قَطرہ حَلق سے نیچے اُترنے کے بعد نِشتَر کی طرح چبھنے لگتا تھا، عجیب قَہرِ الٰہی کی مار تھی، پانی کے بغیر بھی تڑپتا تھا اور پانی پا کر بھی چیختا تھا، بالآخر اِسی دَرد کی شِدّت سے تڑپ تڑپ کر اُس کی جان نکلی، لاش میں ایسی ہولناک بدبُو تھی کہ

قریب جانا مشکل تھا، جیسے تیسے اُس کو سپُردِ خاک کیا گیا۔[1]

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "امام حُسَین کی کرامات" میں یزید پلید کے اَنجام کے بارے میں ایک اور واقعہ نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: یزید پلید کی مَوت کا ایک سَبَب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومی اُلنَّسل لڑکی کے عشق میں گرفتار ہو گیا تھا، مگر وہ لڑکی اندرونی طور پر اُس سے نفرت کرتی تھی، ایک دن رنگ رلیاں مَنانے کے بہانے اُس نے یزید کو دُور ویرانے میں تنہا بُلایا، وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بدمَسْت کر دِیا، اُس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ جو بے غیرت و نابکار (یعنی نَمَکّا) اپنے نبی کے نواسے کا غدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہو سکتا ہے، خنجرِ آبدار (تیز دھار) کے پے در پے وار کر کے چِیر پھاڑ کر اُس کو وہیں پھینک دِیا۔ چند روز تک اُس کی لاش چیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخر ڈُھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی مَوالی (یعنی نوکر چاکر) وہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سڑی ہوئی لاش کو وہیں داب (دَفنا) آئے۔[2] اب ذرا اس کی قَبْر کا حال بھی سُنتے چلئے۔ چُنانچہ

یزید کی قَبْر کا حال

دِمشق کے پُرانے قَبرِستان بابُ الصَّغِیْر کے کچھ آگے یزید کی قَبْر کا نشان تھا، جس پر آج سے کئی سالوں پہلے لوگ اینٹیں پتّھر مارتے تھے اور اکثر اینٹوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا، وہاں اب شیشہ، کانچ، (اور) لوہا گَلانے کی بھٹّی لگی ہوئی ہے، اُس کارخانے میں شیشے کے برتن بنائے جاتے ہیں، اُس لوہے اور کانچ کو گَلانے کی آگ والی بھٹی بالکل ٹھیک جس جگہ قَبْر تھی وہاں بنی ہوئی ہے۔ گویا یزید کی قَبْر پر ہر وقت آگ

1 ... تاریخ کربلا، ص ۳۴۵
2 ... امام حسین کی کرامات، ص ۴۷

جلتی رہتی ہے۔ (شہادت نواسۂ سید الابرار، ۹۱۸-۹۱۹)

وہ تخت ہے کس قبر میں وہ تاج کہاں ہے — اے خاک بتا زورِ یزید آج کہاں ہے
نہ ہی شمر کا وہ ستم رہا نہ یزید کی وہ جفا رہی — جو رہا تو نام حُسَین کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہلِ بیتِ اطہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ دُشمنی رکھنے اور اُنہیں اَذِیَّت پہنچانے والوں کا کیسا بدترین انجام ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اُنہیں کفن بھی نصیب نہیں ہوتا، دُنیا میں بھی ذِلَّت اُن کا مُقدّر بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی اُنہیں رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا نیز اُن کا ٹھکانا جہنّم کی آگ ہے۔

نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس شخص نے میرے اہلِ بیت پر ظُلم کیا اور مجھے میری عِترتِ پاک (یعنی اولاد) کے بارے میں اَذِیَّت دی، اُس پر جنّت حرام کر دی گئی۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص بیتُ اللہ شریف کے ایک کونے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے، روزے رکھے اور پھر اہلِ بیت کی دشمنی پر مر جائے تو وہ جہنّم میں جائے گا۔[2] تابعی بُزرگ حضرت سیِّدُنا امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن لوگوں نے حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کیا ہے، اگر وہ اللہ تعالٰی کے فضل وکرم سے بخشے بھی جائیں تو وہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کیا مُنہ دکھائیں گے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قتل میں میرا دَخل ہوتا اور مجھے جنّت اور دوزخ کا

---

1 ... برکات آلِ رسول، ص ۲۵۹

2 ... مُستَدرَک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، مبغض اھل البیت یدخل النار ... الخ، ۴/ ۱۲۹ - ۱۳۰ حدیث: ۴۷۶۶

اِختیار دِیا جاتا تو میں دوزخ اِختیار کرتا، اِس خوف کے سبب کہ جنّت میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کس منہ سے جاؤں گا۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، الحسن البصری وقتلۃ الحسین، ص ۵۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید پر چُونکہ اپنی حکومت و سَلطَنت بچانے کا جنّ سوار تھا، لہٰذا اِس بد بخت نے اِقتِدار کے نشے میں بَد مَسْت ہو کر گلشنِ فاطمہ کو اِس قدر بے دَرْدی کے ساتھ پامال کیا کہ سُن کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل رَنْجِیْدہ ہو جاتا اور آنکھوں سے بے ساختہ اَشک رَواں ہو جاتے ہیں۔ بہر حال یزیدیوں کے اَنجامِ بد سے یہ بھی پتا چلا کہ اللہ والوں کی دُشمنی دُنیا و آخرت میں خَسارے کا باعث ہے، کیونکہ واقعۂ کربلا میں جتنے اَشْخاص شہید ہوئے، وہ سب کے سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّب ترین اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے تھے اور جو بد نصیب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا سے دُشمنی رکھتا ہے، اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلانِ جنگ دِیا جا چکا ہے، چُنانچہ

نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: مَنْ عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہُ بِالْحَرْبِ، یعنی جو میرے کسی ولی سے دُشمنی کرے، میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کو پلید کہنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اگرچہ یزید پلید اَز خُود اِبْنِ زِیاد بد نہاد کی فوج میں شامل نہ رہا مگر شہیدان و اَسیرانِ کربلا پر جس قدر بھی ظُلم و جَفا ڈھائے گئے، اُن میں اِبْنِ زِیاد بد نہاد کو نہ صرف

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/ ۲۴۸، حدیث: ۶۵۰۲

یزید پلید کی بھرپُور رِضامندی اور اُس کی مکمل تائید و حِمایت حاصل رہی بلکہ اُسی فاسِق و فاجر شخص کے حکم پر ظالِموں کے سردار اِبنِ زِیاد بدنِہاد اور اُس کے لشکریوں نے اَہلِ بَیتِ اَطہار کی سرِعام گُستاخیاں کیں اور تپتی دُھوپ میں میدانِ کربلا کی سَرزمین کو جاں نثاروں کے خُون سے رَنگین کیا، لہٰذا یزید جیسے پلید و بدبَخت کو بے قصور قرار دینا، اَہلِ بَیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے غَدّاری، مُحِبّانِ اَہلِ بَیت کی دل آزاری، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قَہر و غَضب اور جہنّم کی حَقداری کا سبب ہے۔ اس مُعاملے میں خُلفائے راشِدین کا طرزِ عمل ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے، وہ حضرات اَہلِ بَیتِ اَطہار بالخُصوص امامِ عالی مَقام حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عزّت و ناموس کے سچّے مُحافِظ تھے، یزید پلید سے اُنہیں سخت نَفرت تھی نیز یہ نُفُوسِ قُدسیہ اُس پلید کو اَمیرُ المُومنین کہنے والے بدبختوں کو سخت سے سخت سزا دیتے تھے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 590 صَفحات پر مُشتمل کتاب "**حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز کی 125 حکایات**" کے صَفحہ 392 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز قاتِلِ حُسَین "یزید پلید" کو خلیفہ نہیں تسلیم کرتے تھے، چُنانچہ ایک بار دورانِ گُفتگو کسی نے یزید کو اَمیرُ المُومنین کہا تو (آپ سخت ناراض ہوئے اور) اُس سے فرمایا: تم یزید کو اَمیرُ المُومنین کہتے ہو؟ پھر اُسے بیس (20) کوڑے مارنے کا حکم دِیا۔ (تاریخ الخلفاء، یزید بن معاویہ ابو خالد الاموی، ص ۲۰۹)

اَعْلٰی حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں جب یزید کے بارے میں سُوال کیا گیا کہ یزید کو پلید کہنا شرعاً جائز ہے یا نہیں، نیز اُس کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنا دُرُست ہے یا نہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یزید بے شک پلید تھا، اُسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اُسے رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ کہے گا مگر ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و

حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بُغْض و کِیْنہ رکھنے والا ہے جو) کہ اَہْلِ بَیْتِ رسالت کا دُشمن ہے، وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی (فتاوی رضویہ، ۱۴/ ۶۰۳، ملخصًا)

حضرت علّامہ اِبْنِ حَجَر ہیتَمی مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا صالح بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والد حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: (بابا جان!) ایک قوم ہماری جانب یہ بات مَنْسُوب کرتی ہے کہ ہم یزید کے حِمایتی ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یَا بُنَیَّ وَھَلْ یَتَوَلّٰی یَزِیْدَ اَحَدٌ یُؤْمِنُ بِاللہِ اے میرے بیٹے! کیا اللہ تعالٰی پر ایمان رکھنے والا بھی یزید پلید کا حِمایتی ہو سکتا ہے؟ (الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ، ص ۲۲۲)

یزید کا بیٹا مُعاویہ جو کہ نیک و صالح تھا، قتلِ امام حُسَیْن کی وجہ سے اپنے باپ یزید غدّار و مکّار سے سخت نفرت کرتا تھا، چُنانچہ (اپنے باپ یزید پلید کے بارے میں) کہنے لگا: میرے باپ کو حکومت دی گئی، وہ نالائق تھا، نواسۂ رسول سے لڑا، اُس کی عُمْر کم کر دی گئی اور اس کی نَسْل تباہ کر دی گئی، وہ اپنی قَبْر میں گُناہوں کے سبب گِروی رکھ دِیا گیا (یعنی تا قیامت مُبْتلائے عذاب ہو گیا)، پھر روتے ہوئے کہنے لگے: ہم پر سب سے زِیادہ گِراں اُس کی بُری مَوت اور بُرا ٹھکانہ ہے، اُس بدبَخْت نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَولاد کو قتل کیا، شراب حلال کی اور کعبے کی بے حُرمتی کی۔ ((الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ، ص ۲۲۴)

صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یزید پلید فاسق، فاجِر، مُرتکبِ کبائر (یعنی گناہِ کبیرہ کرنے والا) تھا، مَعَاذَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اُس سے اور رِیحانۂ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیّدنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کیا نسبت؟ آج کل جو بَعْض

گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں اُن کے مُعامَلہ میں کیا دَخل؟ ہمارے وہ (یعنی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) بھی شہزادے (ہیں)، وہ (یزید پلید) بھی شہزادے (ہیں) ایسا بکنے والا مَردُود، خارِجی، ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے بُغض و کینہ رکھنے والا ہے اور) مُسْتَحِقِّ جہنّم ہے۔

(بہار شریعت، ۱/ ۲۶۱، حصہ اوّل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیغامِ کربلا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جب تک زمین و آسمان کا وُجود باقی رہے گا، واقعۂ کربلا عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کو صَبر و تَحَمُّل، اِیثار و قربانی اور گلشنِ اسلام کی آبیاری کا دَرْس و پیغام دیتا رہے گا۔ جَفاکار و سِتَم شِعار یزیدیوں نے جس بے مُرُوَّتی اور بے دِینی کا مُظاہَرہ کیا یقیناً تاریخ میں اُس کی مِثال نہیں مل سکتی، باوُجود یہ کہ گھر کا گھر سب لُٹ گیا، کئی بیبیاں بیوہ اور بچّے یتیم ہوگئے، امام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھی، ہاشمی جوان، مُسلم بن عقیل و اَولادِ عقیل، فَرزَندانِ علی و شہزادگانِ حَسَنَیْن کرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن یزیدی لشکر کے زہریلے تیر و تلوار اور نیزوں سے چھلنی ہو کر وَقْفے وَقْفے سے نواسۂ رسول کے قدموں پر نِثار ہوتے رہے، یزیدیوں کی بے مُرُوَّتی و بے غیرتی کا عالَم یہ تھا کہ دُودھ پیتا ننّھا علی اَصْغر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شِدّتِ پیاس سے تڑپتا رہا، بالآخر تیر کا شِکار ہو کر شہادت سے سَرفراز ہوا، اَلْغَرَض گُمراہیّت کے عَلَمبرداروں نے چمنِ زہرا کے ہرے بھرے بوستان کو دِن دھاڑے تَہس نَہس (تباہ و برباد) کر کے رکھ دیا، مگر قربان جایئے میدانِ کارزار (میدانِ جنگ) کے بہادر شہسواروں، اہلِ بَیتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کے روشن تاروں اور گُلشنِ فاطمہ کے جگر پاروں کی ہمّت اور صبر و

اِستِقلال پر کہ اِس قدر دل سوز مَصائب وآلام میں مُسلسل تین (3) دن بھوک وپیاس سہہ کر بھی صبر و اِستِقامت کے ساتھ باطل کے خِلاف ڈَٹے رہے اور صَبر کا دامن مَضبُوطی سے تھامے رکھا، کیونکہ یہ ایک آزمائش تھی اور اللہ والوں کی ہمیشہ سے یہ شان رہی ہے کہ آزمائشوں میں صبر و برداشت سے کام لیتے ہیں جیسا کہ

عبدُالملک بن مَروان کے وَقت میں جب دوبارہ حضرت سَیِّدُنا علی بن حُسین اِمام زَینُ العابِدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَسِیر (یعنی قید) کئے گئے اور لوہے کی بھاری قَیْد وبَند کا بارِ گراں (بھاری بوجھ) اُن کے تَنِ نازنین پر ڈالا گیا اور پہرہ دار مُتَعَیَّن کر دیئے گئے، امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حالت کو دیکھ کر رو پڑے اور کہا: مجھے تَمَنّا تھی کہ میں آپ کی جگہ ہوتا کہ آپ پر یہ بارِ مَصائب دل پر گوارا نہیں ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا امام زَینُ العابِدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تیرا یہ خیال ہے کہ اس قَید وبند ش سے مجھے کرب وبے چینی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو اس میں سے کچھ بھی نہ رہے، یہ فرما کر بیڑیوں میں سے پاؤں اور ہتھکڑیوں میں سے ہاتھ نکال دیئے۔ (المنتظم، سنة اربع وتسعين، ۵۳۰۔علی بن الحسین...الخ، ۶/ ۳۳۰، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ اَسِیران وشہیدانِ کربلا کا یہ صَبر قابلِ تحسین اور لائقِ تقلید ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اگر ہم پر بھی کوئی ناگہانی مُصیبت آجائے، مثلاً قریبی عزیز وفات پاجائیں یا بچّہ بیمار پڑ جائے، ڈاکہ پڑجائے یا کوئی حادِثہ پیش آجائے، پولیس گرفتار کرلے یا مُقدَّمہ قائم ہوجائے، رقم یا گاڑی وغیرہ گم یا چوری ہوجائے، سردی وگرمی یا لوڈشیڈنگ ومہنگائی شِدَّت اختیار کرجائے یا نوکری سے نکال دیا جائے، الغَرَض بلاؤں کا ہُجوم ہی کیوں نہ ہوجائے، اُس وَقت مَظلومینِ

کربلا کے مَصائب و آلام کو یاد کرکے صَبر و اِستِقلال کا مُظاہرہ کرتے ہوئے صَبر صَبر اور صرف صَبر سے کام لیجئے کہ مُصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل و کرم سے بروزِ قیامت بے شُمار اِنعام و اِکرام سے سَرفراز فرمائے گا۔

حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کے بدن یا اس کی اَوْلاد یا اس کے مال کی طرف کوئی مُصیبت بھیجوں، پھر وہ صَبرِ جمیل کے ساتھ اس کا اِستِقْبال کرے، تو قیامت کے دن مجھے اس سے حیا آئے گی کہ میں اس کے لئے مِیزان قائم کروں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الصبر علی موقع والاقارب، الجزء ۲، ۳/ ۱۱۵، حدیث: ۶۵۵۸) اَلبتّہ اگر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑا یا بلا وجہِ شرعی کسی پر اِظہار کرکے ناشُکری کے اَلفاظ مُنہ سے نکالنے کی نادانی کر ڈالی تو یاد رکھئے! ثواب حاصل ہونا تو کُجا، اُلٹا خسارے کا باعث ہو جائے گا، جیسا کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مصیبت کے وقت رانوں پر ہاتھ مارنا، اَجر کو برباد کر دیتا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الضاد، ۲/ ۴۲ حدیث: ۳۷۱۷)

حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: جسے کوئی مُصیبت پہنچے پھر وہ اس کی وجہ سے اپنے کپڑے پھاڑے یا رُخسار (گال) پیٹے یا گریبان چاک کرے یا بال نوچے تو گویا اس نے اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے جنگ کرنے کے لئے نیزہ اُٹھا لیا۔ (کتاب الکبائر، الکبیرۃ التاسعۃ والاربعون، فصل فی التعزیۃ، ص ۲۲۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اسیرانِ کربلا و شُہدائے کربلا رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے صَدقے مُصیبتوں پر صبر کرنے اور ایسے موقع پر شکوہ و شکایت کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید کی دنیا اور مال دولت کی مَحَبَّت ہی کی وجہ سے سانحہ ہُوا، اس ظالم بد اَنجام کو امامِ عالی مقام، سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا، حالانکہ حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دُنیائے ناپائیدار سے کیا سروکار! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو کل بھی اُمَّتِ مُسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے ۔ مگر اُس بدبخت نے مال و دولت کی ہوس کے نَشے میں بد مست ہو کر اپنی آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا بھی تباہ و برباد کر ڈالی، واقعی دُنیا کی مَحَبَّت ہر فِتْنہ و فَساد کا سبب ہے۔ جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے: حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ، یعنی دُنیا کی مَحَبَّت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔ (جامع صغیر، ص ۲۲۳، حدیث: ۳۶۶۲)

اسی طرح فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جسے دُنیا کی مَحَبَّت کا شربت پلایا گیا، وہ 3 چیزوں کا مَزہ ضرور چکھے گا (1) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دُور نہ ہو گی، (2) ایسی حرص جس سے وہ غَنی نہ ہو گا (3) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کر سکے گا، کیونکہ دُنیا طالبہ (طلب کرنے والی) اور مطلوبہ (جسے طلب کیا جائے) ہے، لہٰذا جس نے دُنیا کو طلب کیا، آخرت اس کے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی ، جب وہ مر جائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی، دُنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پُورا رِزْق حاصل کر لے۔" (طبرانی کبیر، عبداللہ بن مسعود، رقم ۱۰۳۲۸، ج ۱۰، ص ۱۶۲)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے، جتنا کہ مال و دولت کی حرص اور حُبِّ جاہ انسان کے دِین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔"

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب حدیث ماذئبان جائعان، الحدیث: ۲۳۷۶، ص ۱۸۹۰)

یاد رہے! جو شخص اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر میں رہتا ہے، تو وہ دُنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں نہیں پڑ سکتا۔ لہٰذا ہمیں بھی دُنیا کی فانی لذّتوں میں مگن رہنے کے بجائے ہر وقت اپنے ایمان کی سلامتی اور قبر و آخرت کی بہتری کی فکر کرنی چاہئے، یقیناً ایک مسلمان کے لئے سب سے قیمتی سرمایہ اس کا ایمان ہے، اگر اِیمان سلامت رہا تو نجات کی اُمید کی جاسکتی ہے اور اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں کی کثرت و نحوست کے سبب ایمان ہی برباد ہو گیا تو پھر نجات کی کوئی صورت نہ ہو گی۔

تاج و تخت و حکومت مت دے		کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رضا کا دے دے مُژدہ		یا اللہ میری جھولی بھر دے

کتاب "سوانحِ کربلا" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا کی مزید تفصیل جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات پر مشتمل کتاب "**سوانحِ کربلا**" کا مُطالَعہ نہایت مُفید ہے۔ اس کتاب میں اَہلِ بَیت اور خُلفائے راشدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن کے فضائل بیان کرنے کے ساتھ ساتھ کربلا کے واقعات کے مُختلف پہلوؤں کو کافی تفصیل کے ساتھ ذِکر کیا گیا ہے، نیز امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد یزیدیوں کی طرف سے مکے اور مدینے میں ڈھائی جانے والی فِتْنہ

انگیزیوں اور ان کے بدترین اَنجام کو بھی بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ المدینہ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ واہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن کا فَیض پانے اور دیگر نیک کاموں میں اِستِقامت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی نہایت مُفید ہے، لہٰذا آپ سے مدنی اِلتِجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی تادمِ تحریر 97 سے زائد شُعبہ جات میں سُنّتوں کی خِدمت میں مَصروفِ عمل ہے، اُنہی میں سے ایک شُعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995ء بابُ المدینہ (کراچی) میں نیو کراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی میں کھولی گئی اور اب تک پاکستان کے کئی شہروں کے علاوہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً ہِند، جُنوبی اَفریقہ، اِنگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں بھی جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور جامعۃُ المدینہ لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلمِ دِیْن حاصِل کرکے نہ صرف اپنی عِلمی پیاس بُجھا رہے ہیں، بلکہ دُوسروں کو بھی نورِ عِلم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ جامعۃ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ ان جامعات المدینہ

میں طَلَبہ کو نہ صرف دِینی تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے بلکہ اُن کی اَخلاقی اور رُوحانی تَرْبِیَت کی طرف بھی بھرپُور توجُّہ دی جاتی ہے۔

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِن طلبہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ کے طلبہ کرام سے بَہُت مَحَبَّت کرتا ہوں اور ان کے صَدْقے سے اپنے لئے دُعائے مَغْفِرت کیا کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جامعۃُ المدینہ کے طلبہ نَمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نَوافِل بھی پڑھتے اور مُتَعَدِّد طلبہ مل کر صلوٰۃُ التَّوبہ، تَہَجُّد، اِشْراق اور چاشت کی نمازوں کا اِہْتِمام بھی کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ میں داخِل کروا کر اُن کی اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے یزید پَلید اور اس کی ناپاک فوج کی فِتْنہ پَروَرِی، ظُلم و زِیادَتی اور ذِلَّت آمیز اَنْجام کے بارے میں سُنا، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے فتنے فَساد اور ظُلم و زِیادَتی کے بارے میں پہلے ہی واضح طور پر اِرْشاد فرمادیا تھا کہ سب سے پہلے میری سُنَّت بدلنے والا بنو اُمَیَّہ کا یزید نامی شخص ہوگا نیز یہ بھی فرمایا کہ میری اُمَّت میں عَدْل و اِنْصاف قائم رہے گا اور پھر بنو اُمیہ کا یزید نامی ایک شخص آکر اس عدل و اِنْصاف میں رَخْنہ اَنْدازی کرے گا اور پھر یہی ہوا کہ اس بَدبَخْت نے عَدل و اِنْصاف کی بُنیادیں کھود کر تاریخ کے صفحات پر ظُلم و زِیادَتی کی وہ داستان لکھی کہ جسے پڑھ

سُن کر بدن لَرزِیدہ اور آنکھیں اَشکبار ہو جاتی ہیں۔اس بدبَخت کے مَظالِم سے مکے مدینے کے عام باشندوں سے لے کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بلکہ اَہْلِ بَیْتِ اَطہار اور حضرت سَیِّدُنا اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک کوئی بھی محفوظ نہ رہا۔شہادتِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سمیت دس ہزار (10,000) سے زائد اَفراد کو شہید کرنا، سُود، شراب، بدکاری کو فَروغ دینا، بھائی بہن کے نکاح کو رِواج دینا، مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدینے شریف کو گھوڑوں کی نَجاست سے آلودہ کرنا، کعبہ مُعَظَّمَہ پر پتھروں کی بارش کرنا اور اس کے مُقَدَّس غِلاف کو نذرِ آتش کرنا، یزیدیوں کے گُناہوں کا وہ اَنبار تھا جس کی وجہ سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ خَدشہ ہوا کہ شاید بَطورِ عذاب ان لوگوں پر آسمان سے پتھر بَرسیں گے۔

بہر حال سچ ہے کہ بُرے کام کا اَنجام بُرا ہے، چنانچہ واقعہ کربلا کو زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا کہ یزید کو ایک لڑکی نے خنجرِ آبدار کے وار سے قتل کر کے اس کی بے گور و کفن لاش ویرانے میں پھینک دی نیز دیگر یزیدیوں کو بھی مُختار ثَقَفی کے ہاتھوں ذِلَّت ناک اَنجام سے دوچار ہونا پڑا۔یقیناً یزید اور یزیدیوں کے ان ناپاک کاموں کی وجہ سے تا قیامت دُنیا انہیں بُرے القاب سے یاد کرے گی، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی یزید کو پلید کہنے کی شرعی اِجازت اور اس کے بارے میں اچھے اَلفاظ استعمال کرنے مثلاً اس پلید کو امیرُ المؤمنین کہنے لکھنے یا اس کے ساتھ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لکھنے کی مُمانعت فرمائی نیز یزید پلید کے لئے اچھے الفاظ استعمال کرنے والوں کی مَذَمَّت بیان کرتے ہوئے انہیں اَہْلِ بَیْت سے دُشمنی رکھنے والوں میں شُمار فرمایا۔بلکہ خلیفۂ راشد حضرت سَیِّدُنا عُمر بن عبدُالعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تو یزید کو اَمیرُ المُومنین کہنے والے ایک شخص کو کوڑے بھی لگوائے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابہ و اَہْلِ بَیْت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کی مَحَبَّت پر جینا مرنا نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مَدَنی قافلہ" بھی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام و اَہلِ بَیتِ اَطہار کی مَحبَّت و اُلفت کا جام پینے پلانے، شُہَدائے کربلا کی بے مِثل قُربانیوں کی یادیں تازہ کرنے اور ان کے مدنی پیغام کو دُنیا بھر میں عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام، راہِ خُدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں جابَجا راہِ خُدا میں سفر کے فَضائل بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس شخص کا دل راہِ خُدا میں خوف کی وجہ سے دَھڑکنے لگتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر جہنَّم کو حرام فرما دیتا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۳۶۹، حدیث: ۲۴۶۰۲) ایک اور مَقام پر اِرْشاد فرمایا: جس بندے کے پاؤں راہِ خُدا میں گرد آلُود ہوں، اُنہیں جہنَّم کی آگ نہ چُھوئے گی۔ (بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من اغبرت قدماہ... الخ، ۲/۲۵۷، حدیث: ۲۸۱۱)

آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں، چُنانچہ

اِسی ماحول نے اَدْنیٰ کو اَعْلیٰ کر دیا دیکھو

شاہدرہ (مرکزُالاَولیالاہور ،پنجاب پاکستان)کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے:میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زِیادہ لاڈ پیار نے مجھے حَد دَرَجہ ڈِھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنادیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔وہ بے چارے بعض اَوقات رو پڑتے۔ دُعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام، جس لمحے میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سَعادت ملی اور اُس نے مَحبَّت و پیار سے اِنْفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے تیّار کیا، چُنانچِہ میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین(3) دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشِقانِ رسول نے تین(3) دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا پتّھر نُما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پِگھلتا تھا، مَوم بن گیا، میرے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا اور میں مَدَنی قافِلے سے نمازی بن کر لوٹا۔گھر آکر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور اَمّی جان کے قدم چُومے۔گھر والے حیران تھے!اس کو کیا ہو گیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کیلئے تیّار نہیں تھا ، وہ آج اتنا با ادب بن گیا ہے!اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابقہ بے نمازی کو مُسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے یعنی صَدائے مدینہ لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔(دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مُسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کو صَدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔)

کر سفر آؤ گے ،تم سُدھر جاؤ گے　　مانگو چل کر دُعا ،قافِلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِمامہ شریف کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے عمامہ شریف باندھنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: "عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بغیر عمامے کی ستر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔"[2] "ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرِکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔"[3] ❀ عِمامہ قبلہ رُو کھڑے باندھئے۔[4] ❀ عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ (6) گز

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... فِرْدَوْس الاخبار، ۲/۲۶۵، حدیث: ۳۲۳۳

3 ... جامع صغیر لِلسُّیُوْطِی، ص ۳۵۳، حدیث: ۵۷۲۵

4 ... کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص ۳۸

سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔[1] ❀رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہو گیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو (2) ایک (1) پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے۔[2] ❀عمامے کو جب از سرِ نو باندھنا ہو تو جس طرح لپیٹا ہے اسی طرح کھولے اور یک بارگی زمین پر نہ پھینک دے۔[3] ❀اگر ضرورتاً اُتارا اور دوبارہ باندھنے کی نیّت ہوئی تو ایک ایک پیچ کھولنے پر ایک ایک گُناہ مٹایا جائے گا۔[4]

عِمامے کے چھ (6) طِبّی فوائد مُلاحَظہ ہوں: ❀ننگے سر رہنے والوں کے بالوں پر سردی گرمی اور دھوپ وغیرہ براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے اِس سے نہ صِرف بال بلکہ دماغ اور چہرہ بھی مُتأثِّر ہوتا ہے اور صحّت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لہٰذا اتباعِ سنت کی نیّت سے عمامہ شریف باندھنے میں دونوں جہانوں میں عافیّت ہے۔ ❀طبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بَہُت مفید ہے۔ ❀عمامہ شریف سے دماغ کو تقویت ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔ ❀عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔ ❀عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اثرات مَثَلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے۔ ❀شملہ "سرسام" کے مرض کے خطرات میں کمی لاتا ہے۔ دماغ کے وَرَم (یعنی سُوجن) کے مَرَض کو سرسام کہتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۸۶

2... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۹

3... فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۳۰

4... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۲۱۴ ملخصاً

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار　　سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

حضرتِ عبدُاللہ بن سَلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے بھائی حضرتِ عُثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مُلاقات کے لیے گئے تو وہ بہت خُوش دِکھائی دیے اور کہنے لگے: میں نے آج رات خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِیدار کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے ایک ڈول (یعنی برتن) عَطا فرمایا، جس میں پانی تھا، میں نے پیٹ بھر کر پیا، جس کی ٹھنڈک ابھی تک محسُوس کر رہا ہوں۔ اُنہوں نے پُوچھا: آپ کو یہ مَقام کیسے حاصِل ہوا؟ جواب دِیا: نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۱۴۹، از جھوٹا چور، ص:۱)

دِیدار کی بھیک کب ملے گی؟
منگتا ہے اُمّید وار آقا!

(ذوقِ نعت، ص۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا

❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل ، آیت 125 : اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ : بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹ بولنا چھوڑ دو!

ایک شَخْص سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور عَرْض کی: میں آپ پر اِیمان لانا چاہتا ہوں مگر میں شَراب نوشی، بدکاری، چوری اور جُھوٹ سے مَحَبَّت رکھتا ہوں اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِن چیزوں کو حَرام کہتے ہیں، جبکہ مجھ میں اِن تمام چیزوں کے تَرک کرنے کی طاقت نہیں ہے، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِس بات پر راضی ہو جائیں کہ میں اِن میں سے کسی ایک چیز کو تَرک کردوں تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اِیمان لانے کو تیّار ہوں۔ نبیِّ رحمت، مالکِ کوثر و جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: تم جُھوٹ بولنا چھوڑ دو! اُس نے اِس بات کو قَبول کرلیا اور مُسلمان ہوگیا، جب وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کے پاس سے گیا تو اُسے شراب پیش کی گئی، اُس نے سوچا اگر میں نے شراب پی لی اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے شراب پینے کے مُتَعَلِّق پُوچھا اور میں نے جُھوٹ بول دیا تو عَہد شِکنی ہو گی اور اگر میں نے سچ بولا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ پر حَد قائم کر دیں گے، یہ سوچ کر اُس نے شراب کو تَرْک کر دیا، پھر اُسے بدکاری کرنے کا موقع مُیَسَّر آیا تو اُس کے دل میں پھر یہی خَیال آیا، لہٰذا اُس نے اِس گُناہ کو بھی تَرک کر دیا، اسی طرح چوری کا مُعامَلہ ہوا، پھر وہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمت میں حاضِر ہوا اور کہنے لگا! یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے بہت اچھا کیا کہ مجھے جُھوٹ بولنے سے روک دیا اور اس نے مجھ پر تمام گُناہوں کے دروازے بند کر دیئے، اِس کے بعد وہ شَخْص تمام گُناہوں سے تائب ہو گیا۔ (تفسیرِ کبیر، ۶/ ۱۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جب ایک شَخْص نے جُھوٹ کو چھوڑ کر سچ بولنے کا پُخْتَہ اِرادہ کر لیا تو وہ کئی کبیرہ گُناہوں سے باز آ گیا۔ معلوم ہوا کہ جُھوٹ تمام گُناہوں کی جَڑ ہے۔ تمام بُری عادتوں میں سب سے بُری خَصْلت ہے۔ جُھوٹ زبان سے بولا جائے خواہ عمل سے ظاہِر کیا جائے بہر صُورت قابلِ مَذَمَّت ہے۔ جُھوٹ کا مطلب یہ ہے کہ حقیقت کے برعکس کوئی بات کی جائے۔ (حدیقہ ندیہ، ج۲، ص ۴۰۰) یعنی اگر کسی نے پُوچھا: آپ ہفتہ وار اجتماع میں تشریف لائے تھے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ شرکت نہیں کی)، کیا آپ نے کھانا کھالیا ہے؟ اور جواباً کہہ دیا: جی ہاں! (حالانکہ کھانا نہیں کھایا تھا) تو یہ جُھوٹ ہوا، کیونکہ واقِع (حقیقت) کے خِلاف ہے۔ جھوٹ بولنا ایسی بُری عادت ہے کہ ہر مذہب میں اِسے بُرائی سمجھا جاتا ہے، ہمارے پیارے دینِ اسلام نے اِس سے بچنے کی بہت تاکید کی ہے، قرآنِ پاک نے کئی مقامات پر اس کی مَذَمَّت بَیان فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خُدا کی لَعْنت بھی ہے۔

جھوٹ اور آیاتِ کریمہ:

چُنانچہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْحَج آیت نمبر 30 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔

پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 105 میں اِرْشادِ باری تَعَالٰی ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (پارہ:۱۴، النحل:۱۰۵)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: جھوٹ بُہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جُھوٹے ہیں۔

صَدْرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مَوْلانا مُفْتی سَیِّد محمد نَعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جُھوٹ بولنا اور اِفْتِرا کرنا (بُہتان لگانا) بے اِیمانوں ہی کا کام ہے۔ (خزائن العرفان، پارہ:۱۴، النحل، تحت الآیہ:۱۰۵) اِمَامُ الْمُتَکَلِّمِیْن، حضرتِ علّامہ امام فَخْرُ الدِّین محمد بن عُمر رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اِس بات پر قَوِی دلیل ہے کہ جُھوٹ تمام کبیرہ گُناہوں میں سب سے بڑا گُناہ اور بدترین بُرائی ہے، کیونکہ جُھوٹ بولنے اور جُھوٹا الزام لگانے کی جُرأت وُہی شَخْص کرتا ہے، جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں پر یقین نہ ہو یا جو شَخْص غیر مُسْلِم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا جھوٹ کی مذمّت میں اس طرح کا کلام فرمانا، نہایت ہی سخت تَنْبِیْہ ہے۔ (التفسیر الکبیر: ۷/ ۲۷۲، الجزء العشرون، ملتقطاً)

نیکیوں میں دل لگے ہر دم بنا — عاملِ سُنَّت اے نانائے حُسین!
جُھوٹ سے بُغْض و حَسد سے ہم بچیں — کیجئے رحمت اے نانائے حُسین!

(وسائلِ بخشش، ص:۲۵۸)

ایمان کمزور کر دینے والا مَرض:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے! جُھوٹ بولنے والے کی قرآنِ پاک میں کیسی مَذَمَّت بَیان فرمائی گئی ہے۔ بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے اور جھوٹے شَخْص کے باطِنی بِگاڑ کا بھی سبب بنتا ہے، جُھوٹ ایک ایسا مَرض ہے جو اِیمان کو کمزور اور ناتُواں کرتا چلا جاتا ہے۔ جُھوٹ کا مَرض لاحِق ہونے کا انداز بھی نِرالا اور غیر مَحْسُوس ہوتا ہے، انسان ہر بار جھوٹ بولتے ہوئے یہی سوچتا ہے کہ ایک بار جُھوٹ بولنے سے کونسا بڑا نُقصان ہو جائے گا۔ حالانکہ مُعاشَرے میں بگاڑ عُموماً جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کذّاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے اور جہنَّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔

جھوٹ اور احادیثِ مبارکہ:

آیئے اِسی حوالے سے تین (3) فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔

1. سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جَنَّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فِسْق و فُجُور ہے اور فِسق و فُجُور (گناہ) دوزخ میں لے جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، الحدیث:۲۶۰۷، ص:۱۴۰۵، ملتقطاً)
2. بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جَنَّت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہو جاتا ہے۔ جبکہ جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنَّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ

جُھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا جُھوٹا ہو جاتا ہے۔(بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ، ۴/ ۱۲۵، رقم:۶۰۹۴)

3. بارگاہِ رسالت میں ایک شَخْص نے حاضِر ہو کر عَرْض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جہنَّم میں لے جانے والا عَمَل کونسا ہے؟ فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو جہنَّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، ۲/ ۵۸۹، رقم:۶۶۵۲)

ہائے نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں — آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھرمار ہے
زِندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نَفْس! — گرم روز و شَب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

(وسائلِ بخشش، ص:۴۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جُھوٹ کتنی ہلاکت خیز بیماری ہے۔ انسان کے لگاتار جھوٹ بولتے رہنے کی وجہ سے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ ہم میں سے کوئی ہرگز یہ نہیں چاہے گا کہ ہمارا نام تھانے میں مُجرِموں کے رَجِسٹر میں دَرْج کر دیا جائے اور اگر ایسا ہو جائے تو ہمارے دِن کا چین اور راتوں کی نیند و سُکون برباد ہو جائے، غور کیجئے! جب مُجرِموں کی فہرست میں اپنا نام دیکھنا کسی کو منظور نہیں تو خُدائے واحِد وقَہّار عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اگر کسی کو جُھوٹوں کی فہرست میں ڈال دیا جائے اور مُسَلْسَل جُھوٹ بولنے کی وجہ سے اسے کَذّاب یعنی بہت بڑا جھوٹا لکھ دیا جائے، ایک مُسلمان کو یہ بھی گوارا نہیں ہونا چاہیے۔ اسی طرح اگر کسی کو معلوم ہو کہ فُلاں راستے میں قدم قدم پر خطرہ ہے،

اس پر جانے سے جان و مال کا نُقصان بھی ہو سکتا ہے، تو عَقْلمند شَخْص ہمیشہ اس راستے پر جانے سے بچتا رہے گا، مگر افسوس! ہمیں اپنی دنیا بہتر بنانے کی فِکْر تو ہر دَم لگی رہتی ہے، لیکن ہم اپنی آخِرت اچھی بنانے کی کوشش سے یکسر غافِل ہیں، ہم جانتے ہیں کہ جھوٹ جہنَّم کی طرف جانے والا ایک خطرناک راستہ ہے، مگر ہم سارے خطرات کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی تیزی سے اس راستے پر چلے جارہے ہیں، افسوس صَد کروڑ افسوس! اب تو جھوٹ بولنے والوں نے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹ کو بُرائی سمجھنا ہی چھوڑ دیا۔ دُنیا میں جُھوٹ بول کر چند ٹکوں کا فائدہ اُٹھانے والے، جُھوٹے چُٹکلوں کے ذریعے دوسروں کو ہنسانے والے، جُھوٹے خواب سُنا کر دوسروں کا دِل بہلانے والے، اپنے نام کے ساتھ جھوٹے اَلْقابات لگا کر حُبِّ جاہ (عزت و شُہرت کی مَحَبَّت) کا سامان کرنے والے یاد رکھیں! کہ مرنے کے بعد جھوٹ کا عذاب ہر گز ہر گز برداشت نہ ہو سکے گا۔ چُنانچہ

جھوٹے شَخْص کو ملنے والے عَذابات:

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: خواب میں ایک شَخْص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اُس کے ساتھ چَل دِیا، میں نے دو (2) آدمی دیکھے، ان میں ایک کھڑا اور دُوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شَخْص کے ہاتھ میں لوہے کا زَنْبُور تھا، جسے وہ بیٹھے شَخْص کے ایک جَبڑے میں ڈال کر اُسے گُدّی تک چِیر دیتا، پھر زَنْبُور نکال کر دُوسرے جَبڑے میں ڈال کر چِیرتا، اِتنے میں پہلے والا جَبڑا اپنی اَصْلی حالت پر لَوٹ آتا، میں نے لانے والے شَخْص سے پُوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جُھوٹا شَخْص ہے، اِسے قِیامت تک قَبْر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الکذب وقبح ماتی به اهله، ص: ۷۶، حدیث: ۱۳۱، جھوٹا چور، ص: ۱۴)

مشہور بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا ابُوعبدُالرَّحمٰن حاتِم اَصَمّ بلخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ”جھوٹا“ دوزخ میں کُتّے کی شَکْل میں بدل جائے گا۔ ”حسد کرنے والا“ جہنَّم میں سُوَر کی شَکْل میں بدل جائے گا اور ”غیبت کرنے والا“ جہنَّم میں بندر کی شَکْل میں بدل جائے گا۔ (تنبیہ المغترین، ص: ۱۹۴، از جھوٹا چور: ۱۰)

خَطاؤں کو میری مِٹا یاالٰہی! مجھے نیک خَصلت بنا یاالٰہی!
مجھے غیبت و چُغلی و بَدگمانی کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی!
زبان اور آنکھوں کا قُفلِ مدینہ عطا ہو پئے مُصْطَفٰے یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش، ص: ۱۰۰، ۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں جہاں حَسَد کے مَذْمُوم جَذبے کو دِل میں جگہ دینے والوں اور لوگوں کی غیبت کرنے والوں کے لیے دَرْسِ عِبْرت ہے، وُہیں جُھوٹ بولنے والوں کیلئے بھی سبق مَوْجود ہے۔ جُھوٹ بول کر اِس فانی دُنیا میں وَقْتی کامیابی پانے والا پُھولے نہیں سَماتا، لیکن قَبْر و آخِرت میں سِوائے کفِ افسوس (یعنی افسوس سے ہاتھ مَلنے) کے اِس کے پاس کوئی اور چارہ نہ ہوگا۔ ذرا غور کیجئے! دُنیا میں داڑھ کا دَرْد نہ سہہ سکنے والا، آخِرت میں جبڑے چِیرے جانے پر ہونے والی تکلیف کس طرح برداشت کرسکے گا؟ دُنیا میں ایک مچھر کے کاٹ لینے پر بے قَرار ہوجانے والا، جھوٹ بولنے کی وجہ سے قَبْر میں ہونے والے عذاب کو کس طرح سہہ سکے گا؟ اور بسا اَوْقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ جھوٹا شَخْص اپنے جھوٹ کی وجہ سے اس دنیا میں ہی قہرِ الٰہی میں مُبْتَلا ہوجاتا ہے۔ چُنانچہ

جُھوٹا چور:

ایک شَخْص نے اپنے چچا کے بیٹے (Cousin) کا مال چُرا لیا، مالِک نے چور کو حَرَمِ پاک میں پکڑ لیا اور کہا: یہ میرا مال ہے! چور نے کہا: تم جُھوٹ بولتے ہو! اُس شَخْص نے کہا: ایسی بات ہے تو قَسَم کھا کر دِکھاؤ! یہ سُن کر اُس چور نے (کعبہ شریف کے سامنے) "مَقامِ ابراہیم" کے پاس کھڑے ہو کر قَسَم کھالی، یہ دیکھ کر مال کے مالِک نے "رُکنِ یَمانی" اور "مَقامِ ابراہیم" کے درمیان کھڑے ہو کر دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھالئے، ابھی وہ دُعا مانگ ہی رہا تھا کہ چور پاگل ہو گیا اور وہ مکہ شریف میں اِس طرح چیخنے چِلّانے لگا: "مجھے کیا ہو گیا؟ اور مال کو کیا ہو گیا! اور مال کے مالِک کو کیا ہو گیا!" یہ خَبَر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا جان حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ الْمُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہنچی، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے اور وہ مال جَمْع کر کے جس کا تھا، اُس شَخْص کو دے دیا اور وہ اُسے لے کر چلا گیا، جب کہ وہ چور پاگلوں کی طرح (بھاگتا اور) چیختا چِلّاتا رہا، یہاں تک کہ ایک پہاڑ سے نیچے گر کر مر گیا اور جنگلی جانور اُس کو کھا گئے۔

(اَخْبارِ مَکَّہ لِلْاَزْرَقی: ۲/۲۶ مُلَخَّصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! چوری کرنے، جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹ بولنے والا کیسے عِبْرَت ناک انجام سے دوچار ہوا۔ اس لیے ہمیں بھی چوری کرنے، جُھوٹی قسمیں کھانے اور خُصُوصاً جُھوٹ جیسے بدترین گُناہ سے بچنا چاہیے۔ (از جھوٹا چور، ص:۳)

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں:

ہر طرح کے گُناہوں خُصُوصاً جھوٹ سے بچنے اور سچ کی عادت بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ یاد رکھئے! خَربوزے کو دیکھ کر خَربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گُلاب کے پُھول میں رکھ دیا جائے تو اُس کی صُحبت میں رہ کر گُلابی ہو جاتا ہے، اسی طرح تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مہربانی سے بے وقعت پتھر بھی "انمول ہیرا" بن کر خُوب جگمگاتا ہے۔ (پردے کے بارے میں سُوال جواب، ص:۱۰۹) اگر ہم بھی جُھوٹ، غیبت، چُغلی، فلمیں ڈِرامے دیکھنے دکھانے، گانے باجے سُننے، سُنانے جیسی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑانا چاہتے ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہیں، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنَّتوں کی تَربِیَت کیلئے راہِ خدا میں سفر اِختیار کریں، کامیاب زِندگی گُزارنے اور اپنی آخِرت سنوارنے کیلئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کے رِسالے میں دیے گئے خانے پُر کر کے ذِمہ دار کو ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کا اِنتظار کیے بغیر، پہلی تاریخ کو ہی جَمع کروانے کا معمول بنالیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع، ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے "مدنی مذاکرے" میں خود بھی شرکت اور دُوسروں تک بھی اس کی دعوت پہنچاتے رہیں، دعوتِ اسلامی کے ہر دلعزیز، 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل" خود بھی دیکھتے رہیں اور دُوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلاتے رہیں۔ اگر اِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی کے ساتھ

شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہو گئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پیدا ہو گی، صحابہ و اولیاء کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہو جائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور فِکرِ آخِرت کے ساتھ سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسر کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ہمیں عالِموں اور بُزرگوں کے آداب سِکھاتا ہے ہر دَم سَدا مَدَنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو مِلیں گی دِلائے گا خَوفِ خُدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص:۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر عمل کا نتیجہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم دُنیا میں جو عَمَل کرتے ہیں، اُس کے نتائج بھی ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ اگر عَمَل نیک ہو تو اس کا نتیجہ بھی اچھا ہو گا اور اگر عَمَل بُرا ہو تو یقیناً اُس کا نتیجہ بھی بُرا ہی سامنے آئے گا۔ چُونکہ جُھوٹ بُرے اعمال سے تَعلُّق رکھتا ہے، تو اس کے نَتائج بھی بُرے ہی نکلتے ہیں۔ بَسا اَوقات جُھوٹ بولنے میں بظاہر فائدہ مَحسُوس ہو رہا ہوتا ہے، مگر اَنجام بالآخِر بُرا ہی ہوتا ہے، اگر دُنیا میں بُرا نتیجہ سامنے نہ بھی آئے، تب بھی قَبْر و آخِرت میں اِس کے سبب ضَرور پَکڑ ہو سکتی ہے۔ آیئے! اَحادیثِ مُبارَکہ میں بَیان کردہ جُھوٹ کی مُختلف تباہ کاریاں سُنتے ہیں۔

جُھوٹ کے بھیانک نَتائج:

☆...جب بندہ جُھوٹ بولتا ہے، اس کی بد بُو سے فِرِشتہ ایک مِیل دُور ہو جاتا ہے۔(ترمذی،باب ماجاء في الصدق والكذب،الحديث:۱۹۷۹، ۳/ ۳۹۲) ☆... جُھوٹ بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔(سنن ابي داود، كتاب الادب، باب في المعاريض،الحديث:۴۹۷۱، ۴/ ۳۸۱) ☆... جُھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابي بكر الصديق، الحديث: ۱۶، ۱/ ۲۲) ☆...لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے کیلئے ہَلاکت ہے۔(سنن الترمذي،كتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس، الحديث: ۲۳۲۲، ۴/ ۱۴۲) ☆...لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والا جہنَّم کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔(شعب الايمان، باب في حفظ اللسان، الحديث:۴۸۳۲، ۴/ ۲۱۳) ☆... جھوٹ بولنے سے مُنہ کالا ہو جاتا ہے۔(شعب الايمان، باب في حفظ اللسان، الحديث:۴۸۱۳، ۴/ ۲۰۸) ☆... جھوٹی بات کہنا کبیرہ گُناہ ہے۔(المعجم الكبير،الحديث:۲۹۳، ۱۸/ ۱۴۰ ملخصاً) ☆... جُھوٹ بولنا مُنافِق کی عَلامتوں میں سے ایک نِشانی ہے۔(صحيح مسلم،كتاب الايمان، باب خصال المنافق، الحديث: ۱۰۶، ص:۵۰) ☆... جھوٹ بولنے والے قِیامت کے دن، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامِل ہوں گے۔(كنز العمال،الحديث:۴۴۰۳۷، ۱۶/ ۳۹)

میں فالتو باتوں سے رہوں دُور ہمیشہ — چُپ رہنے کا اللہ سَلِیقہ تُو سکھا دے!
میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں! — اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے!

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جُھوٹ آخِرت کیلئے کتنی نُقصان دِہ چیز ہے۔اس

لیے عَقْلمند وہی ہے کہ جو جُھوٹ سے پیچھا چُھڑا کر ہمیشہ سچ کا دامَن تھامے رہے۔ سچ بولنے سے اِنْسان نہ صِرف جھوٹ کی اِن وَعِیدوں سے بچ سکے گا بلکہ سچ بولنے کے فَوائد سے بھی مالا مال ہو گا۔ چُنانچہ

سچ بولنے کے دس (10) فوائد:

حکیمُ الامّت، مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (1) جو شَخْص سچ بولنے کا عادی ہو جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے نیک کار بنادے گا۔ (2) اس کی عادت اچھے کام کرنے کی ہو جائے گی۔ (3) اُس کی بَرَکت سے وہ مرتے وَقْت تک نیک رہے گا۔ (4) بُرائیوں سے بچے گا۔ (5) جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک صِدّیق ہو جائے اس کا خاتِمہ اچھا ہوتا ہے۔ (6) وہ ہر قسم کے عَذاب سے مَحفُوظ رہتا ہے۔ (7) ہر قسم کا ثَواب پاتا ہے۔ (8) دُنیا بھی اُسے سچّا کہنے، اچھا سمجھنے لگتی ہے۔ (9) اُس کی عزّت لوگوں کے دِلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح ج۶/ ۴۵۲) (10) سچ ایک ایسا نُور ہے جو سچ بولنے والوں کے دلوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، جس قَدَر اُنہیں اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصِل ہوتا ہے، اُتنا ہی اُنہیں وہ نُور حاصِل ہوتا جاتا ہے۔ (تفسیر روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۵، ۷/ ۱۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے سچ بولنے والے خُوش نصیب لوگ کیسے کیسے عَظِیمُ الشّان فَضائِل اور دُنیا و آخِرت کے اِنْعامات سے سَرفَراز ہوتے ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی ان اِنعامات و فَضائِل کے حُصُول کے خواہِشمند ہیں تو ہمیں بھی اپنے آپ کو سچ کا خُوگر (عادی) بنانا ہو گا۔ واقعی جہاں سچ بولنے کے اُخْروی فَضائل و بَرَکات حاصِل ہوتے ہیں، وہیں بَسا اَوْقات بڑی بڑی دُنیوی پریشانیوں سے بھی نَجات مِل جاتی ہے، اِس ضِمْن میں ایک نہایت اِیمان افروز حِکایت سُنئے اور حق گوئی (سچ بولنے) کو اپنی گُفتار کا اہم ترین حصہ بنانے کی پُخْتَہ نِیَّت کر لیجئے۔

سچا چرواہا:

حضرتِ نافِع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر میں تھے، راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کے لیے دَسْتَر خَوان بچھایا، اِتنے میں ایک چَرواہا (یعنی بکریاں چَرانے والا) وہاں آگیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: آیئے، دَسْتَر خوان سے کچھ لے لیجئے، عَرض کی: میرا روزہ ہے، حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کیا تم اِس سَخْت گرمی کے دِن میں (نَفْل) روزہ رکھے ہوئے ہو، جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چَرا رہے ہو، اُس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسَم! میں یہ اِس لیے کر رہا ہوں کہ زِندگی کے گُزرے ہوئے دِنوں کی تلافی (یعنی بدلہ ادا) کر لوں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے اِرادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دیں گے تاکہ تم اس سے روزہ اِفْطار کر سکو، اُس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں، میرے مالک کی ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آزمانے کے لیے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا، ان میں سے ایک کو لے گیا ہے، غُلام نے کہا: تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کہاں ہے؟ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت کو جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا)، جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینے واپس تشریف لائے تو اُس کے مالِک سے غُلام اور ساری بکریاں خرید لیں، پھر چَرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اُسے تحفے میں دے دیں۔

(شُعَبُ الْاِیمان: ۴/ ۳۲۹، حدیث: ۵۲۹۱، مُلَخَّصاً از جھوٹا چور، ص: ۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سچ بولنے سے نہ صِرف اس دُنیا میں ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں بلکہ بندہ جُھوٹ جیسے گُناہ میں مُبتلا ہونے سے بھی بچ جاتا ہے۔ اس لیے ہمیشہ سچ بولنے کی عادت بنائیے اور جُھوٹ بولنے کی عادت سے جان چُھڑائیے!۔ کیسی ہی مُشکِل ہو، بڑی سے بڑی مصیبت آن پڑے، ہر گز ہر گز جُھوٹ کا سہارا نہ لیجئے اور سچ پر مَضبُوطی سے جَم جائیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

سچ بولنے سے جان بچ گئی:

مَنقُول ہے کہ ایک دن حَجّاج بن یُوسُف چند قَیدیوں کو قَتْل کروا رہا تھا، ایک قَیدی اُٹھ کر کہنے لگا: اے اَمیر! میرا تم پر ایک حق ہے۔ حَجّاج نے پُوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگا: ایک دن فُلاں شَخْص تمہیں بُرا بَھلا کہہ رہا تھا، تو میں نے تمہارا دِفاع (یعنی بچاؤ) کیا تھا۔ حَجّاج بولا: اِس کا گواہ کون ہے؟ اُس شَخْص نے کہا: میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا واسِطہ دے کر کہتا ہوں کہ جس نے وہ گُفتگو سُنی تھی وہ گواہی دے۔ ایک دوسرے قَیدی نے اُٹھ کر کہا: ہاں! یہ واقِعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ حَجّاج نے کہا: پہلے قَیدی کو رِہا کر دو، پھر گواہی دینے والے سے پوچھا: تجھے کیا رُکاوٹ تھی کہ تُو نے اُس قَیدی کی طرح میرا دِفاع (یعنی بچاؤ) نہ کیا؟ اُس نے سچّائی سے کام لیتے ہوئے کہا: ”رُکاوٹ یہ تھی کہ میرے دل میں تمہاری پُرانی دُشمنی تھی۔“ حَجّاج نے کہا: اسے بھی رِہا کر دو، کیونکہ اس نے بڑی ہِمّت کے ساتھ سچ بولا ہے۔

(وَفیات الاَعیان لابن خلکان: ۲/۲۸، از جھوٹا چور، ص:۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا سچ بولنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے، کیوں کہ ”سانچ کو

آنچ نہیں "یعنی سچ بولنے والے کو کوئی خطرہ نہیں، وہ سَر اسَر فائدے میں ہی ہے۔ مگر افسوس! صَد افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں جُھوٹ ایک وَبائی مَرَض کی صُورت اِختیار کر گیا ہے۔ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، اَمیر ہو یا غَرِیب، وَزِیر ہو یا اُس کا مشیر، افسر ہو یا کوئی چَوکیدار، اَلْغَرَض! مُعاشَرے کا تقریباً ہر فرد اِس مَرَض کا مریض نَظَر آتا ہے۔ بد قسمتی سے آج کل ایسے مَواقِع پر بھی جھوٹ کا سَہارا لے لیا جاتا ہے، جہاں سچ بولنے کی صُورت میں بھی کوئی دُنیوی نُقصان نہیں ہوتا۔

بچّوں سے جھوٹ بولنا:

اِنہی صُورتوں میں سے ایک، والِدَین کا اپنے کَم عُمر بچّوں سے جُھوٹ بولنا بھی ہے۔ عُمُوماً دیکھا جاتا ہے کہ والِدَین چھوٹے بچّوں سے اپنی بات مَنْوانے کیلئے طرح طرح کے جُھوٹ بولتے ہیں۔ جیسے اِدھر آؤ بیٹا! چیز لے لو، پھر چلے جانا، (حالانکہ کچھ دینا نہیں ہوتا) یا چھوٹے بچّے کو بہلانے کیلئے یہ کہنا، کہ بیٹا چُپ ہو جاؤ، ہم تمہیں کِھلونے لا کر دیں گے۔ (جبکہ ایسا اِرادہ نہیں ہوتا) اسی طرح بات نہ ماننے پر انہیں ڈرانے کے لیے جُھوٹ بول دینا۔ جیسے جلدی سو جاؤ ورنہ بلّی یا کُتّا آجائے گا وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! اس طرح کے تمام جُملے جھوٹ کو شامل ہیں اور کہنے والا جہاں خود جھوٹ کے سَبَب سَخْت گنہگار ہو رہا ہوتا ہے، وہیں اِن جھوٹے جُملوں سے بچّے کی اَخلاقی تَرْبِیَت پر بھی گہرا اَثَر پڑتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ بچپن ہی سے سچ سننے اور سچ بولنے سے مَحروم ہو کر جھوٹ سننے اور جھوٹ بولنے کا عادی بن جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں پَرْوَرِش پانے والا بچّہ جیسے ہی تھوڑا سمجھدار ہوتا ہے، بات بات پہ جھوٹ بولنے لگتا ہے، لہٰذا ہمیں اپنے بچّوں سے بھی جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ

ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے مَکان میں تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے بُلایا کہ آؤ! تمہیں کچھ دُوں گی۔ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا: کیا چیز دینے کا اِرادہ ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: کھجور دوں گی۔ اِرْشاد فرمایا: اگر تُو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذِمّے جُھوٹ لِکھا جاتا۔ (سُنَنِ ابوداؤد: ۴/۳۸۷، حدیث ۴۹۹۱)

سچّی بات سِکھاتے یہ ہیں　　سِیدھی راہ چلاتے یہ ہیں
اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں　　کون بنائے بناتے یہ ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بَخُوبی معلوم ہوگئی کہ بچّوں کے ساتھ بھی جُھوٹ بولنے کی شرعاً اِجازت نہیں، لہٰذا آج تک جس نے ایسا کیا اُسے فَوراً سچّی تَوبہ کرنی چاہیے اور ہمیشہ سچ کی عادت اپنانی چاہیے۔ خُود بھی جُھوٹ سے بچیئے اور اپنی اَولاد کو بھی اس بُری عادت سے بچانے کا سامان کیجئے۔ اس کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 36 صفحات پر مشتمل رِسالے **"جُھوٹا چور"** کا خُود بھی مُطالَعہ کیجئے اور اپنے بچّوں کو بھی یہ رِسالہ پڑھنے کی تَرغِیب دلایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جُھوٹ بولنے کی عادت سے جان چُھوٹ جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُھوٹے القابات لگانا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں چند ایسی اِصطِلاحات ہیں، جو کسی خاص مَنْصب یا خاص ڈِگْری (Degree) پر دَلالت کرتی ہیں، لیکن دھوکہ، فریب اور بہت زِیادہ جُھوٹ بولنے کے سبب، اِن اِصْطِلاحات کو ایسے لوگ بھی اِسْتِعْمال کرتے نَظر آتے ہیں، جن کا اِن ڈِگْریوں اور عُہدوں سے دُور دُور کا بھی تَعَلُّق نہیں ہوتا، اگر کچھ تَعَلُّق اور نِسبَت ہو بھی جائے، تب بھی یہ اَفراد اِن اِصْطِلاحات کو اِسْتِعْمال کرنے کے مَجاز نہیں ہوتے۔ عُمُوماً وہ لوگ کہ جنہیں اَدْوِیات کا تھوڑا بہت علم ہو جائے یا جو بطور ڈِسپنسر (Dispenser)، یا کسی کلینک (Clinic) میں بطور ہیلپر (Helper یعنی مُعاوِن) کام کر چکے ہوں، تو وہ بھی اپنے آپ کو نہ صرف "ڈاکٹر (Doctor)" کہتے دِکھائی دیتے ہیں بلکہ اپنے لیے "ڈاکٹر" کا لَفْظ کہلوانا پسند بھی کرتے ہیں، حالانکہ "ڈاکٹر" کا لَفْظ ایک خاص ڈِگْری کی نِشاندہی کرتا ہے اور اسے وہی شَخْص اِسْتِعْمال کر سکتا ہے کہ جو اس کا اَہْل بھی ہو۔ اِس کے عِلاوہ کسی اور کا اسے اِسْتِعْمال کرنا قانوناً جُرْم اور شَرْعاً جُھوٹ کہلائے گا۔ اِسی طرح بعض اَفْراد کو جب چند جَڑی بُوٹیوں کا علم ہو جائے یا عِلْمِ طِبّ کے بعض نُسْخے پتہ چل جائیں تو وہ بھی اپنے نام کے ساتھ "حکیم صاحب" کہلوانے اور لکھنے میں بڑا فخر محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سَراسَر جُھوٹ اور دھوکہ ہے۔ اسی طرح جھوٹ کا بازار اس قَدر گرم ہے کہ بعض علم سے کورے (خالی) لوگ بھی عُلَماء کی صَف میں گھُسنے سے دَریغ نہیں کرتے۔ ہمارے یہاں لفظِ "مولانا" دِین کا علم رکھنے والوں کیلئے بولا جاتا ہے، لیکن دیکھا گیا ہے کہ نِرے جاہِل لوگ بھی صرف اسی لفظ کو نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر "**عَلَّامَہ وفَہَّامَہ**" (بہت زیادہ علم رکھنے والا، بہت سمجھ بُوجھ رکھنے والا) وغیرہ جیسے الفاظ اپنے لیے اِسْتِعْمال کرنے میں ذرا نہیں ہِچکچاتے۔ حالانکہ ایسا کرنا سَراسَر جھوٹ اور نِرا وَبال ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیر سَیِّد کا سادات بننا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے مُعاشَرے میں پائی جانے والی باطِنی بیماریوں میں سے ایک بہت ہی خَطرناک بیماری "حُبِّ جاہ" بھی ہے، جس کا مطلب ہے شُہرت و عزّت کی خواہش کرنا۔ (نیکی کی دعوت، ص۸۷) اور یہ خواہش ہر فَساد کی جڑ ہے۔ بسا اَوقات یہ دِین کو بھی تباہ و برباد کر دیتی ہے، اس لیے اِس سے بچنا بہت ضَروری ہے۔ ایک مُسلمان کے لیے تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ فرمانِ عِبرت نِشان ہی کافی ہے: کہ دو(2) بُھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اِتنی تَباہی نہیں مَچاتے جتنی تَباہی حُبِّ جاہ و مال (یعنی مال و دَولت اور عزّت و شُہرت کی مَحبَّت) مُسلمان کے دِین میں مَچاتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی اخذ المال، ۴/۱۶۶، حدیث ۲۳۸۳) بَیان کردہ حدیثِ پاک سے مَعلُوم ہوا کہ حُبِّ جاہ میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اس ناپاک بیماری کی آفَتوں کے سَبَب حضرتِ سَیِّدُنا ابُو نَصر بِشر حافی مَروَزِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شَخْص کو نہیں جانتا جو اپنی شُہرت چاہتا ہو اور اس کا دِین تَباہ و برباد اور وہ خُود ذَلیل و خوار نہ ہوا ہو۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ و الریاء، بیان ذم الشھرۃ۔۔۔الخ، ۳/۳۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندازہ لگائیے کہ اپنی شُہرت و عزّت کی خواہش کرنا کیسا خَطرناک مَرَض ہے۔ اسی مَرَض کا شِکار بَعْض اَفراد ایسے بھی ہوتے ہیں کہ لوگوں سے عزّت پانے کیلئے جھوٹ کا سَہارا لیتے ہوئے اپنی ذات بدلنے سے بھی گُریز نہیں کرتے۔ برِّصغیر پاک و ہند میں "**سَیِّد**" کا لفظ ایسے لوگوں کے لیے بولا جاتا ہے، جن کا سِلسِلۂ نَسَب اپنے والد کی طرف سے حُضُورِ اَنور، شافِعِ مَحْشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جاملتا ہو۔ ہمارے ہاں جاہ و حَشْمت اور قَدر و مَنزِلَت کو پانے کیلئے بَعْض غَیرِ سَیِّد اَفراد بھی اپنے آپ کو "سادات" کہلواتے ہیں، حالانکہ یہ بات حَقیقَت سے بہت دُور ہوتی ہے۔

یاد رہے! اپنے حقیقی باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اپنا باپ بتانا یا اپنے خاندان و نَسَب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان سے اپنا نَسَب جوڑنا حَرام اور جنَّت سے مَحروم ہو کر دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ اس بارے میں بڑی سَخت وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں چُنانچِہ

حضرتِ عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروِی ہے: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو شَخْص اپنے باپ کے غَیْر کو اپنا باپ بنانے کا دعویٰ کرے۔ وہ جنَّت کی خُوشبو بھی نہیں سُونگھے گا، حالانکہ جنَّت کی خُوشبو پانچ سو (500) بَرَس کی راہ سے پائی جائے گی۔ (الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، الترھیب أن ینتسب...الخ، ۳/۵۲، الحدیث: ۵)

دو جہاں کے سُلطان، سَرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: جو اپنے باپ کے غَیر کو اپنا باپ بنانے کا دَعْوٰی کرے، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، تو اس پر جنَّت حَرام ہے۔ (بُخاری، ۴/۳۲۶، حدیث: ۶۷۶۶)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت، حضرت علّامہ مَولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہاں وہ لوگ عِبْرت حاصِل کریں جو لے پالک بچّے کا دِل رکھنے کیلئے اُس پر اپنے آپ کو حقیقی باپ ظاہِر کرتے ہیں اور وہ بھی بے چارہ عُمر بھر اُسی کو اپنا حقیقی باپ سمجھتا ہے، اپنے سچّے باپ کو اِیصالِ ثَواب اور اُس کیلئے دُعا کرنے تک سے مَحرُوم رہتا ہے۔ یاد رکھئے! ضَروری دستاویزات، شَناختی کارڈ، پاسپورٹ اور شادی کارڈ وغیرہ میں بھی حقیقی باپ کی جگہ منہ بولے باپ کا نام لکھوانا حَرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ طلاق شُدہ یا بیوہ عَورتیں بھی اپنے اگلے گھر کے بچوں کو اُن کے حقیقی باپ کے مُتَعَلِّق اندھیرے میں رکھ کر آخِرت کی بربادی کا سامان نہ کریں۔ عام

بول چال میں کسی کو ابّا جان کہہ دینے میں حَرَج نہیں جبکہ سب کو مَعلُوم ہو کہ یہاں "جسمانی رشتہ" مُراد نہیں۔ ہاں اگر ایسے "ابّا جان" کو بھی کسی نے سگا باپ ظاہِر کیا تو گنہگار و عذابِ نار کا حَق دار ہے۔

شَیْخُ الحدیث، حضرتِ مَولانا عَبْدُ الْمُصْطَفٰے اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آج کل بے شُمار لوگ اپنے آپ کو صدّیقی و فارُوقی و عثمانی و سیّد کہنے لگے ہیں! اِنہیں سوچنا چاہیے کہ وہ لوگ ایسا کر کے کتنے بڑے گناہ کے دَلْدَل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ خُداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں کو صِراطِ مستقیم پر چلنے کی تَوفِیق عَطا فرمائے اور اِس حَرام و جَہنَّمی کام سے اِن لوگوں کو تَوبہ کی تَوفِیق عَطا فرمائے۔ (آمین)

(جہنم کے خطرات ص:۱۸۲ ملخصاً) (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص:۳۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مذاق میں جھوٹ بولنا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ جُھوٹ ہمارے مُعاشَرے میں ایک وائرس (جراثیم) کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ شاید ہی ہماری کوئی بیٹھک یعنی مَجْلِس جھوٹ سے مَحفُوظ ہوتی ہو، خُصُوصاً مذاق میں جھوٹ بولنا تو بہت عام ہے، خُوش گپیوں کیلئے مَحفِل سجانا اور پھر اسے رنگ دینے کیلئے جھوٹے چُٹکلے، جھوٹی کہانیاں اور جھوٹے قصّے سنا کر لوگوں کو ہنسانا، اسی طرح موبائل فون کے ذریعے افواہیں اُڑانا، سوشَل مِیڈیا (Social Media) کے ذریعے کسی کی طرف جُھوٹی بات مَنْسُوب کر کے پھیلانا تو گویا مَعیُوب ہی نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ اِن سب باتوں میں شَیْطان کی خُوشی اور اپنی آخِرت کی بربادی ہے۔ جُھوٹ کی مُرَوَّجہ صُورتوں میں سے ایک اور خَطرناک صُورت کورٹ (عدالت) میں جُھوٹی گواہی دینا بھی ہے۔ جُھوٹ کی یہ صُورت یعنی کورٹ (عدالت) میں جُھوٹی گواہی دینا سب میں خَطرناک ہے، کیونکہ

اِس سے لوگوں کے حُقُوق اور عزّت و آبرو کو نُقصان پہنچتا ہے اور اس سے مُعاشَرتی نِظام میں خَلَل واقِع ہوتا ہے۔

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جُھوٹی گواہی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شِرک کے برابر ہے۔ (سنن الترمذی، ابواب الشہادات، باب ماجاء فی شہادۃ الزور، ۴/ ۱۳۳) اِسی طرح جھوٹی قسمیں کھانا بھی اِنْتہائی بُری خَصلَت ہے، ہمارے یہاں جُھوٹی قسمیں کھاکر ترقّی پانے کو بڑا کارنامہ سمجھا جاتا ہے اور جو جُھوٹ سے دامَن بچاتے ہوئے ہمیشہ سچ بولنے کا عادی ہو، اُسے بے وقوف، کم عَقْل، نادان اور اَحمَق سمجھا جاتا اور بسا اَوقات سچ کو تَرَقّی کی راہ میں رکاوٹ تَصَوُّر کِیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اَوقات مَذمُوم مَقاصِد کے لیے جُھوٹی قَسَم اُٹھانے سے بھی دَریغ نہیں کِیا جاتا۔ حالانکہ یہ بھی گُناہِ کبیرہ ہے۔ آیئے! جُھوٹی قسمیں کھانے کے مُتَعَلِّق دو(2) فَرامینِ مُصْطَفٰے سُنتے ہیں:

1. کبیرہ گُناہ، تین(3) ہیں، شرک، والدین کی نافرمانی، جُھوٹی قَسَم اور کسی کو قَتْل کرنا۔

(بخاری، کتاب الایمان والنذور، ۴/ ۲۹۵، الحدیث: ۶۶۷۵)

2. جو اپنی قَسَم کے ذریعے کسی مُسلمان کا حق چھینے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر جہنَّم کو واجِب اور جَنَّت کو حَرام کر دے گا۔" صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر وہ معمولی شَے ہو تو؟ فرمایا: اگرچہ لُوبان ہی ہو۔ (مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث: ۱۳۷، ص: ۸۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جھوٹی قسمیں کھاکے دوسروں کا مال دبانے والے کے لیے جہنَّم میں داخلے کی وَعِید سنائی ہے۔ بَیان کردہ صُورتوں

کے عِلاوَہ بھی دیگر کئی صُورتوں میں جھوٹ بولا جاتا ہے۔ جیسے جھوٹی تَعْرِیفیں کرنا، جھوٹے خواب سنانا، جھوٹی وَکالت کرنا، جھوٹے وعدے کرنا، جھوٹی خَبَریں پھیلانا، یکم اپریل پر جُھوٹ بول کر اپریل فُول منانا، اَلْغَرَض! بے شُمار صُورَتوں میں جھوٹ ایک ناسُور (ہمیشہ رہنے والے زخم) کی طرح ہمارے مُعاشَرے میں پھیلتا جارہاہے۔ جھوٹ اور اس جیسی دیگر ظاہِری وباطِنی بیماریوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، زَبان کو غَیرِ ضَروری باتوں سے بچانے کیلئے زَبان کا قُفلِ مدینہ لگالیجئے، ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے اور سُنَّتوں بھرے اِجتِماع میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، مَدَنی انعامات پر عَمَل اور عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین (3) دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخِرت کی ڈھیروں بھلائیاں نَصِیب ہوں گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جھوٹ ناجائز و گناہ ہے، مگر بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن میں کسی غرضِ صحیح اور ضرورت کے پیشِ نظر شریعت نے جھوٹ بولنے کی اجازت بھی دی ہے اور اس میں گناہ نہیں البتہ ❀ جس اچھے مقصد کو سچ بول کر حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی، تو اُس کو حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنا حرام ہے ❀ اگر اچھا مقصد جھوٹ سے حاصل کر سکتا ہو اور سچ بولنے میں حاصل نہ ہو گا تو اب بعض صورتوں میں جھوٹ بھی جائز بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے، جیسے (1) کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے یا ایذا دینا چاہتا ہے اور وہ اس کے ڈر سے چھپا ہوا ہے، ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے؟ تو وہ اگرچہ جانتا ہو تو کہہ سکتا ہے مجھے معلوم نہیں (2) یا کسی کی امانت اس کے پاس ہے، کوئی اسے چھیننے کیلئے پوچھتا ہے کہ امانت کہاں ہے؟ یہ انکار کر سکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں۔ ("ردالمحتار"، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص ۷۰۵) (3) اسی

طرح دو مسلمانوں میں اِختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے، تو ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمھیں اچھا جانتا ہے، تمھاری تعریف کرتا ہے یا اس نے تمھیں سلام کہا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔(4)نیز بیوی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے (تو بھی جھوٹ نہیں)۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکراھیۃ،الباب السابع عشر في الغناء، ج۵، ص۳۵۲.)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جُھوٹ کی تباہ کاریوں کے مُتَعَلِّق سُنا، یقیناً جُھوٹ سب بُرائیوں کی جڑ ہے، اگر کوئی جُھوٹ سے بچنے کا پُختہ اِرادہ کرلے تو سچ بولنے کی بَرَکت سے دیگر کئی گُناہوں سے بھی بچ سکتا ہے۔ جُھوٹا شَخْص آخِرت میں تو رُسوا ہو گا ہی، لیکن اگر جُھوٹ سے دُنیا میں اس کا پردہ ہٹ جائے تو بھی ایسا شَخْص ذَلیل و خوار ہوتا ہے۔ جُھوٹ بولنے والے سے فِرشتہ ایک مِیل دُور چلا جاتا ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ناپسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دِیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ "جھوٹ" کے خِلاف اِعلانِ جنگ کرتے ہوئے تمام گُناہوں سے بچنے کی کوشش جاری رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عَمَل کرنے کی تَوفِیق عَطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلِس وُکَلاء و ججز کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَکالت ہمارے مُعاشَرے کا اَہم تَرِین شُعبہ ہے، تبلیغِ قُرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 97 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کررہی ہے، وہیں "وَکالت" سے مُنسلِک اَفراد کی اِصلاح کے لیے "مَجْلِسِ وُکلا وججز" کے ذَرِیعے نیکی کی دَعوت پھیلا رہی ہے اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ" کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخِرت کرنے کا مَدَنی ذِہن بھی بنا رہی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدنی قافلہ بھی ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں کی خِدمت کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام، مُسلمانوں کو راہِ سنّت پر چلانے اور عاشِقانِ رسول میں سُنّتوں کی مدنی بہاریں عام کرنے میں بہت مُعاوِن ہیں۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مَدَنی کام، ہر ماہ تین (3) دن کے "مَدَنی قافلے میں سفر کرنا" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے جہاں علمِ دین سیکھنا، علمِ دِین سے مالامال کتب و رسائل پڑھنا مُیَسَّر آتا ہے، وہیں لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائیوں سے مَنْع کرنے کا ثَواب بھی ہاتھ آتا ہے۔ یاد رکھئے! ہماری نیکی کی دعوت سے اگر کوئی ایک اسلامی بھائی بھی سُنّتوں کا پیکر اور نمازی بن گیا، تو اُسے اُن نیک اعمال کا ثَواب تو ملے گا ہی، ساتھ میں ہمارے نامۂ اعمال میں بھی ثَواب لکھا

جاتا رہے گا۔

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: نیکی کی طرف رَہْنُمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔(سُنَنُ التِّرْمِذِی، ج ۴، ص ۳۰۵، حدیث ۲۶۷۹) آپ بھی ہر ماہ تین(3) دن کے مَدَنی قافلے میں سَفَر کرنے کی نِیَّت فرمالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! ترغیب کے لئے مدنی قافلے کی مَدَنی بہار سُنتے ہیں:

مَدَنی بہار:

ایک اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گُناہوں کے دَلدل میں پھنسا ہوا تھا، مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بِلاناغہ شراب پینا، ماں باپ کو سَتانا اور نمازیں قَضا کرنا میرا مَشْغَلہ تھا، پھر ایک دن میرے بھانجے نے مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت پیش کی، پہلے تو میں ٹال مٹول سے کام لیتا رہا، لیکن اُنہوں نے ہِمّت نہ ہاری اور مجھ پر اِنْفِرادی کوشش جاری رکھی اور آخرکار میں نے ماہِ محرم الحرام میں شہیدانِ کربلا رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ایصالِ ثواب کی نیت سے مَدَنی قافلے میں سَفَر اِخْتِیار کرلیا، دورانِ مَدَنی قافلہ نیکی کی دعوت اور سُنّتوں بھرے بیانات سننے اور بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مختلف مَوضُوعات پر مُشْتَمِل رسائل کا مُطالَعہ کرنے کا مَوقع مِلا، اِن بَیانات اور پُر تاثیر تحریر کا مُجھ گُناہ گار پر ایسا اَثَر ہوا کہ میرے دل میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہوگیا۔ اَلْغَرَض! مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے اپنی سابقہ گُناہوں بھری زِندگی پر نَدامت ہونے لگی، میرا سَر شَرم سے جھک گیا اور میں نے اپنے تمام پچھلے گُناہوں بالخُصُوص شراب نوشی سے سچی تَوْبَہ کی، نمازوں کی پابندی اور ماں باپ کی

فرمانبرداری کا عَزْم مُصَمَّم کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے میں نے سر پر سبز سبز عِمامے شریف کا تاج سجالیا اور ایک مُٹّھی داڑھی شریف رکھنے کی بھی نیت کرلی اور اب ایک مسجد میں مُؤَذِّن کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے دعوتِ اسلامی کے مَطْبُوعَہ رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چیت کے حوالے سے چند اَہَم مَدَنی پھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خَندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چِلّاچِلّا کر بات کرنے سے حددَرَجہ اِحتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گُفتگو کی عادَت بنایئے آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وَقْت پَردے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بَدَن کا مَیل چُھڑانا، دُوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چُھونا یا ناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطمینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گُفتگو قَہقَہہ لگانے سے بچئے کہ قَہقَہہ لگانا سُنَّت سے ثابِت نہیں۔ بات کرتے وَقْت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جَب بات چیت کی جائے تو اُس کا کوئی صحیح مَقصَد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطَب کے ظَرف اور اُس کی نَفْسِیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بد زَبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وَقْت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتِناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مُسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حَیائی کی بات کرنے والے پر جَنَّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مَدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اُس شَخْص پر جَنَّت حرام ہے جو فُحْش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷، ص۲۰۴ رقم ۳۲۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو (2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفْلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص ۱۱)

اُف وہ رہِ سنگلاخ، آہ! یہ پا شاخ شاخ
اے مِرے مُشکل کُشا! تم پہ کروڑوں دُرُود

شعر کی وضاحت: ہائے افسوس! طویل سفر ہے، راستہ بھی پتھروں سے بھرا ہوا ہے اور میرے پاؤں بھی زخموں سے چُور چُور ہیں۔ اے میری مشکلوں کو حل فرمانے والے آقا! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میری مشکل کشائی فرمادیجئے، آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ ۵۹۴۲، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچانک دو (2) شیر آ پہنچے

مَنْقُول ہے کہ بادشاہِ رُوم کا بھیجا ہوا ایک عجمی شخص مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ آیا اور لوگوں سے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پتہ پُوچھا، لوگوں نے بتا دیا کہ وہ دوپہر کو شہر سے کچھ دُور کھجور کے باغوں میں قَیْلُوْلَہ (یعنی آرام) فرماتے ہوئے تمہیں ملیں گے۔ یہ عجمی شخص ڈُھونڈتے ڈُھونڈتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچ گیا اور یہ دیکھا کہ آپ اپنا چمڑے کا دُرّہ اپنے سر کے نیچے رکھ کر زمین

پر گہری نیند سو رہے ہیں۔ عجمی شخص اِس ارادے سے تلوار کو نیام سے نِکال کر آگے بڑھا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر کے بھاگ جائے، مگر وہ جیسے ہی آگے بڑھا، اچانک اس نے دیکھا کہ دو(2) شیر مُنہ پھاڑے، اس پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہ خوف ودَہشَت سے چیخ پڑا، جس کی وجہ سے اَمِیْرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیدار ہوگئے اور مُلاحظہ فرمایا کہ عجمی شخص ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے تھر تھر کانپ رہا ہے۔ آپ نے اس کی چیخ اور دَہشَت کا سبب دَرْیافت فرمایا تو اس نے سچ سچ سارا واقِعہ بیان کر دیا اور پھر بلند آواز سے کلمہ پڑھ کر مُشَرَّف بہ اِسلام ہو گیا اور اَمِیْرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کے ساتھ نہایت ہی شَفْقَت والا برتاؤ فرما کر اس کے قُصُور کو مُعاف کر دیا۔ (اِزالۃُ الخِفاء، فصل رابع، ۴/ ۱۰۹)۔۔۔

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا
خدا ان کا محمد مصطفےٰ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش، ص ۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایَت سے مَعلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے خاص بندوں کی خُود حِفاظت فرماتا ہے اور بعض اوقات اِن کے لیے غیب سے ایسا سامان فَراہم کر دیتا ہے کہ جو کسی کے وَہم و گُمان میں بھی نہیں ہوتا نیز اس واقعہ سے حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری والی پیاری صفت بھی معلوم ہوئی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ امیرُ المُومنین اور بادشاہِ وَقت تھے، اگر چاہتے تو عالی شان محل بنواتے، اسے ہر طرح کی آسائش وسہولیات سے مُزَیَّن کرواتے اور اس میں

نہایت آرام دہ بستر بھی لگوا سکتے تھے، مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عاجزی وانکساری اپناتے ہوئے زمین پر ہی آرام فرمالیا کرتے تھے۔ ذرا غور کیجئے! ایک طرف تو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں کہ جو تمام سہولیات کو ٹھکرا کر عاجزی کا پیکر بنے رہے اور ایک ہم ہیں کہ دولت اور دُنیوی جاہ ومنصب کے نشے میں مدہوش ہو کر نہ جانے کیوں غُرور وتکبُّر کی دَلدَل میں پھنستے جارہے ہیں۔ یاد رکھئے! جو دُنیوی مال و دولت اور شہرت کے مالک ہیں انہیں تو زِیادہ اِحتیاط کی حاجت ہے کہ کہیں یہ دُنیوی نعمتیں انہیں تکبُّر کی آفت میں مُبتلا کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب نہ بن جائیں۔ تکبُّر ایسی بُری صفت ہے کہ جس کی وجہ سے بندہ دنیا وآخرت میں ذلیل ورُسوا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: "جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجِزی اختیار کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بُلندی عطا فرمائے گا، وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں عظیم ہو گا اور جو تکبُّر کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ذلیل کر دے گا، وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو گا مگر خُود کو بڑا سمجھتا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کُتّے اور خِنزِیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ (کنز العمال کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ج۳، ص ۵۰، الحدیث ۵۷۳۴)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص178)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تکبُّر کی تباہ کاریاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبُّر ایسا مُہلِک (یعنی ہلاک کرنے والا) باطنی مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی بُرائیوں کو لاتا ہے اور کئی اچھائیوں سے انسان کو محروم کر دیتا ہے۔ حجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "مُتَکبِّر شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے، اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا، جو تقوٰی و پرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ (یعنی دل میں چُھپی ہوئی دُشمنی) بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزّت بچانے کے لئے جُھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزّت کی وجہ سے غُصّہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قَبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مُبتلا ہو جاتا ہے، مُتَکبِّر آدمی اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر بُرائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔" (احیاء العلوم، ج۳، ص۴۲۳) مزید فرماتے ہیں تکبُّر کا اظہار کبھی تو انسان کی حَرکات و سَکَنات سے ہوتا ہے، جیسے منہ بُھلانا، ناک چڑھانا، ماتھے پر بَل ڈالنا، گُھورنا، سر کو ایک طرف جُھکانا، ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھنا، ٹیک لگا کر کھانا، اَکڑ کر چلنا وغیرہ اور کبھی گُفتگو سے مثلاً کسی کو یہ کہنا: (تم میرے سامنے کچھ بھی نہیں ہو)، تمہاری یہ ہمت کہ مجھے جواب دیتے ہو" یوں مختلف اَحوال، اَقوال اور اَفعال کے ذریعے تکبُّر کا اظہار ہو سکتا ہے، پھر بعض متکبّرین میں اِظہار کے تمام انداز پائے جاتے ہیں اور کچھ متکبّرین میں بعض۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام باتیں اُسی وقت تکبُّر کے زُمرے میں آئیں گی جبکہ دل میں تکبُّر موجود ہو محض ان چیزوں کو تکبُّر نہیں کہا جا سکتا۔ (ماخوذ از احیاء العلوم، ج۳، ص۴۳۴)

فخر و غُرور سے تُو مولٰی مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائل بخشش مُرمّم، ص178)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبُّر ہی کے سبب شیطان ذلیل و رُسوا ہو کر بارگاہِ الٰہی سے نکالا گیا، حالانکہ اس سے پہلے شیطان سرکش و نافرمان نہیں تھا بلکہ اُس نے ہزاروں سال عبادت کی، جنّت کا خزانچی رہا، وہ جِنّ تھا مگر اپنی عبادت و ریاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد بن گیا، مگر چند گھڑیوں میں تکبُّر کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین کا مُرتکب ہو گیا اور حکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عبادتیں بے کار اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذِلّت و رُسوائی اُس کا مُقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنَّم کے دائمی (یعنی ہمیشہ کے) عذاب کا مستحق ٹھہرا۔ آیئے! تکبّر کی آفت سے بچنے کیلئے اس کی مذمّت پر تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1. جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہو گا، وہ جہنّم میں داخل نہ ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبّر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، الحدیث: ۱۴۸، ص ۶۱)

2. قیامت کے دن تکبّر کرنے والوں کو انسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اُٹھایا جائے گا، ہر جانب سے ان پر ذِلّت طاری ہو گی، انہیں جہنّم کے "بُولَس" نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا اور بہت بڑی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیکر ان پر غالب آ جائے گی، انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَّالِ" یعنی جہنّمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔" (مسند احمد، ۲/۵۹۶، حدیث: ۶۶۸۹)

3. جو آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور چلنے میں اِتراتا ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر غضب فرمائے گا۔" (المستدرک، کتاب الایمان، باب من یتعاظم فی نفسہ۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۰۸، ج ۱، ص ۲۳۵)

تُوْبُوْا اِلَی اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ

گر تکبُّر ہو دِل میں ذرّہ بھر
سُن لو جنّت حرام ہوتی ہے

(وسائل بخشش مُرمّم، ص 495)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی تکبُّر کی آفت سے بچتے ہوئے عاجزی پیدا کرنی چاہیے کیونکہ عاجزی کی بڑی برکتیں ہیں ❀ عاجزی کرنے والے کے لیے فرشتے بلندی کی دعا کرتے ہیں ❀ عاجزی کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے ❀ عاجزی کرنے والے بروزِ قیامت منبروں پر بیٹھے ہوں گے ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب بندوں کو عاجزی کی دولت عطا فرماتا ہے ❀ عاجزی کرنے والے کو ساتوں آسمان تک بلندی عطا کی جاتی ہے ❀ عاجزی کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ رحم فرماتا ہے۔

(احیاء العلوم، ۳/۹۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زِندگی کا مختصر تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بہت ہی پیارے وصف "عاجزی" کے بارے میں ایمان افروز واقعہ سُنا، یکم مُحَرَّمُ الْحَرَام کو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ عُرس منایا گیا۔ آیئے! اِسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سِیرَتِ مُبارکہ کے مُتَعَلِّق کچھ مدنی پھول سُننے کی سَعادَت حاصِل کرتے ہیں خلیفۂ دُوُم، جانشینِ پیغمبر، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیَت "ابُو حَفْص" ہے۔ (مستدرک للحاکم حدیث ۵۰۴۲، ۴/۲۳۹) اور لقب "فاروقِ اَعظم" ہے، یہ لقب آپ کو بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتُنا عائشہ صِدِیقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام (یعنی لقب) "فارُوق" رکھا۔ (تہذیب الاسماء ۲/۳۲۵) اور دَورِ جاہِلِیَّت اور دَورِ اسلام دونوں میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام "عُمَرُ" ہی رہا۔ (رِیاضُ النَّضْرَۃ، ۱/۲۷۲) اور "عمر" کے معنی ہیں آباد رکھنے والا یا آباد کرنے والا۔ حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سبب چُونکہ اِسلام کو آباد ہونا تھا، اس لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے ہی آپ کو "عمر" نام عطا فرمادیا۔ (مرأۃ المناجیح، ۸/۳۶۰)

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادَت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا عُمَرُ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عامُ الفِیل کے 13 سال بعد مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَۃ میں پیدا ہوئے، یُوں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تاریخِ وِلادَت 583 عیسوی جو کہ ہجرت سے تقریباً 41 سال پہلے ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سیِّدُنا صِدِیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عُمُر میں تقریباً ساڑھے دس سال اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عُمُر میں تقریباً تیرہ سال (13) چھوٹے ہیں۔ (اُسْدُ الغَابَۃ ۴/۱۵۷، ماخوذا)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا مُبارک

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم اور خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک دُعا کی برکت سے اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 39 مردوں کے بعد اِعلانِ نُبُوَّت کے چھٹے (6) سال میں ایمان سے مُشرف ہوئے۔ (الرّیاض النضرۃ ۱/۲۸۵، طبقات کبریٰ ۳/۲۰۴): چُنانچہ حدیثِ مبارک میں ہے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یُوں دُعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَبْنِ الخَطَّابِ خَاصَّۃً: یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو بالخصوص عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذریعے دِینِ اسلام کو عزّت اور بُلندی نصیب فرما۔ (ابن ماجہ، ۱/۷۷، حدیث: ۱۰۵)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بَہُت بڑا سَہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضُور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مکہ میں اِعْلانیہ نَماز اَدا فرمائی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرورِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام اسلامی تحریکات اور صُلْح وجنگ وغیرہ کے تمام معاملات میں وزیر و مُشیر کی حیثیَّت سے وَفادار رہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بعد حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خلیفہ مُنْتَخَب فرمایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تقریباً دس (10) سال چھ (6) ماہ کی مُدَّت تک تختِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانشینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام تر ذِمّے داریوں کو بہت اچھے طریقے سے سر اَنجام دیا۔ (تاریخُ الْخُلَفاء، ص ۱۰۸، کراماتِ فاروقِ اعظم، ص ۶)

سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات

ایک دن نمازِ فجر میں ایک بدبخت ابُولؤلؤ فیروز نامی غیر مسلم نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر خنجر سے وار کیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادت سے مُشرّف ہوگئے۔ بوقتِ شہادت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔

(الرِّیاضُ النَّضْرۃ ۱/۴۱۸، ۴۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے کسی کو منصبِ خلافت یا منصبِ حکومت ملنا بہت بڑی سعادت ہے۔ اس منصب کا حقیقی معنوں میں حق اُسی وقت ادا ہوسکے گا، جب وہ حاکم اپنی رِعایا کے ساتھ عدل وانصاف کرے، لوگوں کے حُقُوق کی ادائیگی میں ہر وقت فکر مند رہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت وعبادت میں بھی زندگی بسر کرتا رہے، ورنہ جو حاکم ان کاموں سے رُوگردانی کرتے ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی والے کاموں کا مُرتکب ہوگا تو اس کے دُنیا وآخرت میں ذلیل ورُسوا ہونے کا خوف ہے۔ عموماً جب کسی کو کوئی بڑا عُہدہ ملتا ہے تو وہ شکرِ الٰہی بجالانے اور اس منصب کے تقاضوں کو پورا کرنے کے بجائے، طرح طرح کے باطنی اَمراض مثلاً تکبُّر، خود پسندی اور حُبِّ جاہ وغیرہ گناہوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے اور بسا اوقات سرکشی میں اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ لوگوں کے حق تلف کرنا، اُنہیں ظلم وستم کا نشانہ بنانا، اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے قتل وغارت گری کا بازار گرم کرنا، اس کی نظر میں گویا کوئی بُرائی ہی نہیں ہوتی اور ایسے گناہوں بھرے حالات میں عاجزی وانکساری اور حِلم وبُردباری پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔ ہاں دُنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ایسے بھی ہوئے ہیں جنہوں نے بڑے سے بڑا عُہدہ ملنے کے باوُجود بھی

عاجزی وانکساری اور سادگی کو اپنائے رکھا۔ آیئے! اس ضمن میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری سے مالا مال چار (4) مدنی پھول سنتے ہیں، چُنانچہ

1. حضرت سیِّدُنا سعید بن مُسَیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اَمیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب شہر سے باہر کہیں سفر وغیرہ پر تشریف لے جاتے تو راستے میں اِسْتِرَاحَت (یعنی آرام) کے لیے مٹّی کا ڈھیر لگا کر اُس پر کپڑا بچھاتے اور پھر آرام فرماتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث ۸، ۲۱/ ۱۵۰)

2. حضرت سیِّدُنا ذَرّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں عید کے دن مدینہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ (نمازِ عید کے لیے) نکلا تو میں نے راستے میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (نمازِ عید کے لیے) ننگے پاؤں ہی تشریف لیے جارہے ہیں۔

(مُسْتَدْرَک لِلحاکم، حدیث ۵۳۵۴، ۴/ ۳۲)

3. حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَرُ بِنُ خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بسا اَوقات آگ کے قریب ہاتھ لے جاتے پھر اپنے آپ سے سُوال فرماتے: اے خَطّاب کے بیٹے! کیا تجھ میں یہ آگ برداشت کرنے کی طاقت ہے؟ (مناقب عمر بن الخطاب، ص ۱۵۴)

4. آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ آپ مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کے کمسن یعنی نابالغ بچوں سے اپنے لیے یُوں دُعا کرواتے کہ: اے بچّو دُعا کرو! عمر بخشا جائے۔ (فضائلِ دُعا، ص ۱۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی واِنکساری کا عالم تو دیکھئے کہ عید کے دن بھی ننگے پاؤں عید گاہ کی طرف چلے جارہے ہیں، کبھی دورانِ سفر مٹّی کے ڈھیر کو تکیہ بنا کر اُس پر آرام فرمارہے ہیں اور قطعی جنّتی ہونے کے باوُجود کبھی عذابِ الٰہی سے ڈرتے

ہوئے، بچوں سے اپنی بخشش و مغفرت کیلئے دُعا کروا رہے ہیں۔ یقیناً جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلند و بالا مقام عطا فرماتا ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:

"جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضُع اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بُلندی عطا فرماتا ہے اور جو مسلمان بھائی پر بلندی چاہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔ (معجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۵/۳۹۰، الحدیث: ۷۷۱۱)

موزے اُتار کر کندھے پر رکھ لیے!

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیر المومنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عاجزی وانکساری جیسی صفات کی وجہ سے بہت بُلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی اس عزّت و مقام کے علاوہ لوگوں سے ملنے والی عزّت و شہرت کے بالکل خواہش مند نہ تھے، جیسا کہ ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ملکِ شام کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت سَیِّدُنا ابُوعبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ان کے ساتھ تھے یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک ایسے مقام پر پہنچے، جہاں گھُٹنوں تک پانی تھا، آپ اپنی اُونٹنی پر سوار تھے، آپ اُونٹنی سے اُترے اور اپنے موزے اُتار کر اپنے کندھے پر رکھ لئے، پھر اُونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں داخل ہو گئے تو حضرت ابُوعبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ جو یہ کام کر رہے ہیں، مجھے یہ پسند نہیں کہ یہاں کے لوگ آپ کو نظر اُٹھا کر دیکھیں۔ حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: "افسوس! اے ابُوعُبیدہ! اگر یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اسے اُمّتِ محمدی کے لئے عبرت بنا دیتا، ہم ایک بے سَر و سامان قوم تھے، پھر اللہ تعالٰی نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزّت عطا فرمائی، جب بھی ہم اللہ تعالٰی کی عطا کردہ عزّت کے

عِلاوہ سے عزّت حاصِل کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہَمیں رُسوا کر دے گا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنۃ۔۔۔الخ، ۱/ ۱۶۱)

تُو عطا حِلم کی بھیک کر دے میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص138)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری تو دیکھئے کہ حاکمِ وقت ہو کر بھی گویا اس بات کو ناپسند فرمارہے ہیں کہ لوگ مجھے میرے منصب کی وجہ سے مجھے عزّت (Protocol) دیں، مجھے تو بس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی عزّت ہی کافی ہے اور ایک ہم ہیں کہ ہر مُعاملے میں اپنی عزّت وشُہرت اور اپنی واہ واہ چاہتے ہیں، بسا اوقات یہ خواہش بھی جوش مارتی ہے کہ اگر امیروں اور صاحبِ مَنصب حضرات میں بھی شہرت مل جائے تو داد وتحسین کے ساتھ ساتھ ڈھیروں انعامات بھی حاصِل ہو جائیں گے! اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 188 میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: ہر گز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے ان کی تعریف ہو ایسوں کو ہر گز عذاب سے دور نہ جاننا اور ان کے لیے

		دردناک عذاب ہے۔

مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر صِراطُ الجنان جلد 2 صفحہ 117 پر ہے: اس آیت میں خُود پسندی کرنے والوں کے لئے وعید ہے اوران کے لئے جو حُبِّ جاہ یعنی عزّت، تعریف، شہرت کے حُصُول کی تمنّامیں مُبتلاہیں۔ جب کسی شخص کے دل میں یہ آرزُو پیدا ہونے لگے کہ لوگ اس کے شیدائی ہوں، ہر زبان اس کی تعریف میں تَر ہو، سب میرے کمال کے مُعترِف ہوں، مجھے ہر جگہ عزّت سے نوازا جائے، عالِم نہیں ہوں پھر بھی علّامہ صاحب کہا جائے، ملک و قوم کی کوئی خدمت نہیں کی پھر بھی مِعْمارِ قوم کہا جائے، نجات دہندہ سمجھا جائے، محسنِ قوم قرار دیا جائے، میرا تعارف بہترین اَلْقابات کے ساتھ ہو، مُلاقات پُرتپاک انداز میں کی جائے، سلام جُھک کر کیا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے دل پر غور کرلے کہ کہیں وہ حُبِّ جاہ کا شکار تو نہیں ہو چکا، اگر ایسا ہو تو اس آیت سے سبق حاصل کرتے ہوئے فوراً سے پیشتر اُس سے چھٹکارے کی کوشش کرے۔ یاد رکھئے! خُود پسندی اور حُبِّ جاہ کے مرض میں مُبتلا شخص اُخْروی انعامات سے محرومی کا شکار ہوتا ہے اور دل میں مُنافقت کی زیادتی، قلبی نُورانیت سے محرومی، دین کی خرابی میں مُبتلا ہو جاتا ہے نیز بُرائی سے منع کرنے اور نیکی کی دعوت دینے سے محرومی، ذِلّت و رُسوائی کا سامنا، اُخروی لَذت سے محرومی، قلبی سُکون کی بربادی اور دولتِ اِخلاص سے محرومی جیسے نُقصانات کا سامنا کرسکتا ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ دنیا کی بے ثباتی، تعریف پسندی کی مذمت، منْصَب و مرتبہ کے تعلق سے اُخْروی مُعاملات اور بُزرگانِ دِیْن کے حالات و اَقْوال کا بکثرت مُطالعہ کرے تاکہ ان مذموم اَمراض سے نجات کی کوئی صورت ہو۔

آیئے! خُود پسندی اور حُبِّ جاہ سے بچنے کیلئے تین (3) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. ”جو شہرت طلب کرے گا (قیامت کے دن) اس کے عیبوں کی تشہیر ہو گی اور جو شخص لوگوں کو دِکھانے کے لئے عمل کرے گا اللہ تعالٰی اسے اس کا بدلہ دے گا۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ، ۴/۲۴۷، الحدیث: ۶۴۹۹)

2. ”دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نُقصان نہیں کرتے جتنا مال اور مرتبے کی حرص کرنے والا اپنے دِین کے لئے نُقصان دِہ ہے۔ (ترمذی، ۴/۱۶۶، الحدیث: ۲۳۸۳)

3. ”اگر خُود پسندی انسانی شکل میں ہوتی تو وہ سب سے بد صُورت انسان ہوتی۔

(الفردوس بماثور الخطاب، باب اللام، ۲/۱۹۳، الحدیث: ۵۰۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم امیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت سیِّدُنا ابُو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعد سب سے افضل و بہتر ہونے کی بارگاہِ رسالت سے سند عطا ہوئی لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کبھی فخریہ انداز اختیار نہ کیا اور نہ ہی کسی مسلمان کو حقیر جانا، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دیگر مسلمانوں کو اپنے سے بہتر جانتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابُو رافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک مَرتبہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے قریب سے گُزرے تو میں قرآنِ پاک کی

خُوبصورت لہجے میں تلاوت کر رہا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سُن کر ارشاد فرمایا: "**یَا اَبَا رَافِعٍ! لَاَنْتَ خَیْرٌ مِّنْ عُمَرَ تُؤَدِّیْ حَقَّ اللہِ وَحَقَّ مَوَالِیْكَ** یعنی اے ابُو رافع! یقیناً تم عمر سے بہتر ہو کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق اور اپنے آقا کے حُقُوق اچھی طرح اَدا کرتے ہو۔"

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی حق السادۃ علی المالید، ج۶، ص ۳۸۶، حدیث: ۸۶۱۳)

عاجزی کی تعریف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المومنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی وانکساری پر قُربان جایئے کہ اُمَّتِ محبوب میں صدّیقِ اکبر کے بعد سب سے افضل ہیں، قطعی جنّتی ہیں اور حاکمِ وقت ہیں پھر بھی دوسروں کو اپنے سے بہتر جانتے ہیں۔ عاجزی کی تعریف بھی یہی ہے کہ **خُود کو خوبیوں میں دُوسروں سے کم تر اور خامیوں میں بَرتر سمجھے**۔ (فیض القدیر ۱/ ۵۵۹ ماخوذا)

حضرت سیِّدُنا حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "تواضُع (عاجزی) یہ ہے کہ جب تم اپنے گھر سے نکلو تو جس مسلمان سے بھی مِلو، اُسے اپنے آپ سے افضل جانو۔" (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج۱، ص ۱۶۳)

میں سب سے بُرا ہوں نگاہِ کرم ہو	مگر آپ کا ہُوں نگاہِ کرم ہو

خوش بختی کی ایک علامت

حضرت علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "آدمی کی خُوش بختی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے نفس سے عاجزی اور اپنے تمام اَفعال واَقوال میں کوتاہی کا اقرار کرائے۔" (بحر الدموع، ص ۲۰۰) امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اپنے نفس سے عاجزی کا اقرار کرواتے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابنِ مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ ایک دن اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہیں باہر نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا، کیا دیکھتا ہوں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک باغ میں داخل ہوئے۔ میرے اور ان کے درمیان ایک دیوار تھی، میں نے سُنا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے آپ کو مخاطب کر کے بطورِ عاجزی ارشاد فرمارہے تھے: ”اے مسلمانوں کے امیر! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ تمہیں ضَرور عذاب میں مُبتلا کرے گا۔“ (موطا امام مالک، باب ماجاء فی التقی، کتاب الکلام، ج ۲، ص ۴۶۹، حدیث: ۱۹۱۸)

نفس کو ذلیل کرنے کا عزم:

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر بن حفص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی پُشت پر مشکیزہ اُٹھالیا۔ آپ سے عرض کی گئی کہ حُضُور آپ مَت اُٹھائیں، ارشاد فرمایا: ”میرے نفس نے مجھے عُجب پسندی (یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنے) میں مُبتلا کر دیا تو میں نے اسے ذلیل کرنے کی ٹھان لی۔“ (تاریخ اسلام، ۳/۲۷۰)

کتاب ”فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ“ کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو باطنی اَمراض اور دیگر بُری صفات سے خود پاک تھے مگر ہمیں تکبُّر اور خود پسندی کا علاج بتاتے ہوئے، اپنے عمل سے گویا ارشاد فرمارہے ہیں کہ نفس کو ان آفات سے بچانے کیلئے اپنا کام خود کرنا چاہیے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اسی عاجزی وانکساری کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو وہ عزّت اور مقام و مرتبہ عطا فرمایا

کہ آج تک پُوری کائنات میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذِکْر کی دُھوم مچی ہوئی ہے اور تا قیامت تمام مسلمان آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اَوصافِ حَمِیْدَہ کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ عمل بھی کرتے رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ نے سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ مُبارکہ سے مُتَعَلِّق دو 2 جلدوں پر مُشتمل کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں اسلامی قوانین کے مُطابق زندگی گزارنے کے مُتَعَلِّق اہم معلومات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں عدل و انصاف کرنے اور عام لوگوں کے حُقُوق ادا کرنے کے طریقے بھی موجود ہیں، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَۃً طلب فرمایئے، خود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کی قیُّوم	اِک اِک گھر میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ	یا اللہ! مِری جھولی بھر دے۔ (وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے امیر المومنین سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عاجزی والی

پاکیزہ صفت کے بارے میں سُنا اور ضمناً تکبُّر جیسی باطنی بیماری کا بھی ذکر آیا۔ یاد رکھئے! تکبُّر ایسی خطرناک باطنی بیماری ہے کہ اگر فوراً اس کا علاج نہ کیا جائے تو بڑھتے بڑھتے اس سے دیگر بہت سی بیماریاں جَنم لیتی ہیں۔ لہٰذا جس طرح ہم جسمانی بیماریوں کا سُن کر نہ صرف پریشان ہو جاتے ہیں بلکہ ان کا علاج بھی شروع کر دیتے ہیں اسی طرح یہاں بھی عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے تکبُّر کا علم ہو جانے کے بعد اس کا علاج فوراً شروع کر دینا چاہیے، کیونکہ جو اس بیماری میں مُبتلا ہوتا ہے وہ مسلمان کی دل آزاری، جُھوٹ، غیبت، چغلی، حسد وغیرہ مُہلک (یعنی ہلاک کر دینے والی) بیماریوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ آیئے! تکبُّر کی آفت سے پیچھا چُھڑانے اور عاجزی اپنانے کے چند طریقے سُنتے ہیں۔

(1) مدنی ماحول اپنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی وانکساری اور دیگر نیک خصلتیں اپنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس مدنی ماحول نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا، کئی بگڑے ہوئے نوجوان توبہ کر کے راہِ راست پر آ گئے، ماں باپ سے نازیبا رَوِیّہ اختیار کرنے والے باادب ہو گئے، کُفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو نُورِ اسلام نصیب ہوا، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند کعبَۃُ الْمُشَرَّفہ و گنبدِ خضرا کی زیارت کے لئے بیقرار رہنے لگے، دنیا کے بے جا غموں میں گھُلنے والے فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ کے حامِل بن گئے، فُحش رَسائل اور عِشْقِیَہ و فِسْقِیَہ ڈائجسٹوں کے مطالعے کے شائقین مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کُتُب و رسائل کا مُطالَعہ کرنے لگے، تفریح کی خاطر گناہوں بھرے سفر کے عادی مدنی قافلوں

میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ راہِ خدا میں سفر کرنے والے بن گئے اور بے نمازی نہ صرف نمازی بلکہ نمازیں پڑھانے والے (یعنی اِمام مسجد) بن گئے اور کثیر اسلامی بھائی نمازِ فجر کیلئے مسلمانوں کو جگانے (صدائے مدینہ) لگانے والے بن گئے۔ صدائے مدینہ لگانا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام اور سنّتِ فارُوقِ اعظم بھی ہے۔

منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ عادتِ مُبارکہ تھی کہ جب نمازِ فجر کے لیے اپنے گھر سے تشریف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ج۳، ص ۲۴۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ سینکڑوں اسلامی بھائی روزانہ مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگاتے اور نیکیاں کماتے ہیں۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے بُلاوا آگیا

ضلع قصور پنجاب پاکستان کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تو تھا، لیکن مدنی کاموں میں سُستی کا شکار تھا۔ حُسنِ اتفاق سے مُحرَّمُ الحَرام 1431ھ بمطابق جنوری 2010ء کو دعوتِ اسلامی کے ڈویژن مُشاورت کے ذمہ دار اسلامی بھائی سے مُلاقات کا شرف حاصل ہوا، جب انہیں میری مدنی کاموں میں عدم دلچسپی کا علم ہوا تو انفرادی کوشش کرتے ہوئے نہ صرف مدنی کام کرنے کا ذہن دیا بلکہ صدائے مدینہ کی پابندی کرنے کی ترغیب بھی دِلائی، نیز اس ضمن میں اُنہوں نے مجھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا

فرمان "صدائے مدینہ دِکھائے مدینہ" بھی سُنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا ذِہن بن گیا اور حاضریِ مدینہ کی اُمید پر اگلے ہی دن میں نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ صدائے مدینہ کیا لگانی شروع کی مجھ پر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کرم ہو گیا۔ میرے تو وارے ہی نیارے ہو گئے، قسمت کا ستارا یُوں چمکا کہ اسی سال مجھے بارگاہِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حاضری کا شرف حاصل ہو گیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ صدائے مدینہ کی برکت سے میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سعادت نصیب ہو گئی، دورانِ حج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہونے کا شرف بھی مل گیا۔ شاید یہ مدینے شریف کی حاضری اور ایک ولیِ کامل سے بیعت کی برکت تھی کہ میرے بھائی جو پہلے نمازوں میں سُستی کا شکار تھے، لیکن اب تمام گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں کی جانب مائل ہونے لگے۔ باجماعت نماز کا اِہتمام کرنے لگے۔ داڑھی شریف کی بھی نیّت کر لی۔ حج سے واپسی آنے کے کم و بیش دو ماہ بعد جبکہ ایک عزیز کی شادی میں شریک تھے، بارات آنے ہی والی تھی لیکن جُونہی نماز کا وقت ہوا سب کو بآوازِ بلند نماز کی دعوت دی اور مسجد کی جانب چل دیے۔ جب وضو کے لئے وضوخانے پر پہنچے تو اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے گر پڑے۔ نمازیوں نے آگے بڑھ کر اُٹھایا اور مسجد میں لِٹا دیا۔ مسجد میں لِٹاتے ہی ان کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ وہاں موجود سبھی لوگ بھائی جان کی اس ایمان افروز وفات پر افسوس کے ساتھ ساتھ رشک کرنے لگے۔

لگا فجر میں بھائی گھر گھر میں جا کر
ذرا دِل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص369)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) سلام میں پہل کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم تکبُّر کی آفت سے پیچھا چُھڑانے اور عاجزی اَپنانے کے چند طریقے سُن رہے تھے، عاجزی وانکساری پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا ہر مُسلمان کو سلام میں پہل کی جائے۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چند لڑکوں کے پاس سے گُزرے تو اُن کو سلام کیا، پھر فرمایا: "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔" (صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم علی الصبیان، الحدیث ۶۲۴۷، ج۴، ص ۱۷۰)

تری سادگی پہ لاکھوں، تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلامِ عاجزانہ مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص426)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سلام کو عام کرنے کیلئے ہمیں ایک مدنی انعام بھی عطا فرمایا ہے، چنانچہ **مدنی انعام نمبر 6** میں فرماتے ہیں کہ "کیا آج آپ نے گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گُزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے **مسلمانوں کو سلام** کیا؟" لہٰذا

اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مسلمانوں کو سلام کرنے کی بھرپور عادت بنایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعام پر عمل کے ساتھ ساتھ اس کی خوب برکتیں بھی نصیب ہوں گی۔

(3) اپنا کام خود کیجئے!

عاجزی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنا سامان خُود اُٹھایئے اور اگر کوئی عُذر نہ ہو تو گھر کے کام کرنے کی بھی عادت بنایئے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "جس نے اپنا سامان خُود اُٹھا لیا وہ تکبُّر سے آزاد ہو گیا۔" (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، الحدیث: ۸۲۰۱، ج۶، ص ۲۹۲)

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود بھی اپنے گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے تھے" (بخاری، ج۱، ص ۲۴۱) اِسی سنت پر عمل کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر کے کام کاج سے عار (شرم) محسوس نہ فرماتے، گھر میں ترکاریاں چھیلتے، کاٹتے اور دوسرے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔ (ماہنامہ اشرفیہ، صدر الشریعہ نمبر، ص ۵۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی گھر کے کام خُود کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(4) ان اعمال کو اختیار کیجئے!

ایسے اعمال اختیار کیجئے، جو تکبُّر کو مِٹانے والے ہیں، غریب اور نیک مسلمانوں کی صُحبت میں بیٹھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بھی تکبّر جائے گا، عاجزی آئے گی۔

بکری کی کھال پر بیٹھنے کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل حصّہ 2 صَفْحَہ 403 پر ہے: "بکری اور مینڈھے کی (پکائی ہوئی یعنی مخصوص طریقے سے خشک

کی ہوئی) کھال پر بیٹھنے سے مِزاج میں نرمی اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔" (بہار شریعت، جلد اوّل، ص ۴۰۳، بتغیر) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر عُمُوماً بکری کی (خشک کی ہوئی) کھال بچھانے کا اِہتمام فرماتے ہیں بلکہ بیان کے دوران بھی اکثر اوقات آپ کی فرشی چٹائی پر بکری کی کھال بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ آپ بھی کوشش کر کے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بکری یا مینڈھے کی (خُشک کی ہوئی) کھال بچھا لیجئے اور اس کی برکتوں کا کھلی آنکھوں سے نظارہ کیجئے۔

(5) صدقہ دیجئے!

صدقات و خیرات کرنا بھی ایسا عمل ہے جو عاجزی پیدا کرتا اور تکبُّر کو ختم کرتا ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "مسلمان کا صَدَقہ عُمر میں زیادَتی کا سبب ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تکبُّر و فخر کو دُور فرما دیتا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، رقم ۴۶۰۹، ج ۳، ص ۲۸۴) لہٰذا اپنے صدقات، زکوٰۃ، خیرات دعوتِ اسلامی کو دیگر مدنی کاموں میں مُعاوِن بنئے۔

(6) حق بات تسلیم کر لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی پیدا کرنے والے اُمور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کوئی ہماری کسی غلطی کی نشاندہی کرے تو فوراً اپنی غلطی مان لینی چاہئے، چاہے وہ عُمر، تجربے اور رُتبے میں ہم سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ نیز جب کسی اسلامی بھائی سے اختلافِ رائے ہو، یا پھر آپ پر واضح ہو جائے کہ وہ حق پر ہے تو ضِد کرنے کے بجائے سرِ تسلیم خَم کر لیجئے اور حق بات بیان کرنے پر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہیے کہ "آپ دُرُست فرما رہے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔" ایسے موقع پر اپنی غلطی مان

لینا اگرچہ نفس پر بہت گراں (یعنی بھاری) گزرتا ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے عادت بن جائے گی اور تکبُّر کی آفت سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

غلطی کا اعتراف!

جلیلُ القدر محدِّث امام دارِ قُطنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب نو عمر طالبِ عِلم تھے تو ایک دن حضرتِ سیِّدُنا امام انباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی درسگاہ میں حاضِر ہوئے۔ حدیث لکھوانے میں امام انباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک راوی کے نام میں غلطی کی، حضرت سیِّدُنا دارِ قُطنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کمالِ ادب کے سبب امام انباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تو ٹوک نہیں سکے مگر جو اُن کی آواز شاگردوں تک پہنچاتا تھا، اس کو اِس غلطی سے آگاہ کر دیا۔ جب دوسرے جمعہ کو امام دارِ قُطنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پھر مجلسِ درس میں گئے تو امام انباری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جوشِ حق پسندی اور بے نفسی کا عالَم دیکھئے کہ اُنہوں نے بھری مجلس کے سامنے یہ اِعلان فرمایا کہ اُس روز فُلاں نام میں مجھ سے غلطی ہو گئی تھی تو اِس نوجوان طالبِ عِلم نے مجھے آگاہ کر دیا۔ (تاریخ بغداد، ج۳، ص۴۰۰)

(6) نُمایاں حیثیت کے طالب نہ بنئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی اپنانے کیلئے اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ جب ہم اپنے رُفَقاء کے ساتھ ہوں یا کسی محفل میں ہوں، کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیں کہ مجھے نُمایاں حیثیت دی جائے، اُونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! اگر کسی نے اَز خود ہمیں نُمایاں جگہ پر

بیٹھنے کا کہا تو قبول کرنے میں حرج نہیں چنانچہ

امیرُ المومنین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کہیں تشریف فرما ہوئے صاحِبِ خانہ نے حضرت کے لئے مسند حاضر کی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قبول نہ کرے گا۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۳، ص۷۲۰)

(8) غریبوں کی دَعوت بھی قبول کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِرف امیروں سے تعلُّقات بڑھانے اور ان کے ہاں دعوتوں پر جانے کے بجائے غریبوں سے بھی رابطے میں رہئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قبول کیجئے۔ ہمارے اَسلاف دُنیاوی مالداروں سے دُور رہتے اور غریبوں پر خُصُوصی شفقت فرماتے ہوئے ان کی دعوت قبول فرماتے، جیسا کہ

غریبوں پر خصوصی شفقت

محدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عُموماً مالداروں کی دعوت قبول نہ کرتے تھے لیکن اس کے برعکس اگر کوئی غریب مسلمان دعوت کی پیشکش کرتا تو جہاں تک ممکن ہوتا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قبول فرمالیتے اور اس کے معمولی وسادہ کھانے پر بھی اُس کی تعریف فرماتے تاکہ اس کے دل میں کوئی مَلال نہ آئے۔ ایک مرتبہ ایک غریب آدمی کی دعوت پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ اس کا مکان چھپر نُما اور بدبودار علاقہ میں واقع تھا، مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس کی دِلجوئی کے لئے اس کے ہاں کھانا تناوُل فرمایا اور اپنے کسی

عمل سے اُس غریب کو محسوس نہ ہونے دیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بدبُو محسوس کررہے ہیں، حالانکہ عام حالات میں معمولی سی بدبُو بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے ناگوار ہوتی۔

(حیات محدّث اعظم، ص ۱۸۴)

(9) لباس میں سادگی اختیار کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لباس میں سادَگی اختیار کرنے سے طبیعت میں عاجزی پیدا ہوتی ہے جبکہ عُمدہ لباس پہننے سے تکبُّر و رِیاکاری پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" حصّہ 16 صَفْحَہ 52 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: اتنا لباس جس سے سِتْرِ عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے، فرض ہے اور اس سے زائد جس سے زِینت مقصود ہو اور یہ کہ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے تو اُس کی نعمت کا اظہار کیا جائے، یہ مُسْتَحَب ہے۔ خاص موقع پر مثلاً جمعہ یا عید کے دن عُمدہ کپڑے پہننا مُباح (جائز) ہے۔ اس قسم کے کپڑے روزنہ پہنے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اِترانے لگے اور جن غریبوں کے پاس ایسے کپڑے نہیں انہیں نظرِ حقارت سے دیکھے، لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔ اور تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو، وہ ممنوع ہے، تکبُّر ہے یا نہیں اس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صفت ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل في اللبس، ج۹، ص ۵۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(10) عاجزی کے فضائل کا مُطالعہ کیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاجزی اپنانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی ان کتب و رسائل "تکبُّر" صفحہ 70 تا 96، احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 999 تا 1010، سیرتِ رسولِ عربی صفحہ 340 تا 346، فیضانِ عائشہ صدیقہ 560 تا 570، سیرتِ مصطفیٰ "606 تا 609 کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے عاجزی وانکساری اختیار کرنے کا جذبہ پیدا ہو گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالَت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۲۸)

ناخن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے ناخن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ❀ جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں! اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۶۸) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولانا امجد علی اعظمی

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

فرماتے ہیں: منقول ہے کہ جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین (3) دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گُناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتَار، ۹/۶۶۸، بہارِ شریعت حصّہ ۱۶، ۲۲۵،۲۲۶) ❀ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُالعُلوم، ۱/۱۹۳) ❀ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیاں سَمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰، اِحیاءُالعُلوم، ۱/۱۹۳) ❀ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالَمگیری، ۵/۳۵۸) ❀ دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (اَیضاً) ❀ ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (اَیضاً) ❀ ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الخَلاء یا غسل خانے میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ (اَیضاً) ❀ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ برُص یعنی کوڑھ ہو جانے

کا اندیشہ ہے البتہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد 22 صَفحَہ 574 تا 685 کا مطالعہ کیجئے) ❀ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی، ۲/۲۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار
سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ دُرُودِ پاک بھیجے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو (100) رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک بھیجے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ بندہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے بَری ہے اور قِیامت کے دن اسے شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، فی الصلوۃ علی النبی۔۔۔الخ، الحدیث: ۱۷۲۹۸، ج۱۰، ص۲۵۳)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص305)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّتیوں کے سردار!

حَضْرت سَیِّدُنا حُذیفہ بن یمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "ایک بار میں نے اپنی والدۂ ماجدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے عَرْض کی: آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کی اقتدا میں نمازِ مَغْرِب ادا کروں اور عَرض کروں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے اور تمہارے لیے دعائے مغفرت فرمائیں، حضرتِ سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقتدا میں نمازِ مَغْرِب پڑھی، جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عشا کی ادائیگی سے بھی فارغ ہو گئے اور تشریف لے جانے لگے تو میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

نبیِّ غیب داں، رسولِ ذیشاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری آواز سُنی تو فرمایا: کون؟ کیا حذیفہ؟ عرض کی: جی ہاں! اِرْشاد فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ **غَفَرَ اللہُ لَکَ وَلِاُمِّکَ** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت فرمائے! پھر فرمایا: یہ ایک فِرِشتہ ہے، جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا، اس نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور مجھے بِشارت دے کہ: "**بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ** یعنی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) جنّتی عورتوں کی سردار ہیں، **وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ** اور حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب مناقب حسن بن علی بن ابی طالب، حدیث: ۳۷۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیب دان آقا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نورِ نبوّت سے حضرت حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پہچان بھی لیا اور ان کی دلی حاجت بھی مَعْلُوم کر لی کہ یہ کیوں آرہے ہیں؟ اور بغیر ان کے کہے ان کے لیے اور ان کی والدہ کے لیے دعائے مغفرت بھی فرما دی۔ یقیناً ہمارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دل کی حالت پوشیدہ

نہیں ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تو پتھروں کی حالت بھی عیاں ہے، چنانچہ احادیثِ طیّبہ کی سب سے معتبر کتاب ”بخاری شریف“ میں ہے:

سرکارِ مدینہ، قَرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: **اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ** یعنی اُحُد پہاڑ ہم سے مَحَبَّت کرتا ہے اور ہم اِس سے مَحَبَّت کرتے ہیں۔

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب خرص التمر، ج۱، ص ۵۰۰، حدیث: ۱۴۸۲)

علمِ غیبِ مُصطَفٰے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب آقا عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک پتھر کا حال مَعْلُوم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ کس پتھر میں ہم سے کتنی مَحَبَّت ہے تو وہ بندۂ مؤمن کے دلی حالات سے بھی یقیناً واقف ہیں، جبھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَضْرتِ حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کہے بغیر ہی ان کی دلی خواہش پر مطلع ہوگئے اور ان کے لیے اور ان کی والدہ کے لیے دُعائے مغفرت فرمائی، اس رِوایت کو سُن کر اگر یہ وسوسہ آئے کہ دلوں کے حالات اور کیفیات کا علم تو غیب ہے اور علمِ غیب صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے تو یاد رکھ لیجئے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃ ہے، اس کا علمِ غیب ذاتی یعنی اس کا اپنا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے ہے جبکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا علمِ غیب ذاتی نہیں بلکہ عطائی یعنی اللہ تَعَالٰی کا دیا ہوا ہے اور انہیں یہ علم ہمیشہ ہمیشہ سے نہیں ہے بلکہ جب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں دیا ہے، تب سے ہے اور جتنا دیا اُتنا ہی ہے، اُس کے دیے بغیر ایک ذرّہ کا بھی علم انہیں حاصل نہیں، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی انبیا اور اولیاء کو علم عطا فرماتا ہے اور وہ اس علم کو آگے بھی پھیلاتے ہیں، چنانچہ علمِ غیبِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں قرآنِ پاک میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ (پارہ:۳۰، سورۃ التکویر:۲۴)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ خازِن میں ہے: (اس آیت سے) مُراد یہ ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس علمِ غیب آتا ہے تو لوگوں پر اُسے بیان کرنے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بتاتے ہیں۔ (خازن، ۴/۳) اِس آیت و تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وُہی، جو خود بھی جانتا ہو۔

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "حدائقِ بخشش شریف" میں کیا خوب فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خُدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرُود

شرحِ کلامِ رضا:

یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی شان کے کیا کہنے! شبِ معراج عین جاگتی حالت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا، تو یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبُ الغیب ہے، وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کس طرح نِہاں یعنی چھپا رہ سکتا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کروڑوں بار دُرُود و سلام کا نزول ہو۔

بچہ بچہ نور کا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ایمان افروز حدیثِ پاک سے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی کی شانِ عظمت نشان کے ساتھ ساتھ

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے حَسَنَین کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شان و شوکت بھی ظاہر ہوئی۔ دونوں شہزادے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مشابہ تھے۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، ۲/ ۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۲ و ۳۷۴۸ ملتقطا)

حضرت سیّدنا عُقبہ بن حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ عصر پڑھی پھر باہر نکلے، ان کے ساتھ حضرت سیّدنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بھی تھے۔ ایک بار حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو فرطِ محبت سے انہیں اپنے کندھے پر اُٹھالیا اور فرمایا: میرا باپ ان پر قربان! یہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشابہت رکھتے ہیں، علی سے مشابہت نہیں رکھتے جبکہ حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسکرا رہے تھے۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی، ۲/ ۴۸۶، حدیث: ۳۵۴۲)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص: ۲۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً حضرت سیِّدُنا امام حَسَن اور حضرت سیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کرم و شفقت کے باغ کے مہکتے پھول ہیں، یہ دونوں سرکارِ کائنات، فخرِ مَوْجُودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان سے کمال مَحَبَّت تھی، آیئے! اُن کی مَحَبَّت کو پروان چڑھانے اور اپنے پلّے میں نیکیاں لکھوانے کی نِیَّت سے ان کا ذکرِ خیر سنتے ہیں:

نام و کُنْیَت و اَلقاب:

ان دونوں شہزادوں میں سے بڑے حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت "ابو محمد" ہے۔ لقب "تَقِی و سَیِّد" جبکہ عرف "سِبْطُ رَسُولِ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اور "سبطِ اکبر" ہے۔ آپ کو "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (یعنی رسولِ خدا کے پھول) اور "آخِرُ الْخُلَفَاءِ بِالنَّصِّ" (یعنی حدیثِ پاک کے مطابق آخری خلیفہ) بھی کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادتِ مُبارَکہ 15 رَمَضانُ المُبارَک 3 ہجری کی شَب میں مدینۂ طیبہ میں ہوئی۔ حُضُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور بال جُدا کیے گئے اور حکم دیا کہ بالوں کے وزن کی چاندی صدقہ کی جائے۔ (تاریخ الخلفا، باب الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹ و روضۃ الشہداء (مترجم)، باب ششم، ۱۳۹/۲) آپ کا نام اِمامُ الانبیاء، سَیِّدُ الاَسْخِیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہی "حسن" رکھا۔ (سوانح کربلا، ص ۹۲)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چھوٹے بھائی امامِ عالی مقام، حَضْرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت 5 شعبانُ المعظم سن 4ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ ان کا نام بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسَین" اور "شَبِّیر" رکھا جبکہ آپ کی کُنْیَت "ابو عبداللہ" اور آپ کا لقب بھی "سِبْطُ رَسُوْلِ اللہِ" (یعنی رسولِ خدا کے نواسے) اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (یعنی رسولِ خدا کے پھول) ہے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۵، ۲۶ ملتقطاً و سیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔ الحسین... الخ، ۴/ ۴۰۲۔ ۴۰۴)

اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی پیدائش کے ساتویں دن، ان کی طرف سے دو دو بکریاں عَقیقہ میں ذَبْح فرمائیں۔ (مصنف عبد الرزاق، باب العقیقۃ، ۴/ ۳۵۴، حدیث: ۷۹۹۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقیقہ کرنا ایک سُنّت عمل ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۶)
صدرُالشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عقیقے کیلئے ساتواں دن بہتر ہے اور اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، سُنّت اَدا ہو جائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں (7ویں) یا چودھویں (14ویں) یا اِکّیسویں (21ویں) دن یعنی سات (7) دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچّہ پیدا ہو، اُس دن کو یاد رکھیں، اُس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ ساتواں ہو گا، مَثَلاً جُمُعہ کو پیدا ہوا تو جُمعرات ساتواں (7واں) دن ہے اور سنیچر (یعنی ہفتے) کو پیدا ہوا تو ساتواں (7واں) دن جُمعہ ہو گا، پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جُمعہ کو عقیقہ کرے گا اس میں ساتویں (7ویں) دن کا حساب ضَرور آئے گا۔

(بہارِ شریعت ج۳ص ۳۵۶)

عقیقہ کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہیں تو امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رِسالے "**عقیقے کے بارے میں سوال جواب**" کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا عَلَیْہِ السَّلَام کی نواسوں سے محبّت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ عُمُوماً جب بھی بچہ پیدا ہوتا ہے عقیقہ اس کے والِدَین ہی کرتے ہیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جب حضرت سَیِّدُنا امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت ہوئی تب بھی اور جب حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لائے تب بھی عقیقہ ان کے والِدَین نے نہیں کیا بلکہ ان کے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہی اپنے پیارے

نواسوں کا عقیقہ فرمایا، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے نواسوں سے کیسی مَحَبَّت فرماتے تھے؟ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہ صرف حَسَنَینِ کَرِیمَین سے پیار اور مَحَبَّت فرماتے تھے بلکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کئی مواقع پر ان کی شان و عظمت کو بھی بَیان فرمایا ہے، آیئے "حَسَنَین" کے پانچ (5) حروف کی نسبت سے ان کی عظمت و شان کے مُتَعَلِّق پانچ (5) احادیثِ مُبارَکہ سنتے ہیں:

1) امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو سرکار (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے کندھوں پر سُوار دیکھا تو کہا: آپ دونوں کی سُواری کیسی شاندار ہے؟ تو نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: اور سوار بھی تو کیسے لاجواب ہیں۔ (ترمذی، باب مناقبِ حسن رضی للہ عنہ ج ۵، ص ۴۳۲، حدیث ۳۸۰۹)

2) ایک اور حدیثِ پاک میں اِرْشاد فرمایا: **مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ** یعنی جس نے ان دونوں سے مَحَبَّت کی، اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے عَداوت (یعنی دُشمنی) کی اس نے مجھ سے عَداوت (یعنی دُشمنی) کی۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللّٰه، ۱/۹۶، حدیث: ۱۴۳)

3) حَسَن اور حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جَنَّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، الحدیث: ۳۷۹۳، ج ۵، ص ۴۲۶)

4) حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن دونوں نونہالوں کو سونگھتے اور سینۂ مُبارَک سے لپٹاتے۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، الحدیث: ۳۷۹۷، ج ۵، ص ۴۲۸)

5) **هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا** یعنی حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دُنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ (ترمذی، باب مناقبِ حسن رضی اللہ عنہ ج ۵، ص ۴۲۷، حدیث ۳۷۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کیسی کمال مَحَبَّت واُلفت تھی، وہ لوگ جو اپنے بچوں سے اِس وجہ سے پیار و مَحَبَّت سے پیش نہیں آتے کہ کہیں ان کا رُعب ودبدبہ ختم نہ ہو جائے، ان کے لیے آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ عمل درسِ نصیحت ہے کہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدِ کائنات ہونے کے باوجود بھی اپنے نواسوں کو کندھوں پر سوار فرماتے تھے، آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حَسَنَینِ کَرِیمَین کی محبت کو اپنی مَحَبَّت قرار دیا اور حَسَنَینِ کَرِیمَین سے دشمنی کو خود سے دشمنی قرار دیا، اپنی اولاد کو چُومنا، خُود سے چمٹانا، کندھوں پر سوار کرنا اور اُنہیں سینے سے لگانا یہ تو ہوتا ہی ہے لیکن آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو سُونگھا بھی کرتے اور فرماتے حسن و حسین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) دنیا میں جنت کے پھول ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، باب مناقب اہل بیت النبی، الفصل الاول ۸/ ۴۶۲)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھُول ہیں
کیجئے رضاؔ کو حَشْر میں خنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش، ص:۷۷)

شرحِ کلامِ رضا:

اے میرے پیارے آقا! اپنے جن دو شہزادوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا پھُول فرمایا یعنی حَضْرت امامِ حسن اور حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ان کے صدقے میں رَضا کو میدانِ محشر میں ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے بچا کر مسکراتے (یعنی کھِلتے) ہوئے پھول کی طرح کر دیجئے۔

(شرح حدائقِ بخشش، ص: ۲۱۷، ماخوذاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ بیت کی مَحَبَّت ایمان کا جُزْ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مُسلمان کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی جان، مال، اولاد سے بڑھ کر سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت رکھے، کیونکہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَحَبَّت ہی اصلِ ایمان ہے، اس کے بغیر دعویٔ ایمان ہر گز قابلِ قبول نہیں، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت یہ بھی ہے کہ بندہ اُن تمام لوگوں سے بھی مَحَبَّت کرے اور ان کا ادب و احترام کرے جن کو رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت و تعلق حاصل ہے۔

یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔ اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔ حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے محبت کرنا محبتِ رسول کی عَلامت ہے۔

ہم کو سارے سیّدوں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خود حدیثِ پاک میں اپنی اولاد کو اہلِ بیتِ کرام کی محبت سکھانے کی ترغیب مَوْجُود ہے، چنانچہ

آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرْشاد فرمایا: "اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ یعنی اپنے بچوں کو تین (3) چیزیں سکھاؤ، حُبِّ نَبِیِّکُمْ اپنے نبی کی مَحَبَّت، وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ اور اہل بیت کی مَحَبَّت، وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ اور قرآنِ پاک پڑھنا۔ (الصواعق المحرقہ، المقصد الثانی فیما تضمنتہ تلک الآیۃ من طلب محبۃ آلہ، ص ۱۷۲)

اِس حدیثِ پاک سے مَعْلُوم ہوا کہ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے اہلِ بیتِ کرام سے کس قدر مَحَبَّت فرماتے کہ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس بات کی تعلیم اِرْشاد فرما رہے ہیں کہ تم تو مجھ سے اور میرے اہلِ بَیت سے مَحَبَّت کرتے ہی ہو اپنی آنے والی نسلوں کے دلوں میں بھی میری اور میرے اہل بیت کی مَحَبَّت پیدا کرو تاکہ ان کا شُمار بھی نَجات یافتہ لوگوں میں ہو۔ ایک اور مقام پر تو آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اہلِ بیتِ کرام کی مَحَبَّت کو ایمانِ کامل کے لیے شرط قرار دیا۔ چنانچہ

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: کوئی بندہ مومنِ کامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اسے اس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہوں اور میری اَولاد اس کو اپنی جان سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہل اُن کو اپنے اہل سے زیادہ مَحْبُوب نہ ہوں اور میری ذات اس کو اپنی ذات سے زیادہ پیاری نہ ہو۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی حب النبی، فصل فی براءتہ فی النبوۃ، الحدیث: ۱۵۰۵، ۲/۱۸۹)

ایماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے
وہ تیری محبت تِری عِتْرَت کی وِلا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ مؤمنِ کامل بننے اور اُخروی نجات پانے کے لیے اہلِ بیتِ کرام کی مَحَبَّت بہت ضروری ہے۔ **اہلِ بیت کی مَحَبَّت** رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت

ہے، **اہلِ بیت کی مَحبَّت** اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا پانے کا سبب ہے، **اہلِ بیت کی مَحبَّت** ایمانِ کامل کی نشانی ہے، **اہلِ بیت کی مَحبَّت** دونوں جہاں کی کامیابی پانے کا سبب ہے، **اہلِ بیت کی مَحبَّت** خاتمہ بالخیر کا ذریعہ ہے۔ **اہلِ بیت کی مَحبَّت** سچے عاشقِ رسول ہونے کی علامت ہے۔ **اہلِ بیت کی مَحبَّت** غلامِ مُصطَفٰے کی سند ہے۔ اَلْغَرَض! **اہلِ بیت** سے مَحبَّت رکھنا بہت بڑی سعادت اور دائمی نجات کا سبب ہے، اس لیے ہمیں خود بھی ان سے مَحبَّت کرنی چاہیے اور اپنی اولاد کو بھی اہلِ بیتِ اَطہار کی مَحبَّت اور ان کا ادب سکھانا چاہیے، اس کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کو اہلِ بیتِ اَطہار کے واقعات سنائے جائیں، اہلِ بیتِ کرام کی سیرت و کردار سے انہیں آگاہ کیا جائے اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کا درس دیا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ نے اہلِ بیتِ اَطہار کے مُتَعَلِّق کتب و رسائل شائع کیے ہیں، جن میں سے ایک نہایت ہی پیاری کتاب "شانِ خاتُونِ جَنَّت" بھی ہے، جس میں شہزادیِ کونین، مخدومۂ کائنات، خاتونِ جَنَّت حضرت بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت و کردار کے رنگ برنگے مدنی پھولوں سے مہکتی خوشبوئیں اُمّتِ مُسلمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے، اس کے علاوہ رسالہ "حسینی دُولہا"، کراماتِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ رسائل بھی مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیے جاسکتے ہیں نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِنہیں پڑھا (Read) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جگر پارے، حضرت بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شہزادے اور اَمِیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے دُلارے (بہت ہی پیارے اور لاڈلے) ہیں، ان کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں، کیوں نہ ہو کہ انہی کا گھرانہ ہی تو ہے جو تمام فضائل و کمالات اور برکات وحسنات کا منبع و مرکز ہے۔ یہ دونوں شہزادے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالات کے مظہر اور جامع تھے۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اہلِ بیت میں سے حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بے پناہ مَحَبَّت فرماتے تھے،

مَحَبَّت کا نِرالا انداز

حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات کسی کام سے نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گیا تو نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس طرح تشریف لائے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی چیز کو گود میں لیے تھے، مجھے خبر نہ تھی کہ وہ کیا ہے، جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گود میں لیے ہیں؟ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے کھولا تو حَسَن و حُسَین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی آغوش میں تھے، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے، میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ الٰہی! میں ان دونوں سے مَحَبَّت کرتا ہوں تُو بھی ان سے مَحَبَّت کر اور جو اِن سے مَحَبَّت کرے اس سے بھی مَحَبَّت کر! (ترمذی، باب مناقبِ حسن رضی اللہ عنہ، ۵/۴۲۷، حدیث ۳۷۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کیسی محبت تھی کہ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کسی موقع پر دونوں شہزادوں کو کتنے مَحَبَّت بھرے انداز میں اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے۔

خُطبہ چھوڑ دیا

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا ابُو بُرَیْدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اسی دوران حضرت سیدنا امام حَسَن اور سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تشریف لائے، اُنہوں نے سُرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں کم عمری کی وجہ سے گِرتے پڑتے چلے آرہے تھے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب انہیں دیکھا تو مِنبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں شہزادوں کو اُٹھایا اور اپنے سامنے بٹھالیا، پھر فرمایا: اللہ تَعَالٰی کا اِرشاد سچ ہے ﴿اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (پ۲۸، التغابن:۱۵) ترجَمۂ کنزالایمان: تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ (آزمائش) ہی ہیں۔ ﴿ میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ گِرتے پڑتے آرہے ہیں تو مجھ سے صَبر نہ ہوسکا، حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اُٹھالیا۔ (ترمذی، باب مناقبِ حسن، ۵/۴۲۹، حدیث ۳۷۹۹)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس موقع پر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (دونوں شہزادوں کو) حاضرین میں سے کسی سے نہ منگایا، نہ کسی اور کی گود میں بٹھایا، بلکہ خُود مِنبر شریف سے اُتر کر خُطبہ چھوڑ کر بچوں کے پاس گئے، اُنہیں اُٹھاکر لائے اپنے برابر بٹھایا، یہ ہے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی انتہائی مَحَبَّت ان دونوں سے۔ (نیز) اس آیتِ کریمہ میں "فِتْنَةٌ" بمعنٰی آفت یا مصیبت نہیں، بلکہ بمعنٰی محنت یا آزمائش ہے، اللہ تَعَالٰی ان کے ذریعے مؤمن کو ثواب دیتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/۴۷۸)

تربیتِ اولاد کی اہمیت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اَولاد کی تربیت ایک آزمائش سے کم نہیں ہے، اگر اِنسان صحیح معنوں میں شریعت کے عین مُطابِق اپنی اولاد کی تربیت کر جائے تو اولاد اس کے لیے ثوابِ جاریہ کا سبب ہے اور اگر اولاد صحیح تربیت نہ ہونے کے سبب خدانخواستہ گناہوں کی راہ پر چل پڑے تو ایسی اولاد والِدَین کے لیے جہاں دنیا میں رُسوائی کا سبب بن جاتی ہے، وُہیں آخرت میں بھی والِدَین کی پکڑ کا سبب بن سکتی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی ہے اور تم نے اسے کیا سکھایا۔ (شعب الایمان، ۲/۴۰۰) اولاد کی صحیح تربیت کرنے کا بہترین وقت بچپن ہوتا ہے۔ جس طرح موم کو کسی بھی سانچے میں ڈھالا جائے تو وہ آسانی سے ڈھل جاتا ہے، اسی طرح بچوں کو ان کی ابتدائی عمر میں جس بھی رنگ میں رنگا جائے، وہ رنگتے چلے جاتے ہیں، کیونکہ بچپن میں اُن کی یاداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے، اس پر جو لکھا جائے گا، ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا، دیکھا جاتا ہے کہ بچپن کی عادات آخر عمر تک ساتھ رہتی ہیں، اس لیے اگر بچے کو بچپن ہی سے سلام کرنے میں پہل کا عادی بنایا جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑے گا، اگر اُسے بچپن ہی سے نماز کی پابندی کرنے، قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے، فلموں ڈراموں اور گناہوں بھرے مختلف چینلز سے بچنے، ماں باپ اور بڑوں کا ادب واِحترام کرنے، سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہے گا، اسی طرح اگر اُسے سنّت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے، لباس پہننے، سر پر عمامہ باندھنے وغیرہ کا عادی بچپن میں ہی بنا دیا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے

رکھے گا بلکہ اس کے یہ اچھے اوصاف اس کے ساتھ رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ یاد رکھئے! اگر ہماری تربیت بچے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمہ داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا فرماں بردار بننے کا خواب دیکھنا بھی چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ یہ اسلام ہی ہے، جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کا مطیع و فرماں بردار بننے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے اولاد کی ظاہری زیب وزینت، اچھی غذا، اچھے لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی ورُوحانی تربیت کے لئے بھی کمربستہ ہو جایئے۔

جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ اور دارُ المدینہ کا مختصر تعارف!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں بڑوں کی اصلاح کی کوشش میں ہے، وہیں چھوٹے بچوں کو بھی دینی تعلیم وتربیت کے ذریعے معاشرے کا ایک اہم فرد بنانے کے لیے بھی مصروفِ عمل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت قائم ہونے والے کئی شعبہ جات جیسے مدرسۃُ المدینہ، جامعۃُ المدینہ اور دارُ المدینہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ خاص طور پر دارُ المدینہ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جو دِینی ودُنیوی تعلیم کا حسین امتزاج ہے۔ جس میں پڑھنے والا بچہ بڑا ہو کر باوقار مسلمان بن سکتا ہے۔ ”دارُ المدینہ“ کے قیام کا بنیادی مقصد اُمّتِ مصطفٰے کی نئی نسلوں کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے دِینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے بھی نماز، روزے کے پابند بنیں، سُنّتوں کے آئینہ دار بنیں، ماں باپ کے فرمانبردار بنیں، حُسنِ اخلاق کے پیکر بنیں، علمِ دین حاصل کر کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والے بنیں، تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے بچوں کو ایسا پاکیزہ مدنی ماحول فراہم کریں، جہاں ایسی تربیت کرنے کا اِنتظام ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ

وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ اور دارُ المدینہ میں خصوصیت کے ساتھ مدنی تربیت پر بھی توجہ دی جاتی ہے، یہاں پڑھنے والے طلبائے کرام اور مدنی مُنّوں کو نیکیوں بھری زندگی گزارنے کے لیے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مدنی انعامات** پر عمل کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔ لہٰذا آپ بھی اپنے بچوں کو جامعۃُ المدینہ، مدرسۃُ المدینہ اور دار المدینہ میں داخل کروایئے۔ آپ کا بچہ بھی بڑا ہو کر سُنّتوں کا پیکر اور عِلمِ دِین کا مبلغ بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں حصہ لیتے رہیے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضْرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشْرِیف لاتے راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/ ۲۶۳) اور اگر کوئی نمازِ فجر میں غیر حاضر ہوتا تو اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتے۔ چُنانچِہ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے صُبح کی نماز میں حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن ابی حَثْمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہیں دیکھا۔ بازار تشریف لے گئے، راستے میں ان کا گھر تھا، اُن کی ماں حضرتِ سیِّدَتُنا شِفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُبح کی نماز میں، میں نے سُلیمان کو نہیں پایا؟ انہوں نے کہا: رات میں نماز (یعنی نفلیں) پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، سیِّدُنا عُمر فاروقِ

اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: صُبح کی نَماز جماعَت سے پڑھوں، یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں قِیام کروں۔ (یعنی رات بھر نفلیں پڑھوں) (موطا امام مالک ج ا ص ۱۳۴ حدیث ۳۰۰، از نیکی کی دعوت، ص ۴۷۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے جگاتے اور نماز میں غیر حاضر افراد کی گھر جا کر خیر خبر لیتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ صدائے مدینہ لگانے کے ساتھ ساتھ نمازوں کے اوقات میں یہ بھی نوٹ کیا کریں کہ ہمارے محلے کے اسلامی بھائیوں میں سے کون جماعَت سے نَماز پڑھتا ہے اور کون نہیں؟ اگر کوئی نَمازی کسی نَماز میں غیر حاضِر ہو تو اُس کے گھر جا کر یا فون کر کے اُس کی خیر خبر بھی لیں، بیمار ہو گیا ہو تو عِیادت کریں اور سُستی کی وجہ سے نہ آیا ہو تو نیکی کی دعوت دیں۔ تمام اسلامی بھائیوں کو یہ انداز اختیار کرنا چاہئے، اس سے ہماری مسجدوں کی رونق بحال رہے گی۔ اگر ہماری انفرادی کوشش سے ایک اسلامی بھائی بھی نماز کا عادی بن گیا تو یقیناً نیکی کی دعوت دینے کا ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ یہ صدقۂ جاریہ کا سبب بھی بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کامل مسلمان بننے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشرے کے کئی بگڑے ہوئے افراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راست پر آ چکے ہیں۔ اسی ضمن میں ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے، چنانچہ

مدنی بہار:

مَتھرا (ھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا میرا مشغلہ تھا، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ "T.V. کی تباہ کاریاں" سننے کا شَرَف حاصِل ہوا جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے

مُنسلِک ہو گیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلّغ کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے 3 دن کے مَدَنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا۔ اب ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ جَمْع کرواتا ہوں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔ (فیضانِ سنت، ص۲۴۸)

لگا فجر میں بھائی گھر گھر میں جا کر
ذرا دِل لگا کر "صدائے مدینہ"

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص369)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَینِ کَرِیمَین کی دلجوئی کے مختلف انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بچوں کی طبیعت نہایت حساس ہوتی ہے اور ان کا دل شیشے سے زیادہ نازک ہوتا ہے۔ اگر بچّوں کو بات بات پر جھڑکا جائے بلکہ انہیں مارا بھی جائے تو ان کی طبیعت میں چڑچڑاپن، بدتمیزی اور بدمزاجی جیسی خامیاں پیدا ہو جاتی ہیں یُوں اس قیمتی ہیرے کی غلط تراش خراش اسے بے مول اور بیکار بنا دیتی ہے جبکہ بچوں کی دلجوئی کرنا اور گھل مِل جانا، ان میں خود اعتمادی، برداشت اور حُسنِ اَخلاق جیسے خوب صورت اوصاف پیدا کر دیتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام بچوں سے بہت پیار فرماتے اور شفقت و مَحَبَّت بھرا سلوک فرماتے جبکہ حضرت

سیّدنا امام حسن و حضرت سیّدنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی دلجوئی فرمانے میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انداز ہی نرالے تھے، آیئے ان میں سے چند واقعات سنتے ہیں:

سرکار سجدے کو طویل فرمادیتے:

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن شَدَّاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد حضرت شَدَّاد بن ھَاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مغرب یا عشا کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امام حسن یا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میں سے کسی ایک شہزادے کو اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اور شہزادے کو اپنے پاس بٹھادیا۔ پھر نماز کے لیے تکبیر فرمائی اور نماز شروع کردی۔ نماز کے دوران آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طویل سجدہ فرمایا، حضرت سیّدنا شَدَّاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُشت مبارک پر سوار ہیں اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدہ میں ہیں، میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے نماز میں اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امرِ الٰہی واقع ہو گیا ہے یا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازل ہونے لگی ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں تھی، میرا بیٹا مجھ پر سوار تھا، مجھے یہ بات پسند نہ آئی کہ میں جلدی کروں اور اس کی دل شکنی ہو، (نسائی، کتاب التطبیق، باب ھل یجوز أن تکون سجدۃ أطول۔ الخ، ص ۱۹۶، حدیث: ۱۱۳۸)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی

زہرا ہے کلی جس میں حُسَیْن اور حَسَن پھُول

(حدائقِ بخشش، ص 79)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے زیادہ مَحْبُوب!

حضرت سیّدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا گیا: اہلِ بیت میں آپ کو زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: "حسن اور حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا" مزید فرماتے ہیں: نبیِّ کریم رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرماتے "میرے بچوں کو میرے پاس لاؤ، پھر انہیں سُونگھتے اور اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔" (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن۔۔۔الخ، ۵/۴۲۸، حدیث: ۳۷۹۷)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: محبت کی بہت قسمیں ہیں: اولاد سے محبت اور قسم کی ہے، ازواج سے اور قسم کی، دوستوں سے اور قسم کی۔ اولاد میں حضرات حسنین بہت پیارے ہیں، ازواج میں حضرت عائشہ صدیقہ محبوبہ محبوبِ ربُّ العالمین ہیں، دوست و احباب میں حضرت ابو بکر صدیق بہت پیارے ہیں لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ حضور انہیں کیوں نہ سُونگھتے وہ دونوں تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول تھے، پھول سُونگھے ہی جاتے ہیں، انہیں کلیجے سے لگانا لپٹانا انتہائی محبت و پیار کے لیے تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا، ان سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا چمٹانا سنتِ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/۴۷۷)

جو اپنی زندگی میں سُنّتیں ان کی سجاتے ہیں انہیں پیارا محمد مصطفٰے اپنا بناتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۸۹)

حسنینِ کریمین کی حوصلہ افزائی:

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کُشتی لڑ رہے تھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرما رہے تھے: حسن! حسین کو پکڑلو۔ حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ حَسَن کی حوصلہ افزائی فرمارہے ہیں حالانکہ یہ بڑے ہیں؟ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دوسری طرف جبریل امین ہیں جو حُسین کو ایسے ہی کہہ کر حوصلہ افزائی فرمارہے ہیں، (سیر اعلام النبلاء، الحسن بن علی، ۳۹۲/۴)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھُول ہیں
کیجے رضاؔ کو حَشْر میں خنداں مِثالِ گل

(حدائقِ بخشش، ص77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بچوں کی دلجوئی کرنا، ان سے شفقت سے پیش آنا اور حوصلہ افزائی کرنا سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارک انداز ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے بچوں سے پیار و محبت سے پیش آنا چاہئے اور ہر معاملے میں ان کے ساتھ شفقت بھرا برتاؤ کرنا چاہیے، انہیں اپنے ساتھ کھلانا چاہیے اور انہیں خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جسے "اَلْفَرَح" کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں۔ (جامع صغیر، الحدیث ۲۳۲۱، ص ۱۴۰)

بچوں سے مَحَبَّت کیجئے!

مَعْلُوم ہوا اپنی اولاد اور بچوں کو خوش کرنا جنّت میں داخلے کا سبب بھی ہے۔ بچے کی نفسیاتی ضروریات میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے مَحَبَّت اور شفقت بھرا برتاؤ کیا جائے، وہ بچے جو ماں باپ کی مَحَبَّت سے محروم رہتے ہیں، بسا اوقات نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا دِکھائی دیتے ہیں، اچھے کھانوں، کپڑوں اور کھلونوں کے بجائے بچے اس بات کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں کہ ان کے والِدَین ان پر توجہ دیں اور ان سے مَحَبَّت کریں۔ بعض لوگ اپنے بچّوں کے سامنے مال و اسباب کے تو ڈھیر جمع کر دیتے ہیں، لیکن انہیں اپنی حقیقی توجہ اور پیار محبت سے محروم رکھتے ہیں، ان کے پاس اس قدر بھی وقت نہیں ہوتا کہ وہ اپنی اولاد سے مَحَبَّت بھری چند باتیں ہی کر لیں۔ اسی طرح بعض والِدَین ایسے بھی ہوتے ہیں، جو اپنے بچّوں سے بے جا سختی کرتے ہیں، حالانکہ جس طرح ایک بچے کی اَچّھی صحت کے لیے متوازن غذا ضروری ہے، اسی طرح بچّوں کی اچھی تربیت کے لیے والِدَین کا مناسب پیار بھی بہت ضروری ہے۔ آیئے! بچّوں سے محبت کے اِظْہار کے چند طریقے سنتے ہیں:

1. ان کی جائز خواہشات کو اپنی وُسعت کے مطابق پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔
2. ان کی باتوں کو توجہ سے سُننے کی عادت بنائی جائے، بسا اوقات بچے کچھ معلوماتی سُوالات کرتے ہیں، اس موقع پر بھی ان کی پوری بات سُننی چاہیے، اس سے ان کی حوصلہ افزائی بھی ہوگی اور مزید

سیکھنے کا ذہن بنے گا، جبکہ فضول گفتگو کرنے سے بچپن ہی سے انہیں بچنے کا ذہن دیا جائے۔

3. کوئی بھی اچھا کام سر انجام دینے (مثلاً نماز کی پابندی کرنے، تلاوتِ قرآن کرنے، مدنی انعامات پر عمل کرنے وغیرہ) پر انہیں تحائف دیے جائیں یا ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

4. بچوں سے غلطی ہو جانے کی صورت میں انہیں پیار و مَحَبَّت سے ہی سمجھایا جائے۔ بوقتِ ضرورت سختی سے بھی کام لے سکتے ہیں، لیکن یاد رہے! کہ بے جا اور حد سے زیادہ غصے کا اظہار بچوں کے دلوں میں نفرت کے بیج بو سکتا ہے۔

5. یہ بھی ذہن نشین رہے کہ بچوں سے بے جا لاڈ پیار آپ کی اولاد سے محبت نہیں بلکہ ان کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ (جہاں ان کو سمجھانے، ان کی تربیت کرنے کی حاجت ہو، وہاں احسن انداز سے فوراً سمجھانے کا سلسلہ ہونا چاہئے)

اولاد کی بہترین تربیت کے مُتَعَلِّق مزید مَدَنی پھول حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب "**تربیتِ اولاد**" اور رسائل "**اولاد کے حقوق** اور **بیٹی کی پرورش**" ہدیۃً حاصل فرما کر ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حَسَنَینِ کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَحَبَّت کے حوالے سے سُنا کہ

♣ آقا عَلَیْہِ السَّلَام کو اِن دونوں شہزادوں (حضراتِ حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) سے بے حد پیار تھا اور یہ اُسی پیار اور تربیت کا ایک اظہار تھا کہ دونوں شہزادوں کے نام بھی سرکار عَلَیْہِ السَّلَام نے رکھے تھے۔

♣ حضراتِ حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا عقیقہ سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود فرمایا تھا، دونوں کی تربیت آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے خود فرمائی۔

♣ حضراتِ حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گُھٹّی آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے دی، حضراتِ حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا بچپن آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے گزرا، ان کی تربیت آقا عَلَیْہِ السَّلَام نے خود فرمائی۔

♣ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَینِ کَرِیمَین، سَیِّدَین، جَلِیلَین، شَہِیدَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اپنے مبارک کندھوں پر سوار فرماتے، اَلْغَرَض! ہر ہر کام میں آقا عَلَیْہِ السَّلَام ان کی دلجوئی فرماتے اور ان سے اپنی دائمی مَحَبَّت کا اظہار فرماتے۔

♣ اللہ تعالٰی ہمیں بھی حضراتِ حسنینِ کریمین، جمیع اہلِ بیتِ اَطہار سمیت جملہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے نہ صرف خود مَحَبَّت کرنے بلکہ اپنی اَوْلاد کو بھی اُن کی مَحَبَّت اور سیرت پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے دعوتِ اسلامی کے مَطبُوعہ رسالے "101 مَدَنی پھول" سے بات چِیت کے حوالے سے چند اَہم مَدَنی پھول سُنتے ہیں: ❀ مُسکرا کر اور خَندہ پیشانی سے بات چِیت کیجئے۔ ❀ مُسلمانوں کی دِلجُوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چِلّاچِلّا کر بات کرنے سے حد دَرَجہ اِحتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گُفتگُو کی عادَت بنایئے آپ کے اَخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چِیت کرتے وَقت پَر دے کی جگہ ہاتھ لگانا، اُنگلیوں کے ذَرِیعے بَدَن کا میل چُھڑانا، دُوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چُھونا یا ناک یا کان میں اُنگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اِطمینان سے سُنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گُفتگُو قَہقَہہ لگانے سے بچئے کہ قَہقَہہ لگانا سُنَّت سے ثابِت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جَب بات چِیت کی جائے تو اُس کا کوئی صحیح مَقصَد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مُخاطَب کے ظَرف اور اُس کی نَفسِیات کے مُطابِق بات کی جائے۔ ❀ بدزَبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اِجتِناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مُسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۷) اور بے حَیائی کی بات کرنے والے پر جَنَّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مَدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "اُس شَخص پر جَنَّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتابُ الصَّمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج۷، ص۲۰۴ رقم ۳۲۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت

حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، دو عالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلْد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہو گا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ج۲/ ۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سَدا مَیں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غَوث و رَضا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص114)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ ۵۹۴۲، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی مَحَبَّت پانے کا نسخہ!

حضرت سیّدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی تھے، ان میں سے ایک دائیں کندھے پر اور دوسرے بائیں کندھے پر سوار تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں کو باری باری چُوم رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کی: **یارسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ان سے مَحَبَّت فرماتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! جس نے ان سے مَحَبَّت کی، اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا، اس نے مجھ سے بُغض رکھا۔

(مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رکوب الحسن والحسین۔۔الخ، ۴/۱۵۶، حدیث: ۴۸۳۰)

حضرت سیّدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو محبتِ رسول کا یہ معیار بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمام عمر اسے اپنائے رکھا، جب مروان بن حکم حضرت سَیّدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں بوقتِ وفات حاضر ہوا اور عرض کی: "جب سے آپ کی صُحبت اختیار کی ہے، میں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذات میں حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی مَحَبَّت بہت زیادہ پائی ہے۔" یہ سُن کر حضرت سیّدنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیقرار ہو کر اُٹھ بیٹھے اور ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ہم نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ کہیں جانے کے لیے نکلے، ابھی کچھ ہی راستہ طے کیا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے رونے کی آواز سُنی اور وہ دونوں اس وَقْت اپنی والدہ کے پاس تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلدی جلدی چلتے ہوئے، ان کے پاس تشریف لے گئے۔ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے یہ فرماتے سُنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ عرض کی: پیاس (یعنی پیاس کی وجہ سے دونوں رو رہے ہیں۔) نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پانی لینے کے لیے مشکیزے کی طرف بڑھے، مگر اس میں پانی مَوْجُود نہ تھا کیونکہ اُن دِنوں پانی کی اتنی سخت قِلَّت تھی کہ لوگ بھی پانی کی تلاش میں رہا کرتے تھے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو پُکار کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟

ہر ایک نے کجاووں (سواریوں کے بیٹھنے کیلئے اونٹ کی کمر پر بنائی گئی نشستوں) سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر انہیں ایک قطرہ تک نہ ملا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنّت، سیّدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو۔ خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک بچے کو

پردے کے نیچے سے دے دیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں لے کر اپنے سینے سے لگایا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مُسلسل رو رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے مُنہ میں اپنی زبان مُبارک ڈالی تو وہ اُسے چُوسنے لگے حتّٰی کہ سیر اب ہوگئے، (حضرت سیّدنا ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ) میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی، جبکہ دوسرے (شہزادے) اسی طرح مُسلسل رو رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "دوسرے کو بھی مجھے دو۔" خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دوسرے کو بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دیا، حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے ساتھ بھی وہی مُعاملہ فرمایا، (یعنی ان کے مُنہ میں بھی اپنی مُبارک زبان ڈال دی تو وہ بھی سیر اب ہو کر خاموش ہوگئے) اس کے بعد دونوں شہزادے ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی۔ حضرت سیّدنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مزید فرماتے ہیں: میں ان سے مَحبّت کیوں نہ کروں جبکہ میں نے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (معجم کبیر، بقیۃ اخبار حسن بن علی بن أبی طالب، ۳/ ۵۰، حدیث: ۲۶۵۲)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھُول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش ص 77)

شعر کی وضاحت:

اے میرے پیارے آقا! اپنے جن دو شہزادوں کو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا پھُول فرمایا یعنی حضرتِ امامِ حسن اور حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ان کے صدقے میں رَضا کو میدانِ محشر

میں ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے بچا کر مسکراتے (یعنی کھِلتے) ہوئے پھول کی طرح کر دیجئے۔

(شرح حدائقِ بخشش، ص: ۲۱۷، ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُصول اچھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ جس طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اہلبیتِ اَطہار کی مَحَبَّت دُنیا و آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے، ایسے ہی ان سے بُغض و عداوت رکھنے میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے، جیسا کہ

دُشمنِ صحابہ کا انجام

ایک شخص حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی شان میں گُستاخی و بے اَدَبی کے الفاظ بکنے لگا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ تم اپنی اس خبیث حرکت سے باز رہو ورنہ میں تمہارے لئے بد دُعا کر دوں گا۔ اُس گُستاخ و بے باک نے کہہ دیا کہ مجھے آپ کی بد دُعا کی کوئی پروا نہیں۔ آپ کی بد دُعا سے میرا کچھ بھی نہیں بِگڑ سکتا۔ یہ سُن کر آپ کو جلال آگیا اور آپ نے اس وَقْت یہ دُعا مانگی کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر اس شخص نے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابیوں کی توہین کی ہے تو آج ہی اس کو اپنے قَہر و غَضَب کی نشانی دکھا دے تاکہ دوسروں کو اِس سے عبرت حاصل ہو۔ اس دُعا کے بعد جیسے ہی وہ شخص مسجد سے باہر نکلا تو اچانک ایک پاگل اُونٹ کہیں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس کو دانتوں سے پچھاڑ دیا اور اس کے اُوپر بیٹھ کر اس کو اس قدر زور سے دَبایا کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں چُور چُور ہو گئیں اور وہ فوراً ہی مر گیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مبارک باد دینے لگے کہ آپ کی دُعا مقبول ہو گئی اور صحابۂ

کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا دشمن ہلاک ہو گیا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، ج۶، ص۱۹۰)

امیں ہیں یہ قرآن ودینِ خدا کے　　مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ
رسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر　　نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
انہیں میں ہیں صدیق وفاروق وعثماں　　انہیں میں علی شہسوارِ صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی شان میں اَدنیٰ سی گُستاخی کرنے والے کا اَنجام کیسا خطرناک اور عبرتناک ہوا، واقعی یہ حقیقت ہے کہ اللہ والوں کی شان میں گستاخی کرنا یا انہیں کسی بھی طرح سے تکلیف پہنچانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کو دعوت دینے والی بات ہے۔ ان بُزرگوں کی شان میں گُستاخی وبے ادبی کرنے والا دُنیا میں تو ذلیل ورُسوا ہوتا ہی ہے آخرت میں بھی ذِلّت اُس کا مُقدّر ہو گی۔ یزید پلید بھی وہ بدنصیب شخص ہے جو نہ صرف صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی توہین کا مُرتکب ہوا بلکہ اس کی پیشانی پر اہلِ بَیتِ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بے گُناہ شہید کرنے کا سِیاہ داغ (بھی) ہے اور جس کی ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مذمّت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حَقارت (ذِلّت) کے ساتھ لیا جائے گا۔ یہ بد باطن، سِیاہ دل (شخص) 25 ہجری میں دِمَشْق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بدنُما، بد اَخلاق، بد مِزاج، فاسِق، فاجِر، شرابی، بدکار، ظالِم، بے اَدب، گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمُعاشوں کو بھی شرم آئے۔ (خلاصہ از سوانح کربلا، ص۱۱۱، ملتقطاً)

یزید پلید کی خُرافات

صَدرُ الْاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہزادۂ کونین، حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وُجُودِ مُبارَک یزید کی آزادیوں کیلئے ایک زبردست مُحْتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے زمانۂ مُبارَک میں اُس کو کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ صبر نہ فرمائیں گے، اس کو نظر آتا تھا کہ امام (حسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جان کا دُشمن تھا اور اسی لئے حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت اس کیلئے باعثِ مَسَرَّت ہوئی۔

حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سایہ اُٹھنا تھا، یزید کھُل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنْواع و اَقْسام کے مَعاصِی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری ہو گئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب، اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بَغاوت و سرکشی اِنْتہا کو پہنچی، خَباثَت نے یہاں تک زور کیا کہ مُسلِم بن عُقْبہ کو بارہ ہزار (12000) یا بیس ہزار (20,000) کا لشکر لے کر مدینۂ طَیِّبَہ کی چڑھائی کیلئے بھیجا۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طَیِّبَہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا) میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ کی پناہ! قتل وغارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، سات سو (700) صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر دس ہزار (10,000) سے زیادہ کو شہید کیا، لڑکوں کو قید کر لیا، ایسی ایسی بد تمیزیاں کیں، جن کا

ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوِی شریف (عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام) کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہوسکے۔ صرف حضرت سَعِید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دِیوانے بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن حَنْظَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یزیدیوں کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اِن کی بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔ (الصواعق المحرقہ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اھل السنۃ، ص ۲۲۱ ملخصاً)

پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں امیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کیا گیا۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنْجَنِیْق (مِنْجَنِیْق پتّھر پھینکنے کا آلہ ہوتا ہے جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقَدَّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلادِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبے کے سینگ بھی تبرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے فِدیہ میں قُربانی کیا گیا تھا، وہ (سینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقَدَّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مُصیبت میں مُبتَلا رہے۔ (خلاصہ سوانح کربلا، ص ۱۷۷ تا ۱۷۹، ملخصاً)

خرافاتِ یزید پلید کا بائیکاٹ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ یزید پلید نے اپنے دَورِ حکومت میں بدکرداری کا

ثُبُوت دیتے ہوئے کئی خُرافات کو عام کیا مثلاً، مَحارِم (وہ رشتے دار جن سے نکاح حرام ہے ان) سے نکاح اور سُود وغیرہ کو اِس بے دِین نے عَلانِیہ رواج دیا، مدینہ طیبہ ومکہ مکرمہ کی بے حُرمتی کرائی، صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار کو ظُلم و سِتم کے بعد شہید کروادیا، گانے باجے سُننا، خُوب شراب پینا، نماز نہ پڑھنا الغرض یہ بدبخت ہر وہ کام کرتا، جس سے شریعتِ مُطَہَّرہ نے منع فرمایا۔ یقیناً انسان عزّت وشہرت، مال و دولت اور حکومت ملنے سے سرکش وبے باک بن جاتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے دین سے دُور اور دُنیا سے قریب تَر ہو جاتا ہے، اپنے تخت وتاج کی لاج رکھنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں اور اس کے پیاروں کی گُستاخیوں سے بھی باز نہیں آتا۔ یزید پلید بھی اِقْتِدار و حکومت کی مَحَبَّت میں مُبتلا ہو کر ایسا سَرکَش ہوا کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخیاں کیں، اُن کو تکلیفیں پہنچائیں، اُن کا دل دُکھایا حالانکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو وہ مقدّس ہستیاں ہیں، جن کی شان وعظمت کے بارے میں خود سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَکْرِمُوا اَصْحَابِی فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ یعنی میرے صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی عزّت کرو کہ وہ تمہارے نیک ترین لوگ ہیں۔ (مشکلۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲) مزید فرمایا: ”خَیْرُ اُمَّتِی اَلْقَرْنُ الَّذِینَ یَلُوْنِی ثُمَّ الَّذِینَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِینَ یَلُوْنَھُمْ یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے ہیں (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تابعین) پھر اُن کے بعد کے لوگ ہیں (تبعِ تابعین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔)“ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل الصحابہ... الخ، ص، حدیث: ۱۳۷۲)

نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں ہر اک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
یہ مہریں ہیں فرمانِ خَتمُ الرُّسُل کی ہے دِینِ خدا شاہکارِ صحابہ

انہیں میں ہیں بدر و اُحد کے مجاہد لقب جن کا ہے جاں نثارِ صحابہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کا بُرا کردار اور اُسکی وجہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مُبارک زمانہ پا کر بھی اُن کا قُرب حاصل نہ کر سکا اور نہ ہی اُن کی تعظیم کر کے اپنے لئے آخرت کی نجات کا سامان کر سکا بلکہ اس نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاک گھرانے پر ظُلم و سِتم کی آندھیاں چلائیں اور اُن پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے۔ یزید پلید نے یہ سب تاج و حکومت اور دُنیاوی مال و دولت کی مَحَبَّت میں کیا، کیونکہ اس ظالم بد اَنجام کو امامِ عالی مقام، سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا حالانکہ حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دُنیائے ناپائیدار سے کیا سروکار! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو کل بھی اُمَّتِ مُسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔ مگر اُس یزید بد بخت نے مال و دولت کے نَشے میں بد مست ہو کر اپنی آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا بھی تباہ و برباد کر ڈالی۔ واقعی دُنیا کی مَحَبَّت ہر فِتْنہ و فَساد کا سبب ہے، یہ ساری تباہی **دُنیا** کی مَحَبَّت ہی نے مچائی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو ظالم بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو بے حِس و بے باک بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو پتھر دِل بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت اعمال کو ضائع کر دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت دِین کو نُقصان پہچانے کا سبب ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت گمراہی کا سبب ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت انسان کو نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحَبَّت ہی گُناہوں پہ جَری (یعنی دلیر) کر دیتی ہے۔ آیئے **دُنیا** کی مذمّت پر 3 فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. دُنیا کی مَحَبَّت تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔(کتاب ذم الدنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا ج ۵ ص ۲۲ حدیث ۹)
2. چھ (6) چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (۱) مخلوق کے عُیُوب کی ٹوہ میں لگے رہنا (۲) دل کی سختی (۳) دُنیا کی مَحَبَّت (۴) حَیا کی کمی (۵) لمبی اُمید اور (۶) حد سے زِیادہ ظُلم۔" (کنز العمال، ۸/۳۶، جزء ۱۶، الحدیث: ۴۴۰۱۶)
3. "دو بُھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نُقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دولت کی حِرص (لالچ) اور دُنیا کی مَحَبَّت انسان کے دِیْن کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔ (جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب حدیث ماذئبان جائعان، الحدیث: ۲۳۷۶، ص ۱۶۶)

پیچھا مِرا دُنیا کی محبت سے چُھڑا دے
یا ربّ مجھے دِیوانہ مدینے کا بنا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 112)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا دُنیا کس قدر حقیر چیز ہے، لہٰذا اِس کو اَہَم سمجھنا بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تو دُنیا کی حیثیت دَر حقیقت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں بلکہ یہ دُنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اگر ہم اس میں اچھے اعمال کی صُورت میں بیج بوئیں گے تو آخرت میں اَجر و ثواب کی صُورت میں فصل کاٹ سکیں گے۔ لہٰذا اپنا بینک بیلنس بڑھانے، خزانوں کے اَنبار جَمع کرنے، عُمدہ و مہنگی کاروں میں گُھومنے، دُوسروں کی جائیدادیں ہتھیانے اور رٹھاٹ باٹ سے رہنے کی حرص پالنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جو نعمتیں عطا کی گئیں ہیں، اُنہی پر قناعت کرتے ہوئے اُس کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے حرص کی آلُودگیوں سے خُود کو بچانا چاہئے۔

شیخُ الحدیث حضرت علّامہ عبدُ المُصطفیٰ اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لالچ بہت ہی بُری خَصْلَت اور نِہایَت خراب عادت ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرتبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔ دُوسروں کی دَولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خُود بھی اُس کو حاصِل کرنے کے خیال میں پریشان حال رہنا اور غلَط و صحیح ہر قسم کی تدبیروں میں دن رات لگے رہنا یہی جذبۂ حرص و لالچ کہلاتا ہے اور حرْص و طمَع دَرْحقیقت انسان کی ایک پیدائشی خَصْلَت ہے۔ (جنتی زیور، ۱۱۰، بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیاوی مال و دولت کے حُصُول کی خواہش و کوشش کرنے کے بجائے آخرت کی نعمتوں کو پانے کیلئے خوب نیکیاں کیجئے اور دُنیا سے بے رغبتی اختیار کیجئے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی: ہم سب میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اَزْهَدُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاَرْغَبُكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ یعنی تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو دنیا سے زیادہ بے رغبتی اور آخرت میں زیادہ رغبت رکھنے والا ہو۔ (شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۴۳، حدیث: ۱۰۵۲۱)

دنیا سے بے رغبتی کسے کہتے ہیں؟

حضرتِ علامہ عبدُ الرءُوف مَناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: دُنیا کے فنا اور عیب دار ہونے کی وجہ سے بے رغبتی کرے اور آخرت کی بُزرگی اور ہمیشہ رہنے کی وجہ سے آخرت میں رغبت رکھے، عقلمند وہ ہے جو دُنیا اور دُنیا کے میل کچیل سے اپنے آپ کو بچائے اور دُنیا کو اپنا خادِم بنائے، ضرورت کے مُطابق دُنیا جمع کرے اور اس کے علاوہ دنیا سے کنارہ کَشی اختیار کرے کیونکہ جب کوئی دنیا سے مُنہ موڑتا ہے تو دُنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے، جو شخص دُنیا کمانے کی خاطر

جتنا دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے، دُنیا اس سے اتنی ہی بھاگتی ہے، جیسے سایہ سُورج کی طرف مُنہ کر کے چلنے والے کے پیچھے پیچھے آتا اور سُورج سے پیٹھ پھیر کر چلنے والے کے آگے آگے بھاگتا ہے، اگر یہ شخص اپنے آگے بھاگنے والے سایہ کو پکڑنے کی کوشش کرے بھی تو ناکام ہو گا۔ (فیض القدیر، ۳/ ۶۶۶ تحت الحدیث: ۴۱۱۴)

دولتِ دُنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش ص ۲۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مفتیِ دعوتِ اسلامی کے اَوصاف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے تو دُنیا اسے اپنے پیچھے بھگاتی ہے اور وہ دُنیا کی مَحبَّت میں سرکش و نافرمان ہو کر دِھیرے دِھیرے دِین سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے اور جو خوش نصیب دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کرتا ہے تو دُنیا خود اس کے قدموں میں چلی آتی ہے۔ اگر ہم دُنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چُھڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے شریعت و سُنَّت کے مُطابق عمل کرنے کی سعادت نصیب ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُتَّقِی و پرہیز گار، اچھی عادات و کردار کے حامل بے شُمار اسلامی بھائی وابستہ ہیں، انہی میں سے ایک مرحوم مُفتیِ دعوتِ اسلامی الحافظ القاری الحاج **محمد فاروق العطاری المدنی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، جو بہت ہی اعلیٰ اَوصاف کے مالک تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوفِ خدا و عشقِ رسول رکھنے والے، دُنیا سے بے رغبت، قناعت پسند اور مُصیبت پر صبر کرنے

والے، بکثرت مُطالعہ کرنے والے، تلاوتِ قرآن کا ذَوق رکھنے والے، عاجزی وانکساری کے پیکر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ سُنَّتوں اور مُسْتَحَبَّات پر عمل کرنے والے، حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے والے، وَقْت کے قدر دان، اچھے مُدَرِّس اور بہترین امام تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیکی کی دعوت دینے، مدنی قافلوں میں سفر کرنے اور مدنی مرکز کی اطاعت کرنے والے تھے۔ آپ مُرشِد مُرشِد کرنے والے، مُرشِد سے محبت کرنے والے اور مُرشِد بھی ان سے محبت فرماتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے اور گُناہوں سے بچتے ہوئے خُوب خُوب نیکیاں کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اٰلِہٖ وَسَلَّم

یقیناً مُقدَّر کا وہ ہے سکندر — جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی — دِلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ — گُناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی خُرافات اور ان کا بائیکاٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید نے جن خُرافات اور بُرائیوں کا سَرِعام اِرْتِکاب کیا تھا، بد قسمتی سے آج وہی چیزیں ہمارے مُعاشرے میں بھی عام ہوتی جارہی ہیں، حالانکہ شریعتِ مُطہرہ، شریعتِ اِسلامیہ نے ان تمام بُرائیوں مثلاً شراب پینے، گانے باجے سُننے، سُود کھانے، نماز نہ پڑھنے کی مذمت اور ان کے نُقصانات بیان کیے ہیں، آیئے! ان میں سے چند خُرافات اور ان کے نُقصانات سنتے ہیں۔

یزید کی ایک بُرائی شراب نوشی

یزید کی ایک بُری عادت شراب نوشی تھی جبکہ شراب پینا حرامِ قطعی ہے اور اسے حلال جان کر پینا کُفر ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں یہ بُرائی بھی عام ہوتی جارہی ہے۔ یاد رکھئے! شراب تمام بُرائیوں کی جڑ ہے کہ شراب پی کر انسان ہر گُناہ میں بآسانی مُبتلا ہو سکتا ہے کیونکہ شرابی کو ہوش نہیں ہوتا اور وہ اچھے بُرے کی تمیز بھی کھو بیٹھتا، شراب کیا گُل کِھلاتی ہے۔ آیئے اس ضمن میں ایک حدیثِ پاک سُنتے ہیں، چنانچہ

شراب نے کیا گُل کِھلائے:

حضور نبیِ مکرّم، نُورِ مجسّم صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: بُرائیوں کی اصل (یعنی شراب) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا، ایک عورت اس کی مَحبّت میں گرفتار ہو گئی اور اس کی طرف خادِم کو کہلا بھیجا کہ ہم تمہیں گواہی کے لئے بُلا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچ گیا۔ جب بھی وہ کسی دروازے سے اندر داخل ہوتا تو وہ اس پر بند کر دیا جاتا، یہاں تک کہ وہ ایک نہایت حسین و جمیل عورت کے پاس پہنچا، جس کے قریب ایک لڑکا کھڑا تھا اور وہاں شیشے کا ایک بڑا برتن تھا، جس میں شراب موجود تھی۔ اس عورت نے عابد سے کہا: "میں نے تجھے کسی قسم کی گواہی دینے کے لئے نہیں بُلایا بلکہ اس لئے بُلایا ہے کہ تُو اس لڑکے کو قتل کر کے مجھ سے بدکاری کرے یا پھر شراب کا صرف ایک جام پی لے، اگر تُو نے اِنکار کیا تو میں واویلا کروں گی اور تجھے ذلیل و رُسوا کر دوں گی۔" جب اس شخص نے دیکھا کہ اس کے پاس اس سے چُھٹکارے

کی کوئی راہ نہیں تو اس نے کہا: "مجھے شراب کا گلاس پلا دے۔" عورت نے شراب کا ایک جام پلایا تو اس نے مزید مانگا، پس وہ اسی طرح شراب پیتا رہا یہاں تک کہ اس عورت کے ساتھ مُنہ بھی کالا کیا اور لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ لہٰذا تم شراب سے بچتے رہو، بِلاشُبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایمان اور شراب نوشی دونوں کسی شخص کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہوسکتے، ہاں! عنقریب ایک دوسرے کو باہر نکال دے گا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الاشربۃ، فصل فی الاشربۃ، الحدیث: ۵۳۲۴، ج۷، ص۳۶۷۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شراب کتنی بُری چیز ہے کہ جس کے پینے کے بعد انسان ہر طرح کا گُناہ بآسانی کر ڈالتا ہے۔ یاد رکھئے! شراب نوشی کے جہاں اُخروی نُقصانات ہیں وہیں اس کے دُنیاوی نُقصانات بھی بہت زیادہ ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اسلام نے شراب نوشی کو جو حرام قرار دیا ہے اِس میں بے شُمار حکمتیں ہیں، اب غیر مسلم بھی اِس کے نقصانات کو تسلیم کرنے لگے ہیں، چُنانچِہ ایک غیر مسلم مُحقِّق کے تاثُّرات کے مطابِق شروع شروع میں تو بدنِ انسانی شراب کے نقصانات کا مقابلہ کر لیتا ہے اور شرابی کو خوشگوار کیفیت مل جاتی ہے مگر جلد ہی داخِلی (یعنی جسم کی اندرونی) قوّتِ برداشت ختم ہو جاتی اور مُستقِل مُضِرّ اثرات مُرتَّب ہونے لگتے ہیں۔ شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر (کلیجی) پر پڑتا ہے اور وہ سُکڑنے لگتا ہے، گُردوں پر اِضافی بوجھ پڑتا ہے جو بالآخر نِڈھال ہو کر انجامِ کار ناکارہ (FAIL) ہو جاتے ہیں، عِلاوہ ازیں شراب کے استِعمال کی کثرت دِماغ کو مُتورَّم (یعنی سُوجن میں مُبتَلا) کرتی ہے، اَعصاب میں سوزِش ہو جاتی ہے نتیجۃً اَعصاب کمزور اور پھر تباہ ہو جاتے ہیں، شرابی کے مِعدہ

میں سُوجَن ہو جاتی ہے، ہڈّیاں نرم اور خَستہ (یعنی بَہُت ہی کمزور) ہو جاتی ہیں، شراب جسم میں موجود وٹامنز (Vitamins) کے ذَخائر کو تباہ کرتی ہے، وٹامن B اور C اِس کی غار تگری کا بِالخصوص نشانہ بنتے ہیں۔ شراب کے ساتھ ساتھ تمباکو نوشی کی جائے تو اِس کے نُقصان دہ اَثرات کئی گُنا بڑھ جاتے ہیں اور ہائی بلڈ پریشر، سٹروک اور ہارٹ اٹیک (Heart Attack) کا شدید خطرہ رہتا ہے۔ بکثرت شراب پینے والا تھکن، سَر دَرْد، مَتلی اور شدّتِ پیاس میں مُبتَلا رہتا ہے۔ بے تحاشہ شراب پی جانے سے دل اور عملِ تَنَفُّس (سانس لینے کا عمل) رُک جاتا اور شرابی فوری طور پر موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص۴۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شراب نوشی کی نحوست سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہئے، سُنئے اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بندہ بُرے دوستوں (شرابیوں) کی صحبت چھوڑ کر اچھی صحبت اَپنالے، تاکہ اس کی برکت سے شراب نوشی اور اس طرح کی دیگر بُرائیوں سے جان چُھوٹ جائے۔ فی زمانہ اچھی صُحبت پانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنانا بھی ہے کہ جس کی برکت سے مُعاشرے کے بِگڑے ہوئے لاکھوں اَفراد توبہ کر کے راہِ راست پر آگئے۔ ہم بھی مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زندگی میں نیکیوں کی مدنی بہار آجائے گی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کرتے اور نصیحت کے مدنی پھول لُٹاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

تُو نشے سے باز آ مت پی شراب
دو جہاں ہو جائیں گے ورنہ خراب

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص714)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی دوسری بُرائی، گانے باجے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید میں ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ وہ گانے باجے سُننے کا عادی تھا جبکہ گانے باجے سُننا ناجائز، سخت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! یہی بُرائی آج ہمارے معاشرے میں بھی عام ہوتی نظر آرہی ہے، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت اکثر اس بُرائی میں مُبتلا نظر آتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا موسیقی مسلمانوں کی نَس نَس میں اُترتی چلی جارہی ہے، تقریباً ہر جگہ ہی موسیقی کی دُھنیں سُنی جاتی ہیں۔ ہوٹل ہو یا مکان اور دُکان، کارخانہ ہو یا گودام، کار ہو یا بس، ٹیکسی ہو یا سُوزوکی، ہر جگہ ہی مسلمان اس بُری آفت کا شکار نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بچوں کے اکثر کھلونوں میں بھی میوزک ہوتا ہے۔ بے چارے کے جُھولے کے اُوپر کھلونا لٹکا دیا جاتا ہے جو اسے موسیقی سُناتا اور سُلاتا ہے۔ جب بچپن ہی سے بچہ میوزک سُننے کا عادی ہوگا تو بڑا ہو کر میوزک سے کیسے بچ سکے گا۔ فی زمانہ موبائل فون کے ذریعے مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گانے باجے سننا تو بہت ہی آسان ہو چکا ہے۔ دورِ جدید کی اس ایجاد سے جہاں دن رات گانے سُننے کا گناہ ہو رہا ہے، وہیں اپنے موبائل فون پر کالرٹون (Caller Tune) اور رِنگ ٹون (Ring Tune) سیٹ کر کے دوسروں کو سُنا کر ناجائز و حرام کام کا اِرتکاب ہو رہا ہے۔ افسوس صد افسوس! اب تو مَساجد میں بلکہ مسجدُ الحرام شریف میں اور وہ بھی عین خانہ کعبہ کے طواف میں لوگوں کے موبائل فون کی گھنٹیاں بلکہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میوزیکل ٹونز گُونجتی رہتی ہیں، حالانکہ میوزیکل ٹون تو مسجِد کے علاوہ بھی ناجائز ہے۔ (تو مسجد میں تو حکم اور سخت ہوگا) اسی طرح اس موبائل فون پر سیٹ کی گئی موسیقی کی دُھنوں اور گانے کے بے ہُودہ کلمات سے

مسجدوں کا اِحترام اور تقدُّس پامال ہوتا ہے، مسجد کے پُر کیف ماحول میں ذِکر و اَذکار، تلاوتِ قرآن اور سنّتوں بھرے درس و بیان کرنے سُننے والوں کی توجّہ اور کَیف و سُرور مُتَاَثِّر ہوتا ہے حتّٰی کہ اپنے یا کسی اَور کے موبائل کی وجہ سے نماز جیسی اہَم عبادت کی بھی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ ادائیگی دُشوار ہو جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گانے سُننا ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ مُبارَکہ میں اس بُرے فعل کی مُمانعت وارِد ہوئی ہے۔ آیئے! اس بارے میں 3 روایات سُنتے ہیں۔

(1) جو شخص کسی گانے والی کے پاس بیٹھ کر گانا سُنتا ہے، قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے کانوں میں پِگھلا ہوا سِیسہ اُنڈیلے گا۔ (کنزُ العُمّال ج ۱۵ ص ۹۶، حدیث: ۴۰۶۶۲)

(2) گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شہوت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔

(تفسیر در منثور ج ۶ ص ۵۰۶، شعب الایمان ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۱۰۸)

(3) گانا اور لَہو دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں، جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قَسم ہے اس ذاتِ مُقدَّسہ کی جس کے قَبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! بے شک قراٰن اور ذِکرُ اللہ ضرور دل میں اس طرح ایمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔ (فردوس الاخبار، ۲/ ۱۰۱، حدیث: ۴۲۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایات کی روشنی میں معلوم ہوا، گانے باجے سننا حرام ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے مُعاشرے کے ماڈرن مفکرین اور میوزک کے شائقین اس لہو و لَعِب اور یادِ الٰہی سے غافل کرنے والی منحوس شے کو رُوح کی غِذا قرار دیتے ہیں۔ دَر حقیقت مومن کی رُوح کی غِذا تو ذِکرُ اللہ ہے، جس سے اِسے سُکون ملتا ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 13، سُورۂ رَعد، آیت نمبر 28 میں ارشاد

فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ،تَرجَمۂ کنزالایمان : وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں۔(پ ۱۳، الرعد:۲۸)

یاد رکھئے! موسیقی رُوح کی غِذا ہر گز ہر گز نہیں ہوسکتی بلکہ یہ تو سَراسَر رُوح میں بگاڑ پیدا کرنے، نمازوں اور عبادتوں کی لذّتیں تباہ کرنے، شرم وحیا کا خُون کرنے اور مسلمانوں کو بے پردگی پر اُبھارنے کا سبب ہے، مَعَاذَاللہ گانوں کے بعض اشعار تو ایسے بھی ہیں، جن میں بے تحاشا کُفریات بکے جاتے ہیں، جنہیں ہم گُنگُناتے پھرتے ہیں اور اس طرف ہماری توجّہ بھی نہیں جاتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں گانے باجے کی نحوست سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر وقت نعت وتلاوت، سُنّتوں بھرے بیانات، مدنی مُذاکرے اور مدنی چینل کے ایمان افروز سلسلے دیکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں گانے باجوں اور فِلموں ڈِراموں کے گنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص331)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی تیسری بُرائی، سُود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید کی خُرافات میں سے ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ اُس نے سُود جیسے گھناؤنے گُناہ کو عام کیا، حالانکہ سُود قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے حرام

ہونے کا اِنکار کرنے والا کافر اور جو حرام سمجھ کر اس بیماری میں مُبتلا ہو، وہ فاسِق اور مَردُودُ الشَّہادۃ (یعنی اُس کی گواہی نامقبول) ہے۔ بدقسمتی سے یہ بُرائی بھی ہمارے مُعاشرے میں بڑی تیزی سے پھیلتی جارہی ہے، اگر کسی حاجت مند کو قرض (Loan) کی ضرورت پڑ جائے تو جگہ جگہ سُودی اِدارے قائم ہیں، جن سے بآسانی سُود پر قرض مل جاتا ہے اور قرض لینے والا بھی بخوشی سُود (Interest) پر قرض لے لیتا ہے اور اس کو کوئی بُرائی بھی تصور نہیں کرتا، ایسے موقع پر اگر دِین کا درد رکھنے والا کوئی اسلامی بھائی سمجھانے کی کوشش بھی کرے تو اس قسم کی باتیں سُننے کو ملتی ہیں: "بھئی کیا کریں مجبوری ہے، ہم تو بے بس ہیں ،اس کے بغیر چارہ ہی نہیں، ہم اکیلے کر بھی کیا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ" حالانکہ یہ باتیں دُرُست نہیں، کیونکہ نہ تو ہم بے بس و مجبور ہیں اور نہ ایسا ہے کہ ان حرام کاریوں کے بغیر چارہ نہیں اور جہاں تک اس بات کا تعلّق ہے کہ ہم اکیلے کیا کر سکتے ہیں، کم از کم ہم اپنی ہی اصلاح کی کوشش کا جذبہ تو پیدا کریں، ہمّت و حوصلے اور خُلوصِ نیّت کے ساتھ عملی میدان میں آگے تو بڑھیں، کیا خالی نعرے لگانے سے مُعاشرے کا بِگڑا ہوا نظام دُرست ہو جائے گا؟ کیا محض کُڑھتے رہنے سے مُعاشرے میں تبدیلی آجائے گی؟ جی نہیں، بلکہ ہمیں سب سے پہلے اپنے آپ کو بدلنا ہو گا، اپنا جائزہ لینا ہو گا، آپ تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھ لیجئے، اسلام کے عظیم سپہ سالاروں کے حیرت میں ڈالنے والے عظیم کارناموں کو دیکھ لیجئے، جہاں بھی تبدیلی آئی، وہ کسی اِنقلابی قدم اُٹھانے کے سبب آئی۔ ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس ماہِ مقدّس کی 10 تاریخ کو جو عظیم واقعہ رُونما ہوا، اس میں ہمارے لیے مدنی تربیت کے بے شمار مدنی پھول ہیں، لاکھوں سلام! اہلبیت کے اُن عظیم شاہسواروں پر کہ جن کے سروں پر ظلم و سِتم کے بادل منڈلا رہے ہیں، ہر طرف سے اذّیت و تکلیف کی آندھیاں چلائی جا رہی ہیں مگر کسی کی **نماز قضا نہیں ہوتی**، لاکھوں

سلام! خاندانِ اہلبیت کی اُن پاک دامن بیبیوں پر کہ اپنی آنکھوں کے سامنے خون کی ندیاں بہتی دیکھ رہی ہیں، مگر **شریعت کا دامن** ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خاندانِ اہلبیت کے صدقے عقلِ سلیم عطا فرمائے، جذبۂ ایمانی نصیب فرمائے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے کچھ کر گزرنے کی ہمت و توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قُربان جایئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ پر کہ ہمیں ایک ایسا عظیم "**مدنی مقصد**" عطا فرمایا ہے کہ واقعی اگر ہم اس مدنی مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر زندگی گزارنے کا عزمِ مُصمّم بھی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ عملی اِقدامات بھی کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسجدیں نمازیوں سے بھر جائیں گی، ہر طرف سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے گی، بڑی تیزی کے ساتھ گناہوں کے بہتے ہوئے سیلاب میں غلامانِ رسول کو ایک سہارا مل جائے گا، وہ عظیم "**مدنی مقصد**" کیا ہے، آیئے! مل کر اُس کو دُہرا لیتے ہیں: "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**"۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خُوب جذبہ دے
دُوں دُھوم سُنّتِ محبوب کی مچا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم چاہتے ہیں کہ دوا بھی نہ کھائیں اور مرض سے شِفا بھی مل جائے، مانا کہ

مُعاشی خوشحالی کے لئے پورے مُعاشرے کو سُود اور دیگر بُرائیوں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے مگر یاد رکھیں! مُعاشرہ فرد سے بنتا ہے، جب تک ہم اپنی اصلاح کی کوشش نہیں کریں گے، سارے مُعاشرے کی اصلاح کیسے ہوگی؟۔ آیئے اب سُود کی مذمّت پر چند روایات سُنتے ہیں۔

1. سُود (کا گناہ) ستّر (70) حصّہ ہے، ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زِنا کرے۔ (سنن ابن ماجۃ، ابواب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/ ۷۲، الحدیث: ۲۲۷۴)

2. (ظاہری طور پر) سُود اگرچہ زیادہ ہی ہو، آخرِ کار اس کا اَنجام کمی پر ہوتا ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحدیث: 4026، ج2، ص109)

3. قیامت کے دن سُود خور کو اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ وہ دِیوانہ و مَخْبُوطُ الْحَوَاس (گھبرایا ہوا) ہو گا۔ (المعجم الکبیر، عوف بن مالک، الحدیث: 110، ج18، ص60)

4. جس قوم میں سُود پھیلتا ہے اس قوم میں پاگل پن پھیلتا ہے۔ (کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ الثانیۃ عشرۃ، ص70)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: شبِ معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ کمروں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، جن میں سانپ پیٹوں کے باہر سے دیکھے جارہے تھے۔ میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟'' اُنہوں نے عرض کی: **''یہ سُود خور ہیں۔''** (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، الحدیث: 2273، ج3، ص 71)

رسالہ "سُود اور اس کا علاج" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہمارے پیٹ میں اگر معمولی سا کیڑا چلا جائے، تو طبیعت میں

عجیب سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیامت کا یہ سخت عذاب کیسے برداشت کریں گے؟ سُود کھانے والے لوگوں کے پیٹ اتنے بڑے ہوں گے جیسے کسی مکان کے کمرے۔ ان میں سانپ اور بچھّو وغیرہ ہوں گے۔ کس قدر بھیانک عذاب ہے۔ سُود کی مذمّت اور اس کے علاج سے مُتَعَلِّق مزید مُفید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ **"سُود اور اس کا علاج"** ہاتھوں ہاتھ مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل فرما کر خُود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا ثواب پانے اور انہیں اس گُناہ سے بچانے کیلئے تحفۃً پیش کیجئے، اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

12 مدنی کاموں میں سے ایک ماہانہ مدنی کام "مدنی انعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں کا جذبہ پانے اور گُناہوں سے خُود کو بچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام "مدنی انعامات کا رِسالہ" جمع کروانا بھی ہے۔ خوش نصیب عاشقانِ رسول اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مدنی انعامات پر عمل کی سعادت حاصل کرتے اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رِسالہ پُر کرتے ہیں اور مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو رِسالہ جمع کرواتے ہیں۔ ہمارے اَسلافِ کرام بھی نہ صرف خُود اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذِہن دیا کرتے جیسا کہ

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "اے لوگو! اپنے اَعمال کا

حساب کرلو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے اور تم سے ان کا حساب لیا جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج۱، ص۵۶) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُرفِتَن دَور میں فکرِ آخرت کا ذِہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل مَدَنی اِنْعامات بَصُورتِ سُوالات عطا فرمائے ہیں۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسکولز، کالجز اور جامعۃ المدینہ کے طَلباء کے لئے 92، طالبات کے لئے 83 اور مدرسۃُ المدینہ کے مدنی مُنّوں کے لئے 40 مَدَنی اِنعامات ہیں، اِسی طرح خُصُوصی یعنی گونگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائیوں کے لیے 27، قیدیوں کے لیے 52 مَدَنی اِنعامات مُرتَّب فرمائے ہیں۔ مَدَنی اِنْعامات کے رَسائل مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کیے جاسکتے ہیں، ان کا بَغَور مُطالَعَہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ دَرْاَصْل خُود اِحْتِسابی کا ایک جامع نِظام ہے، جس کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرم سے آہستہ آہستہ دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور ایمان کی حِفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔ آیئے! مدنی انعامات کے رسالے کی ایک مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

مَدَنی انعامات کے رسالے کی بَرَکت

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: علاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی انعامات کا ایک رسالہ تحفے میں دیا، وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رہ گئے کہ اس مختصر سے رسالے میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے۔ مَدَنی انعامات کا رسالہ ملنے کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد

میں حاضر ہوگئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی انعامات کا رسالہ بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یاالٰہی! خُوب برسار حمتوں کی تُو جھڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی چوتھی بُرائی، نماز نہ پڑھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یزید پلید جن بُرائیوں میں مبتلا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ یا تو سِرے سے نماز ہی نہیں پڑھتا تھا اور اگر پڑھتا بھی تھا تو قضا کر کے پڑھتا تھا، حالانکہ نماز قضا کر کے پڑھنا بھی گُناہ ہے، اور نہ پڑھنا تو اس سے بھی بڑا گُناہ ہے۔ فی زمانہ یہ گناہ بھی بالکل عام ہے۔ اوّل تو ہماری اکثریت نمازوں کی ادائیگی سے غافل اور حُقُوقُ اللہ پامال کرنے کی طرف مائل نظر آتی ہے اور جو رہے سہے مُسلمان نماز پڑھتے بھی ہیں، ان میں سے شاید ایک فیصد (1٪) کو بھی نماز دُرست پڑھنی آتی ہو۔ یاد رکھئے! حُقُوقُ اللہ میں سے نماز اِنتہائی اَہمِّیَّت کی حامِل ہے، جس کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ روزِ قِیامت حُقُوقُ اللہ میں سب سے پہلے اسی کے مُتَعَلِّق سوال کیا جائے گا۔ حدِیثِ پاک میں ہے "**اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَلَاتُہٗ**" یعنی کل قِیامت کے دن بندے سے سب پہلے اس کی نماز کے بارے میں سوال ہو گا۔ اس حدِیثِ پاک کے تحت حضرتِ علّامہ عَبْدُالرَّؤف مناوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بے شک نماز اِیمان کی عَلامت اور اَصْلِ عِبادت ہے۔ (التیسیر شرح جامع الصغیر، ۱/۳۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِسلام میں جو اَہمِّیَّت نماز کو حاصِل ہے وہ کسی اور عِبادت کو حاصِل

نہیں، نَماز اَرکانِ اِسلام میں سے ایک اَہَمّ تَرین رُکن ہے، نَماز ایک بَہُت ہی عَظِیم عِبادَت ہے، نماز جنَّت میں لے جانے والا عمل ہے، نماز نُور ہے، خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے، (صحیح مسلم، رقم ۲۳۴، ص ۱۴۴) دو رَکعت نماز دُنیا و مَافِیْھَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اِس میں ہے) سے بہتر ہے، نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ عمل ہے، نَماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نَمازی بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنَّت میں داخل کیا جائے گا، نَماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، ایک نَماز پچھلی نَماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نمازی خَیر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹادیتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی روزانہ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نفل نمازوں کی سعادت بھی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دیدارِ حَق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
جنَّت میں نَرم نَرم بچھونوں کے تَخْت پر آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز
فاقے سے مُفْلِسی سے جہنّم کی آگ سے سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز
پڑھ کر نماز ساتھ لو سامانِ آخرت محشر میں کام آئے گی اے بھائیو! نماز
بات اعظمیؔ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بالخصوص اُن گناہوں کی مذمّت اور ان کے

نُقصانات سُنے، جن کو یزیدِ پلید نے عام کیا۔ یاد رکھئے! گناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، اس میں نقصان ہی نقصان ہے اور گناہوں میں کس قدر نُحُوست ہے، اس کی تباہی و بربادی کا اندازہ اس روایت سے لگائیے، چنانچہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان (پارہ 8، سورۂ اَنعام، آیت نمبر: 160) سے ہر گز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ
مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا

(پ۸، الانعام: ۱۶۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔

کیونکہ گناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس(10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے: (۱) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو غضب دِلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قُدرت رکھتا ہے۔ (۲) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) اِبلیس ملعُون کو خوش کرتا ہے۔ (۳) جنّت سے دُور ہو جاتا ہے۔ (۴) جہنّم کے قریب آجاتا ہے۔ (۵) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔ (۶) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔ (۷) اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کِرَامًا کَاتِبِیْن کو اِیذا دیتا ہے۔ (۸) وہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضۂ مبارکہ میں رنجیدہ کر دیتا ہے۔ (۹) زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔ (۱۰) وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔ (بحرالدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیۃ، ص: ۳۰)

گناہ کرنے سے مزید یہ نُقصانات بھی ہو سکتے ہیں مثلاً: (۱) روزی کم ہو جانا (۲) بلاؤں کا ہُجُوم (۳) عمر گھٹ جانا (۴) دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا (۵)

عبادتوں سے محروم ہو جانا(۶)عقل میں فُتور پیدا ہو جانا(۷)لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جانا (۸)کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا(۹)نعمتوں کا چِھن جانا(۱۰)ہر وقت دل کا پریشان رہنا (۱۱)اچانک شدید بیماریوں میں مُبتلا ہو جانا(۱۲)اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، نبیوں اور نیک بندوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا(۱۳)چہرے سے ایمان کا نُور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا(۱۴)شرم و غیرت کا جاتے رہنا۔(۱۵)ہر طرف سے ذِلّتوں، رُسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جانا(۱۶)مرتے وقت مُنہ سے کلمہ نہ نکلنا وغیرہ وغیرہ گُناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دُنیاوی نُقصان ہوا کرتے ہیں۔(جنّتی زیور، ص:۱۴۳)

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت اور بھرمار ہے
غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداَطوار ہے
مُجرموں کے واسطے دوزخ بھی شُعلہ بار ہے
ہر گنہ قصداً کیا ہے اسکا بھی اِقرار ہے
ہائے! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں
آہ! نامے میں گُناہوں کی بڑی بھرمار ہے
چُھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ
تیرے آگے یاخدا ہر جُرم کا اظہار ہے
زندگی کی شام ڈھلتی جا رہی ہے ہائے نفس!
گرم روز و شب گُناہوں کا ہی بس بازار ہے
بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
مغفرت فرما الٰہی! تُو بڑا غفار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 478)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے یزید پلید کے بُرے کردار کے حوالے سے بیان سُنا، یہ

ایک بے نقاب حقیقت ہے کہ یزیدِ پلید ایک ظالم، جابِر، بے باک و بے حِس اور ایک بد کردار انسان تھا ،جس نے کئی گُناہوں بھری خُرافات مثلاً شراب نوشی، سُود، گانے باجے، جانوروں کو آپس میں لڑانے وغیرہ جیسے گناہوں کو عام کیا، یہ بد بخت سِرے سے نماز نہ پڑھتا اور اگر پڑھتا بھی تو وقت گُزار کر پڑھتا۔

ہمیں خود بھی اور اپنی آنے والی نسلوں کو بھی یزیدِ پلید میں پائی جانے والی اِن تمام خُرافات سے بچانے کیلئے، ان بُرائیوں کا عملی بائیکاٹ کرنا چاہیے اور اپنے آپ کو دنیا کی محبت اور گُناہوں سے دُور رکھنا چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دنیا کی محبت اور مال و دولت کی حرص سے محفوظ فرمائے اور ہمارے دلوں کو راکبِ دوشِ مصطفٰے، جگر گوشۂ مُرتضٰی، دَلبندِ فاطمہ، سلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّھَدَاء، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ عرش مقام، اِمامِ ہُمام، اِمامِ تِشنہ کام، شہزادۂ کونین، حضرت سَیِّدُنا **امام حسین** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی محبت سے آباد فرمائے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھُول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

(حدائقِ بخشش ص 77)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ

رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکاۃُ المَصابیح، ج۱ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

"اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سَلام کے 11 مَدَنی پھول

❁ مسلمان سے مُلاقات کرتے وَقْت اُسے سَلام کرنا سُنَّت ہے۔ ❁ دِن میں کتنی ہی بار مُلاقات ہو، ایک کمرہ سے دُوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وَہاں موجود مسلمانوں کو سَلام کرنا کارِ ثَواب ہے۔ ❁ سلام میں پہل کرنا سُنَّت ہے۔ ❁ سَلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے۔ ❁ سَلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فَرمانِ باصَفا ہے: پہلے سَلام کہنے والا تکبُّر سے بَرِی ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۶ص۴۳۳) ❁ سَلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔ (کیمیائے سعادت)

❁ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❁ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ❁ سَلام کا جواب فَوراً ❁ اور اِتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سَلام کرنے والا سُن لے۔ ❁ سَلام اور جَوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ اَب پہلے میں جَواب سُناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلام

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ المومنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔ (1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ

1 ... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ ... الخ، ص ۲۷۰

مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔ (۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد قسمتی سے ہمارے مُعاشَرے میں ایک تعداد نِت نئے نشوں کی لَت (بُری عادت) میں پڑ چکی ہے۔ یہ طرح طرح کے نشے، دِین و ایمان، جان و مال اور صحت کے لیے اِنتہائی تباہ کُن ہیں، افسوس! کوئی شراب کے نشے میں مست ہے تو کوئی بھنگ، افیون، چرس وغیرہ میں اپنی زِندگی بر باد کر رہا ہے اور ایک تعداد ہے جو سگریٹ، پان، گُٹکا، مین پوری میں لگی ہوئی ہے۔

اِن کے استعمال کی بُنیادی وجہ بُرے دوستوں (نشہ کرنے والوں) کی صحبت، بڑھتی ہوئی بے روزگاری

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اور روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی کے ساتھ ساتھ دِین سے دُوری اور قرآن و حدیث میں بیان کردہ وعیدوں سے بے خبری بھی ہے۔ یاد رہے! کہ بیان کردہ چیزوں میں سے بعض چیزیں مثلاً پان گٹکا، مین پوڑی وغیرہ اگرچہ نشہ آور نہیں مگر کسی نہ کسی طرح انسانی صحت کیلئے نقصان دہ ضرور ہیں۔ آیئے! مختلف قسم کی مُضِرِ صحّت و نشہ آور چیزوں کی تباہ کاریوں کے بارے میں سُنتے ہیں تاکہ اِن چیزوں کے دِینی و دُنیوی نُقصانات سُن کر ہماری نئی نسل اپنے آپ کو اِن چیزوں سے دُور رکھے اور نشے کی آفت میں مُبتلا ہر شخص بھی اپنے آپ کو نشے کی ہلاکتوں سے بچانے کی کوشش کرے۔ آیئے پہلے ایک حِکایت سُنئے۔ چُنانچہ

نشئی سُدھر گیا

حُجّۃُ الاسلام، حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "**احیاء العلوم**" میں لکھتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زکریا غَلابی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک رات حضرت سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا وہ نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد مسجد سے نکل کر اپنے گھر کا اِرادہ رکھتے تھے، اچانک نشے میں مدہوش ایک نوجوان آپ کے راستے میں آیا جو ایک عورت کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ رہا تھا، عورت نے مدد کے لئے پُکارا تو لوگ اس نوجوان کو مارنے کے لئے جمع ہو گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس نوجوان کو دیکھ کر پہچان لیا اور لوگوں سے کہا: میرے بھتیجے کو چھوڑ دو۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میرے پاس آؤ۔ تو وہ نوجوان شرمندہ ہونے لگا، تب آپ نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا پھر اس سے فرمایا: میرے ساتھ چلو۔ چُنانچہ وہ آپ کے ساتھ چلنے لگا حتی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر پہنچ گیا۔ آپ نے اپنے ایک غُلام سے فرمایا: آج رات اِسے اپنے پاس سُلاؤ، جب اِس کا نشہ دُور ہو تو جو کچھ اِس نے کیا ہے، وہ اِسے بتا دینا اور اِسے میرے پاس

لانے سے پہلے جانے مت دینا۔ چُنانچہ جب اس کا نشہ دُور ہوا تو خادم نے اُسے سارا ماجرا بیان کیا، جس کی وجہ سے وہ بہت شرمندہ ہوا اور رونے لگا اور واپس جانے کا ارادہ کیا تو غُلام نے کہا: حضرت کا حکم ہے کہ تمہیں اُن کے پاس لے جاؤں۔ چُنانچہ، وہ اُس نوجوان کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس لے آیا، آپ نے اُس نوجوان سے فرمایا: کیا تجھے اپنی ذات سے شرم نہیں آئی؟ کیا تجھے اپنی شرافت سے حیا نہ آئی؟ کیا تُو نہیں جانتا کہ تیرا والد کون ہے؟ تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور جن کاموں میں لگا ہوا ہے اُنہیں چھوڑ دے۔ وہ نوجوان اپنا سر جھکا کر رونے لگا، پھر اُس نے اپنا سر اُٹھا کر کہا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کرتا ہوں، جس کے بارے میں قیامت کے دن مجھ سے سوال ہو گا کہ آئندہ کبھی میں نشہ آور چیز نہیں پیوں گا اور نہ ہی کسی عورت پر دَست درازی کروں گا اور میں رَبِّ تعالٰی کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ پھر آپ نے اُس کے سر پر بوسہ دے کر فرمایا: اے میرے بیٹے! تُو نے توبہ کر کے بہت اچھا کیا۔ اِس کے بعد وہ نوجوان آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلسوں میں شریک ہونے لگا اور آپ سے حدیث شریف لکھنے لگا۔[1]

شرابِ مَحَبَّت کچھ ایسی پِلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یاالٰہی
مجھے اپنا عاشق بنا کر بنا دے تُو سرتاپا تصویرِ غم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص109)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نشہ کیسی بُری چیز ہے، یہ کیسی کیسی بیہودہ

1 . . . احیاء العلوم، ج۲، ص۱۱۸۶

حرکتیں کرنے پر اُبھارتا ہے، جگہ جگہ انسان کو ذلیل و رُسوا کرواتا ہے، یاد رکھئے! نشہ عقلِ انسانی کو زائل کر دیتا ہے، انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یاد سے غافل کر کے نافرمانی والے کاموں میں مُبتلا کر دیتا ہے، لوگوں کی بدخواہی اور نُقصان پر اُبھارتا ہے، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے پر اُبھارتا ہے، اچھے بُرے کی تمیز ختم کر دیتا ہے، اپنے اور بیگانے کے فرق کو مِٹا دیتا ہے، انسان بیوی اور بہن میں بھی مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِمتیاز نہیں کر پاتا، حتّٰی کہ ماں باپ جنہوں نے خُود تکلیفیں اُٹھا کر اسے پالا پوسا، جوان کیا، اُس کی ضروریات کا خیال رکھا، زندگی بھر ہر غم سے اُسے دُور رکھا، اُس کی خواہشات پر اپنی خواہشات کو قُربان کیا، ہمیشہ اپنی خُوشیوں کے آگے اُس کی خُوشیوں کو عزیز رکھا، مگر بُرا ہو، اِس نشے کا کہ جس کی وجہ سے انسان اپنے ماں باپ کی نہ صرف نافرمانی کرتا ہے بلکہ اُن کی توہین کرنے اور اُنہیں بدترین تکلیف سے دوچار کرنے سے بھی گُریز نہیں کرتا اور یُوں انسان نشے کی لَت میں مُبتلا ہو کر گناہوں کا ایک نہ رُکنے والا سلسلہ شروع کر دیتا ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں جہاں دُوسری بہت سی بُرائیاں سر اُٹھا رہی ہیں، وُہیں نشے نے بھی اپنی جڑیں انتہائی مضبوط کر لی ہیں، آج ایک کثیر تعداد ہے، جو نشے کی عادی ہے۔ مَرد ہو یا عورت، بُوڑھا ہو یا جوان ہو یا نَو عمر لڑکا، امیر ہو یا غریب، افسر ہو یا مُلازم، تاجر ہو یا کسان، پڑھا لکھا ہو یا اَن پڑھ غرض مختلف پیشوں، طبقوں اور عُمروں سے تَعَلُّق رکھنے والے بے شُمار افراد جانے انجانے میں کسی نہ کسی طور پر نشے کی نحوست میں بُری طرح سے جکڑے ہوئے ہیں۔ مختلف قسم کے نشے مثلاً بھنگ، افیون، چرس، نشے کے ٹِیکے (Injections) اور شراب وغیرہ دن بدن عام ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ آہ! انسان کس قدر نادان ہے کہ ایک طرف تو اپنے ہی ہاتھوں اپنی جان و مال اور عزّت و آبرو برباد کئے جا رہا ہے اور

دوسری طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرکے اُن کو ناراض کئے جارہا ہے۔ حالانکہ قرآنِ کریم میں واضح طور پر مال کو فضولیات میں اُڑانے اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 27 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِؕ-وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور فضول نہ اُڑا بے شک اُڑانے والے (فضول خرچی کرنے والے) شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رَبّ کا بڑا ناشکرا ہے۔

(پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۷)

نیز پارہ 2 سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 195 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِۛ

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

(پ۲، البقرۃ: ۱۹۵)

اسلام میں نشے کی مذمّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اسلام نے اپنے چاہنے والوں کے نفع و نُقصان کا کس قدر خیال رکھا ہے اور دِین و دُنیا کے اعتبار سے نُقصان دہ چیزوں سے بچنے اور نفع مند چیزوں کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ نشہ آور چیزوں کا استعمال بھی انتہائی ناپسندیدہ اور ممنوع قرار دیا گیا ہے کیونکہ نشہ ہلاکت و فضول خرچی کا باعث ہونے کے ساتھ ساتھ دِین و دُنیا کے اعتبار سے بھی بہت سی طِبّی اور مُعاشرتی خامیوں اور خرابیوں کا مجموعہ ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝۹۰ (پ۷، المائدہ: ۹۰)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔

نشہ کی نحوست کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نشہ کی حالت میں نماز جیسی عظیم عبادت کے قریب جانے سے بھی منع فرمادیا۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى (پ۵، النساء: ۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو نشے کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔

قرآنِ کریم کے علاوہ بہت سی احادیثِ مُبارکہ میں بھی نشہ آور چیزوں سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔ آیئے اِس ضِمن میں چار(4) احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

1. اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نشہ لانے والی اور فتور پیدا کرنے والی ہر چیز سے منع فرمایا ہے۔[1]

2. شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ، فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لائے، اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔[2]

3. ایک مرتبہ ٹھنڈے علاقے میں رہنے والے ایک صاحب حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں حاضر

1... ابوداود، کتاب الاشربہ، باب النھی عن المسکر، ۳/ ۴۶۱، حدیث: ۳۶۸۶

2... ابوداود، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن المسکر، ۳/ ۴۵۹، حدیث: ۳۶۸۱

ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم ایک ٹھنڈی زمین میں رہتے ہیں اور وہاں سخت کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں سے ایک مشروب بناتے ہیں، جس سے اپنے کام کاج میں اور اپنے علاقے کی ٹھنڈک پر قوت حاصل کرتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کیا وہ (مشروب) نشہ آور ہوتا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: اُس سے بچو۔ عرض کی: لوگ اُسے پینا نہیں چھوڑیں گے۔ فرمایا: اگر نہ چھوڑیں تو اُن سے جنگ کرو۔[1]

4. غیب دان آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا یعنی ضرور میری اُمّت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر پئیں گے۔[2]

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو چیز بھی نشہ دے (وہ) پتلی ہو جیسے شراب (وغیرہ یا) خشک ہو جیسے افیون، بھنگ، چرس وغیرہ وہ حرام ہے۔[3] لہٰذا ہر طرح کے نشے سے اجتناب (یعنی بچنا) ضروری ہے۔ اے کاش دنیاوی نشوں سے ہماری جان چُھوٹ جائے اور ہم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت کا نشہ طاری ہو جائے۔

رہوں مست و بے خُود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یا الٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث کی روشنی میں نشے کے حرام ہونے کا سُنا، آیئے! اب احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں اِس کی کچھ وعیدیں بھی سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں خوفِ خدا پیدا ہو

1... ابو داود، کتاب الاشربة، باب النهی عن المسکر، ۳/۴۶۰، حدیث: ۳۶۸۳

2... ابو داود، کتاب الاشربة، باب فی الداذی، ۳/۴۶۱، حدیث: ۳۶۸۸

3... مرآۃ المناجیح، ۵/۳۲۹

اور ہم نشے جیسی بدترین آفت سے خُود بھی دُور بھاگیں اور اپنے معاشرے کو بھی اس سے بچائیں۔ چُنانچہ

شراب کی مذمّت

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ یعنی شراب سے بچو کہ وہ ہر بُرائی کی کنجی ہے۔ (1)

حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: میں نے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اُمُّ الْخَبائث (یعنی بُرائیوں کی جڑ شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اُس پر عاشق ہوگئی، اُس نے اُس شخص کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لیے اسے بُلا کر لا، وہ بُلا کر لائی، جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا، خادمہ دروازے بند کرتی گئی، جب اندر کے مکان میں پہنچا دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہے اور اس کے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک برتن میں شراب ہے، اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لیے نہیں بُلایا بلکہ اس لیے بُلایا ہے کہ تُو اِس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے بُرائی کا ارتکاب کر یا پھر شراب کا ایک پیالہ پی، اگر تُو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رُسوا کر دوں گی۔ جب اُس نے دیکھا کہ مجھے کچھ کرنا ہی پڑے گا تو کہا، ایک پیالہ شراب کا مجھے پِلا دے، جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے، جب خُوب پی چُکا تو بُرائی بھی کی اور لڑکے کو قتل بھی کیا، لہٰذا شراب سے بچو۔ خدا کی قسم! ایمان اور شراب کی عادت مرد کے سینے میں ایک

---

1 ... مستدرک للحاکم، کتاب الاشربۃ، باب اجتنبوا الخمر... الخ، ۵/ ۲۰۱، حدیث: ۷۳۱۳

ساتھ میں جمع نہیں ہوتے، قریب ہے کہ اِن میں سے ایک دوسرے کو نکال دے۔[1]

حضور نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک موقع پر شراب پینے کی وعید بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے، ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس نے نشہ آور چیز پی اس کی 40 دن کی نمازیں کم کر دی جائیں گی، پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے (نیز بار بار توبہ کرنے اور پھر دوبارہ اُس کا اِرتکاب کرنے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا) اگر چوتھی بار پھر ایسا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اسے طِیْنَۃُ الْخَبَال سے پِلائے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ طِیْنَۃُ الْخَبَال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کی پیپ۔[2]

حضرت سَیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شراب کے بارے میں دس (10) شخصوں پر لعنت کی: (1) شراب بنانے والے پر (2) شراب بنوانے والے پر۔ (3) شراب پینے والے پر۔ (4) شراب اُٹھانے والے پر۔ (5) جس کے پاس شراب اُٹھا کر لائی گئی اس پر۔ (6) شراب پلانے والے پر۔ (7) شراب بیچنے والے پر۔ (8) شراب کی قیمت کھانے والے پر۔ (9) شراب خریدنے والے پر۔ (10) جس کیلئے شراب خریدی گئی اس پر۔[3]

حضرت سَیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: قسم ہے میری عزّت کی! میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو

---

1 ... ابن حبان، کتاب الاشربۃ، فصل فی الاشربۃ، ۷/۳۶۷، حدیث: ۵۳۲۴

2 ... ابو داود، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن المسکر، ۳/۴۵۹، حدیث: ۳۶۸۰

3 ... ترمذی، کتاب البیوع، باب النھی ان یتخذ الخمر خلاً، ۳/۴۷، حدیث: ۱۲۹۹

اُتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اُسے چھوڑے گا، میں اس کو حوضِ قُدُس سے پِلاؤں گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُن خوش نصیب مسلمانوں کو جنّت میں شرابِ طہور یعنی پاکیزہ شراب پِلائی جائے گی، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے دُنیا میں نشہ آور شراب سے بچے ہوں گے۔ وہ پاکیزہ شراب پی کر نہ چکر آئیں گے نہ متلی ہو گی، نہ قے آئے گی نہ ہوش ختم ہو گا، وہ شراب کیسی ہو گی؟ سُنئے

پارہ 30، سُورۂ مُطَفِّفِیْن آیت نمبر 25 تا 28 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: نتھری (خالص و پاک) شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے اور اس کی ملونی (ملاوٹ) تسنیم سے ہے وہ چشمہ جس سے مُقرّبانِ بارگاہ پیتے ہیں۔

(پ: ۳۰، المطففین: ۲۵ تا ۲۸)

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیر **"نور العرفان"** میں ان آیات کے تحت فرماتے ہیں: رَحِیْقٍ مَّخْتُوْم، شرابِ طہور کے علاوہ شراب ہے جو بوتلوں میں پیک کی ہوئی ہے اور شرابِ طہور کی نہر ہو گی، شرابِ طہور تو دُنیاوی شراب چھوڑنے کا عوض ہو گی اور یہ شراب یعنی رَحِیْقٍ مَّخْتُوْم عشقِ اِلٰہی و عشقِ مصطفوی پینے کا بدلہ ہو گی، دنیا میں عُشّاق نے اس عشق کی شراب پی تھی، جس پر شریعت کی مُہر تھی، اس لیے انہیں وہاں بھی مُہر لگی شراب ملے گی۔ جنّت میں 3 قسم کی شراب ہو

---

1 ... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ملتقطا، ۸/ ۲۸۶، حدیث: ۲۲۲۸۱

گی،(1)"شَرَاباً طَهُوْرًا"جس کی نہر ہر گھر میں پہنچے گی،(2)"رَحِیْقٍ مَّخْتُوْم"جو بوتلوں میں پیک ہو گی ،(3)"تَسْنِیْم"جس کے چند قطرے رَحِیْقٍ مَّخْتُوْم میں خوشبو کے لیے مِلائے جائیں گے وہ اَبرار پئیں گے اور مقربین خالص تسنیم نوش کریں گے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیر"**نورالعرفان**"میں مزید لکھتے ہیں:عام جنّتیوں کو تو چند قطرے ڈال کر شرابِ طہور یا رَحِیْقٍ مَّخْتُوْم دی جائے گی مگر مقربین ہمیشہ خالص تسنیم پئیں گے، کیونکہ ان کے گھروں میں تسنیم کے چشمے ہوں گے، تسنیم کی لذّت و خوشبو مخلوق کے خیال سے وراء ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پی کر پتہ لگے گا، ربّ عَزَّوَجَلَّ نصیب کرے۔ (نورالعرفان، ص۹۷۴)

شرابِ مَحبَّت کچھ ایسی پِلا دے کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یااِلٰہی
مجھے اپنا عاشق بنا کر بنا دے تُو سرتاپا تصویرِ غم یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص109)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معاشرے پر شراب کے بُرے اثرات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ کی روشنی میں ہم نے شراب نوشی کی انتہائی عبرتناک وعیدیں سُنیں نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ شراب اس قدر بدترین چیز ہے کہ اس کی وجہ سے شرابی کو قیامت میں پِیپ پینی پڑے گی۔ آیئے شراب نوشی، بھنگ اور افیون کے کچھ طِبّی اور معاشرتی نُقصانات کے بارے میں بھی سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

شراب نوشی کے نُقصانات:

شراب نوشی کے چند نُقصانات یہ ہیں: (1) شَراب نوشی کی وجہ سے کروڑوں افراد مختلف مُہلک (یعنی ہلاک کرنے والے) اور خطرناک امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ (2) لاکھوں افراد شراب نوشی کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ (3) بہت سے سڑک حادثات کی وجہ شراب پی کر گاڑی چلانا بھی ہے۔ (4) ہزاروں افراد شرابیوں کے ہاتھوں بے قصور قتل و غارت گری کا نشانہ بن رہے ہیں۔ (5) لاکھوں عورتیں شرابی شوہروں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتی ہیں اور مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کئی عورتیں بھی اِس گناہِ کبیرہ کی نحوست کی لپیٹ میں آکر جہنّم کی حقدار بنتی ہوں گی۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ

ان کے علاوہ پاک نسلوں کی تباہی، سُستی، بے راہ روی، گھروں کی تباہی، آرزوؤں کی بربادی اور دِماغی صلاحیتوں کا نُقصان وغیرہ بھی شراب کے نقصانات میں شامل ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کو عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے اور شراب نوشی کی آفتِ بد سے نجات عطا فرمائے۔ (1)

گنہ کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں — بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ
مسلماں ہوں اگرچہ بد ہوں، سچّے دل سے کرتا ہوں — ترے ہر حکم کے آگے سر تسلیم خم مولیٰ
تُو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تابِ ناراضی — تُو ناخوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ
عطا کر عافیت تُو نزع و قبر و حشر میں یاربّ — وسیلہ فاطِمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص97،98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... صراطُ الجنان، پ۷، ج۳/ ۲۲-۲۳ بتغیر قلیل

بھنگ کے نُقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح بھنگ پینے کے بھی بہت سے نُقصانات ہیں، بھنگ ایک مشہور بُوٹی ہے، جو اَعْضا کو بے حِس کر دیتی ہے۔ علامہ اِبنِ حجَر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے ارشاد فرمایا ہے کہ اِس کو کھانے میں ایک سو بیس (120) دِینی و دُنیوی نُقصانات ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(1) بھنگ انسان کو گھٹیا سوچ کا مالک بناتی ہے (2) فطرتی رَطُوبات کو خُشک کرتی ہے (3) بدن کو طرح طرح کی بیماریوں میں مُبتلا کرتی ہے (4) اس کی وجہ سے بھولنے کی بیماری پیدا ہوتی ہے (5) سر چکراتا ہے (6) نسل ختم ہوتی ہے اور (7) مَردانہ طاقت ختم ہو جاتی ہے (8) بھنگ اچانک موت کا سبب بنتی ہے (9) عقل کو فاسد اور زائل کرتی ہے (10) تپِ دِق (یعنی ٹی بی) اور (11) اِستِسقاء (یعنی پیٹ پھُولنے اور زیادہ پیاس لگنے کی) بیماری پیدا ہوتی ہے (12) فکر و خیالات خراب ہو جاتے ہیں (13) انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل ہوتا ہے (14) راز فاش کرتا ہے (15) بُرائیوں کا ارتکاب کرنے لگتا ہے (16) اس کی حیاء ختم ہو جاتی ہے (17) بہت زیادہ دِکھلاوا کرتا ہے (18) محبت ختم ہو جاتی ہے (19) بھنگ کی وجہ سے ایسا مدہوش ہوتا ہے کہ بعض اوقات اس کا سِتْر (یعنی بدن کا وہ حصّہ جس کا چھپانا فرض ہے) تک کُھل جاتا ہے (20) غیرت ختم ہو جاتی ہے (21) عقل مندی ضائع ہو جاتی ہے (22) ابلیس کا ہم نشین بن جاتا ہے (23) نمازوں سے غفلت برتنے لگتا ہے (24) حرام کاموں کا ارتکاب کرتا ہے (25) برص اور (26) کوڑھ پن کا شکار ہو جاتا ہے (27) مسلسل بیمار رہنے لگتا ہے (28) دائمی زکام میں بھی مُبتلا ہو جاتا ہے (29) بھنگ کی وجہ سے جگر چھلنی، (30) منہ بدبودار اور (31) دانت خراب ہو جاتے ہیں (32) پلکوں کے بال گر جاتے (33) دانت

پیلے پڑ جاتے اور (34) نظر کمزور ہو جاتی ہے (35) جسم سُست ہو جاتا ہے (36) نیند زیادہ آتی ہے (37) کام کاج میں کاہلی (سُستی) پیدا ہوتی ہے (38) بھنگ کی وجہ سے شیر بچھڑا بن جاتا ہے (یعنی طاقتور کمزور ہو جاتا ہے) (39) عزّت والا ذلیل ہو جاتا ہے (40) صحت مند، بیمار ہو جاتا ہے (41) بہادر بُزدل ہو جاتا ہے (42) انسان حقیر و کمزور ہو جاتا ہے (43) اگر اسے کھلایا جائے تو سَیر نہیں ہوتا (44) عطا کیا جائے تو شکر گُزار نہیں ہوتا (45) اگر بات کی جائے تو عمل پیرا نہیں ہوتا (46) بھنگ ماہرِ زبان کو گونگا اور (47) ذہین کو کُند ذہن بنا دیتی ہے (48) ذہانت کو ختم کر دیتی ہے (49) نامردی اور (50) لعنت کا وارِث بناتی ہے (51) جنت سے دُوری پیدا کرتی ہے (52) مرتے وقت کلمہ شہادت بھُلا دیتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

افیون کے نُقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علامہ اِبنِ حَجَر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھنگ کی اِن قباحتوں (بُرائیوں) اور نُقصانات کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ تمام بُرائیاں افیون وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہیں بلکہ افیون وغیرہ میں اس سے زیادہ ہیں کہ اس میں صورت بگڑ جاتی ہے جیسا کہ اس کو کھانے والے کی حالت سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے اور اسے کھانے والے کی حالت سے جس عجیب چیز کا مشاہدہ کیا

---

1 ... جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۱/ ۶۹۲-۶۹۳ ملتقطاً و مفہوماً

جاسکتا ہے: (۱) اس میں بدن اور (۲) عقل کا بگڑ جانا اور (۳) ان کا گھٹیا ترین، بوسیدہ اور گندی صورت کی طرف پھر جانا ہے (۴) افیون استعمال کرنے کے عادی لوگ کبھی بھی سیدھے راستے کی طرف مائل نہیں ہوتے (۵) مُرُوَّت واخلاق کو خراب کرنے والی چیزوں کی طرف ہی جاتے ہیں۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے معاشرے پر اپنا خاص کرم فرمائے، اسے مُنَشِّیات سے پاک وصاف فرمائے اور ہمیں اپنی نافرمانی سے بچائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

لمحہ لمحہ بڑھ رہی ہیں ہائے! نافرمانیاں
اور گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یارسول
نیکیوں میں یارسولَ اللہ دل لگ جائے کاش!
اور گناہوں سے مجھے ہوجائے نفرت یارسول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص241،242)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ شراب بھنگ افیون وغیرہ کس قدر نُقصان دہ ہیں، اگرچہ یہ چیزیں نشہ نہ دلائیں، تب بھی ان کا استعمال گناہ ہے۔ آیئے اس ضمن میں فتاویٰ رضویہ سے ایک سوال وجواب سُنتے ہیں۔

---

1 ... جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۱/ ۶۹۳ ملتقطاً ومفہوماً

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دِینِ مَتین اس مسئلہ میں کہ سوائے شراب کے بھنگ، افیون، تاڑی، چرس کوئی شخص اتنی مقدار میں پیئے کہ اس سے نشہ نہ آئے وہ شخص حرام کا مرتکب ہوا یا نہیں؟ بَیِّنُوْا تُوْجِرُوْا (یعنی بیان فرمایئے اجر پایئے۔)

الجواب: نشہ بِذَاتِہٖ حرام ہے، نشہ کی چیزیں پینا جس سے نشہ بازوں کی مشابہت ہو، اگرچہ نشہ تک نہ پہنچے یہ بھی گناہ ہے یہاں تک کہ علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ خالص پانی اس طرح پینا جس طرح شراب کے دَور چلتے ہیں، حرام ہے۔ ہاں اگر دوا کے لئے کسی مرکّب (مثلاً معجون وغیرہ) میں افیون یا بھنگ یا چرس کی اتنی قلیل مقدار ڈالی جائے جس کا عقل پر بالکل اثر نہ ہو تو حرج نہیں، بلکہ افیون میں اس سے بھی بچنا چاہئے کہ اس خبیث چیز کا اَثَر یہ ہے کہ معدے میں سوراخ کر دیتی ہے، جو افیون کے سِوا کسی بلا سے نہیں بھرتے تو خواہی نخواہی اس کی مقدار بڑھانی ہی پڑتی ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ ان تمام مہلک اشیاء سے کوسوں دُور رہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں ان مہلک (ہلاک کر دینے والی)، نشہ آور اور حرام منشیات کے علاوہ ایک بڑی تعداد پان اور گٹکا کھانے کی عادی بھی ہے، پان گُٹکا اگرچہ حرام اور نشہ آور نہیں، لیکن ان کے نُقصانات بھی کسی طرح کم نہیں۔ لہٰذا اپنے حالِ زار پر رَحم فرمایئے اور ان کا بھی مُکمل طور پر بائیکاٹ کر دیجئے، آیئے اس کی بھی تباہ کاریاں ملاحظہ فرمائیں چُنانچہ

---

1 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۵/ ۲۱۳ بتغیر قلیل

مَسُوڑھوں کے کینسر کے مریض کی حکایت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "پان گٹکا" میں تحریر فرماتے ہیں کہ اندازاً چالیس(40) سالہ آدمی نے ایک بار مجھے بتایا: میرے مَسُوڑھوں میں کینسر ہو گیا ہے، آپریشن بھی کروا چکا ہوں مگر صِحّت نہیں ملی، دراصل میں روزانہ 20 یا 25 پان کھاتا اور ساتھ ہی ساتھ سگریٹ کی ایک آدھ ڈِبیا بھی پی جاتا تھا۔ میں نے پوچھا: اب پان سگریٹ کا استِعمال فرماتے ہیں یا نہیں؟ تو وہ دونوں کان پکڑنے لگے کہ ان چیزوں ہی نے تو مجھے برباد کیا اور موت کے دَہانے پر لا کھڑا کیا، اب ان کو کیسے استعمال کر سکتا ہوں![1]

پان یا گُٹکا اور گلے کا کینسر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح پان اور سگریٹ نے اس شخص کی صِحّت کو تباہ و برباد کر دیا یہاں تک کہ اس کو مسوڑھوں میں کینسر ہو گیا۔ اس طرح کے اور بھی بہت سے مریض ہیں جو تمباکو نوشی کی وجہ سے سخت تکلیف و پریشانی میں مُبتلا ہیں۔

یاد رکھئے! پان یا گٹکا بکثرت کھانے والے کی پہلے پہل آواز میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور گلا بیمار رہو جاتا ہے، اگر وہ اس تکلیف کو تَنبِیہ (NOTICE) تصوُّر کر کے پان یا گُٹکا کھانے سے باز نہیں آتا تو بڑھتے بڑھتے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گلے کے کینسر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے: گلے کے کینسر کے مریضوں میں سے 60 تا 70 فیصد تعداد پان یا گٹکا کھانے والوں کی ہوتی ہے، آج کل گردے کی پتھری کی بیماری

---

1 . . . پان گُٹکا، ص ۲

عام ہے۔ اس کا ایک بہت بڑا سبب چھالیا اور چُونا کھانا بھی ہے۔ گُردے سے نکلی ہوئی پتھری کی جب تشخیص (EXAMINE) کی جاتی ہے تو اکثر اس میں کیلشیم (یعنی چُونے) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ حتّٰی کہ بسا اوقات پتھری میں چھالیا کے اَجزا بھی موجود ہوتے ہیں۔ جو لوگ مزے لے لے کر گُٹکا اور طرح طرح کی خُوشبو دار سُپاری کھاتے ہیں ان کی خدمت میں عَرض ہے: ایک ڈاکٹر کے بیان کے مطابِق گُردے میں 80 فیصد پتھری چھالیا کے سبب ہوتی ہے۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُردہ ناکارہ (Fail) ہو جانا یا اس میں کینسر (Kidney cancer) ہو جانا بھی پان گٹکے کے کثرتِ استِعمال کے نُقصانات میں سے ہے۔

مین پوڑی اور گٹکا پان کھانا چھوڑ دو
بھائیو سگریٹ کا دُھواں اُڑانا چھوڑ دو
کینسر گر ہو گیا گھبراؤ گے پچھتاؤ گے
سر پٹخ کر روؤ گے، پَر کچھ نہ تم کر پاؤ گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پان کا اُخرَوی نُقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پان گٹکا کھانے والوں کو آخرت کی تیاری کا مدنی ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اگر ثواب دلانے والی اچّھی اچّھی نیّتیں نہ ہوں تو بازاری پان کھانے میں آخِرت کے مُعامَلے میں بھی نُقصان ہی نظر آرہا ہے کہ زندگی کے انمول لمحات پان چھالیا چبانے کی نَذر ہو جاتے ہیں، اس دَوران انسان ذِکر و دُرُود سے دُور

اور تِلاوت سے معذور رہتا ہے۔ بار بار پیک تُھوک کر دُوسروں کے لئے گِھن کا باعِث بنتا ہے، کسی کے کپڑے، گاڑی یا دیوار وغیرہ پر پیک ڈال دی تو بندوں کی حق تلفی کے مُعامَلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور وُضو کے مُعامَلے میں بھی پان کھانے والے کے لئے سخت آزمائش کا سامنا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں فتاوی رضویہ جلد اوّل کے صفحہ 838 کی ایک عبارت کا خلاصہ سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

پان کھانے والے مُتوجّہ ہوں

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: پانوں کی کثرت سے عادی خُصُوصاً جبکہ دانتوں میں فَضا (یعنی فاصلہ ہو) ہو تجربے سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک رَیزے اور پان کے بہُت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اِس طرح مُنہ کے اَطراف میں گُھس جاتے ہیں کہ تین (3) بلکہ کبھی دس (10) بارہ (12) کُلّیاں بھی اُن کی مکمل صفائی کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خِلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سوا کُلّیوں کے کہ پانی سوراخوں میں داخِل ہوتا اور جُنبِشیں دینے (یعنی ہِلانے) سے جمے ہوئے باریک ذرّوں کو بَتدرِیج چُھڑا چُھڑا کر لاتا ہے، اس کی بھی کوئی حد بندی نہیں ہوسکتی اور حالانکہ مکمّل صفائی کی سخت تاکید ہے، مُتَعَدَّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے، فِرِشتہ اس کے مُنہ پر اپنا مُنہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے، اِس کے مُنہ سے نکل کر فِرِشتے کے مُنہ میں جاتا ہے، اُس وَقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے، ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت تکلیف ہوتی ہے کہ اور کسی شے سے ایسی نہیں ہوتی۔ (1)

فِرِشتوں کو اِیذا ہوتی ہے

1... فتاوٰی رضویہ، ۱/۸۳۸ مفہوماً

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے کہ مِسواک کرلے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قِراءت (قِ۔رَا۔ءَتْ) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اِس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اِس کے منہ سے نکلتی ہے، وہ فِرِشتے کے منہ میں داخِل ہو جاتی ہے۔ [1] اسی طرح حضرتِ سیِّدُنا ابو ایُّوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دونوں فِرِشتوں کیلئے اس سے زِیادہ کوئی چیز تکلیف دہ نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے رَیزے پھنسے ہوں۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ پان گٹکا کھانے والے لوگ بہت سے دِینی، دُنیوی اور طبی نُقصانات اُٹھانے کے ساتھ ساتھ اپنے منہ کی بدبو اور گندگی سے مخلوقِ خدا بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معصوم فرشتوں کو تکلیف پہنچانے کا باعث بھی بنتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد اس آفت سے اپنا دامن آزاد کریں۔

رسالہ "پان گُٹکا" کا تعارُف

پان گُٹکے کی تباہ کاریوں کی مزید معلومات جاننے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 14 صفحات پر مشتمل رِسالہ "پان گُٹکا" کا مطالعہ اِنتہائی مفید ہے، اس رسالے میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے چُونے کے نُقصانات، اصلی کتّھے کے فوائد اور نقلی کتّھے کے نُقصانات کے علاوہ نہایت مفید معلومات

1... شُعَبُ الْاِیمان، ۲/ ۳۸۱، حدیث: ۲۱۱۷

2... المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۱۷۷، حدیث: ۴۰۶۱

بیان فرمائی ہیں، لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے **ھدیۃً** طلب فرما کر خُود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

آیئے اب سگریٹ نوشی اور تمباکو نوشی کے نُقصانات بھی سُنئے، چُنانچہ

سگریٹ کے طبّی نُقصانات

(1) سگریٹ پینے والا اپنی جیب سے رقم خرچ کرکے گویا کہ اپنے لئے مُصِیبت خرید تا ہے اور دوسروں کو بھی دُھویں سے تکلیف پہنچاتا ہے۔ (2) اس کے استعمال سے نیکی اور عبادت بھاری محسوس ہوتے ہیں۔ (3) اس کا استعمال کرنے والا بُری صحبت کی طرف راغب رہتا ہے۔ (4) اس کے استعمال سے منہ اور زبان کا کینسر ہو جاتا ہے۔ (5) سانس پھُولنے کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ (6) چہرے اور جسم کا رنگ خراب ہو جاتا ہے نیز (7) چہرے اور جسم پر بد نُما جُھریاں بھی پڑ جاتی ہیں۔ (8) ہارٹ اٹیک (یعنی دل کا دورہ پڑنے) کا خطرہ رہتا ہے۔ (9) سگریٹ نوشی اور تمباکو نوشی کرنے والے دائمی کھانسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نشے کی تباہ کاریاں کس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا شمار نہیں کِیا جاسکتا، مُنَشّیات کا عادی حقوقُ اللہ اور حقوقُ العِباد دونوں کو پامال کرتا ہے، حتی کہ اپنے بدن کا حق بھی ادا نہیں کرتا، اس کا جسم سُست ہو جاتا ہے، محنت مزدوری کے قابل نہیں رہتا نتیجتاً وہ معاشرے میں اپنا وقار کھو بیٹھتا ہے اور غیروں کا محتاج ہو جاتا ہے، گھر والے اس سے بیزار اور یار

دوست اس سے کتراتے ہیں، غمگین رہتا اور دکھوں میں زندگی گزارتا ہے، الغرض وہ کونسی پریشانی ہے جو اس نشے کے مریض کو نہیں ہوتی، مگر اس کے باوجود بدقسمتی سے فی زمانہ مُنَشّیات کے استعمال کا رُجحان بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے پوری قوم، بالخصوص نوجوان نسل بُری طرح سے متاثر ہو رہی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے طور پر مُنَشّیات کی روک تھام کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور وہ اس طرح کہ خُود بھی ان اشیاء سے بچیں، اپنے بچوں کو بھی سختی کے ساتھ ان سے بچائیں، ان کی نقل و حرکت اور صحبت پر نظر رکھیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور کیسے بچوں یا لڑکوں کے ساتھ ان کا اُٹھنا بیٹھنا ہے، اس کے علاوہ ہمیں چاہئے کہ نشے کی لت (بُری عادت) میں مُبتلا ہونے والے بیماروں اور مریضوں کو بھی ان چیزوں کے استعمال سے پرہیز کی ترغیب دلائیں، کیونکہ یہ ایک اچھا عمل ہے اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ کارِ ثواب بھی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حَبِیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی بیماروں سے نہ صرف ہمدردی فرماتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُختلف مَواقِع پر علاج معالجے اور پرہیز کی ہِدایات بھی ارشاد فرمائی ہیں۔ جیسا کہ،

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ مُنذِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اسی طرح کا ایک واقعہ ذِکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے یہاں تشریف لائے، حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے، ہمارے یہاں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنہیں تناوُل فرمانے لگے، حضرتِ علی بھی ساتھ کھانے

لگے، پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے علی! ٹھہرو، ٹھہرو! (یعنی تم ان کھجوروں کو کھانے سے پرہیز کرو) کیونکہ تم میں ابھی نَقاہت ہے (یعنی تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور تم پر کمزوری کا اثر غالِب ہے اس وجہ سے تمہارے لئے پرہیز ضَروری ہے) حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ مُنذِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: پھر میں نے ان کے لئے چُقَندر اور جَو پکائے تو نبیِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے علی! یہ کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے نَفع بَخش اور مُوافِق ہے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کھجور جو کہ وزنی غذا ہے اور بیماری سے اُٹھنے کے فوراً بعد شاید اس کے کھانے سے نُقصان کا اندیشہ تھا، لہٰذا پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس سے پرہیز کا حکم ارشاد فرمایا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی صِحّت اور جان کی حفاظت کا اپنی استطاعت کے مطابق خیال کریں اور انہیں نُقصان دینے والی اشیاء بالخصوص مُنَشّیات کے استعمال سے روکیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

لوگ نشے کے عادی کیوں بنتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے لوگ عموماً نشے کی آفت میں مُبتلا ہو جاتے ہیں اور آخر کار ان اسباب سے خُود کو کس

---

1 ... ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الحمیۃ، ۳/۴، حدیث: ۲۰۴۳

طرح بچانا ممکن ہے، مُنَشّیات کا غلط راستہ اختیار کرنے کی چند وجوہات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں جن میں سب سے بڑی وجہ بُری صحبت اختیار کرنا ہے۔

(1) بُری صحبت

ایک تجزیے کے مطابق 90 فیصد لوگ جو مُنَشّیات کے عادی بنے ہیں، وہ بد قسمتی سے بُری صحبت اور بُرے دوستوں کی وجہ سے بنے ہیں، پہلے تو بُرے دوست مفت میں منّتیں کر کے مُنَشّیات کھلاتے پِلاتے ہیں اور ساتھ ہی بے بُنیاد فوائد بھی بیان کرتے ہیں کہ یار آزما کر تو دیکھو غم دُور ہو جائیں گے، دکھ درد کو بھول جاؤ گے، نہ پیا تو کیا جِیا، پیسے تھوڑی لے رہے ہیں وغیرہ وغیرہ، بس آغاز یہیں سے ہوتا ہے پھر جب ایک مرتبہ نشہ آور چیز استعمال کرتا ہے تو اس عادت میں ایسا پھنستا ہے کہ نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ یوں دُنیا و آخرت کے خسارے کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔

(2) گھر کا ماحول

مُنَشّیات میں پڑنے کی ایک وجہ گھر کا ماحول بھی ہے کہ بسا اوقات والدین کو ان مُنَشّیات میں مُبتلا دیکھ کر بھی بچے مُنَشّیات کے عادی ہو جاتے ہیں، لہٰذا اگر والدین اپنے بچوں کو اس بیماری سے بچانا چاہتے ہیں تو ان کو خُود بھی مُنَشّیات سے مکمل طور پر بچنا ہو گا۔

(3) آوارہ گردی

اسی طرح اچھے اور صحیح کاموں میں مصروف رہنے کے بجائے آوارہ گردی کرنا اور فضول قسم کی

سرگرمیوں میں پڑے رہنا بہت ساری خرافات کے ساتھ ساتھ نشے کی بیماری میں مُبتلا ہونے کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ آوارہ گردی کے سبب نشے کی لپیٹ میں آنے والا یہ شخص، اُس وقت کو بھول جاتا ہے کہ جب یہ بالکل بے بس و مجبور تھا، ماں کی شفقت بھری آغوش کا محتاج تھا، اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے لیے اِسے باپ کے شفیق و مہربان ہاتھوں بلکہ اُس کی اُنگلی کے سہارے کی ضرورت تھی، یہ نادان شخص اُس وقت کو بُھول جاتا ہے کہ جب اس کے پیٹ میں کسی تکلیف کے سبب درد کی وجہ سے ماں دن بھر کام کاج کرنے کے باوجود بھی ساری ساری رات اپنی نیند کو قربان کر دیتی تھی کہ میرالختِ جگر کس تکلیف میں مُبتلا ہے، یہ نادان شخص اُس وقت کو بُھول جاتا ہے، جب اس کے مُسکرانے پر دُکھی ماں باپ کے چہرے کی غمگینی، خوشی میں بدل جاتی تھی، یہ نادان شخص اُس وقت کو بھول جاتا ہے کہ جب یہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو کر چلنے کی عمر تک پہنچا تھا، اس کے کھڑا ہونے پر اس کے ماں باپ نے نہ جانے کیسی خوشیاں منائی ہوں گی، یہ نادان شخص اُس وقت کو بھُول جاتا ہے کہ جب یہ خود سویا ہوتا تھا، ماں اس کے ناشتے اور اس کے اسکول کی تیاری کے لیے کتنی مشقت سے اُٹھ کر اس کی تیاری کو مکمل کرتی تھی، یہ نادان شخص اُس وقت کو بھُول جاتا ہے کہ جب تک یہ اسکول سے واپس نہیں آتا تھا یا اگر کسی دن کسی وجہ سے دیر ہو جاتی تو پریشانی کے سبب ماں پر بے سکونی و بے چینی کے بادل منڈلا رہے ہوتے تھے، آنکھیں ٹِک ٹِکی باندھ کر گویا دروازے پر جمی ہوتی تھیں کہ باہر سے کب آواز آئے گی کہ "ماں میں آگیا ہوں"، پھر اس کے آنے پر خوشی کے مارے ماں اُسے اپنے ساتھ چِمٹا لیتی ہو گی، کبھی ماتھے پر بوسے دیتی ہو گی تو کبھی اپنے نرم نرم ہاتھوں سے اُس کے چہرے کو صاف کرتی ہو گی، خوشی کے مارے

کبھی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بن کر نکلنے لگتی ہوگی تو کبھی جوشِ محبت میں رونے لگتی ہوگی۔ آہ! یہی نادان شخص جب ماں کی شفقت بھری گود سے دُور بھاگ کر، رحمدل باپ کو دُکھ اور تکلیفیں پہنچا کر بُرے دُوستوں اور بُری محفلوں میں اپنا وقت برباد کرتا ہے تو بسا اوقات ذِلّت و رُسوائی اس کا ایسا مقدر بنتی ہے کہ زمانہ اسے دیکھتا ہے۔

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت، اے عاشقانِ رسول! ایسے لاکھوں نوجوانوں کو ماں باپ سے مِلانے کی کوشش کیجئے کہ جن کی زندگیوں کے چراغ بجھتے جارہے ہیں، ایسے افراد میں بھی نیکی کی دعوت عام کیجئے، بڑی ہی نرمی و محبت کے ساتھ ان پر اِنفرادی کوشش کرکے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کیجئے، ان نادان عاشقانِ رسول کو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دامن سے وابستہ کیجئے۔ اگر ان میں سے کوئی سچی توبہ کرکے راہِ راست پر آجاتا ہے، ماں باپ کی آنکھوں کا نور اور دل کا سُرُور ان کو واپس مل جاتا ہے تو ان کے غمگین دِل سے کتنی دُعائیں نکلیں گی، جو ہمارے لیے نجاتِ آخرت کا سامان بن سکتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر گھر کے بڑے افراد چھوٹوں کو بالکل آزاد چھوڑ دیں، آنکھ بند کرکے ان پر بھروسا کریں اور پوچھ گچھ کرنا چھوڑ دیں کہ رات کو دیر تک کہاں تھے، کس کے ساتھ تھے تو اس لاپروائی کی وجہ سے بچے بُرے لوگوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں اور یوں نشے کی آفات میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا گھر کے بڑوں کو چاہئے کہ بچوں کو دن یا رات میں خواہ مخواہ صرف وقت گُزاری کیلئے گھروں سے باہر نہ چھوڑیں نیز اگر وہ کسی ضروری کام سے باہر جائیں اور آنے میں غیر معمولی تاخیر

ہو جائے تو ان سے ضرور پوچھیں کہ اتنی دیر کہاں تھے تاکہ وہ آئندہ جلدی گھر آنے کی عادت بنائیں۔

(4) انجام سے غافل ہونا

نشے کی لت (بُری عادت) میں پڑنے کا ایک سبب اس بھیانک فعل کے انجام اور دِینی، دُنیوی اور طبّی نُقصان سے بے خبری بھی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی کو کسی چیز کے نُقصانات کا علم نہ ہو تو وہ اس سے بچنے کی کوشش بھی نہیں کرتا۔ لہٰذا جو اس نحوست سے بچنا چاہتے ہیں، انہیں چاہئے کہ اس کے انجام کو لازمی پیشِ نظر رکھیں۔

(5) کثرت مال

نشے کی عادت میں مُبتلا ہونے کا ایک سبب پیسوں کی کثرت بھی ہے، اگر کسی کے پاس پیسوں کی کثرت ہو یا بغیر محنت کے پیسے ملیں تو اسے خرچ کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ یا دکھ نہیں ہوتا۔ لہٰذا فضولیات میں خرچ کرتے ہوئے نشے کا بھی عادی بن جاتا ہے، ایسے شخص کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ قرآنِ پاک میں اِسراف (فضول خرچی) سے منع کیا گیا ہے اور فضول اُڑانے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے نیز یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ نعمتوں کی قدر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کی ناقدری کرنے اور غلط استعمال کرنے کا انجام نہایت ہی بُرا ہے۔

قرآنِ کریم کے پارہ 13 سورۂ ابراہیم کی آیت نمبر 7 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ (پ ۱۳، ابراھیم: ۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دُوں گا اور اگر ناشُکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ نشے کی طرف لے جانے والے اِن تمام اسباب سے بچنے کی کوشش کریں جو ابھی ہم نے سُنے اور خاص طور پر بُری صحبت سے دُور رہیں، بُری صحبت سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ اچھی صحبت اختیار کرنا اور اچھے ماحول سے وابستہ ہو جانا ہے، لہٰذا آپ تمام اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مدنی التجا ہے کہ نہ صرف خُود دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے بلکہ اپنے گھر والوں، دوستوں اور رشتے داروں کو بھی اس پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کی ترغیب دلایئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے با عمل مسلمان بن کر زندگی گُزارنے کی سعادت نصیب ہو گی۔ نیز مزید رحمتیں اور برکتیں پانے کیلئے ذیلی حلقے کے بارہ(12) مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔

بعدِ فجر مدنی حلقہ:

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلْقے میں شرکت بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین (3) آیاتِ قرآنی کی تلاوَت مع ترجمہ کَنْزُ الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُ العرفان / تفسیر صِراطُ الجنان نیز درسِ فیضانِ سُنَّت (4صفحات) اور (منظوم) شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی بڑی برکتیں ہیں۔

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ کریم

سیکھا، سکھایا اور اس پر عمل کیا، قرآنِ کریم اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔[1] لہٰذا آپ بھی پابندی کے ساتھ مدنی حلقے میں شرکت کی نیت فرمالیجئے، نیز دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب برکتیں حاصِل ہوں گی۔ آیئے ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

نشے کی عادتِ بد چھُوٹ گئی

عطّار آباد (جیکب آباد، بابُ الاسلام سندھ) کے علاقے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: پہلے میں غَلَط عقائد کا حامِل اور اخلاقی بُرائیوں کی دلدل میں دھنسا ہوا تھا، روزانہ رات کو 8 سے 12 بجے تک بھنگ، چرس اور شراب وغیرہ کا نشہ کیا کرتا، پھر بَدمست ہو کر گھر پہنچتا اور بستر پر بے سُدھ ہو کر سو رہتا۔ میری ماں میری حالت دیکھ کر روتی رہتی اور مجھے سمجھاتی لیکن مجھ پر ذرا بھی اثر نہ ہوتا۔ پھر غالباً 2010ء میں ہمارے علاقے میں سیلاب آیا تو ہم نے ایک محفوظ مقام پر پناہ لی۔ وہاں میں شدید بیمار ہو گیا، میری خُوش نصیبی کہ اسی دوران میری ملاقات ایک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہو گئی، جن کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے بدعقیدگی اور نشے کی عادتِ بد سے توبہ کی توفیق بھی مل گئی، تادمِ بیان جامعۃُ المدینہ میں درجہ ثانیہ (یعنی دُوسرے سال) کا طالبِ علم ہوں۔

---

1 ... تاریخ دمشق، ۳/۴۱

گر آئے شرابی مِٹے ہر خرابی
چڑھائے گا ایسا نشہ مَدَنی ماحول
اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو
سُدھر جائیں گے گر مِلا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی دینِ متین کے 100 سے زائد شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، انہیں میں سے ایک شعبہ **مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ** بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ کے تحت دُکھیارے مسلمانوں کا امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے اجازت دیئے گئے تعویذات کے ذَرِیعے فی سبیل اللہ عِلاج کیا جاتا ہے، نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہفتے میں 2 دن "مدنی چینل" پر "رُوحانی علاج و استخارہ" نامی سلسلہ براہِ راست (Live) نشر ہوتا ہے، جس سے ہزاروں مسلمان مستفیض ہوتے ہیں۔ دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کی خیر خواہی کرتے ہوئے فون لائنز کے ذریعے بھی اِستخارہ کیا جاتا ہے، ماہانہ کم و بیش 55,000 (پچپن ہزار) اسلامی بھائی اس سروس کے ذریعے رابطہ کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر "ای میل استخارہ سروس" بھی موجود ہے، اس کے ذریعے بھی اِستخارہ کیا جاتا ہے، بیرونِ ملک کے عاشقانِ رسول کے

لئے "واٹس ایپ (Whatsapp) استخارہ سروس" بھی موجود ہے، جس پر ماہانہ ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں فیضیاب ہوتے ہیں، پریشان حال اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لیے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود "کاٹ سروس" کے ذریعے پریشانیوں، بیماریوں اور مشکلات کی کاٹ کی جاتی ہے، ماہانہ کم و بیش 65,000 (پینسٹھ ہزار) پریشان حال اس سروس سے فیضیاب ہوتے ہیں (سالانہ کم و بیش 7 لاکھ 80 ہزار سے زائد افراد کی کاٹ کی جاتی ہے۔)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس وقت مجلس کی طرف سے بِلا مبالغہ لاکھوں تعویذاتِ عطاریہ اور تعزیت، عیادت اور تسلّی نامے بھیجے جا چکے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق تادمِ تحریر مجلس کی طرف سے پاکستان بھر میں روزانہ لگنے والے تعویذاتِ عطّاریہ کے بستے (اسلامی بھائیوں کے) تقریباً 750، بیرونِ ملک تقریباً 230 ماہانہ مریضوں کی اوسطاً تعداد 3,35,000 (تین لاکھ پینتیس ہزار)، نیز پاکستان بھر میں کم و بیش 80 مقامات پر "**اسلامی بہنوں**" کے بھی ہفتہ وار تعویذاتِ عطاریہ کے بستے لگتے ہیں، جن پر تعویذاتِ عطاریہ دینے اور لینے والی صرف اسلامی بہنیں ہی ہوتی ہیں، ان بستوں پر ماہانہ ہزاروں اسلامی بہنیں فیضیاب ہوتی ہیں۔ ماہانہ مکتوباتِ عطاریہ (دستی (By Hand)، بذریعہ ڈاک، بذریعہ نیٹ) کم و بیش 70,000 (ستّر ہزار) ماہانہ تعویذات و اورادِ عطاریہ تقریباً 6 لاکھ کی تعداد میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ نیز تعویذاتِ عطاریہ کے بستہ ذِمہ داران کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں سینکڑوں عاشقانِ رسول مدنی قافلے میں سفر کرتے ہیں۔ ہزاروں نئے اسلامی بھائی ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرتے ہیں، ہزاروں عاشقانِ رسول سلسلہ عالیہ قادِریہ، رضویہ، عطّاریہ میں داخل ہونے کا شرف پاتے ہیں۔ کئی خوش نصیب داڑھی

شریف اور عمامے کا تاج سجالیتے ہیں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں عملی طور پر شرکت کرنے والے بن جاتے ہیں، مختلف کورسز کے ذریعے فرض علوم، سُنّتیں و آداب سیکھ کر شریعت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! تعویذاتِ عطاریہ کے بستوں پر ”کفّار کے قبولِ اسلام“ کی خوشخبریاں بھی ملتی رہتی ہیں، تعویذاتِ عطاریہ حاصل کرنے والوں کو ترغیب دِلا کر ہر ماہ مکتبۃُ المدینہ کے ہزاروں رسائل، VCDs,CDs تقسیم کی جاتی ہیں۔ملک و بیرونِ ملک پریشان حال اسلامی بھائیوں کیلئے ”غمخواری اجتماعات“ کئے جاتے ہیں، جس میں صَلٰوۃُ الحَاجَات، سنّتوں بھرے بیانات اور اجتماعی دعا کے ساتھ ساتھ اِستخارے ہیلیے (یرقان) کے مریضوں کیلئے خصوصی علاج اور تمام مسائل کا تعویذاتِ عطاریہ کے ذریعے علاج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ان اجتماعات میں ہزاروں اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں اوران میں سے کئی ،ہفتہ وار اجتماع، مدنی مذاکروں کے پابند اور ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے ہیں۔ تعویذاتِ عطاریہ کے طلب گار اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع اور ہر ہفتے اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے مدنی مذاکرے میں شرکت فرمائیں اور تعویذاتِ عطاریہ کے بستے سے تعویذ حاصل کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے نشہ آور چیزوں کی تباہ کاریوں کے بارے میں سنا کہ یہ چیزیں کس قدر خطرناک ہیں اور انسان کو کس قدر دِینی اور دُنیاوی نُقصانات سے دوچار کرتی ہیں ❀ جو شخص نشے کی آفت میں مُبتلا ہو جائے عموماً اس کے گھر کی خُوشیاں ملیامیٹ ہو جاتی ہیں ❀ اس کے بچے پریشان رہتے ہیں، ❀ اس کے والدین اور اس کی بیوی کو اس سے شکایت رہتی ہے، ❀ لوگوں کے دلوں میں اس کی نفرت بیٹھ جاتی ہے، ❀ بعض اوقات نشے کا عادی، گالی گلوچ اور مار دھاڑ کے ذریعے مسلمانوں کو اپنی ذات سے تکلیف پہنچاتا ہے، ❀ طرح طرح کی خطرناک جسمانی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے، ❀ نشے کی وجہ سے وہ اپنا مال برباد کر بیٹھتا ہے، ❀ اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کا خطرہ مول لیتا ہے، ❀ اپنے جان و مال اور وقت کو برباد کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے۔ لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ خُود بھی اس مہلک مرض سے دور رہے اور دوسروں کو بھی اس سے بچائے اور بدقسمتی سے جو اس مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہے وہ جلد از جلد اس سے چھٹکارے کی کوشش کرے، سچّی توبہ کرے، اس کا بہترین حل بُری صحبت کو چھوڑ کر اچھے ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے، لہٰذا آپ تمام اسلامی بھائیوں کی بارگاہ میں مدنی التجا ہے کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سُنّت کا جو آئینہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ❀ "تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2] ❀ پتّھر کا سُرمہ اِستِعْمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجَل زینت کی نِیَّت سے مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[3] ❀ سُرمہ سوتے وقت اِستِعْمال کرنا سُنَّت ہے۔[4] ❀ سُرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (2) کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... ابن ماجہ، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷

3 ... فتاوٰی ھندیۃ، ۵/ ۳۵۹

4 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰

میں لگائیے۔[1] اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھئے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدیّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنّتیں سیکھنے، تین دن کے لئے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۶۹-۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۲۱۸-۲۱۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرّر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کر لو۔ انہوں نے عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کر لو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی، نِصف؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: تہائی؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: میں سارا وَقْت آپ پر دُرُودِ پاک پڑھتا رَہُوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تُمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری

مَغفِرت کا سبب بن جائے گا۔[1]

دُور ہو جائیں دنیا کے رنج و اَلَم ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم
مال و دولت کی کثرت کا طالب نہیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے

1... مستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علیّ الصلٰوۃ... الخ، ۳/۱۹۸، حدیث: ۳۶۳۱
2... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام ومُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ مُحرَمُ الحَرام ہمارے درمیان جاری وساری ہے ،یہ مہینا ہر سال ہمیں شُہدائے کربلا کی اور بالخصوص نواسۂ مُصطفےٰ، سَیِّدُ الشُّہداء، اِمامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یاد دِلاتا ہے، کیونکہ آج سے صدیوں پہلے اِکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق وباطل کے درمیان ایک عظیم معرِکہ پیش آیا، جسے **واقعۂ کربلا** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس معرِکے میں شُہدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے استقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈَٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عظیمُ الشّان سبق دیا۔ اگر سُلطانِ کربلا، حضرت سَیِّدُنا اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چاہتے تو یزیدیوں کو تباہ وبرباد کرسکتے تھے مگر اِستِطاعَت اور قدرت کے باوجود خون کے پیاسوں پر بھی کرم نوازی فرمائی اور جنگ میں پہل نہ کی بلکہ آپ آخری وقت تک ان کو سمجھاتے رہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈراتے رہے۔ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت سَیِّدُنا امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہوکر یزیدی لشکر کا رُخ کیا اور جو کچھ فرمایا، اس کا ہر لفظ کرم نوازی پر مبنی تھا۔ چُنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعَلِّق نصیحت نہ کرلوں کہ جو مجھ پر لازِم ہوچکا ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہوجاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعَلِّق کوئی مُواخَذہ (یعنی سوال) بھی نہ

ہو گا۔ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو! پھر یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائیں:

فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ۝۷۱ (پ ۱۱، یونس: ۷۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو مل کر کام کرو اور اپنے جُھوٹے مَعبُودوں سمیت اپنا کام پکّا کرلو پھر تمہارے کام میں تم پر کچھ گُنجلک (اُلجھن وپوشیدگی) نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کرلو اور مجھے مُہلت نہ دو۔

اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۪ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ۝۱۹۶ (پ ۹، الاعراف: ۱۹۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

پھر آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حَمد وثنا کرنے کے بعد (اُن یزیدیوں سے) فرمایا: تم لوگ میری نِسبَت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں...؟ کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز ودُرُست ہے...؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں...؟ کیا سَیِّدُ الشُّہَداء حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے والد کے چچا نہیں...؟ کیا حضرت سَیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے چچا نہیں...؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتَعَلِّق رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو...؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو (تو سن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جُھوٹ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جُھٹلاتے ہو تو حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ، ابو سعید، سَہل بن سَعد، زید بن اَرقَم یا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے پُوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے (میرے مُتَعَلِّق) یہ فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے...؟ پھر آپ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں

یامیرے مُتَعَلِّق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مَشْرِق و مَغْرِب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سِوا کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ تو سہی کیا، تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)...؟ وہ بَدبَخْت خاموش رہے، آپ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی، اے حَجّار بن اَبْجَر، اے قَیْس بن اَشْعَث، اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟ وہ صاف مُکَر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بَیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بدنصیب قَیْس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کرلیں (تو آپ کو چُھٹکارا مل سکتا ہے) آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ہرگز اس کی بَیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدبخت یزیدیوں نے نصیحت پر مشتمل آپ کے اس کریمانہ انداز کا جواب سخت اذیّتیں اور تکلیفیں پہنچا کر دیا، مگر آپ کو مصیبتوں کا ہُجُوم حق سے نہ ہٹا سکا اور آپ کے عزم واستقلال میں کوئی کمی نہ آئی، حق وصداقت کا حامی مصیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طوفانِ بلا کے سیلاب سے اس کی ثابت قدمی میں کوئی فرق نہ آیا، دِین کا شیدائی دنیا کی آفتوں کو خیال میں نہ لایا۔ اگر آپ یزید کی بیعت کرتے تو وہ تمام لشکر آپ کے قدموں میں ہوتا، آپ کا احترام کیا جاتا، خزانوں

1... الکامل فی التاریخ، سنۃ احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، ۳/۴۱۸-۴۱۹ ملتقطاً وملخصاً

کے منہ کھول دیئے جاتے اور دولتِ دنیا قدموں پر لٹادی جاتی، مگر جس کا دل حُبِّ دنیا سے خالی ہو اور دنیا کی ناپائیداری کا راز جس پر واضح ہو، وہ دنیا کے نمائشی رنگ وروپ پر کیا نظر ڈالے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے راحتِ دنیا کے منہ پر ٹھوکر ماردی اور راہِ حق میں پہنچنے والی مصیبتوں کا خوش دلی سے استقبال کیا اور اس قدر آفتوں اور بلاؤں کے باوجود یزید جیسے فاسقِ مُعْلن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والے) شخص کی بیعت کا خیال بھی اپنے قلبِ مبارک میں نہ آنے دیا، اپنا گھر لُٹانا اور اپنا خون بہانا منظور کیا، مگر مسلمانوں کی تباہی وبربادی گوارا نہ فرمائی اور اسلام کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا، خدا کی قسم! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کا اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا، رہتی دُنیا کے مسلمانوں کیلئے بہت بڑی کرم نوازی تھی۔ اس کے علاوہ بھی اِن حضرات کے کردار کے بہت سے پہلو مسلمانوں کیلئے قابلِ تقلید نمونہ ہیں، آیئے آج کے بیان میں عفو و درگُزر، مہمان نوازی اور مسلمانوں کی خیر خواہی وغیرہ سے متعلق "**کربلاوالوں کے کریمانہ انداز**" سنتے ہیں۔ چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

ایک آدمی کے پاس بیس (20) یا تیس (30) اُونٹ تھے، مگر وہ ان کے کھانے پینے کا کوئی اِنتِظام نہیں کرپارہا تھا، کسی شخص نے اُسے حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا، لہٰذا وہ شخص اپنی مُراد لے کر چل پڑا۔ جس وقت وہ حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ اپنے خادمین کے ساتھ کھانا کھانے میں مصروف تھے، اس نے دل میں سوچا کہ شاید یہ مجھے کھانے میں شریک نہ کریں۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آپ نے اس پر شفقت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آیئے! ہمارے ساتھ کھانے میں شامل ہوجایئے۔ لہٰذا وہ شخص کھانے میں شامل

ہو گیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد آپ نے ہاتھ دھوئے اور اس کی جانب متوجہ ہو کر اُس کی حاجت پوچھی، حاجت سُن کر ارشاد فرمایا: اپنے اونٹوں کو لے آؤ! اِس جگہ سے اپنے اونٹوں کو کھلاؤ۔ اس نے آپ کی کرم نوازی دیکھی تو بے ساختہ کہنے لگا: **میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ سخاوت بے مثال ہے۔**[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کرم نوازی کی کیا ہی بات ہے، کبھی آپ کسی کی مشکل دُور فرماتے، کبھی کسی غریب کی حاجت پوری فرماتے، کبھی کسی مسافر کو نوازتے تو کبھی کسی کی مجبوری و بے بسی کا ذکر سُن کر اس کی امداد کے لیے کمربستہ ہو جاتے، کیونکہ سخاوت کا عظیم وَصْف آپ کو اپنے پیارے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وراثت میں ملا تھا جیسا کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لاڈلے نواسے کے بارے میں خود ارشاد فرمایا کہ حسین میری جرأت اور سخاوت کا وارث ہے۔[2] لہٰذا آپ جُود و سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے، آیئے! آپ کی کریمانہ سخاوت سے متعلق 2 مزید حکایات سنتے ہیں:

(1) ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی

1... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، مکارم الاخلاق، ۳/۵۱۲ مفهوماً

2... معجم کبیر، زینب بنت ابی رافع عن فاطمہ، ۲۲/۴۲۳، حدیث: ۱۰۴۱ ملتقطا

وظیفہ پہنچے گا، ہم آپ کو رخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار دِینار (یعنی سونے کے سکّوں) کی پانچ(5) تھیلیاں آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: حضرت سیّدنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے، اُسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اِس کرم نوازی کے باوجود تاخیر پر معذرت فرمائی۔[1]

یا شَہیدِ کربلا فریاد ہے		نورِ چشمِ فاطمہ فریاد ہے
ہے مری حاجت میں طیبہ میں مروں		اے مرے حاجت رَوا فریاد ہے
مفلس و ناچار و خَستہ حال ہوں		مَخزَنِ جُود و عطا فریاد ہے
بخت کی ہیں جس قدر بھی گُتّھیاں		ساری سُلجھا دو شہا! فریاد ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۵۸۶ تا ۵۸۸)

(2) چرواہے کو نواز دیا

ایک مرتبہ نواسۂ مصطفےٰ، جگر گوشۂ شیرِ خدا حضرت سیّدنا امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گُزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا جو بکریاں چَرا رہا تھا، وہ چرواہا آپ کے پاس حاضر ہوا اور تحفے کے طور ایک بکری آپ کی خدمت میں پیش کر دی، آپ نے اس سے پوچھا کہ تم آزاد ہو یا غلام؟ اس نے عرض

1...کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتھم من اھل البیت، ص ۷۷

کی: حضور! میں غلام ہوں۔ آپ نے وہ بکری اسے واپس لوٹادی۔ اس نے عرض کی: حضور! یہ میری اپنی بکری ہے تو آپ نے بکری قبول فرمالی۔ پھر آپ نے اس غلام کو بھیڑ بکریوں سمیت اس کے آقا سے خرید کر آزاد فرما دیا اور بھیڑ بکریاں اسے تحفے میں دے دیں۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کے کریمانہ انداز کے بارے میں ہم نے سُنا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی سخاوت جیسی عظیم صفت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنی استطاعت کے مطابق اپنے پریشان حال مسلمان بھائیوں کی مدد کیا کریں، حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے روز جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین(3) شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) جس نے میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کی ہوگی (2) جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا ہوگا، (3) اور جس نے مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (2) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جو مال اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس کے ذریعے اپنے عزیز رشتے داروں اور غریبوں کے ساتھ خیر خواہی کیا کریں۔ آیئے سخاوت کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کے لئے سخاوت و صدقے کے بارے میں تین(3) فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

سخاوت و صدقے کے بارے میں تین فرامینِ مصطفےٰ

(1) سخی آدمی، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے، جنّت سے اور لوگوں سے قریب ہے اور دوزخ سے دُور ہے۔ (3)

1... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب البیوع والاقضیۃ، باب فی الرجل یھدی الرجل الخ، ۵/۳۸۹، حدیث: ۱

2... بستان الواعظین، مجلس فی قولہ تعالی ان اللہ وملٰئکتہ... الخ، ص ۲۶۱-۲۶۰

3... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی السخاء، ۳/۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۸

(2) تین باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھا سکتا ہوں اور ان میں سے ایک بات کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو کہ کسی بندے کا مال صَدَقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔[1]

(3) نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کو کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر ان مشکل گھڑیوں میں بھی اُن مبارک ہستیوں نے اپنے **کریمانہ انداز** میں کوئی تبدیلی نہیں آنے دی بلکہ ان کٹھن حالات میں ظاہری بے سروسامانی کے باوجود بھی اپنی سخاوت کے دریا بہاتے رہے، آیئے اس سلسلے میں حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ شیر خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کرم نوازی کا ایک واقعہ سُنتے ہیں:

انوکھی سخاوت

واقعۂ کربلا کے بعد اہلِ بیت کو مدینۂ منورہ تک پہنچانے کے لئے جس شخص کو مقرر کیا گیا تھا، وہ بہت نیک دل تھا، اس نے پورے راستے اہلِ بیت کی ضروریات کا خیال رکھا اور اُن کے ساتھ نرمی اور حسنِ سُلوک سے پیش آیا، جب یہ قافلہ مدینۂ منورہ پہنچ چکا تو شہزادیِ شیر خدا حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی چھوٹی بہن فاطمہ بنتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اُن سے عرض کی: اس شخص نے پورے سفر میں ہمارا خوب خیال رکھا ہے، ہمیں بھی اسے کچھ نہ کچھ انعام دینا چاہئے۔ حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ

1... مسند احمد، حدیث ابی کبشة الانماری رضی اللّٰہ عنہ، ۲۹۸/۶، حدیث: ۱۸۰۵۳، ملتقطا

2... ترمذی، کتاب السفر، باب ماذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۱۱۷/۲، حدیث: ۶۱۴

اللہ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا کہ ہم اس شخص کو صرف اپنے زیورات ہی پیش کرسکتے ہیں۔ چُنانچہ دونوں شہزادیوں نے اپنے کنگن وغیرہ اُتار کر اُسے دے دیئے اور ساتھ ہی معذرت بھی کی (کہ اس کے علاوہ ہمارے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں)، اس شخص نے وہ تمام سامان واپس لوٹا دیا اور عرض کی: اگر میں نے وہ خدمت گُزاری دنیوی مفاد کے لئے کی ہوتی تو یقیناً اس انعام پر مجھے خوشی ہوتی، مگر میں نے تو وہ خدمت صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوشنودی اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے آپ لوگوں کی قرابت داری کی وجہ سے کی تھی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اہلِ بیتِ اطہار کی کرم نوازی کس قدر اعلیٰ درجے کی تھی کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عقیدت کا اظہار کرنے اور اہلِ بیت کے ساتھ حسنِ سُلوک سے پیش آنے والے کو نہ صرف اپنے زیورات عطا فرمادیئے بلکہ اس بات پر اس سے معذرت کا اظہار بھی فرمایا کہ اس کے علاہ تمہیں دینے کے لئے ہمارے پاس مزید کوئی چیز نہیں، اِن مبارک ہستیوں کے روشن کردار سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو بدلے میں ہمیں بھی اُس کے شکریہ کے طور پر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہئے، حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللہَ یعنی جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بھی شکر گُزار نہیں ہوتا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الشکر... الخ، ۳/۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۲)

اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے اور

1... الکامل فی التاریخ، ج ۳، ص ۴۴۰

پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی سچی محبت کا اظہار کرنے کے لئے ہمیں بھی اپنے دل میں اہلِ بیت کی عقیدت و محبت کا چراغ روشن رکھنا چاہئے کیونکہ محبتِ اہلِ بیت، دُنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل ہونے کے علاوہ شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا بھی کا ذریعہ ہے جیسا کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص وَسِیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کس قدر خُوش قسمت ہے وہ مسلمان جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آلِ پاک کی خوشی کا سبب بنے۔ آیئے! اہلِ بیتِ اطہار کے فضائل پر مشتمل مزید 3 فرامینِ مصطفٰے سنتے ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: جو میرے اہلِ بَیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں قیامت کے دن اُسے اِس کا صِلہ عطا فرماؤں گا۔ (2)

(2) ارشاد فرمایا: جو شخص اولادِ عبدُ المُطّلِب میں سے کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی (بھلائی) کرے گا، اُس کا صِلہ دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ قیامت کے دن مجھ سے ملے گا۔" (3)

(3) ارشاد فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعثِ امن ہیں اور میرے اہلِ بیت میری اُمت کے

1... برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰

2... جامعِ صغیر، حرف المیم، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

3... تاریخ بغداد، حرف المیم من آباء العبادلة، ۱۰/ ۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱

لئے باعثِ امن ہیں۔[1]

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھُول

(حدائقِ بخشش مرمم، ص۷۹)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس شعر میں اپنے آپ کو مخاطب کرکے یوں ارشاد فرماتے ہیں، اے رضاؔ اُس کرم ورحمت والے باغ کی کیا بات ہے، جس باغِ رسالت کی کلی سیدۃُ النّساء فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃ امامِ حسن و امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جس مہکتے باغ کے پھول ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیاو آخرت میں نجات پانے اور شفاعت کا ذریعہ ہے، ایسے ہی اِس پاک گھرانے سے بغض و عناد رکھنا ہلاکت کا سبب ہے۔ جیسا کہ **بحر و بر کے بادشاہ**، دو عالم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے ارشاد فرمایا: جو تم سے جنگ کرے میں اس سے جنگ کروں گا اور جو تم سے صلح کرے اس کی مجھ سے صلح ہے۔[2] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: خبردار! جو شخص اہلِ

1... کنز العمال، کتاب الفضائل، باب اھل البیت، جز ۱۲، ۴۵/۶، حدیث: ۳۴۱۵۰

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمۃ، ۴۶۵/۵، حدیث: ۳۸۹۶

بیت کی بغض و عداوت پر مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا کہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ناامید ہے اور آگاہ ہو جاؤ! جو شخص اہلِ بیت سے بغض و عداوت کی حالت پر مرا وہ کافر مرا اور کان کھول کر سُن لو! جو شخص اہلِ بیت کی بغض و عداوت پر مرا اسے جنّت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہو گی۔ (1)

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مُژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت، ص۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اہلِ بیت سے بغض رکھنے کی کیسی سخت وعیدیں ہیں ، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر دم ان کا خُوب ادب و احترام کریں اور اہلِ بیت سے عداوت و دُشمنی رکھنے والوں کی صحبت سے کوسوں دُور رہیں کیونکہ صحبت ضرور رنگ لاتی ہے، اگر اچھوں کی صحبت مل جائے تو انسان میں اچھائی پیدا ہو ہی جاتی ہے اور دل بھی گُناہوں سے بیزار، نیکیوں کا طلبگار اور بُزرگانِ دین اور اہلِ بیتِ اطہار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی محبت سے سرشار ہو ہی جاتا ہے اور اس کے برعکس اگر خدانخواستہ بُری صحبت میسر آجائے تو انسان نہ چاہتے ہوئے بھی بُرائیوں میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے، لہٰذا اولیاء اور اہلِ بیت سے عقیدت و محبت رکھنے والوں ہی کی صحبت اختیار کی جائے تاکہ ان کی صحبت کی

1... الشرف المؤبد، ص ۱۰۵

برکت سے ہمیں بھی اُن نیک ہستیوں کا ادب واحترام نصیب ہو، بدقسمتی سے آج کل بُری صحبتیں اس قدر عام ہوچکی ہیں کہ اچھی صحبت ملنا مشکل ہوچکا ہے، ایسے حالات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے جو اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کرنے کے عظیم مدنی مقصد کے پیشِ نظر لوگوں کو گُناہوں سے بچانے، نیکیوں کی راہ پر لانے اور اُنہیں اولیاء و اہلِ بیتِ اطہار کی محبت گھول کر پِلانے میں مصروفِ عمل ہے، لہٰذا ہم سب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں اور گُناہوں سے نفرت، نیکیوں کی رغبت اور اہلِ بیت کی سچی محبت اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں بھی سفر کرتے رہیں بلکہ تمام اسلامی بھائی، کربلا والوں کے کریمانہ انداز کو **نذرانہ عقیدت پیش** کرتے ہوئے، شہیدان و اسیرانِ کربلا کے اِیصالِ ثواب کی نیّت سے بالخصوص **عاشورہ** (8.9.10 یا 9.10.11 مُحَرَّمُ الْحَرَام) کے مدنی قافلوں میں سفر کیلئے ابھی سے نیت فرمالیجئے، اس کی خوب خوب برکتیں حاصل ہوں گی اور اہل بیتِ اطہار کی محبت میں اضافہ ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اولیا کا کرم، تم پہ ہو لا جَرم　　خُوب جلوے ملیں، قافلے میں چلو
اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام　　لُوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو
یا خدا ہر گھڑی رَٹ ہو عطار کی　　قافلے میں چلیں قافلے میں چلو
لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو　　سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "امام حسین کی کرامات" کا تعارف

کربلاوالوں کی محبت و اُلفت دل میں پیدا کرنے کیلئے امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"امام حسین کی کرامات"** کا مطالعہ نہایت مفید ہے، یہ رسالہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت، آپ کے فضائل و کمالات اور کرامات کے علاوہ یزید اور یزیدیوں کے دردناک انجام کی معلومات اور **عاشوراء کے فضائل** پر مشتمل **انمول رِسالہ** ہے، لہٰذا آج ہی یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شعبہ تراجم کی کوششوں سے اس رسالے کا انگلش، ہندی، سندھی اور گجراتی سمیت کُل 7 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے **کربلاوالوں کے مزید کریمانہ انداز** کے بارے میں سُنتے ہیں چنانچہ حق تلفی کرنے والے کو معاف کرنا اور درگزر سے کام لینا بھی اہلِ بیتِ اطہار کے بے مثال کریمانہ انداز کا حصہ ہے، معاف کرنا نبیِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت

ہونے کے ساتھ ساتھ دِینی اور دُنیوی اعتبار سے بہت ہی عُمدہ خصلت ہے، قرآنِ کریم میں عفو و درگزر سے کام لینے کا حکم بھی دیا گیا ہے جیسا کہ پارہ 9 سورۃُ الاَعراف کی آیت نمبر 199 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معافی کی برکت سے باہمی صلح کی فضا پیدا ہوتی ہے، آپس کے مسائل حل ہوتے ہیں، باہمی ناراضیوں کا خاتمہ ہوتا ہے، آپس میں محبت بڑھتی ہے اور دل میں بغض و کینہ کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ **کربلا والوں** کے **اندازِ کریمانہ** کی نقل کرتے ہوئے عفو و درگُزر سے کام لیا کریں، کسی مسلمان کا قُصور معاف کرنے سے معاف کرنے والے کی عزّت کم نہیں ہوتی بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ

حدیثِ پاک میں ہے: کسی کو معاف کرنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ (معاف کرنے والے) بندے کی عزّت ہی میں اضافہ فرماتا ہے۔[1] آیئے! عفو و درگُزر سے متعلق **کربلا والوں کے کریمانہ انداز** کے بارے میں تین (3) واقعات سُنتے ہیں:

(1) گالیاں دینے والے کو دعائیں دِیں

1... مسلم مُسلِم، کتاب البر... الخ، باب استحباب العفو والتواضع، ص، ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲

ایک مرتبہ عِصَام بن مُصْطَلِق نامی ملکِ شام کا ایک باشندہ جو کہ مولائے کائنات حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بغض رکھتا تھا، حضرت سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے اُنہیں اور اُن کے والدِ محترم حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ حضرت سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے جھڑکنے اُلجھنے یا تلخ کلامی سے کوئی جوابی کاروائی کرنے کے بجائے اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ پڑھنے کے بعد یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

(پ۹، الاعراف: ۱۹۹-۲۰۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو، اور اے سُننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (کسی بُرے کام پر اُکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے۔ بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب اُنہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے، ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

پھر فرمایا: اپنے اوپر بوجھ ہلکا رکھ اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے اور اپنے لئے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، اس کے علاوہ آپ اس کے ساتھ اس قدر عفو و درگُزر، نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے کہ اس کا بغض و عداوت ایک دَم محبت میں تبدیل ہو گیا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا وَمَا عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ وَمِنْ اَبِیہِ یعنی رُوئے زمین پر حضرت سَیِّدُنا امام حسین اور اِن کے والد حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے زیادہ میرے نزدیک کوئی محبوب نہیں۔[1]

گالیاں سُن کر دُعا دیتے ہو تم اے شہیدِ کربلا! تم پر سلام
ہے فلاح کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

(2) گالی دینے والے کے ساتھ خیر خواہی

ایک مرتبہ امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کسی نے گالی دی تو آپ نے (غُصّہ ہونے اور انتقامی کاروائی کرنے کے بجائے) اُسے اَپنا مُبارَک کُرتا اور **ایک ہزار درہم** دینے کا حکم دیا۔ کسی نے کہا: آپ نے پانچ (5) خَصلتیں جَمع کرلی ہیں: (۱) بُردباری (۲) تکلیف نہ دینا (۳) اس شخص کو ایسی بات سے رہائی دینا جو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُور کردیتی (۴) اسے توبہ وندامت کی طرف راغب کرنا (۵) بُرائی کے بعد تعریف کی طرف رجوع کرنا۔ آپ نے معمولی دنیا کے ساتھ یہ تمام عظیم چیزیں خَرِیدلیں۔[2]

(3) میں نے اپنا غُصّہ پی لیا

ایک بار امام زینُ العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اُن کی لونڈی وضو کروارہی تھی، اچانک اس کے ہاتھ سے برتن آپ کے چہرے پر گر گیا جس سے چہرہ زخمی ہوگیا۔ آپ نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو اس نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: **وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ** ”اور غُصّہ پینے والے“ امام زین

1... تفسیر البحر المحیط، پ ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۴، ۹/ ۱۹۹، ۴۴۶، تفسیر قرطبی پ ۹، الاعراف، ۴/ ۲۵۰، ملخصاً
2... احیاء العلوم، ۳/ ۲۲۱

العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں نے اپنا غُصّہ پی لیا۔ اس نے پھر عرض کی: **وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ** ”اور لوگوں سے درگزر کرنے والے“ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے معاف کرے۔ پھر عرض گزار ہوئی: **وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ** ”اور اللہ عَزَّوَجَلَّ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے“ ارشاد فرمایا: جا! تُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ یہ حضرات کتنے نرم مزاج اور بُردبار ہوا کرتے، لوگوں کی غلطیوں پر ان کو ڈانٹنے، جھڑکنے اور اُن کے ساتھ اُلجھنے کے بجائے ان کے قصور کو معاف کرنے والے ہوتے تھے، ہم **کربلا کے جانثاروں** سے محبت کا دم تو بھرتے ہیں لیکن ہمیں اس پر بھی غور کرلینا چاہئے کہ کیا ہم بھی دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں یا ان سے فوراً بدلہ لینے کا، اِنتقامی کاروائی کرنے کا جذبہ دل میں جوش مارنے لگتا ہے اور تکلیف پہنچانے والے کو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے لئے بڑی تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں، نیز کنیز کو معاف کرنے اور رِضائے الٰہی کے لئے آزاد کرنے سے متعلق آخر میں جو حکایت سُنی، اس میں ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ جو اپنے ملازمین کے ساتھ نہایت غیر مناسب سلوک کرتے ہیں اور ان کی معمولی غلطیوں پر انہیں خوب جھاڑ پِلاتے اور ان کی حوصلہ شکنی و دل آزاری کرتے ہیں، اس کے بجائے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، اُن کی غلطیوں پر انہیں پیار اور محبت سے سمجھائیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے اُن سے عفو و درگزر کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خوب

1... ابن عساکر، ذکر من اسمہ علی، علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، ۴۱/۳۸۷

خوب برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوں گی۔ **احادیث میں عفو و درگزر** کے کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں ، آیئے معاف کرنے کی فضیلت کے بارے میں احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

(1)... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ حساب کے لئے ٹھہرے ہوں گے تو اس وقت ایک مُنادی یہ اعلان کرے گا کہ جس شخص کا اجر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پھر دوسری بار اعلان کرے گا کہ جس کا اجر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کہ وہ کون ہے جس کا اجر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر ہے۔ منادی کہے گا: ان کا جو لوگوں (کی خطاؤں) کو معاف کرنے والے ہیں۔ پھر تیسری بار مُنادی اعلان کرے گا: جس کا اجر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔[1]

(2)... حضرت سَیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوَایَت ہے، نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لئے (جنّت میں) محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہئے کہ جو اس پر ظلم کرے وہ اسے معاف کر دے اور جو اسے محروم کرے، وہ اُسے عطا کرے اور جو اس سے تعلقات توڑے وہ اس سے تعلقات جوڑے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیئے جب کوئی ہمیں بُرا بھلا کہے یا ہمارے ساتھ بُرا

1... معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸ ملتقطا

2... مستدرک، کتاب التفسیر، شرح آیۃ: کنتم خیر امّۃ۔۔۔الخ، ۳/۱۲، الحدیث: ۳۲۱۵

سلوک کرے تو **اہلِ بیت اطہار کے کریمانہ انداز** پیشِ نظر رکھتے ہوئے درگزر سے کام لیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عفو و درگزر کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عفو کر اور سدا کے لیے راضی ہو جا گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"صدائے مدینہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہلِ بیت کی سچی محبت، جذبۂ عفو و درگزر، نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت دل میں پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، **اور ذیلی حلقہ کے 12 مَدَنی کاموں** میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ **"صدائے مدینہ لگانا"** بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کو **"صدائے مدینہ"** لگانا کہتے ہیں، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی مَساجد کی آبادکاری کے لئے اس مدنی کام میں اپنا حصہ شامل کریں اور دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! صدائے مدینہ ایسا پیارا مدنی کام ہے کہ جس میں اُخروی فوائد کے ساتھ ساتھ طِبّی و دُنیوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ آیئے **صدائے مدینہ** لگانے کے دُنیوی فوائد سنتے ہیں۔ مثلاً

- **صدائے مدینہ کی برکت سے** صبح کی تازہ ہوا ملتی ہے۔ **صدائے مدینہ کی برکت** سے پیدل چلنا نصیب ہوگا، کیونکہ پیدل چلنے سے انسان صحت مند رہتا ہے۔
- پیدل چلنے سے انسانی ہاضمہ درست رہتا ہے۔

♣ پیدل چلنے سے انسان مختلف بیماریوں (مثلاً ہارٹ اٹیک، فالج، لقوہ وغیرہ) سے بچ جاتا ہے۔

♣ پیدل چلنے سے ہڈّیاں مضبوط ہوتی ہیں، پیدل چلنے سے وزن اعتدال میں رہتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدائے مدینہ لگانا (یعنی نماز کے لیے لوگوں کو جگانا) سُنَّتِ مُصطفےٰ و سُنَّتِ صحابہ ہے، اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔[1] **صدائے مدینہ** لگانے سے کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں، اِس کا اندازہ اِس **مدنی بہار** سے لگائیے۔ چنانچہ

سرکار کی بارگاہ سے بُلاوا آگیا

ٹھینگ موڑ (قصور، پنجاب) کے علاقے اِلٰہ آباد کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تو تھا، لیکن مدنی کاموں کے سلسلے میں سُستی کا شکار تھا۔ حُسنِ اتفاق سے محرم الحرام 1431ھ بمطابق جنوری 2010ء کو دعوتِ اسلامی کے ڈویژن مشاورت کے ذمہ دار اسلامی بھائی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جب انہیں میری مدنی کاموں میں عدم دلچسپی کا علم ہوا تو انفرادی کوشش کرتے ہوئے نہ صرف مدنی کام کرنے کا ذہن دیا بلکہ صدائے مدینہ کی پابندی کرنے کی ترغیب بھی دِلائی (مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں نمازِ فجر کے لئے جگانے کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں "صدائے مدینہ لگانا" کہتے ہیں) نیز اس ضمن میں انہوں نے مجھے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فرمان "صدائے مدینہ دکھائے مدینہ" بھی سنایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میرا

1... طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳، مفهوماً

ذہن بن گیا اور حاضریِ مدینہ کی اُمید پر اگلے ہی دن میں نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ صدائے مدینہ کیا لگائی شروع کی مجھ پر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم ہو گیا۔ میرے تو وارے ہی نیارے ہو گئے، قسمت کا ستارا یوں چمکا کہ اسی سال مجھے بارگاہِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حاضری کا شرف حاصل ہو گیا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ صدائے مدینہ کی برکت سے میرے بڑے بھائی کو بھی حج کی سعادت نصیب ہو گئی، دورانِ حج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہونے کا شرف بھی مل گیا۔ شاید یہ مدینے شریف کی حاضری اور ایک ولی کامل سے بیعت کی برکت تھی کہ میرے بھائی جو پہلے نمازوں کی ادائیگی میں سُستی کا شکار تھے، لیکن اب تمام گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں کی جانب مائل ہونے لگے۔ باجماعت نماز کا اہتمام کرنے لگے۔ داڑھی شریف کی بھی نیّت کر لی۔ حج سے واپسی آنے کے کم و بیش دو ماہ بعد جبکہ ایک عزیز کی شادی میں شریک تھے، بارات آنے ہی والی تھی لیکن جونہی نماز کا وقت ہوا سب کو بآوازِ بلند نماز کی دعوت دی اور مسجد کی جانب چل دیئے۔ جب وضو کے لئے وضو خانے پر پہنچے تو اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے گر پڑے۔ نمازیوں نے آگے بڑھ کر اُٹھایا اور مسجد میں لِٹا دیا۔ مسجد میں لِٹاتے ہی ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ وہاں موجود سبھی لوگ بھائی جان کی اس ایمان افروز وفات پر افسوس کے ساتھ ساتھ رشک کرنے لگے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی اور **12 مدنی کاموں** میں دلچسپی کس قدر باعثِ برکت ہے، لہٰذا ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

1... چمکدار کفن، ص ۱۰

وابستہ رہتے ہوئے 12 مدنی کاموں میں شمولیت اور سنّتوں کی خدمت کے ذریعے اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس جامعاتُ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی اب تک 103 سے زائد شعبہ جات میں سُنَّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ جامعۃُ المدینہ بھی ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دلی خواہش کے تحت علمِ دِیْن کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام جامعۃُ المدینہ کی سب سے پہلی شاخ 1995 میں نیوکراچی کے عَلاقے گودھرا کالونی (بابُ المدینہ کراچی) میں کھولی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب تک دُنیا کے مختلف مُمالِک مثلاً پاکستان، ہند، جُنوبی افریقہ، انگلینڈ، نیپال اور بنگلہ دیش وغیرہ میں جامعۃُ المدینہ لِلْبَنِیْن اور لِلْبَنات قائم ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عِلْمِ دِیْن حاصِل کر کے نہ صرف اپنی عِلْمی پیاس بُجھا رہے ہیں بلکہ دُوسروں کو بھی فیضانِ عِلم سے مُنوّر کرنے میں مصروف ہیں۔ اِن جامعاتُ المدینہ کی خُصُوصِیَّت یہ ہے کہ دِینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ طَلَبہ کی اَخلاقی تَرْبِیَت بھی کی جاتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچوں کو جامعات المدینہ میں داخل کروا کے ان کو علمِ دین حاصل کرنے کا مدنی ذہن دیں، خود بھی علمِ دین حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نے **کربلا والوں کے کریمانہ انداز** سننے کی سعادت حاصل کی کہ

- **کربلا والے** غُصّہ کرنے کے بجائے غصہ پینے والے، لوگوں کی غلطیوں کو معاف کرنے والے اور سب سے عفو ودر گزر کا معاملہ فرمانے والے تھے۔
- **کربلا والے** زمین میں فتنہ وفساد سے بچنے والے اور امن وسکون قائم کرنے والے تھے۔
- **کربلا والے** خُوب صدقہ وخیرات کرنے والے تھے۔
- **کربلا والے** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور دِین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردینے والے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان پاکیزہ گھرانے والوں کی سیرت وکردار پر عمل کرکے دنیا وآخرت کو روشن بنائیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاوخُوشنُودی حاصل کریں۔

پئے حُسین و حَسَن فاطمہ علی حیدر ہمارے بگڑے ہوئے کام دے بنا یارَبّ

(وسائل، بخشش مرمم، ص ۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت

سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لباس کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۲ ص۵۹ حدیث ۲۵۰۴) جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ** تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے (شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص ۱۸۱ حدیث ۶۲۸۵) جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا (ابوداؤد، ج۴ ص۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص۳۶) لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نفل کوئی نماز قَبول نہیں ہوتی (کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص۴۱) پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (کَشْفُ الْاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس، ص۴۳) اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے

برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفحہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو (رَدُّالْمحتار ج ۹ ص ۵۷۹) سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے (مراٰۃ ج ۶ ص ۹۴) خمرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفحہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ''عورت'' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۹۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب ''بہارِ شریعت حصّہ 16'' اور ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رَسُول، آئیں سُنَّت کے پھُول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّابَعْدُ !فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "شامی" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی ب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے 3، 3 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے

گناہ بخش دے۔[1]

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص:۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

---

1 ... مُعْجَم کبیر، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸

2 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کا ادب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا پیارا مذہب، دِینِ اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم مقدّس ہستیوں، متبرّک مقامات اور بابرکت چیزوں کا احترام کریں اور بے اَدَبی سے اور بے اَدَبوں کی صحبت سے اپنے آپ کو دُور رکھیں۔ ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان ایک دوسرے کی عزّت و حُرمت کا پاسدار، حُسنِ اَخلاق کا آئینہ دار، باادب وحیاء دار اور سنّتِ سرکار کی چلتی پھرتی یادگار ہوا کرتا۔ اولاد اپنے والدین سے اور شاگرد و مرید اپنے استاد و پیر سے آنکھ مِلانا تو دُور کی بات اُن کے سامنے آنے سے بھی جھجکتے، اُن سے گفتگو کے دوران آنکھیں جُھکاتے، آواز دباتے اور اُن کا حکم بجالاتے تھے۔ سامنے تو سامنے غیر موجودگی میں بھی اُن کا ادب ملحوظ رکھتے۔ بڑوں کو نام سے نہیں بلکہ القاب اور اچھے الفاظ سے پکارتے غرض ہر کسی کے مرتبے کا لحاظ (Respect) اور چھوٹے بڑے کی تمیز برقرار رکھتے تھے اور صرف یہی نہیں بلکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اسی طرح مساجد، مزارات، قرآنِ کریم، کتابوں، تحریروں اور اللہ والوں سے منسوب چیزوں وغیرہ کا بھی خوب خوب ادب کیا جاتا تھا۔ **مگر افسوس!** آج کل ہماری اکثریت ان اخلاقیات و آداب سے محروم ہو چکی ہے، یہی وجہ ہے کہ بد اخلاقی اور بے ادبی کے مظاہرے بہت عام ہوتے جارہے ہیں، نہ صرف والدین، استاد اور پیر بلکہ ان سے بڑھ کر مقدّس ہستیوں کے اَدب و احترام میں کمی آتی جارہی ہے۔ شاید اِنہی بے اَدبیوں اور بَدلحاظیوں کی وجہ سے ہم دن بہ دن گھریلو خوشحالی (Happiness)، ترقّی اور اُخروی فوائد و برکات سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ منقول ہے کہ مَا وَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَۃِ وَ مَا سَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْکِ الْحُرْمَۃِ وَ التَّعْظِیْم **جس نے جو کچھ پایا**

ادب واحترام کے سبب سے پایا اور جس نے جو کھویا وہ ادب واحترام نہ کرنے کی وجہ سے ہی کھویا۔[1] شاید اسی وجہ سے یہ بات مشہور ہے کہ **"باادب بانصیب بے ادب بے نصیب"** آیئے آج **ادب کی ضرورت واہمیت** اور اس کی برکتوں کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چنانچہ

نام پاک کا ادب کرنے سے بلند مقام حاصل ہوا

سلسلہ عالیہ نَقْشَبَنْدِیَّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دن عام بَیتُ الخلا (Toilet) میں بڑا سا مٹی کا پیالہ مُلاحظہ فرمایا، غور سے دیکھا تو بیتاب ہو گئے، کیونکہ اُس پیالے پر لفظ، اللہ کَنْدَہ تھا! لپک کر پیالہ اُٹھالیا اور خادِم سے پانی کا لوٹا منگوا کر اپنے دستِ مبارَک سے خوب مَل مَل کر اچّھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اَدَب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھ دیا، ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ کو اِلہام فرمایا گیا (یعنی اللہ تعالٰی کی طرف سے یہ بات آپ کے دل میں ڈالی گئی): جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی میں بھی دنیا وآخِرت میں تمہارا نام اُونچا کرتا ہوں۔ آپ فرمایا کرتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ پاک کا اَدَب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو سو (100) سال کی عبادت ورِیاضت سے بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا۔[2]

اَدب اُستادِ دِینی کا مجھے آقا عطا کر دو دِل و جاں سے کروں اُن کی اِطاعت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:331)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نامِ

1... تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۴۲

2... حضرات القدس، مکاشفہ، ۳۵، جزء، ۲، ص، ۱۱۳

خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کا ادب کرنے کی برکت سے کیسا عظیم مقام حاصل ہوا کہ آپ خود فرمایا کرتے کہ **"مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو 100 سال کی عبادت وریاضت سے بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا"** ہمیں بھی چاہیے بالعموم ہر قسم کی تحریر کا ادب کریں اور بالخصوص اگر کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مبارک نام یا کسی بھی مقدس ہستی یا چیز کا نام زمین پر یا کسی نامُناسب جگہ پر پڑا ہوا دیکھیں تو اسے اُٹھا کر صاف کریں اور نہایت ادب کے ساتھ کسی اُونچی جگہ پر رکھ دیا کریں بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر، آفس، مسجد، مدرسے اور گلی محلے میں کوئی ایسی جگہ مُقرّر کریں جہاں مُقدّس اَوراق اور تحریرات بوسیدہ (Worn-out) ہونے کی صورت میں جمع کی جاسکیں اور وقتاً فوقتاً اُن کو دفن کرنے یا سمندر میں ٹھنڈا کرنے کا مناسب بندوبست بھی کر دیا جائے۔

اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دوجہاں کے سلطان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: جو کوئی زمین سے ایسا کاغذ اُٹھائے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس (اٹھانے والے) کا نام (روحوں کے سب سے اعلیٰ مقام) عِلِّیِّیْن میں بلند فرمائے گا۔[1] لہٰذا ہر مُقدّس تحریر، کاغذ اور اخبارات کا ادب کیجئے اور ان کی بے ادبی سے بچنے کی کوشش کیجئے۔ **اَفسوس! صد کروڑ اَفسوس!** آج کل اَخبارات اور دِیگر لکھائی والے کاغذات کے ساتھ ساتھ مُقدّس کلِمات والے کاغذات بھی جابجا سڑکوں (Roads) پر بِکھرے دِکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ اَلمناک داستان اِسی پر ختم نہیں ہوتی بلکہ یہ اَخبارات اور مقدس تحریرات بے اَدبیوں کے مختلف مَراحِل مثلاً گھر کے کچرادان (Dustbin)، گلی محلے میں لوگوں کے قدموں تلے آنے کے بعد طرح طرح کی آلودگیوں، گندی نالیوں یا کچرا کُونڈی کی نَذر ہو جاتے ہیں حالانکہ مقدس تحریر کے ساتھ ساتھ تمام حروف کا ادب واحترام کرنا چاہئے۔

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب اللقطه، ۴/۳۰۰، حدیث: ۶۸۴۶

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بچھونے یا مُصَلّے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو اِستِعمال کرنا ناجائز ہے، یہ عِبارَت اس کی بناوَٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا رَوشنائی سے لکھی ہو اگرچہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ (یعنی جُدا جُدا حُرُوف) لکھے ہوں کیونکہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ (یعنی الف، باء، تاء، ثاء وغیرہ اکیلے حروف) کا بھی اِحتِرام ہے۔ اکثر دَستَر خوان (Dining mats) پر عِبارَت لکھی ہوتی ہے ایسے دَستَر خوانوں کو اِستِعمال میں لانا (اور) ان پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ بعض لوگوں کے تکیوں (Pillows) پر اَشعار لکھے ہوتے ہیں، اِن کا بھی اِستِعمال نہ کیا جائے۔ (1)

تحریر کے ادب کے متعلق امیر اہلسنت کی کُڑھن

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر کے ادب کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ایسے پائیدان (Door mats) بھی دروازے کے باہَر نہ رکھے جائیں جن پر حُرُوفِ تَہَجّی میں کچھ لکھا ہو۔ اسی طرح چَپّل پر اگر کمپنی وغیرہ کا نام لکھا ہو تو اِستِعمال سے قَبْل اسے مِٹا دیا جائے۔ یوں ہی مُصَلّے، پلاسٹک کی چٹائی، لحاف و تولیہ وغیرہ پر بھی عَرَبی حُرُوفِ تَہَجّی میں کمپنی کے نام کی چِٹ لگی ہو تو ایسی چِٹ بھی جُدا کر کے ٹھنڈی کر دی جائے۔ چادریں، قالین، ڈیکوریشن کی دَرْیاں، تکیہ یا گدیلا اَلْغَرَض جس چیز پر بھی بیٹھنے یا پاؤں رکھنے کی ضَرورت پڑتی ہو اُس پر کچھ نہ لکھا جائے، نہ ہی چَھپی ہوئی چِٹ سِلائی کی جائے۔ (2) لہٰذا اگر آپ بھی کہیں کچھ لکھا ہوا پائیں، اس کا اَدَب بَجالاتے ہوئے اُس چیز پر بیٹھیں، نہ پاؤں رکھیں اور بے اَدَبی کا اَندیشہ ہو تو ان چیزوں کے اِستِعمال ہی سے گُریز فرمائیں، یا پھر کسی ترکیب سے اس لکھے ہوئے ٹکڑے کو جدا کر کے قابلِ

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۲۰

2 . . . مدنی مذاکرہ، قسط ۲، مقدس تحریرات کے آداب کے بارے میں سوال جواب، ص، ۴

تعظیم جگہ رکھ دیجئے۔ اگرچہ یہ سب کچھ سُننا بہت آسان اور اس پر عمل کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن اگر ہم تحریرات اور مُقدّس اَوراق کے ادَب کے بارے میں اپنے اسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے حالات سُنیں تو ہمیں عمل کرنے کا جذبہ ملے گا اور اس ادب کی ڈھیروں برکتیں بھی نصیب ہوں گی۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

نامِ خدا کا ادب کرنے سے گنہگار ولی بن گیا

حضرتِ سَیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ توبہ سے قبل بَہُت بڑے شرابی تھے، آپ ایک مرتبہ شراب کے نشے میں دُھت کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نظر پڑی جس پر "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" لکھا ہوا تھا آپ نے تعظیماً اُٹھالیا اور عطر خرید کر معطر کیا پھر اُسے ایک بلند جگہ پر ادب کے ساتھ رکھ دیا، اُسی رات ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے جاؤ! بِشر سے کہہ دو کہ تم نے میرے نام کو معطر (Fragrant) کیا، اُس کی تَعظِیم کی اور اسے بُلند جگہ رکھا ہم بھی تمہیں پاک کریں گے، اُن بُزرگ نے دِل میں سوچا کہ بِشر تو شرابی ہے شاید مجھے خواب میں غلط فہمی ہوئی ہے، تو اُنہوں نے وضو کیا نفل پڑھے اور پھر سو گئے، دُوسری اور تیسری بار بھی یہی خواب دیکھا اور یہ بھی سُنا، کہ ہمارا یہ پیغام بِشر ہی کی طرف ہے جاؤ! انہیں ہمارا پیغام پہنچادو! چنانچہ وہ بزرگ، حضرتِ بشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں نکلے ان کو پتا چلا کہ وہ شراب کی محفل میں ہیں تو وہاں پہنچے اور بشر کو آواز دی، لوگوں نے بتایا کہ وہ تو نَشے میں بد مست ہیں، اُنہوں نے کہا اُنہیں جاکر کسی طرح بتا دو کہ ایک آدمی آپ کے نام کوئی پَیغام لایا ہے اور وہ باہر کھڑا ہے کسی نے جاکر اندر خبر دی تو حضرت سیدنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا اس سے پوچھو کہ وہ کِس کا پیغام (Message) لایا ہے؟ دریافت کرنے پر وہ بزرگ فرمانے لگے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام لایا ہوں، جب

آپ کو یہ بات بتائی گئی تو جُھوم اُٹھے فَوراً ننگے پاؤں باہر تشریف لے آئے پَیغامِ حق سن کر سچے دِل سے توبہ کی اور اُس بُلَند مَقام پر پہنچے کہ مُشاہَدہ حق کے غلبے کی شِدت سے ننگے پاؤں (Barefoot) رہنے لگے اِسی لیے آپ حافی (یعنی ننگے پاؤں والا) کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھے ہوئے کاغذ کا اَدب و احترام کرنے کا رب عَزَّوَجَلَّ نے کیسا انعام و اکرام عطا فرمایا کہ سخت گنہگار اور شرابی شخص کو اپنا ولی بنالیا، اور آپ کو دنیا میں وہ بلند مقام عطا فرمایا کہ جب تک آپ زندہ رہے جانور بھی آپ کے ادب کی وجہ سے راستے میں گوبر نہیں کرتے تھے، جیسا کہ منقول ہے کہ **حضرتِ** سیدنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ ننگے پاؤں چلتے تھے اور جب تک بغداد شریف میں آپ حیات رہے کسی چَوپائے (جانور) نے راستے میں گوبَر نہ کیا اور وہ صِرْف اِس حُرمَت و اَدَب کے پیشِ نَظر کہ حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہاں ننگے پاؤں چلتے پھرتے ہیں، ایک دن ایک چَوپائے نے راستے میں گوبر کر دیا تو اُس کا مالِک یہ بات دیکھ کر گھبرا گیا کہ ہو نہ ہو آج حضرتِ سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِنتِقال ہو گیا ہے ورنہ یہ جانور کبھی راستے میں گوبر نہ کرتا، چُنانچِہ تھوڑی دیر کے بعد اُس نے سُن لیا کہ حضرت کا وِصال ہو گیا ہے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ادب و احترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعد تمام مخلوق میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

---

1 . . . تذکرۃ الاولیاء، جزء ۱، ص ۱۰۶، بتغیر قلیل

2 . . . فضائل دعا، ص ۲۵۶، ملخصاً

افضل واعلیٰ ہیں، ان کی تعظیم وتوقیر اور ادب واحترام ضروری ہے اور ان کی شان میں ادنیٰ سی توہین یعنی گستاخی وبے ادبی کفر ہے۔ جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کُفر ہے۔[1] انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شان میں بے ادبی ذِلّت ورُسوائی اور تمام نیک اعمال کی بربادی کا سبب ہے جیسا کہ شیطان نے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بے ادبی کا ارتکاب کیا تو ملعون ہو کر بارگاہِ الٰہی سے نکالا گیا حالانکہ اس سے پہلے وہ سرکش ونافرمان نہ تھا بلکہ ہزاروں سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول تھا، وہ جِنّ ہونے کے باوجود اپنی عبادت ورِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد تھا اور اس قدر مقرّب تھا کہ بارگاہِ خداوندی میں ملائکہ کے ساتھ حاضر ہوتا۔ مگر حکمِ الٰہی کی نافرمانی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی کی بے ادبی سے اُس کی برسوں کی عبادتیں ضائع ہو گئیں اور ذِلّت ورُسوائی اُس کا مقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنَّم کے دائمی (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے) عذاب کا مستحق ٹھہرا۔ لہٰذا ہمیں بھی شیطان کے اس عبرتناک انجام سے ڈرتے ہوئے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شان میں گُستاخی کرنے اور گُستاخوں کی صحبت اختیار کرنے سے دُور رہنا چاہئے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذات کو واجبُ الْاِحترام سمجھنا چاہیے نیز یہ بھی پتہ چلا کہ انبیاء کی شان میں گُستاخی وبے ادبی شیطان کا طریقہ ہے، ہر ایک کو اس سے بچنا چاہئے۔

انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام لیتے وقت اچھے اچھے القابات لگانا تعظیم کی علامت ہے۔

انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے منسوب اشیاء کو تبرک سمجھنا تعظیم کی علامت ہے۔

انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر اپنے بچوں کا نام رکھنا بھی محبت اور تعظیم کی علامت ہے۔

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۴۷

انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذکرِ خیر سے اپنی مجلسوں کو بابرکت بنانا بھی تعظیم کی علامت ہے۔ جبکہ ان کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کرنا، کسی بھی طرح ان کی ذات، نام یا ان سے منسوب تبرکات کی تحقیر کرنا ان کے معجزات میں شک کرنا بڑی بے ادبی اور دنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا باعث ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی مَقامات پر اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ادب بجالانے کا حکم اِرْشاد فرمایا اور اس حکم کی تعمیل کرنے والوں کو گناہوں کی معافی اور جنت میں داخلے کی بشارت سنائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۂ مائِدَہ کی آیت نمبر 12 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ (پ۶، المائدہ: ۱۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حسن دو تو بے شک میں تمہارے گُناہ اُتار دوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی محبت و عقیدت اور اُن کا ادب و احترام جہاں ایمان والوں کے ایمان کی علامت ہے اور اُن کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے وہیں کئی بے ایمانوں کو ایمان کی دولت ملنے کا بھی ذریعہ ہے۔ چنانچہ

ادب کی برکت سے ایمان نصیب ہوا

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرعون کو دعوتِ ایمان دینے کیلئے تشریف لے گئے تو فرعون نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات کو دیکھ کر آپ عَلَیْہِ

السَّلَام پر ایمان لانے کے بجائے آپ کے مقابلے کیلئے اپنی سلطنت (State) کے جادوگروں کو جمع کیا۔جب مقابلے کا وقت ہوا تو ان جادوگروں (Magicians) نے حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا،اے موسیٰ!یاتو آپ اپناعصاڈالیں یاہم اپنی جادو کی لاٹھیوں اوررسیوں کو پھینکیں،ان کا یہ کہنا حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ادب کے لیے تھا کہ وہ بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تم پہلے ڈالو۔ جب انہوں نے اپنا سامان ڈالا، جس میں بڑے بڑے رسّے اور لکڑیاں تھیں تو وہ اژدھے نظر آنے لگے اور میدان ان سے بھرا ہوا معلوم ہونے لگا،پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا (Staff) ڈالا تو وہ ایک عظیمُ الشّان اژدہا بن گیااور جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کرکے نگل گیا پھر جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے دستِ مبارک میں لیاتو وہ پہلے کی طرح عصاہو گیا۔ چنانچہ یہ معجزہ دیکھ کران جادوگروں پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار "اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی ہم تمام جہانوں کے ربّ پر ایمان لائے "کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔ جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور آپ کی اجازت کے بغیر اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے،اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کی دولت سے سرفراز فرمادیا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سیّدنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ادب کرنے کی برکت سے بے ایمان جادوگروں کو ایمان کی دولت نصیب ہوگئی۔ذرا غور کیجئے!جو شخص نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب واحترام کرے،اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کس قدر فضل وکرم ہو گا۔ آیئے!اس ضمن میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ پاک کے ادب واحترام اور اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وانعام

---

1 . . . صراط الجنان،۳/ ۴۰۳ تا ۴۰۴،ملخصًا

کے بارے میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 510 صفحات پر مشتمل کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" جلد 4 کے صفحہ 61 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں (مَسْطَح نامی) ایک آدمی تھا جو 200 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا رہا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُسے ٹانگوں سے گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پہ پھینک دِیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی (Revelation) فرمائی کہ جا کر اُس کی نمازِ جنازہ اَدا کریں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ وہ 200 سال تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ ایسا ہی تھا مگر وہ جب بھی تورات کھولتا اور نامِ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتا تو اُسے چُوم کر آنکھوں سے لگاتا اور اُن پر دُرود پڑھتا تھا، پس میں نے اُس کا یہ عمل قبول کر کے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے ہیں اور **70 جنّتی حُوروں سے اُس کا نکاح** کر دِیا ہے۔[1]

لب پر آجاتا ہے جب نامِ جناب منہ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے بنی اسرائیل کے ایک گنہگار شخص کی صرف اس لئے بخشش و مغفرت ہو گئی کہ جب بھی وہ توریت شریف میں نامِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتا تو آنکھوں سے لگاتا، چُومتا اور درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ تو پھر اُمَّتِ مُحَمَّدِیَّہ میں سے اگر کوئی اپنے پیارے آقا

1 ... حلیۃُ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/۴۵، حدیث: ۴۶۹۵

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نہ صرف نام بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات اور آپ سے نِسْبَت رکھنے والی ہر شے کی تعظیم کو لازِم وضروری جانے تو پھر اس پر رَحمتِ خُداوَندی کی کیسی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔ اور پھر یہ تو وہ عظیم بارگاہ ہے جس کے ادب واحترام کا حکم خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۵۷)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نُور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو سَیِّدُ الاَنبیا، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کے آداب سکھاتے ہوئے اُنہیں اِس بلند بارگاہ میں عامیانہ انداز (Common conduct) اختیار کرنے کی مُمانعت فرمائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 63 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ (پارہ: ۱۸، النور: ۶۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے

صَدرُ الاَفاضِل، حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اس آیت کے) ایک معنٰی مُفسِّرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ (جب کوئی) رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارے تو اَدَب و تکریم اور تَوقیر و تعظیم کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُعَظَّم اَلْقاب سے نرم آواز کے ساتھ مُتَواضِعانہ و مُنْکَسِرانہ (یعنی عاجزی والے) لہجے میں "**یَانَبِیَّ اللہ! یَارَسُوْلَ اللہ! یَاحَبِیْبَ اللہ!**" کہہ کر پُکارے۔[1] اِمامُ المُفسرین، حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پہلے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو **یَا مُحَمَّدُ، یَا اَبَاالْقَاسِم** کہہ کر پکارا کرتے

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ: ۱۸، سورۃ النور: تحت الآیۃ: ۶۳ بتغیر قلیل

تھے مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت ظاہر کرنے کیلئے عام انداز میں اُنہیں پُکارنے سے منع فرمادیا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **یَانَبِیَّ اللہ، یَارَسُوْلَ اللہ** کہا کرتے۔[1]

یَارَسُوْلَ اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے
جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب کس قدر اَہم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نام لے مُخاطب کرے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: عُلماء تصریح (وضاحت) فرماتے ہیں کہ حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نام لے کر ندا کرنی حَرام ہے۔[2] **یاد رہے!** حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ادب صِرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ ظاہری تک ہی مَحْدُود نہیں تھا بلکہ رہتی دُنیا تک ہر آنے والے مُسلمان پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان وعظمت کو تسلیم کرنا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ کو واجِبُ الِاحْتِرام جاننا بے حد ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرتِ علامہ اِسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہِری حَیات اور بعدِ پردہ پوشی (یعنی ظاہری وَفات کے بعد) غَرَض ہر حالت میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم وتوقیر اُمَّت پہ لازِم اور ضَروری ہے کیونکہ دِلوں میں جتنی حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم بڑھے گی اِتنا ہی نُورِ ایمان میں اِضافہ ہوتا رہے گا۔[3]

---

1 . . . دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الاول، الجزء الاول ص ۱۹
2 . . . فتاویٰ رضویہ ۳۰/ ۱۵۷
3 . . . تفسیر روح البیان، ج۷، ص ۲۱۶

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا مِلا　　جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص:۱۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمائے کرام کا ادب واحترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علاوہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے ادب واحترام کا بھی خوب لحاظ رکھنا چاہئے۔ یاد رکھئے! عُلماء وارثِ انبیاء ہیں کیونکہ یہ حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مِیراث یعنی علمِ دین کو حاصل کرتے اور اس کے ذریعے لوگوں کی رَہنُمائی کرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: بے شک زمین پر عُلَماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے کائنات کی تاریکیوں میں رَہنُمائی حاصل کی جاتی ہے۔[1] لیکن بدقسمتی سے آج کل شاید کسی سوچے سمجھے منصوبے (Pre-planning) کے تحت اُمّتِ محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے دُور کیا جارہا ہے، ان کے مقام ومرتبے کو مُسلمانوں کے دل ودماغ سے نکالا جارہا ہے، ان کی شان میں لَب کُشائی کی جارہی ہے، ان پر اعتراض اور طعن وتنقید کرنے پر اُبھارا جارہا ہے بلکہ اب تو مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عُلَماء کی توہین وتحقیر تک نوبت آپہنچی ہے جو کہ ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔ یوں بھی جو علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا گستاخ ہوگا وہ ان کی صحبت وفیض سے محروم ہوجائے گا اور جب یہ دونوں چیزیں نصیب نہ ہوں گی تو دُرُست شرعی رَہنُمائی حاصل ہونا بھی دُشوار، لہٰذا ایسے عملیاں کرتے کرتے ایسوں کا کُفر تک جاپڑنا بھی عین ممکن ہے۔

---

1 ... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۳۱۴، حدیث: ۱۲۶۰۰

لمحۂ فکریہ!

ذرا سوچئے! سنجیدگی سے غور کیجئے!! کہ جو مقدس ہستیاں ہمیں قرآن و حدیث کے معنٰی و مفہوم سمجھائیں . . . نماز، روزے، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات کے طریقے سکھائیں . . ، ان عبادات میں غلطی ہو جانے پر اس کا حل ارشاد فرمائیں . . ، ماں باپ کا ادب و تعظیم نیز رشتے داروں اور عام مسلمانوں کے حقوق بتائیں . . ، ہمارے ہاں فوتگی ہو جائے تو تجہیز و تکفین (Burial) کے مسائل سے ہمیں آگاہ کریں اور مَیّت کے مَتْرُوکہ مالِ وراثت کو شَرِیعت کے مطابق وُرَثاء میں تقسیم کرنے پر رَہْنُمائی فرمائیں . . . میاں بیوی میں اختلاف کی صورت میں ان کے درمیان فیصلہ کروائیں . . ، ہماری تجارتی و کاروباری اُلجھنیں سُلجھائیں اور اس کے علاوہ دِین و دُنیا کے بے شمار مراحل میں ہمارے ساتھ خیر خواہی کر کے ہمیں ذِلّتِ دُنیا اور عذابِ آخرت سے بچنے کے طریقے بتائیں، ہمارے جنازے پڑھائیں، کیا ہم اپنے ان محسنوں کا شکریہ ادا کرنے اور ان کا ادب کرنے کے بجائے انہیں طعن و تنقید کا نشانہ بنا کر اپنی آخرت داؤ پر لگائیں گے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہمیں اپنے اُن محسنوں کا شکر گُزار، شرعی مسائل میں اُن کا اطاعت گُزار ہونے کے علاوہ اُن کا ادَب و احترام کرنا چاہئے۔

ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن عُلماء کا بے حد احترام کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب کوئی عالمِ دین تشریف لاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دوزانو بیٹھ جاتے۔[1]

حضرت سیِّدُنا علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یاد رکھو! علماء، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ

---

1 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۵/ ۱۳۱

الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے وارث (Sucessor) ہیں اور ان کے عُلوم انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علوم سے حاصل شدہ ہیں تو جس طرح باعمل علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہ تَعَالٰی، انبیا اور مُرسَلین عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے اعمال اور علوم کے وارث ہیں اسی طرح علما کا مذاق اڑانے والے، مذاق اڑانے میں ابو جہل، عقبہ بن ابی معیط اور ان جیسے دیگر کافروں کے وارث ہیں۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ علمائے کرام کے ادب کے بارے میں اپنے مریدین و محبین کی بہت زیادہ مدنی تربیت فرماتے ہیں، آپ علماء کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے اور اُن کے احترام کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اسلام میں عُلَمائے حق کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور وہ عِلمِ دِین کے باعِث عوام سے افضل ہوتے ہیں، غیر عالِم کے مقابلے میں عالِم کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے چنانچہ حضرت محمد بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے مَروی ہے: عالِم کی دو(2) رکعت غیرِ عالم کی ستّر (70) رکعت سے افضل ہے۔[2] لہٰذا دعوتِ اسلامی کے تمام وابستگان بلکہ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ عُلَمائے اہلسنّت سے ہر گز نہ ٹکرائیں، ان کے ادب و احترام میں کوتاہی نہ کریں، علمائے اہلسنّت کی تحقیر سے قَطعاً گُریز کریں۔ بِلا اجازتِ شَرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام نہ کریں۔

حضرت سیِّدُنا ابو الحفص کبیر رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جس نے کسی عالِم کی غیبت کی تو قِیامت کے روز اس کے چہرے پر لکھا ہو گا "**یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مایوس** (Disappointed) **ہے۔**"

---

1 ... روح البیان، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۰۶، ۵/۳۰۵

2 ... کنز العمل، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۰/۸۷، حدیث: ۲۸۷۸۲

[1] حضرت سیِّدُنا ابوذرّ غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: عالِم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل و حُجَّت ہے تو جس نے عالم میں عیب نِکالا وہ ہلاک ہو گیا۔[2]

علما کی بے ادبی کی مثالیں

آج کل بعض لوگ بات بات پر عُلَمائے کِرام کے بارے میں توہین آمیز کلمات بک دیا کرتے ہیں، مَثَلاً کہتے ہیں: بھئی ذرا بچ کر رہنا "علّامہ صاحِب" ہیں۔ عُلَماء لالچی ہوتے ہیں، ہم سے جَلتے ہیں۔ ہماری وجہ سے اب ان کا کوئی بھاؤ نہیں پوچھتا، چھوڑو چھوڑو یہ تو مولوی ہے۔ (معاذاللہ عالموں کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں) یہ مُلّا لوگ۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمائے کرام کا ادب و احترام نصیب فرمائے اور اُن کی بے ادَبی کی آفت سے ہمیں بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم کا ادب واحترام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب قرآنِ کریم کے ادب واحترام کے بارے میں کچھ مدنی پھول سُنتے ہیں، اگرچہ اس گئے گُزرے دور میں بھی مسلمانوں کے دل میں قرآنِ کریم کا بہت زیادہ ادب واحترام ہے، مگر یاد رہے کہ صرف دل کے اندر ہی قرآنِ کریم کا ادب ہونا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ظاہری آداب کا بجالانا بھی ضروری ہے۔ بدقسمتی سے علمِ دین سے دُوری (Distance) کے باعث

---

1 ... مکاشفۃ القلوب، الباب العشرون فی بیان الغیبۃ والنمیمۃ، ص ۷۱

2 ... کنز العمل، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۰/ ۷۷، حدیث: ۲۸۶۶۹

لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد اُن ظاہری آداب کا خیال رکھنے سے نہ صرف محروم ہے بلکہ ناواقف بھی ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ قرآنِ کریم کے آداب سیکھیں اور اُن کا لازمی خیال رکھیں تاکہ اس عظیم کتاب کی معمولی سی بھی بے ادبی نہ ہونے پائے، یاد رکھیں! باادب لوگ دُنیا و آخرت میں کامیاب ہی کامیاب ہیں، کیا خبر ادب کی وجہ سے ہماری بگڑی بن جائے۔ جیسا کہ

قرآن کریم کے ادب کی برکت

دلیلُ العارفین میں ہے: ایک فاسِق نوجوان تھا، جس کی بُرائیوں کی وجہ سے مسلمان اس سے نفرت کیا کرتے تھے اور اسے بَہُت منع کرتے لیکن وہ ایک نہ سُنتا۔ اَلْغرض جب اس کا اِنتقال ہو گیا تو کسی نے اِسے خواب میں دیکھا کہ سر پر تاج (Crown) رکھے فِرِشتوں کے ہَمراہ جنّت میں جارہا ہے، اِس سے پوچھا کہ تُو تو بدکار تھا، یہ دولت کہاں سے نصیب ہوئی؟ جواب دیا: دنیا میں مجھ سے ایک نیکی ہوئی وہ یہ کہ جہاں کہیں قرآنِ پاک پر میری نگاہ پڑتی، کھڑے ہو کر تعظیم کی نظر سے اسے دیکھتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کی بدولت بخش دیا اور یہ دَرَجہ عِنایت فرمایا۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں قرآنِ مجید کی عظمت پیدا کیجیے اور خوب خوب اس کا ادب واحترام بجالایئے، ہو سکتا ہے کہ یہی عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبول ہو جائے اور ہماری مغفرت کا سبب بن جائے۔ آیئے اب قرآنِ کریم اور تلاوتِ قرآنِ کریم کے کچھ آداب سُنتے ہیں:

❀ قرآنِ کریم کا سب سے بڑا ادب جو ہر مسلمان پر انتہائی واجب ہے وہ یہ کہ طہارت و پاکی کے بغیر (Without cleanliness & purity) اسے ہرگز ہرگز نہ چھُوئے۔ ❀ اگر وُضو نہ ہو تو قرآنِ عظیم

---

1 . . . دلیل العارفین از ہشت بہشت، مجلس ۵، ص ۹۲ بتغیر قلیل

چُھونے کے لئے وُضو کرنا فرض ہے۔[1] ❀ بے وُضو (Without ablution) (شخص) کو قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کا چُھونا حرام ہے۔ بے چُھوئے زبانی یاد دیکھ کر پڑھے تو کوئی حَرَج نہیں۔ ❀ جس کو نہانے کی ضرورت ہو (یعنی جس پر غسل فرض ہو) اس کو مسجد جانا، طواف کرنا، قرآنِ مجید چُھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جِلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جیسے مُقَطَّعات (وہ حروف جن کے ظاہری معنیٰ سمجھ ہی نہیں آتے جیسے الٓمّٓ ،حٰمٓ وغیرہ) کی انگوٹھی حرام ہے۔[2] ❀ جب بھی قرآنِ کریم چھُونے یا اس کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہو انتہائی ادب و تعظیم کے ساتھ چُومے اور سینے سے لگا کر برکت حاصل کرے، امیرُ المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روزانہ صبح قرآنِ کریم کو چُومتے تھے اور فرماتے: یہ میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔[3] ❀ مستحب یہ ہے کہ باوُضو، قِبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تِلاوت کرے۔[4] ❀ تلاوتِ قرآن کیلئے مسواک وغیرہ کے ذریعے اچھی طرح منہ صاف کرے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے مُنہ قرآنِ کریم کیلئے راستے ہیں (یعنی تلاوتِ قرآن کا ذریعہ ہیں) اِنہیں مسواک کے ذریعے پاکیزہ کرلیا کرو۔ ❀ تلاوت کے شروع میں اَعوذُ پڑھنا مُستَحَب ہے اور ابتدائے سُورت میں بِسْمِ اللہ سنّت، ورنہ مُستَحَب۔[5] ❀ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کُھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت

---

1 ... نور الایضاح ،کتاب الطھارۃ، فصل فی اوصاف الوضو، ص ۵۹ ،مفھوما و ملتقطا

2 ... بہارِ شریعت، حصّہ ۲،۱/ ۳۲۶

3 ... ردالمحتار علی الدر المختار ج ۹ ص ۶۳۴، بتغیر قلیل

4 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱،۱/ ۵۵۰

5 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱،۳/ ۵۵۰

جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔[1] ❀ غسل خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قرآنِ کریم پڑھنا، ناجائز ہے۔[2] ❀ قرآنِ کریم کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآنِ کریم نیچے ہو۔[3] ❀ قرآنِ کریم کو جُزدان و غِلاف میں رکھنا ادب ہے۔ ❀ صَحابہ و تابِعین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔ ❀ کسی نے محض خیر و بَرَکت کیلئے اپنے مکان میں قرآنِ کریم رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیّت باعثِ ثواب ہے۔[4] ❀ ہو سکے تو روزانہ اسکی زیارت سے برکت حاصل کیا کرے کہ اس کی زیارت بھی عبادت ہے۔ جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عبادت کا جو حصہ تمہاری آنکھوں کیلئے ہے وہ آنکھوں کو دیا کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: آنکھوں کا عبادت میں سے کیا حصہ ہے؟ فرمایا: قرآنِ کریم میں نظر کرنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے عجائب سے عبرت حاصل کرنا۔[5]

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بد قسمتی سے دِینی کتابوں اور مقدّس تحریروں کے ادب کا

1... صراط الجنان، ۱/ ۲۸
2... غنیۃ المستملی، ص ۴۹۶
3... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۴۹۶
4... بہار شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۴۹۵
5... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی قراءۃ من المصحف، ۲/ ۴۰۸، حدیث: ۲۲۲۲

جذبہ کم ہوتا جارہا ہے، مثال کے طور پر کئی گھروں، دفاتر وغیرہ میں اخبار بیچنے والا روزانہ اخبار دے کر جاتا ہے اور اُس کے دینے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ دروازے کے نیچے سے اندر کی طرف پھینکے گا یا دروزاے کے اُوپر سے پھینکے گا، اُس نادان کو اتنی سمجھ بُوجھ اور عقل نہیں کہ چند پیسوں کی خاطر میں روزانہ کتنی بڑی بے ادبی کرتا ہوں، کیونکہ اخبارات میں آیاتِ قرآنی، احادِیثِ مبارکہ، بزرگانِ دِین کے اقوال اور کئی جگہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام لکھے ہوتے ہیں، **اے کاش!** اِس **اخبار فروش** تک بھی "**مقدّس تحریروں کے ادب**" والی **نیکی کی دعوت** پہنچ جائے۔ اِسی طرح یوٹیلٹی بِلز دینے والے بھی شاید اِسی انداز سے بِل (Bill) پھینک کر جاتے ہوں گے۔ کسی بِل پر نام عبد القیوم لکھا ہوگا تو کسی پر محمد بلال وغیرہ، کئی کمپنیاں بھی اپنی کسی چیز (Item) کی مشہوری کے لیے اِسی انداز سے اُس چیز کا تعارف پہنچاتے ہیں کہ اس دوران نہ جانے کیسی کیسی بے ادبیاں ہوتی ہوں گی۔

اس بے ادبی سے خود بھی بچنے اور دوسروں کو بھی بچانے کیلئے گھر کے مین گیٹ پر لکڑی یا لوہے کا ایک بکس (Box) بنا کر لگا دیا جائے اور اس پر یہ لکھ بھی دیا جائے کہ **"اخبار اور یوٹیلٹی بلز وغیرہ اس میں ڈالیں"** اس طرح اخبار فروش اور بلز دینے والے مقدّس تحریر کی بے ادبی سے بچ سکتے ہیں اور آپ کو بھی نیکی کی دعوت دینے کا ثواب ملے گا۔

علمِ دِین سے دُوری اور دولتِ ادب کی معلومات نہ ہونے کی شاید وجہ یہ ہے کہ ہم نے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا اور بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنا چھوڑ دیا ہے، آج بھی اگر ہم اچھی صحبت اپنائیں اور اپنے بزرگوں کے کِردار و فرامین پر مضبوطی سے عمل کریں تو یقیناً ایک بار پھر ہمارا معاشرہ **آدابِ دِین** کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ اللہ والوں کے نزدیک آداب کس قدر اہم اور ضروری ہیں، **آیئے!** اس بارے میں پہلے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے طرزِ عمل کے بارے

میں سُنتے ہیں اور اس کے بعد بزرگوں کے فرامین بھی سُنیں گے:

کتابوں کا ادب

زم زم نگر حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 8شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1427 بمطابق یکم اکتوبر 2006 بروز بدھ اشراق وچاشت کے نوافل کی ادائیگی کے بعد امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظر ایک دِینی کتاب پر پڑی جس پر کسی نے "وائٹو" (whito، لفظ مٹانے والا قلم) رکھ دیا تھا، آپ نے بڑھ کر قلم اُس کتاب سے ہٹاتے ہوئے اس طرح ارشاد فرمایا: دِینی کتاب پر کسی چیز کا رکھنا ادب کے خلاف ہے، اس کا خیال رکھنا سعادت مندی ہے ورنہ جو اس طرف توجہ نہیں دیتا ہے، اس کی بے احتیاطیاں بڑھ جاتی ہیں۔ پھر فرمانے لگے دعوتِ اسلامی کے قیام سے پہلے کی بات ہے کم وبیش 27 سال قبل میں ایک صاحب سے ملاقات کیلئے پہنچا دورانِ گفتگو انہوں نے ہاتھ میں لی ہوئی احادیثِ مبارکہ کی مشہور کتاب مشکوۃ شریف کو اس طرح اُوپر سے میز (Table) پر ڈالا کہ اچھی خاصی "**دھمک**" (Sound) پیدا ہوئی، مجھے اس بات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ آج کافی عرصہ گزر جانے کے باوُجود بھی جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو اس "**دھمک**" کا صدمہ محسوس ہوتا ہے۔[1] اسی طرح ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ۱۴۲۰ھ میں مجھے **چل مدینہ** یعنی امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ حج کی سعادت حاصل ہوئی، ایک روز مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا میں جہاں ہمارا قیام تھا، بعدِ اشراق وچاشت امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اچانک اُٹھے اور سامنے رکھی ایک دِینی کتاب جس پر برابر رکھی چادر کا کونا ڈھلک آیا تھا اُسے ہٹایا اور کتاب اُٹھا کر آنکھوں سے لگائی، سر پر رکھی اور چُوم کر ادب سے اُسی جگہ واپس رکھ دی۔ شرکائے قافلہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ

---

1 . . . تذکرہ امیر اہلسنت، قسط ۴، ص ۳۴

الْعَالِیَہ کے ادب و عملی ترغیب کے اس دلنشین انداز سے بے حد متأثر ہوئے اور نیت کی آئندہ ہم بھی دِینی کتابوں کے آداب کا خیال رکھیں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور خود کو فَرائض وواجبات، سُنَن و مُستَحَبّات کا پابند اور **ادب و تعظیم کا پیکر** بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام "**چوک درس**" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرْس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، بے نمازیوں کو نمازی بنانے، مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں کی حاضری کا شرف دِلانے، نیکیوں میں رَغْبَت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجر وثَواب کا کام ہے۔ چنانچہ

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے، تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مدنی کاموں کی برکت سے بے شمار لوگ گناہوں بھری زندگی سے توبہ کرکے راہِ سُنّت پر گامزن ہوگئے، آیئے ترغیب کیلئے ایک **مدنی بہار** سنتے ہیں۔ چنانچہ

---

1 . . . تذکرہ امیر اہلسنت، قسط ۴/ ۳۵

2 . . . حلیۃ الاولیاء، ۱۰/ ۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶

چوک درس کی بَرَکت سے سُدھر گیا

لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا، میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا کہ میری نظر گلی میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی پر پڑی جو اکیلا ہی چوک درس دے رہا تھا، ایک بھی اسلامی بھائی درس سننے کیلئے نہیں رُکا تھا، میں یوں تو دِین سے عملی طور پر اس قدر دُور تھا کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتا تھا مگر نہ جانے کیوں ان کو تنہا درس دیتا دیکھ کر مجھے ترس آگیا سوچا کہ چلو بے چارے کے ساتھ کوئی نہیں تو میں ہی جا کر شریک ہو جاتا ہوں چُنانچِہ میں چوک درس میں شریک ہو گیا، میرا چوک درس میں شریک ہونا میری اِصلاح کا سبب بن گیا اور میں مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے یہاں مَدَنی اِنعامات کا عَلاقائی ذِمّے دار ہوں، ایک دن تو وہ تھا کہ میں سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتا تھا اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ دن ہے کہ خود میرے سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

تمہیں لطف آ جائے گا زندگی کا
قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول
نبی کی مَحَبَّت میں رونے کا انداز
چلے آؤ سکھلائے گا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مساجد کا ادب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بد قسمتی سے جہاں برگزیدہ ہستیوں، مُقدّس چیزوں اور

بابرکت مَقامات کے ادب واحترام کی طرف سے ہماری توجہ کم ہوگئی ہے، وہیں مسجد کے ادب وتقدّس میں بھی بہت کمی آچکی ہے حالانکہ مسجد کے معاملے میں ہر مسلمان کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ مسجد بادشاہِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کا دربار ہے، لہٰذا مسجد کا ادب واحترام دُنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ کے دربار سے بھی زیادہ ہونا چاہئے، مگر بدقسمتی سے آج کل مسجدوں میں دُنیوی باتیں کرنا عام ہوتا جارہا ہے، افسوس! علمِ دِین سے دُوری اور فکرِ آخرت سے محرومی کے باعث مسجد میں بیٹھ کر انتہائی بے باکی اور غیر سنجیدگی سے نہ صرف دُنیوی باتیں کی جاتی ہیں بلکہ جانے انجانے میں بہت سارے ایسے کام کئے جاتے ہیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہیں، حالانکہ مسجد کے آداب کو نظر انداز کردینا اور ذِکر واذکار وغیرہ نیک کاموں کے بجائے اس کی بے حُرمتی کرنا یا اس میں بیٹھ کر دُنیوی باتیں کرنا دُنیا وآخرت کی بربادی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اس کے فضل وکرم سے محرومی کا سبب ہے۔ جیسا کہ

مساجد میں دنیاوی باتیں ہوں گی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ کی 16 ویں جلد میں ایک روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: روایت میں آتا ہے کہ ایک مسجد اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے: ہم انہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔[1]

اسی طرح نبیوں کے سُلطان، سردارِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد کے اندر لوگوں کی باتیں اپنے دُنیاوی معاملات کے بارے میں ہوں گی، تم ایسوں کی

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۳۱۲ بتغیر قلیل

صحبت میں نہ بیٹھنا کیونکہ ایسے لوگوں کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کوئی ضرورت نہیں۔[1] مشہور مفسّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) ان پر کرم نہ کرے گا، ورنہ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو کسی بندے کی ضرورت نہیں، وہ ضرورتوں سے پاک ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے والے کتنے بدنصیب ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کو ان کی ہم نشینی وصحبت اختیار کرنے سے منع فرمادیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابر وبزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خود بھی آدابِ مسجد کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے اور دوسروں کی بھی اس بارے میں مدنی تربیت فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ

مسجد میں آواز بلند کرنے والوں کی مدنی تربیت

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ادبِ مسجد سے مُتَعَلِّق دو آدمیوں کی مدنی تربیت فرمائی۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا سائب بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری (Small stone) ماری، میں نے دیکھا تو وہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ آپ نے (بلند آواز سے باتیں کرنے والے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ان دونوں کو لے کر حاضرِ خدمت ہوگیا۔ امیرُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ اَمِیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر تم دونوں مدینے کے

---

1 ... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲

2 ... مرآۃ المناجیح، ۱/۴۵۷

رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ تم لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو۔[1]

مشہور مفسّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ وہ حضرات دنیوی باتیں اُونچی آواز سے کر رہے تھے، ورنہ مسجد میں درس، تدریس، ذکرُ اللہ (اور) نعت شریف وغیرہ بلند آواز سے کر سکتے ہیں، جب کہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف مسجد کے اندر دنیاوی باتوں سے بلکہ اُن تمام کاموں سے بھی بچیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہوں، یاد رکھئے! مسجد کے اندر دوڑنے، زور زور سے چھینکنے، کھانسنے یا ڈکار نے، بِلا ضرورت جماہی لینے اور اس کی آواز بلند کرنے نیز بغیر نیتِ اعتکاف کھانے، پینے سونے وغیرہ سے مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہے بلکہ ان میں سے بعض کام ناجائز و حرام بھی ہیں۔

آیئے! مسجد کے ادب و احترام کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب **"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"** سے مسجد کے 12 آداب سُنتے ہیں۔

مسجد کے چند آداب

1. بہت سی مساجد میں دستور ہے کہ ماہِ رمضان مُبارَک میں لوگ نمازیوں کے لیے افطاری بھیجتے ہیں۔ وہ بِلا نیتِ اعتکاف وہیں بے تکلُّف کھاتے پیتے اور فرش خراب کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔
2. وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک چھینٹ (بھی) پانی کی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔

1... بخاری، کتاب الصلوۃ، باب رفع الصوت فی المساجد، ۱/۱۷۸، حدیث: ۴۷۰
2... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۵۶

3. مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی (میں بھی)۔ (حدیث میں ہے) اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْرَہُ الْعَطْسَۃَ الشَّدِیْدَۃَ فِی الْمَسْجِدِ (یعنی) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔[1]

4. مسجد میں دُنیا کی کوئی بات نہ کی جائے۔ ہاں! اگر کوئی دِینی بات کسی سے کہنا ہو تو قریب جاکر آہستہ سے کہنا چاہیے نہ یہ کہ ایک صاحب مسجد میں کھڑے ہوئے، راہگیر سے جو سڑک پر کھڑا ہوا ہے، چِلّا کر باتیں کر رہے ہیں یا کوئی باہر سے پُکار رہا ہے اور یہ اس کا جواب بلند آواز سے دے رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اوراقِ مقدسہ کا تحفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ادب و آداب کا صرف درس ہی نہیں دیا جاتا بلکہ اس کیلئے عملی طور پر جدّوجہد بھی کی جاتی ہے، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی خدمت کے کم و بیش 104 شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے، وہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک باقاعدہ شعبہ "**مجلس تَحَفُّظِ اَوراقِ مُقَدَّسہ**" بھی ہے۔ اس مجلس کا بنیادی مقصد مقدس اوراق کا تحفظ کرنا اور لوگوں کو ان کی پامالی اور بے ادبی سے بچانا ہے۔ اسی عظیم جذبے کے تحت مجلس تَحَفُّظِ اَوراقِ مُقَدَّسہ کے اسلامی بھائی مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں (مثلاً علماء، ائمہ، مسجد کمیٹیاں، تاجر، دُکاندار وغیرہ) کے تعاون سے مختلف مقامات پر اَوراقِ مُقَدَّسہ کے تَحَفُّظ کیلئے بکس (Box) یا بوریوں وغیرہ کی ترکیب بناتے ہیں اور مجلس کے دیئے ہوئے شرعی و تنظیمی اُصولوں کے مُطابق

---

1 ... شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی خفض الصوت بالعطاس، ۷/ ۳۲، حدیث ۹۳۵۶

اَوراقِ مُقدَّسہ کو دفن، ٹھنڈا یا محفوظ کرنے کا بھرپور انتظام کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسی مجلس کے تحت پاکستان کے تقریباً 150 سے زائد شہروں میں مختلف مقامات پر کم وبیش 27000 (ستائیس ہزار) باکس (Box) لگائے جاچکے ہیں اور اب تک اوراقِ مقدسہ کے تقریباً 2 لاکھ سے زائد تھیلے محفوظ کئے جاچکے ہیں۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ❀ جو لوگ قابلِ ادب چیزوں اور ہستیوں کا ادب و احترام کرتے ہیں، اُن کے نصیب اچھے ہوتے ہیں ❀ اور وہ ادب کی برکت سے دُنیا و آخرت کی سعادتیں پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ❀ ادب کی وجہ سے بسا اوقات بے ایمان کو ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے جیسا کہ جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا معمولی سا ادب کیا تو اُنہیں ایمان کی دولت نصیب ہوئی ❀ ادب کی وجہ سے کبھی گناہ گار کو توبہ اور نیکی کی توفیق ملتی ہے ❀ تو کسی کو ولایت کا درجہ نصیب ہو جاتا ہے، ہمارے بُزرگانِ دِین نامِ خدا کا، اللہ عَزَّوَجَلَّ والوں کا، مساجد کا اور قرآن کا خود بھی بے حد ادب کرتے اور دُوسروں کی بھی اس معاملے میں مدنی تربیت فرمایا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن بزرگوں کے طرزِ عمل کا اور اِن کی تعلیمات کا صدقہ ہمیں بھی عطا فرمائے اور ہمیں باادب بانصیب بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور

جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئینہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

انگوٹھی کے مدنی پھول

آیئے! انگوٹھی پہننے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں: ❁ مرد کو **سونے** کی انگوٹھی پہننا **حرام** ہے سلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنع فرمایا۔[2] ❁ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔[3] ❁ لوہے کی انگوٹھی جہنمیوں کا زیور ہے۔[4] ❁ مرد کیلئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے۔[5] ❁ بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... صحیح بُخاری ج ۴ ص ۶۷ حدیث ۵۸۶۳

3 ... بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۲۸، دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۹۸

4 ... ترمذی ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۱۷۹۲

5 ... رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۹۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "**شامی**" میں ہے: "اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے پھر جو چاہے کرے (یعنی جب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)"۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم مؤذن کو سُنو تو تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہہ رہا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر 10 رحمتیں بھیجتا ہے۔ (ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللّٰہ، باب ماجاء فی فضل النبی، ۵/۳۵۳، حدیث: ۳۶۳۴)

یا نبی! تُجھ پہ لاکھوں دُرُود و سلام اِس پہ ہے ناز مُجھ کو ہُوں تیرا غُلام
اپنی رَحمت سے تُو شاہِ خَیرُ الاَنام مُجھ سے عاصی کا بھی ناز بَرْدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صد لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وعدے کی پابندی کی خاطر جان کی پروانہ کی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"دِین و دُنیا کی انوکھی باتیں"** کے صفحہ 459 پر ہے: نعمان بن مُنذر نامی عرب کا ایک بادشاہ تھا، جس نے سال میں دو دن مقرر کئے ہوئے تھے کہ ایک دن لوگوں میں سے جو اُسے پہلے ملتا تھا، اُسے انعام واکرام سے نوازتا اور ایک دن ایسا تھا کہ جو اُس دن اُسے پہلے ملتا وہ اُسے قتل کرا دیتا تھا۔ قبیلۂ طے کا ایک شخص فقر و فاقہ سے تنگ آکر باہر نکلا تو اس کا سامنا نعمان بن منذر سے اُسی روز ہو گیا جس میں وہ پہلے ملنے والے کو قتل کر دیا کرتا تھا اور یہ اُس سے ملنے والا پہلا شخص تھا۔ اس شخص کو جب اپنے قتل کا یقین (Definite) ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: آپ مجھے ابھی قتل کریں یا دن کے آخری حصے میں بات ایک ہی ہے لیکن میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور اہل و عیال بھوکے ہیں، اگر آپ مجھے تھوڑی سی مہلت دے دیں تو میں اپنے گھر والوں کے لئے خوراک کا بندوبست اور ان کے لئے وصیت کر آتا ہوں۔ بادشاہ کو اُس کے حال پر رحم آگیا تو اُس سے کہا: تمہارے لوٹنے کی ضمانت کون دے گا کہ اگر تم واپس نہ آؤ تو تمہارے بدلے اُسے قتل کر دیا جائے۔ اُس شخص نے بادشاہ کے مُصاحِب شریک بن عدی کی طرف دیکھا اور اُس سے ضامن (Guarantor) بننے کے لئے عرض کی۔ شریک بن عدی نے کہا: میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ شخص چلا گیا، دوپہر ڈھل گئی تو بادشاہ نے شریک سے کہا: دوپہر ڈھل چکی ہے لیکن ابھی تک وہ نہیں آیا۔ شریک نے کہا: شام تک وقت باقی ہے۔ جب شام ہونے کو قریب ہوئی تو بادشاہ نے شریک سے کہا: تمہارا وقت آگیا ہے (لہٰذا اب) قتل کے لئے تیار ہو جاؤ۔ شریک نے کہا: مجھے ایک شخص آتا دکھائی دے رہا ہے اور میرے خیال میں یہی وہ قبیلۂ طے کا شخص ہے، اگر یہ وہ شخص نہ ہوا تو آپ مجھے قتل کر سکتے ہیں۔ جب وہ شخص قریب آیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہی شخص ہے جو شریک کو ضامن بنا کر گیا تھا۔ بادشاہ نے اُسے دیکھ کر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر سر اُٹھا کر اُس سے

کہا: اے قبیلۂ طے کے شخص! تُو نے **وعدے کی پابندی** کی انتہا کر دی اور شریک سے کہا: اے شریک تُو نے **احسان و مُروّت کی انتہا کر دی**۔ (سُنو!) میں آج سے تم دونوں کی وجہ سے قتل والے دن کو ختم کرتا ہوں۔ پھر بادشاہ نے اُس قبیلۂ طے والے شخص سے کہا: تجھے وعدہ پورا کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا، حالانکہ اس میں تیری جان جانے والی تھی؟ اُس نے کہا: وعدے کو پورا کرنا میرا دِین (Religion) ہے اور جس میں اِیفائے عہد (وعدہ پورا کرنا) نہ ہو اس کا کوئی دِین نہیں۔ یہ سُن کر بادشاہ نے اُسے انعام واکرام سے نوازا اور اُسے باعزت اُس کے گھر والوں کی طرف لوٹا دیا۔ (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص ۴۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے اندازہ لگائیے کہ پہلے کے لوگوں میں خیر خواہی، احسان و ہمدردی، اُخوّت و بھائی چارہ اور **وعدے کی پابندی** کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوتا تھا! حالانکہ بُرے وقت میں بالخصوص جب موت کے سائے منڈلا رہے ہوں، ایسے میں پرائے تو پرائے اپنے بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، جان دینے کا دعویٰ کرنے والے بھی منہ موڑ لیتے ہیں اور وعدہ وفا کرنے کے بجائے وعدہ خلافی اور دھوکے بازی سے کام لیتے ہیں مگر جو اپنے دِین پر مضبوطی سے عمل کرنے والے ہوں، خوفِ خدا کی شمع سے جن کے سینے روشن ہوں، جن کے دل مسلمانوں کی خیر خواہی کے مقدس جذبے سے سرشار ہوں، وعدوں کی پاسداری جن کی رگ وپے میں رچ بس چکی ہو تو ان پر کبھی کوئی امتحان آ بھی جائے تو رحمتِ خداوندی ان کو مایوس (Disappoint) نہیں کرتی بلکہ ان کی دست گیری فرماتی ہے، پھر نہ صرف ان کو فضل و کرم سے نوازا جاتا ہے بلکہ ان کے صدقے میں دیگر لوگ بھی ہلاکت سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی دُکھیارے مسلمانوں کا دُکھ درد سمجھیں، آزمائش کے وقت ان کا سہارا بنیں، انہیں دلاسہ دیں، ہر جائز طریقے سے ان کی خیر

خواہی اور مدد کریں کہ حدیثِ پاک میں مسلمان کی مدد کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تاجدارِ حرم، شہنشاہِ اُمم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن سے دنیا کی کوئی تکلیف (Trouble) دُور کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قیامت کی تکلیف دُور فرمائے گا۔ جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء۔۔۔الخ، باب فضل الاجتماع۔۔۔ الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۶۸۵۳)

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی تم کسی کی فانی مصیبت دفع کرو! اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تم سے باقی (آخرت کی) مصیبت دفع فرمائے گا، تم مؤمن کو فانی دنیوی آرام پہنچاؤ! اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تمہیں باقی اُخروی آرام دے گا کیونکہ بدلہ احسان کا احسان ہے۔ یہ حدیث بہت جامع ہے، کسی مسلمان کے پاؤں سے کانٹا نکالنا بھی ضائع نہیں جاتا، حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف قیامت ہی میں بدلہ ملے گا بلکہ قیامت میں بدلہ ضرور ملے گا، اگرچہ کبھی دنیا میں بھی مل جائے۔ مزید فرماتے ہیں: جو مقروض کو معافی یا مہلت دے، غریب کی غربت دُور کرے، تو اِنْ شَآءَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) دین و دنیا میں اس کی مشکلیں آسان ہوں گی۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۱۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ حاجت مند مسلمانوں کی مدد کرنا بہت بڑا کارِ ثواب اور کثیر فوائد و ثمرات کے حصول کا ذریعہ ہے۔ یاد رکھئے! وعدہ پورا کرنا بھی مسلمان کی مدد کرنے کا

ایک ذریعہ ہے مثلاً کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کیلئے اس شرط پر قرضہ (Loan) دیا کہ فلاں تاریخ تک لوٹا دینا کیونکہ میں نے یہ پیسے اپنی چند ضروریات کیلئے رکھے ہوئے تھے، قرض لینے والے نے بھی وعدہ کیا کہ وقت پر رقم لوٹا دوں گا اور اس نے اپنا وعدہ وفا بھی کر دیا، یوں ایک طرف قرض خواہ نے ایک حاجت مند مسلمان کی مدد کی تو دوسری جانب اس حاجت مند مسلمان نے بھی حسبِ وعدہ قرضہ واپس کر کے اس قرض خواہ کی مدد کی تاکہ وہ وقت پر اپنی رقم لے کر اپنی ضرورت پوری کر سکے۔ بہر حال وعدہ (Promise) چاہے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ہو یا بندوں سے اسے ہر حال میں پورا کرنا ہمارا فرض ہے کیونکہ وعدہ پورا کرنا اسلامی تعلیمات کا اہم ترین حصہ ہے۔ قرآنِ کریم و احادیثِ رسولِ کریم میں وعدہ پورا کرنے کا حکم، اس کی اہمیت، اس کے فضائل اور وعدہ خلافی کی وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔ چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 34 میں وعدے کی اہمیت کو یوں بیان کیا گیا ہے:

وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِۚ-اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور عہد پورا کرو بے شک عہد سے سوال ہونا ہے۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۴)

مُفَسِّرِ قرآن، حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: آیتِ مبارکہ میں وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے خواہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ہو یا بندوں کا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد اس کی بندگی اور اطاعت کرنے کا ہے۔ (تفسیر خازن، الاسراء، تحت الآیۃ: ۳۴، ۳/ ۱۷۴ ملتقطاً) اور بندوں سے عہد میں ہر جائز عہد داخل ہے۔ **افسوس صد کروڑ افسوس!** کہ وعدہ پورا کرنے کے مُعاملے میں بھی ہمارا حال کچھ اچھا نہیں بلکہ وعدہ خلافی کرنا ہمارا قومی مزاج بن چکا ہے۔ لیڈر (Leader) قوم سے عہد کر کے توڑ دیتے ہیں اور لوگ ایک دوسرے سے عہد کر کے توڑ دیتے ہیں۔

(صراط الجنان،۵/۴۵۸)

تفسیر ”طبَری“ میں منقول ہے: بِلاشُبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عہد توڑنے والے سے پُرسش (پوچھ گچھ) فرمائے گا، اس لئے اے لوگو! تمہارے اور جس کے ساتھ عہد طے پایا ہے اسے نہ توڑو کہ کہیں وعدہ خلافی کرکے غداری کرو۔ (تفسیر طبری، الاسراء، تحت الآیۃ: ۳۴، ۸/۷۸)

پارہ 13 سُوْرَۂ رَعْد کی آیت نمبر 20 میں وعدہ پورا کرنے والوں کی شان بیان کرتے ہوئے خالق و ملک عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۙ﴿۲۰﴾ (پ۱۳، الرعد: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور قول باندھ کر (وعدہ کرکے) پھرتے نہیں۔

مفسرِ قرآن حضرت سَیِّدُنا اِسماعیل حَقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: یعنی آخرت کا اچھا انجام اُنہی کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد پورا کرتے ہیں کہ اس کے ربّ ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد اور ان معاہدوں کو توڑتے نہیں جو اُنہوں نے لوگوں کے ساتھ کئے ہوئے ہیں۔ (روح البیان، تحت الآیۃ: ۲۰، ۴/۳۶۳)

پارہ 18 سُوْرَۂ مُؤمِنُوْن کی آیت نمبر 8 تا 11 میں وعدہ وَفا کرنے والوں کو جَنَّتُ الْفِرْدَوْس کی خوشخبری دی گئی ہے چُنانچِہ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۪﴿۸﴾
وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾
اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس

يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(پ۱۸، المومنون:۸تا۱۱)

صدرُ الافاضل مولانا سیّد مفتی محمّد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوْرَۂ مُؤمِنُوْن کی بیان کردہ آٹھویں(8) آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں:خواہ وہ اَمانتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہوں یا خَلْق (لوگوں)کی اور اِسی طرح عَہد(خواہ)خدا عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ،سب کی وَفا(تکمیل) لازِم ہے۔(خزائن العرفان،پ۱۸، المؤمنون،تحت الآیۃ: ۸)

حضرت سَیِّدُنا علامہ قُرطُبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:ہر قسم کی ذِمّہ داری جو انسان اپنے ذمہ لیتا ہے خواہ اس کا تعلق دِین سے ہو یا دُنیا سے،گفتار سے ہو یا کردار سے اس کا پورا کرنا مسلمان کی امتیازی شان ہے۔(تفسیر قرطبی،پ۱۸،المومنون:تحت الآیۃ:۸،۶/۸۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اسلام میں وعدے کی کس قدر اہمیت ہے اور وعدہ نبھانے والے کس قدر خوش نصیب ہیں کہ جن کی شان وشوکت کو قرآنِ کریم کی آیاتِ مقدسہ میں نہایت خوب صورت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ جس طرح ہم خود دوسروں سے اس بات کی اُمید رکھتے ہیں کہ کوئی ہم سے وعدہ خلافی نہ کرے، ہمیں دھوکہ نہ دے اور اپنے کئے ہوئے وعدے پر پورا اُترے،اسی طرح ہمیں خود کو بھی اس بات کا عادی بنانا ہوگا کہ جب ہم کسی سے وعدہ کریں تو وعدہ خلافی کرنے کے بجائے بِلاتاخیر وعدہ پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ہاں!اگر پہلے ہی وعدہ پورا نہ کرنے کا اندیشہ ہو تو اب وعدہ کرنے سے بچئے کیونکہ وعدہ کرنا تو بہت آسان ہوتا ہے مگر اسے نبھانا مشکل(Difficult) ہوتا ہے۔ مُہَلَّبْ بِن اَبِیْ صُفْرَہ نے اپنے بیٹے عبدُ المَلِک کو نصیحت کرتے ہوئے کہا:اے بیٹے!وعدہ کرنے میں پہل نہ کر کیونکہ

وعدہ کرنا تو آسان ہے مگر اِسے پورا کرنا دُشوار ہے۔(شُعَبُ الایمان، الثانی والثلاثون، باب فی الایفاء بالعقود ۸۲/۴، حدیث: ۴۳۶۱، ملخصاً)بسا اوقات وعدہ خلافی بغض وکینے کو جنم دیتی ہے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اِرشادِ نصیحت بنیاد ہے: تم کسی سے ایسا وعدہ نہ کرو، جسے پورا نہ کر سکو، ورنہ تمہارے اور اس کے دَرمیان بُغْض پیدا ہو جائے گا۔(مجمع الزوائد ،کتاب الزھد، باب منہ فی المواعظ...الخ، ۴۰۵/۱۰، رقم: ۱۷۷۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کتنی پیاری اور بہترین نصیحت ارشاد فرمائی اور بغض وکینے سے بچنے کا کتنا عمدہ نُسخہ عطا فرمایا۔ **مگر افسوس!** کہ اب ہمارے معاشرے میں وعدہ خلافی بہت عام ہوتی جارہی ہے بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان، اولاد ہو یا والدین، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا ملازم، ڈاکٹر (Doctor)ہو یا مریض، کاریگر ہو یا ہیلپر، دُکان دار ہو یا گاہک، مالک مکان ہو یا کرائے دار، اُستاد ہو یا شاگرد، رشتے دار ہو یا پڑوسی، دنیادار ہو یا مذہبی حُلیے والا الغرض وعدہ خلافی کے اس ہلاکت خیز مرض نے کم و بیش ہر شعبے سے وابستہ افراد کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور وعدہ خلافی کی نحوست کے سبب مسلمانوں کے درمیان بغض وکینے اور ذاتی رنجشوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ **یاد رکھئے!** وعدہ خلافی گناہِ کبیرہ، ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے اور وعدہ خلافی کرنے والے کے لئے احادیثِ مبارکہ میں بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔ آیئے! وعدہ خلافی کی مذمّت پر 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللہ تعالٰی، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول نہ ہوگا نہ نفل۔(بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب حرم

المدینۃ، حدیث: ۱۸۷۰، ۱/ ۶۱۶)

2. ارشاد فرمایا: لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے لوگوں سے عہد شکنی نہ کریں۔ (ابوداود، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۴۳۴۷)

3. ارشاد فرمایا: وعدہ قَرض کی مانند ہے۔ ہلاکت ہے اُس کے لئے جو وعدہ کرے اور پھر اُس کے خِلاف کرے، اُس کے لئے ہلاکت ہے، اُس کے لئے ہلاکت ہے۔ (معجم اوسط، باب الحاء، من اسمہ حمزہ، ۲/ ۳۵۱، حدیث: ۳۵۱۴)

4. ارشاد فرمایا: منافق کی تین (3) نشانیاں ہیں: (1) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (2) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (3) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت (Dishonesty) کرے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص ۵۳، حدیث: ۲۱۱)

شارحِ بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث میں منافق کی تین (3) ایسی علامتیں بیان کی گئیں (ہیں)، جن کا تعلق قول، عمل (اور) نیت میں سے ایک ایک سے ہے، کذب (جھوٹ) فسادِ قول ہے، خیانت (دھوکہ بازی) فسادِ عمل ہے اور وعدہ خلافی فسادِ نیّت ہے۔ جو منافق ہو گا اس میں یہ تین (3) باتیں ضرور ہوں گی لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس میں یہ تین (3) باتیں پائی جائیں وہ منافق بھی ہو، اس لیے اگر کسی مسلمان میں یہ باتیں پائی جائیں اسے منافق کہنا جائز نہیں، ہاں! یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نفاق کی علامت ہے۔ (نزھۃ القاری، ۱/ ۳۴۸، ملخصا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ وعدہ خلافی کرنے والے کس قدر بد بخت و نادان ہیں کہ وعدہ خلافی کر کے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے معصوم فرشتوں کی لعنت کے حقدار ہوتے، منافقت

کی آفت میں پھنستے اور فرض وواجب کی قبولیت کی نعمت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ افسوس کہ اب دل کی سختی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ وعدہ خلافی کی وعیدیں سننے کے باوجود بھی ہمارا اس گناہ سے بچنے کا ذہن ہی نہیں بن پاتا۔ لوگ ہم پر اعتماد کر کے ہم سے ملنے کا وقت لیتے ہیں، ہماری ضرورت کے وقت قرض دیتے ہیں، ہمیں اپنے رازوں کا امین بناتے ہیں مگر ہم ایسے بدلگام ہیں کہ وعدہ خلافی کر کے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیتے اور ان کے اعتماد (Trust) کو ٹھیس پہنچا کر بڑے اطمینان سے زندگی گزارتے ہیں۔ وعدے کی پابندی کے اعتبار سے اگر ہم ان معصوم ہستیوں یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرت کا مطالعہ کریں تو شاید ہمارے سر شرم سے جھک جائیں کیونکہ وہ حضرات ہماری طرح وعدہ کر کے اس کا خلاف کرنے یا بلا وجہ ٹال مٹول سے کام لینے والے نہ تھے بلکہ اپنے وعدوں کو ہمیشہ پورا فرماتے تھے۔ آیئے! بطورِ ترغیب حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرزند حضرت اسماعیل ذَبِیْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وعدہ پورا کرنے کی ایک ایمان افروز حکایت سنتے ہیں۔ چنانچہ

وعدے کے سچے پیغمبر

حضرت سَیِّدُنا سہل بن عقیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی شخص سے ایک جگہ ملنے کا وعدہ کیا، طے شدہ وقت پر آپ وہاں تشریف لے گئے، لیکن وہ شخص بھول گیا، آپ وہیں ٹھہرے رہے، حتّٰی کہ شام ہوگئی اور پھر رات بھی آپ نے وہیں گزاری، اگلے دن وہ شخص آیا اور آپ سے پوچھنے لگا کہ آپ کل سے یہاں ہیں؟ گئے نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں، میں کل سے یہیں ہوں۔ یہ سُن کر اس شخص نے معذرت کی کہ میں کل آنا بھول گیا تھا، یہ سُن کر آپ نے فرمایا: جب تک تم نہیں آجاتے تب تک میں یہیں ٹھہرا رہتا، اسی وجہ سے آپ

صادق (Truthful) ہوگئے۔(تفسیر طبری، سورہ مریم، ۸/ ۳۵۱)

آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس وصف کو بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 16 سورۂ مریم کی آیت نمبر 54 میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتاب میں اِسماعیل کو یاد کرو، بے شک وہ وعدے کا سچّا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا۔ (پ۱۶، مریم: ۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نظر میں وعدے کی کس قدر اہمیت تھی اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو **"صَادِقُ الْوَعْد" یعنی وعدے کے سچے** کالقب عطا فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے آقا و مولیٰ، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ میں اس عظیم وصف کا ظہور کامل طور پر دکھائی دیتا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی اپنی پوری زندگی (Whole-life) وعدے کی پاسداری فرمائی حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو غیر مسلموں سے کئے ہوئے وعدوں کو بھی بڑی اہمیت دیا کرتے تھے۔ چنانچہ

اے نوجوان! تم نے تو مجھے مشقت میں ڈال دیا

حضرت سَیِّدُنا ابوالحَمساء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اعلانِ نبوت سے پہلے میں نے سرورِ کائنات، فخرِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کچھ سامان خریدا، اسی سلسلے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کچھ رقم میرے ذِمّے باقی رہ گئی، میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا: آپ یہیں ٹھہریئے! میں ابھی گھر سے رقم لا کر اسی جگہ پر آپ کی بارگاہ میں حاضر کرتا ہوں۔

حضورِ انور، شافعِ محشر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسی جگہ ٹھہرے رہنے کا وعدہ فرما لیا، مگر میں گھر آکر اپنا وعدہ بُھول گیا۔ پھر تین (3) دن کے بعد مجھے جب خیال آیا تو رقم لے کر اس جگہ پر پہنچا، کیا دیکھتا ہوں کہ آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسی جگہ میرا انتظار (Wait) فرما رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیشانی پر بل نہیں آیا اور اس کے سِوا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اور کچھ نہیں فرمایا: کہ اے نوجوان! تم نے تو مجھے تکلیف میں ڈال دیا، کیونکہ میں اپنے وعدے کے مطابق تین (3) دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الثانی، فصل واما خلقه ... الخ، ص ۱۲۶، جزء ۱)

خُدا جن کو نوازے ذِکر کی لذّت وہ پاتے ہیں
کیا تھا وعدہ جو روزِ اَزَل اُس کو نبھاتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ محبوبِ ربِّ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِیفائے عَہد کی کیسی عظیم مثال قائم فرمائی اور حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن اَبی حَمساء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کئے ہوئے وعدے کو کیسی عمدگی سے نبھایا حتّٰی کہ اِس وَعدہ وَفائی میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تین (3) دن تک انتظار فرمایا۔ بِلا شُبہ اِنتظار کی طَوالت اور اِس پر کمالِ صَبر واِستِقامت، یہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ طیبہ کی اَعلٰی ترین مثال ہے۔

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن واَدا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص ۸۰)

مختصر وضاحت: اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی خُلقِ مُبارک کو عظیم (بہت بڑا) قرار دیا ہے اور آپ کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! بھلا آپ کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم! آپ جیسا کوئی نہیں"

وعدے کی پابندی

حضرت سَیِّدُنا حُذَیْفَہ بن یَمان اور حضرت سَیِّدُنا ابوحُسَیْل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یہ دونوں صحابی کہیں سے آرہے تھے، راستے میں دُشمنانِ اسلام نے ان دونوں کو روک کر پوچھا: تم دونوں بدر کے میدان میں حضرت محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی مدد کرنے کے لئے جارہے ہو۔ ان دونوں نے انکار کیا اور جنگ میں شریک (Participate) نہ ہونے کا وعدہ کیا تو انہوں نے ان دونوں کو چھوڑ دیا۔ جب یہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ بیان کیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان دونوں کو لڑائی کی صفوں سے الگ کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم ہر حال میں عہد کی پابندی کریں گے ہم کو صرف خدا عَزَّوَجَلَّ کی مدد درکار ہے۔ (مسلم، کتاب الجهاد و السیر، باب الوفاء بالعهد، ص ۸۶۳، الحدیث: ۴۶۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ جب جنگ کا موقع ہو تو ایسے میں ایک ایک سپاہی بڑا قیمتی ہوتا ہے، مگر قربان جایئے! تاجدارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس فیصلے پر کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف غیر مسلموں سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کیلئے لشکرِ اسلام سے اپنے دو بہادر (Brave) اور جانباز صحابۂ کرام کو الگ کر دیا، مگر ان سے کیے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی نہ ہونے دی۔

اے محبتِ رسول کا دم بھرنے والے **عاشقانِ صحابہ و اہلبیت**! ذرا سوچئے! جس کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہم غلام ہیں، ان کی شان تو یہ ہے کہ وہ غیروں سے کئے ہوئے وعدے کی بھی خلاف ورزی نہیں فرماتے اور ایک ہم ہیں کہ اپنے مسلمان بھائیوں سے وعدہ خلافی کر کے ان کی دل آزاری کرتے ہیں اور کثرت سے وعدہ خِلافی کے گناہ میں مبتلا ہو کر بات بات پر جھوٹ بولتے اور فَخْرِیَّہ انداز میں یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ ہم نے فلاں کو دھوکا دے دیا، فلاں کو فریب میں ڈال دیا وغیرہ وغیرہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جبکہ دوسری جانب ہمارے بزرگوں کا طرزِ عمل کتنا پیارا ہے کہ جو ہر حال میں اپنے وعدے کی پاسداری فرماتے، مسلمانوں کے حُسنِ ظن کی لاج رکھتے اور ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے سے بچتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں دو (2) سبق آموز واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

بیٹی کا نکاح کر دیا

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِحیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو ارشاد فرمایا: ایک قریشی شخص نے مجھ سے میری بیٹی کا ہاتھ مانگا تھا اور میں نے اس سے مُبْہَم سا وعدہ کیا تھا۔ بخدا! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نِفاق کی تیسری علامت (وعدہ خلافی کرنے) کے ساتھ ملاقات نہیں کرنا چاہتا، میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح (Marriage) اس شخص سے کر دیا۔ (احیاء العلوم، کتاب افات اللسان ۳/۱۶۴)

ڈاکوؤں کے سردار کی توبہ

سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے قافلے کے ساتھ حصولِ علمِ دین کیلئے جیلان سے بغداد جارہے تھے کہ راستے میں ڈاکوؤں نے قافلے کو لُوٹ لیا، ایک ڈاکو آپ کے پاس آیا اور کہا:

تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: گُدڑی کے اندر چالیس (40) دِینار ہیں۔ ڈاکو مذاق (Joke) سمجھ کر چلا گیا۔ دوسرا ڈاکو آیا آپ نے اسے بھی یہی جواب دیا۔ جب سارے ڈاکو قافلہ لُوٹ کر سردار کے پاس جمع ہوئے تو آپ کو بلایا گیا۔ سردار نے پوچھا: تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: چالیس (40) دِینار ہیں۔ آپ کی تلاشی کے بعد جب واقعی چالیس (40) دِینار نکلے تو سردار نے پوچھا: بیٹا! تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے ابھارا؟ ارشاد فرمایا: میں نے اپنی والدہ سے ہمیشہ سچ (Truth) بولنے کا وعدہ کیا تھا یہ سُن کر ڈاکوؤں کا سردار روتے ہوئے کہنے لگا: یہ بچہ اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدے کو نہیں بُھولا اور میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کئے ہوئے وعدے کو بُھول کر اس کی نافرمانی کر رہا ہوں! چنانچہ اسی وقت ڈاکوؤں کے سردار نے اپنے ساتھیوں سمیت توبہ کی اور قافلے کا لُوٹا ہوا مال بھی واپس کر دیا۔ (بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۸، ملخصاً)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ والوں کا وعدے کی پابندی کے حوالے سے کس قدر مدنی ذہن بنا ہوا تھا کہ جو پُر خطر حالات میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر عمل پیرا رہتے اور وعدے کی پاسداری کا بھرپور انداز میں لحاظ رکھتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی ان اللہ والوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ہر حال میں وعدے کی پاسداری کریں اور ایسوں کی صحبت (Company) میں بیٹھیں کہ جن کی برکت سے ہمیں بھی وعدے کی پابندی کا مدنی ذہن اور وعدہ خلافی سے چھٹکارا نصیب ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ صحابہ واہلبیت کی صحبت کی

برکت سے دیگر برکتوں کے ساتھ ساتھ وعدے کی پابندی کا بھی خوب خوب ذہن بنتا ہے، لہٰذا آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام ہر ماہ کم سے کم **3 دن** کے **"مدنی قافلے میں سفر"** بھی ہے۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں جا بجا راہِ خُدا میں سفر کے فَضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جس بندے کے پاؤں راہِ خُدا میں گرد آلُود ہوں، اُنہیں جہنّم کی آگ نہ چُھوئے گی۔ (بخاری ،کتاب الجهادو السير،با ب من اغبر ت قد ماه...الخ ،۲/ ۲۵۷، حدیث: ۲۸۱۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں سفر کرنا جہاں آخرت میں فائدہ مند ہے وہیں دنیا میں بھی مصیبتوں، تکلیفوں اور آزمائشوں کے دُور ہونے کا سبب بھی ہے۔ آیئے! مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

6 سال پرانے مرض سے شفا مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم ایک اسلامی بھائی کی ہَمشِیرہ جو 6 سال سے انتہائی تکلیف دہ مرض اِیگزیما (Eczema، جلد کی ایک بیماری) میں مبتلا تھیں۔ بہت علاج کروایا لیکن کوئی فرق نہ ہوا جس کی وجہ سے پریشانی بڑھتی جارہی تھی، اِسی دوران ان کے بھائی کی ملاقات ایک مبلِّغ دعوتِ اسلامی سے ہوئی۔ انہوں نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو مبلغِ دعوتِ اسلامی نے مدنی قافلے کی مدنی بہاریں بیان کیں کہ جو پریشانیوں سے نجات اور بیماریوں سے شفا پانے کے ارادے سے راہِ خدا میں سفر کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دلی مراد کو پورا فرما دیتا ہے، لہٰذا آپ بھی مدنی قافلے میں سفر کر کے اپنی بہن کی شفایابی کیلئے دعا

کیجئے۔ ان اسلامی بھائی نے جب مدنی قافلے کی بَرَکات سنیں تو ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کرلی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ ان کی بہن دن بدن صحت یاب ہونے لگی اور کچھ ہی عرصے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے انہیں 6 سالہ پُرانے مُوذی مرض سے نجات مل گئی۔

مدنی قافلوں کی اہمیت پر فرامینِ امیرِ اہلسنّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ مدنی قافلے کی برکتیں لُوٹنے کیلئے ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت ضرور حاصل کرنی چاہیے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مدنی قافلے اور ان میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول بڑے محبوب ہیں۔ آیئے! مدنی قافلے کی اہمیت سے متعلق آپ کے پانچ (5) اقوال سُنتے ہیں۔

- دعوتِ اسلامی کی بقاء مدنی قافلوں میں ہے۔
- مدنی قافلے دعوتِ اسلامی کے لئے رِیڑھ کی ہڈّی کی حیثیت رکھتے ہیں۔
- اگر شرعی رُکاوٹ نہ ہو تو دِین کی خاطر گھر سے باہر راہِ خدا میں رہنے کی عادت بنایئے۔ میں نے گھر سے باہر رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے دِین کی خدمت کی سعادت پائی ہے۔
- مجھے مدنی قافلوں میں سفر کرنے والوں سے پیار ہے۔
- ہماری منزل مدنی قافلوں کے ذریعے پوری دُنیا میں سنّتوں کی بہاریں عام کرنا ہے۔

(نیک بننے اور بنانے کے طریقے، ص ۲۹ تا ۳۳)

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو دُور ہوں آفتیں قافلے میں چلو
یا خدا ہر گھڑی رَٹ ہو عطارؔ کی قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی سے وعدہ کرتا ہے مثلاً آپ کا فُلاں کام اس دن تک مکمل کردُوں گا مگر کسی عذر کے سبب وہ اس کام کو پورا نہیں کر پاتا، اب جس سے وعدہ کیا گیا تھا وہ یہ سمجھتا ہے کہ وعدہ کرنے والے نے اس سے وعدہ خلافی کی ہے اور ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے، یوں ایک غلط فہمی کے سبب فریقین میں اَن بَن ہو جاتی ہے اور پھر غیبتوں، تہمتوں اور عیب دریوں وغیرہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ **یاد رکھئے!** وعدہ خلافی کا ہر گز یہ مطلب نہیں جو ہم نے سمجھ لیا ہے بلکہ وعدہ خلافی اس وقت کہلائے گی جب وعدہ پورا کرنے کی نیت ہی نہ ہو۔ جیسا کہ **حُضور پُرنور**، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔ (الجامع لاخلاق الراوی، باب املاء الحدیث، ص ۳۱۵، رقم: ۱۱۶۸)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیّت پورا کرنے کی ہو پھر پورا نہ کر سکے، وعدہ پر نہ آسکے تو اُس پر گناہ نہیں۔ (ابو داود، کتاب الادب، باب فی العدۃ، ۴/ ۳۸۸، حدیث ۴۹۹۵)

مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر وعدہ کرنے والا پورا کرنے کا ارادہ (Intention) رکھتا ہو مگر کسی عذر یا مجبوری کی وجہ سے پورا نہ کر سکے تو وہ گناہ گار نہیں، یوں ہی اگر کسی کی نیّت وعدہ خلافی کی ہو مگر اِتفاقاً پورا کر دے تو گنہگار

ہے اُس بدنیّتی کی وجہ سے۔ ہر وعدے میں نیّت کا بڑا دخل ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۹۲)

صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وعدہ کیا مگر اس کو پورا کرنے میں کوئی شرعی قباحت (خرابی) تھی اس وجہ سے پورا نہیں کیا تو اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جائے گا اور وعدہ خلافی کا جو گناہ ہے اس صورت میں نہیں ہو گا۔ مثلاً وعدہ کیا تھا کہ میں فلاں جگہ پر آؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا۔ مگر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہ ناچ رنگ اور شراب نوشی وغیرہ میں لوگ مصروف ہیں، (لہٰذا) وہاں سے چلا آیا تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے یا اس کا انتظار کرنے کا وعدہ کیا اور انتظار کر رہا تھا کہ نماز کا وقت آگیا یہ چلا آیا (تو یہ) وعدہ کے خلاف نہیں ہوا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۷)

مجلس دارُالمدینہ کا تعارف!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ وعدہ کرنے کے بعد اسے پورا نہ کرنا ہر صورت میں بدعہدی و وعدہ خلافی نہیں ہوتا، لہٰذا اگر کبھی کسی نے وعدہ کرکے پورا نہ کیا یا تاخیر کا مظاہرہ کیا ہو تو ہرگز ہرگز اس پر وعدہ خلافی کا الزام لگانے، اسے بدنام کرنے یا اس کے متعلق بدگمانی و غیبت میں مبتلا ہونے کے بجائے حسنِ ظن سے کام لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مسلمانوں کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے، وعدوں کی پابندی کرنے اور وعدہ خلافی سے بچنے کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہے، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات (Departments) کے ذریعے نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اُمّتِ مسلمہ تک دِینی تعلیمات عام

کرنے کیلئے، جامعاتُ المدینہ، مدارسُ المدینہ، سُنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی مذاکرے، مَدَنی قافلے، مدنی دورہ، **اِصلاحِ اعمال کورس، فیضانِ نماز کورس**، فرض عُلوم کورس، مَدَنی چینل اور مدنی درس وغیرہ کی اہمیت اپنی جگہ مگر ضرورت اس اَمر کی بھی تھی کہ کوئی ایسا تعلیمی اِدارہ ہو جو دِینی و دُنیاوی تعلیم کا حَسین امتزاج ہو، جس میں پڑھنے والے مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں نہ صرف باوقار مُسلمان بنیں بلکہ شریعت کے مطابق پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرکے خُود کفیل ہوکر مُعاشرے میں نُمایاں مقام بھی حاصل کرسکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت **"دارُالمدینہ"** کا قیام عمل میں لایا گیا، لہٰذا آپ بھی اپنے بچوں کو علم و عمل کا پیکر اور معاشرے کا بہترین فرد بنانے کے لئے دارُالمدینہ میں داخل کروایئے تاکہ بچپن ہی سے ان کی طبیعت میں اچھی عادتیں پیدا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے میں ترقی پانے کیلئے ایک دوسرے کا اعتماد (Trust) حاصل کرنا بہت ضروری ہے اور ترقی کے اس سفر میں کامیابی پانے کیلئے یقین دہانی کی قدم قدم پر ضرورت پڑتی ہے جس کا ایک ذریعہ وعدہ پورا کرنا بھی ہے۔ آیئے! وعدہ نبھانے اور وعدہ خلافی کے گناہ سے چھٹکارا پانے کے لئے چند طریقوں کے متعلق سنتے ہیں:

(1) وعدہ پورا کرنے کے فضائل پیشِ نظر رکھئے!

وعدہ پورا کرنے کی عادت بنانے کیلئے اس کے فضائل پر مشتمل روایات اور بزرگانِ دِین کے واقعات کا مطالعہ کیجئے کہ اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عمل کا جذبہ پیدا ہوگا۔ ترغیب کیلئے ایک حدیثِ پاک سنئے، جس میں وعدہ پورا کرنے والوں کو بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو وعدہ پورا کرنے والے اور نیک طبیعت کے مالک ہیں، بے شک! اللہ عَزَّوَجَلَّ گمنام اور پرہیز گار بندے کو پسند فرماتا ہے۔ (مسند ابی یعلی، مسند ابی سعید الخدری، ۱/۴۵۱، حدیث: ۱۰۴۷)

(2) وعدہ خلافی کے دنیوی واخروی نقصانات پر غور کیجئے!

وعدہ خِلافی کے نقصانات پر غور کرنے سے بھی وعدہ پورا کرنے کی عادت بنے گی۔ وعدہ پورا نہ کرنے کے نقصانات میں یہ ہے کہ وعدہ توڑنا مُنافقت کی علامت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب اور دُنیا میں عزّت وو قار کی بربادی (Destruction) کا باعِث ہے، وعدہ خِلافی کرنے والے کی کوئی بات قابلِ اعتماد نہیں ہوتی، وعدہ خلافی کرنے والا دُنیا میں تو رُسوا ہوتا ہی ہے آخِرت میں بھی سخت سزاؤں کا مستحق بن سکتا ہے۔

(3) محتاط جملے بولیے

وعدہ خِلافی سے بچنے کیلئے محتاط جملے بولنا بھی مفید ہے مثلاً اگر کوئی دَرْزی ہے تو وہ وعدہ نہ کرے بلکہ یوں کہے: "میرا اِرادہ تو ہے کہ کل تک کپڑے آپ کو دے دوں، لیکن وعدہ نہیں کرتا، ہو سکتا ہے اِس میں کوتاہی ہو جائے۔" یا اس جیسے دیگر محتاط جملے بول دے۔ صحیح عُذر بتا دینے میں بھی کوئی مُضائقہ نہیں۔ اسی طرح جن اِسلامی بھائیوں کا لین دین کا کام ہے، اگر ان کو پکّا پتہ (Confirm) ہے کہ یہ لَین دین وعدے کے مطابق طے شدہ وقت پر نہیں ہو سکے گا تو ایسی صُورت میں اُنہیں چاہیے کہ کسی کو کوئی چیز پہنچانے وغیرہ کا یقینی وقت (Confirm time) نہ دیں۔

امیرِ اَہلسنّت کے مدنی پھول

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جہاں دیگر کئی معاملات میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے، وہیں وعدہ خلافی سے بچنے کے تعلق سے بھی ہمیں شاندار مدنی پھول عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** میں فرماتے ہیں:

(1) وعدہ یہ ہے کہ کسی سے باقاعدہ وعدے کے طور پر طے کیا کہ "فُلاں کام کروں گا یا فُلاں کام نہیں کروں گا" اگر لفظ "وعدہ" نہ کہا مگر انداز و الفاظ کے ذَرِیعے اپنی بات کو مُؤَکَّد کیا یعنی اس بات کی تاکید ظاہر کی تب بھی "وعدہ" ہے مثلاً "**مدنی قافلے**" میں سفر کروں گا کے ساتھ "وعدہ کرتا ہوں" کہا ، یا یہ کہنے کے بجائے کہا: بالکل پکّی بات کہہ رہا ہوں یا کہا: یقین مانئے، یا کہا: بالکل طے ہے کہ، یا کہا: نہیں نہیں آپ مطمئن رہئے، یا کہا: بس اب طے ہو گیا کہ وغیرہ۔ اس کی مثال یوں دوں جیسا کہ "منگنی" (Engagement) کہ یہ وعدہ ہے اگرچِہ اس میں "**وعدے**" کا لفظ نہیں بولا جاتا مگر باقاعدہ لڑکی والوں سے طے کیا جاتا ہے اور یہاں "طے کرنا" ہی وعدہ ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۶۱) **(2)** بعض لوگ یہ جملہ بولتے ہیں: "چلئے وعدہ نہیں کرتے تو اِرادہ ہی کر لیجئے" ہو سکتا ہے کہ اِس طرح اِرادہ یا نیّت کروانا بھی بہُت سوں کو گُناہوں میں مُبتلا کر دیتا ہو۔ جی ہاں، دل میں اِرادہ (یعنی نیّت) نہ ہونے کے باوُجود مثلاً کسی نے کہہ دیا کہ "میں اِرادہ (یا نیّت) کرتا ہوں 12 ماہ (یا 1 ماہ (30 دن) یا 3 دن) کے مَدَنی قافلے میں سفر کروں گا۔" تو یہ صریح (یعنی کُھلا) جھوٹ ہے۔ لہٰذا جب بھی کسی سے اِرادہ کروائیں ساتھ میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی کہلوالیا کریں تو اگر دل میں اِرادہ نہ بھی ہوا اگلا گُناہ سے بچ جائے گا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۶۲) **(3)** "کوشش کروں گا" کہنے میں بھی گناہ میں پڑنے کا خطرہ موجود ہے یعنی دل میں نیّت نہ ہونے کے باوُجود جان چھڑانے کیلئے کہہ دیا "**کوشش کروں گا**" تو یہ بھی جھوٹ ہے لہٰذا یُوں کہلوایئے: "میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوشش کروں گا، یا "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو کوشش کروں گا۔" یہ جملہ

"کوشش کروں گا" ہمارے یہاں بہُت ہی عام ہے، کہنے والے کو پہلے اپنی نیّت پر غور کر لینا چاہئے اگر "کوشش کروں گا" کہنے کے ساتھ "اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ" کہنے کی عادت پڑ گئی، تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ عافیّت ہی عافیّت ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کہتے وقت اِس کے معنٰی پر بھی نظر رکھی جائے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کے معنٰی ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو" اکثر لوگ اس کا تلفُّظ غَلَط ادا کرتے ہیں، صحیح ادائیگی کی خوب مَشق کیجئے: اِنْ۔ شا۔ آللہ۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے وعدے کی پابندی سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کی چنانچہ ہم نے سنا کہ

❋وعدہ پورا کرنا مسلمانوں کی مدد کا ذریعہ ہے۔ ❋وعدے کے مُتَعَلِّق بروزِ قیامت سوال کیا جائے گا۔ ❋وعدہ نبھانا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکیزہ سُنّت ہے۔ ❋وعدہ نبھانا بزرگوں کا طریقہ ہے۔ ❋وعدہ نبھانے والے بہترین لوگ ہیں۔ ❋وعدہ خلافی کرنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے۔ ❋وعدہ خلافی کرنے والے کا نہ تو فرض قبول ہوتا ہے نہ ہی کوئی نفل۔ ❋وعدہ خلافی کرنے والے کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ ❋وعدہ خلافی کرنا منافقت کی نشانی ہے۔ ❋وعدہ خلافی کرنا دنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا سبب ہے۔

اللہ تعالٰی، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے طفیل ہم سب کو وعدہ پورا کرنے اور وعدہ خلافی سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبرستان کی حاضری کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِرِی رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 163 مدنی پھول سے قبرستان کی حاضری کی سنّتیں اور آداب سیکھتے ہیں: ❀ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔ (اِبن ماجہ، ۲/۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱)

❀ (وَلِیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو(2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک(1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِیْ، اور تین(3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ تعالٰی اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ (فتاویٰ ھندیہ، ۵/ ۳۵۰) ❀ مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً) ❀ قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۱/ ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار، ۳/ ۱۸۳) ❀ کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر و اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتِحہ پڑھ لیجئے۔ ❀ زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۳۲) ❀ قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۵۰) ❀ قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۸۲، ۵۲۵ ملخصاً) ❀ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے میّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "شامی" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی ب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ تقرب نشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس (10) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے دس (10) بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو (100) رحمتیں بھیجتا ہے اور جس نے سو (100) بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر

ہزار (1000) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے ہزار (1000) بار دُرُودِ پاک پڑھا تو میں اور وہ جنت کے دروازے پر ایک ساتھ ہوں گے۔[1]

درد و آلام میں تسکین انہیں ملتی ہے
نام ان کا جو مصیبت میں لیا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص ۲۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کیلئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ ... الخ، ص ۲۴۱

2 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام ومُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا جس میں ہم سب اپنی زندگی گزار رہے ہیں یہ درحقیقت آخرت کی کھیتی ہے اور زندگی، موت تک پہنچانے والا ایک سفر ہے، لہٰذا ہمارا ہر اچھا بُرا عمل آخرت کیلئے ذخیرہ ہو رہا ہے اور ہماری ہر سانس ہمیں موت کے قریب کر رہی ہے۔ سمجھدار (Wise) انسان وہی ہے جو اپنی سانسیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اطاعت و فرمانبرداری میں گزارے، آخرت میں نفع دینے والے اعمال کرے اور نقصان دہ اعمال سے خود کو دُور رکھے۔ یاد رہے! چوری شراب نوشی اور بدنگاہی جیسے ظاہری گُناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ باطنی گُناہوں کی معلومات اور ان سے بچنا بھی ضروری ہے۔ باطنی گناہوں سے مراد وہ گناہ ہیں جن کا تعلق دل سے ہوتا ہے مثلاً بغض و عداوت، حسد، ریاکاری اور خودپسندی وغیرہ، اِن گُناہوں کو پہچاننا قدرے مشکل ہے، اس لئے اِن سے بچنا بھی دُشوار ہے، انہی باطنی گُناہوں میں سے ایک انتہائی خطرناک گُناہ **"تکبُّر** (Arrogance)" بھی ہے، تکبُّر ایک ایسا مُہلِک (یعنی ہلاک کردینے والا) مرض ہے کہ کئی بُرائیوں کو اپنے ساتھ لاتا ہے اور کئی اچھائیوں سے آدمی کو محروم کردیتا ہے۔ چُنانچہ حجۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: متکبِّر شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے، اپنے مسلمان بھائی کیلئے پسند نہیں کرسکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا جو تقویٰ و پرہیزگاری کی جڑ ہے، کینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزّت بچانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزّت کی وجہ سے غُصّہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کرسکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مبتلا ہوجاتا ہے الغرض متکبِّر آدمی اپنا بھرم

رکھنے کیلئے ہر بُرائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ (1)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے اپنے اندر عاجزی پیدا کریں اور تکبُّر جیسی بُری آفت سے اپنے آپ کو کوسوں دُور رکھیں، آج کے اس بیان میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم تکبُّر کے انجام اور کسی مسلمان کو حقیر جاننے کی مذمت کے بارے میں سُنیں گے۔ آیئے سب سے پہلے اس بارے میں ایک حکایت سُنتے ہیں کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تکبُّر کو کس قدر ناپسند کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

تکبُّر سے اعلیٰ حضرت کی ناگواری

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیِّد ایُّوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک صاحِب جن کا نام مجھے یاد نہیں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت، حضرتِ علّامہ مولانا شاہ امام احمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی کبھی کبھی اُن کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور (اعلیٰ حضرت) ان کے یہاں تشریف فرما تھے کہ ان کے محلے کا ایک بیچارہ غریب مسلمان ٹوٹی ہوئی پُرانی چارپائی پر جو صحن (Courtyard) کے کنارے پڑی تھی، جھجکتے ہوئے بیٹھا ہی تھا کہ صاحِبِ خانہ نے نہایت کڑوے تیوروں سے اُس کی طرف دیکھنا شُروع کیا یہاں تک کہ وہ ندامت سے سر جُھکائے اُٹھ کر چلا گیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صاحِبِ خانہ کے اِس مغرورانہ انداز سے سخت تکلیف پہنچی مگر کچھ فرمایا نہیں۔ کچھ دنوں بعد وہ آپ کے یہاں آئے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی چارپائی پر جگہ دی، وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں کریم بخش نامی حجّام (Barber) حُضور (اعلیٰ حضرت) کا خط بنانے کیلئے آئے، وہ اِس فکر میں تھے کہ کہاں

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، باب بیان حقیقۃ الکبر وآفتہ، ۳/۴۲۳ ج ۳، ص ۴۲۳ ملخصًا

بیٹھوں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بھائی کریم بخش! کیوں کھڑے ہو؟ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اُن صاحب کے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، وہ بیٹھ گئے، پھر ان صاحِب کے غصے (Anger) کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے سانپ پھُنکاریں مارتا ہے، وہ فوراً اُٹھ کر چلے گئے، پھر کبھی نہ آئے۔ خلافِ معمول جب عرصہ گزر گیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اب فُلاں صاحِب تشریف نہیں لاتے! پھر خود ہی فرمایا: میں بھی ایسے متکبّر مغرور شخص سے ملنا نہیں چاہتا۔[1]

تُونے باطل کو مِٹا کر دِین کو بخشی جِلا
سنّتوں کو پھر جِلایا اے امام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ۵۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے چند مدنی پھول حاصل ہوئے: (1) جس کے دل میں تکبُّر ہوتا ہے، وہ غریب یا عام لوگوں کو اپنے قریب بیٹھنے کے لائق نہیں سمجھتا (2) غرور و تکبُّر کے مارے ہوئے شخص پر نصیحت کا اثر انداز ہونا نہایت ہی مشکل ہے اور وہ اپنے تکبُّر کے سبب بعض اوقات نیک لوگوں کی صحبت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب تکبُّر کرنے والے کے برابر میں ایک حجّام (Barber) کو یہ کہہ کر بٹھایا کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور یوں اشارۃً مُتکبِّر شخص کو تکبُّر کرنے اور مسلمان کو کمتر سمجھنے سے باز آنے کی نصیحت کرنی چاہی تو وہ شخص نصیحت قبول کرنے کے بجائے وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے ولیُّ اللہ کی صحبت سے محروم ہو گیا، (3) تکبُّر کرنا اور کسی مسلمان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۰۵ ملخصًا

تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ عمل تھا یہی وجہ ہے کہ جب اس مُتکبّر شخص نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں آنا جانا چھوڑ دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایسے شخص سے ملنا نہیں چاہتا،(4) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور برگزیدہ بندے امیر و غریب، گورے کالے، حرفت (دستکاری) و پیشے (Professions) اور ذات پات کا لحاظ کئے بغیر تمام مسلمانوں سے اُخوّت و بھائی چارے کا سلوک کیا کرتے اور ہر مسلمان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی عظیم علمی و روحانی شخصیت نے ایک حجّام کو اپنی چارپائی پر بٹھانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی۔ اسی طرح کی عاجزی و انکساری سے بھرپور حسنِ سلوک سے مُتَعَلِّق ایک واقعہ محدِّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بھی ہے۔ چنانچہ

دیہاتیوں کو نیچے نہ بیٹھنے دیا

مُحدِّث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا **محمد سردار احمد چشتی قادری** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں دو دیہاتی (یعنی گاؤں دیہات کے رہنے والے) ایک مسئلہ پوچھنے کیلئے حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت چارپائی پر جلوہ گر تھے، دیہاتیوں نے آپ کے علمی مقام کا پاس کرتے ہوئے زمین پر بیٹھنا چاہا، مگر آپ نے عاجزی کرتے ہوئے اُن دیہاتیوں کو اِصرار کرکے نہ صرف چارپائی پر بٹھایا بلکہ اپنی چارپائی کے سرہانے کی طرف بٹھایا۔ حکم کی تعمیل کیلئے انہیں آپ کے برابر بیٹھنا پڑا اور آپ نے ان کے مسئلے کا جواب مرحمت فرمایا۔ (1)

آپ کے اخلاق تھے ، خلقِ عظیم مصطفی	کیا مبارک آپ کے کردار تھے شیخ الحدیث
تھے مبلغ آپ تکریمِ شہ لولاک کے	واصفِ اصحاب اور انصار تھے شیخ الحدیث

1 . . . حیات محدّث اعظم، ص ۱۹۳ بتغیر قلیل

(حیاتِ محدث اعظم، ص ۴۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ والوں کے اخلاق کس قدر بلند ہوا کرتے تھے کہ وہ اپنے علم و عمل، تقویٰ و پرہیز گاری اور اچھے اوصاف کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقرّب، لوگوں کی نظر میں معزّز اور مخلوقِ خدا سے حقیقتاً افضل ہونے کے باوجود بھی خود کو دوسروں سے افضل سمجھنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کیا کرتے تھے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور محدّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ہم نے سُنا کہ انہوں نے اپنے یہاں آنے والے عام لوگوں کی بھی عزّت افزائی فرمائی بلکہ محدّثِ اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تو دیہاتیوں کو اپنی چارپائی کے سرہانے کی طرف بٹھایا، جس میں پائنتی کی طرف بٹھانے کے مقابلے میں زیادہ عزّت افزائی ہے، یقیناً یہ حضرات جانتے تھے کہ کسی سے افضل ہونے میں اور اپنے آپ کو کسی سے افضل سمجھنے میں بڑا فرق ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مال و منال، حُسن و جمال یا علم و کمال وغیرہ میں کسی سے افضل ہونا بُرا نہیں مگر تکبُّر کرتے ہوئے اپنے آپ کو کسی مسلمان سے افضل سمجھنا بہت بُرا ہے ،لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اِن مبارَک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی اختیار کریں اور تکبُّر سے اجتناب کریں، عاجزی میں دُنیا و آخرت کی بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں اور تکبُّر میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے جس درجے کی عاجزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُسی درجے بلند فرما دیتا ہے حتّٰی کہ اسے اعلیٰ عِلِّیِّین (سب سے بلند درجے) میں کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں جس درجے کا تکبُّر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ

اُسے اُسی درجے گرا دیتا ہے حتی کہ اُسے اَسْفَلُ السّافِلِین (سب سے نچلے درجے) میں کر دیتا ہے۔[1]
اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عاجزی اختیار کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرمائے گا اور جو اس کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے رُسوا کر دے گا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ میں خود کو افضل و بہتر سمجھنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ جو شخص تکبُّر کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ذلیل و رُسوا ہو، اس کا دُنیاوی عزّت و وقار یقیناً کسی کام کا نہیں کیونکہ حقیقی عزّت و وقار تو یہی ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے عاجزی اختیار کرے اور اس کی بارگاہ میں معزّز و مکرّم ہو جائے۔ آیئے! عاجزی اختیار کرنے اور تکبُّر کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کا جذبہ اپنے دل میں پیدا کرنے کیلئے تکبُّر کی مذمت کے بارے میں 4 فرامینِ خداوندی سُنتے ہیں:

چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۂ نَحل آیت نمبر 23 میں خدائے رحمٰن کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔

پارہ 24 سُوْرَۂ مؤمن آیت نمبر 35 میں رَبُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾	تَرجَمۂ کنز الایمان: اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبّر سرکش کے سارے دل پر۔

پارہ 24 سُوْرَۂ مؤمن آیت نمبر 60 میں خدائے جبّار و قہّار ارشاد فرماتا ہے:

---

1 ... الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الحظر والابلحۃ، باب التواضع والکبر والعجب، ۷/۴۷۵، حدیث: ۵۶۴۹
2 ... المعجم الاوسط، باب الف، ۵/۳۹۰، حدیث: ۷۷۱۱

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ۠ (پ۲۴، المؤمن: ۶۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبُّر کرتے) ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔

پارہ 9 سُوْرَۂ اَعراف آیت نمبر 146 میں فرمانِ رَبُّ العباد ہے:

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔

مُفَسِّرِ قرآن حضرت سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آخری آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ تکبُّر کرنے والے نہ قرآنی آیات میں غور و فکر کر سکیں گے نہ ان سے عِبرت حاصل کریں گے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ بندوں کے حق میں تکبُّر کس قدر ہلاکت خیز خصلت ہے کہ تکبُّر کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ناپسندیدہ بندے ہیں، ایسے بد نصیبوں کے دلوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ مہر لگا دیتا ہے، تکبُّر کرنے والے قرآنی آیات میں غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں اور ایسے بد بخت ذلیل و رُسوا ہو کر جہنم (Hell) میں جائیں گے۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ

بد قسمتی سے اس قدر وعیدوں کے باوجود بھی بعض نادان لوگ غرور و تکبُّر کے نشے میں اس قدر بد مست رہتے ہیں کہ غریبوں، فقیروں، مسکینوں، یتیموں، اسی طرح دِینی یا دُنیوی اعتبار سے اپنے سے کم مرتبے والوں کی عزّت کرنا، انہیں سلام کرنا یا ان کے سلام کا جواب دینا، ان کے ساتھ آپ جناب سے

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر و العجب، باب بیان حقیقۃ الکبر و آفتہ، ۳/ ۴۲۳ مفھوما

گفتگو کرنا، ان کے پاس بیٹھنا یا انہیں اپنے ساتھ بٹھانا، ان کے یہاں کسی تقریب میں شرکت کرنا یا انہیں اپنی کسی تقریب میں دعوت دینا، ان سے غلطی سرزد ہوجانے پر عفوو درگزر سے کام لینا، ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا یا اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا، ان کے ساتھ تعلقات (Relations) قائم رکھنا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا وغیرہ اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ بالفرض کوئی دردمند مسلمان انہیں بُرائی میں مبتلا دیکھ کر نصیحت کردے یا غلطی سے کسی مسلمان کی زبان سے ان کی شان کے خلاف کوئی بات نکل جائے تو اس بے چارے کی تو شامت ہی آجاتی ہے اور اسے سب کے سامنے کھری کھری سنائی جاتی ہے مثلاً مجھے جانتا نہیں میں کون ہوں؟ تیری ہمت کیسے ہوئی، میرے سامنے اونچی آواز سے بات کرنے کی؟ ذرا اپنی اوقات تو دیکھ! دو ٹکے کا نہیں ہے اور مجھے نصیحت کرنے چلا، دو منٹ میں چھٹی کا دودھ یاد دلادُوں گا، ایک لگادیا نا تو دن میں تارے نظر آنے لگیں گے! وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! دولت و وزارت، عہدہ و منصب، صحت و طاقت، ذات پات، رعب و دبدبہ وغیرہ سب عارضی و فانی ہیں لہٰذا ان چیزوں کے گھمنڈ میں مبتلا ہوکر مسلمانوں کو حقیر سمجھنے والوں کو چاہئے کہ وہ غرور و تکبُّر کی آفتیں اپنے پیشِ نظر رکھیں اور عاجزی وانکساری اپناتے ہوئے خلقِ خدا کی ہمدردی کے جذبات اپنے دل میں پیدا کریں ورنہ یاد رکھیں! اگر تکبُّر کے سبب جہنم میں جھونک دیا گیا تو خدا کی قسم! جہنم کا عذاب برداشت نہ ہوسکے گا۔ آیئے! غرور و تکبُّر کی تباہ کاریوں پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے سنئے اور اس بُری عادت سے سچی توبہ کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بدتر (Worst) ہے، وہ شخص جس نے اپنے آپ کو اچھا سمجھا اور تکبُّر کیا اور خدائے بزرگ وبرتر کو بھول گیا۔ (1)

---

1 ... سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، ۴/۲۰۳، حدیث: ۲۴۵۶

2. ارشاد فرمایا بے شک جہنّم میں ایک مقام ہے جس میں تکبُّر کرنے والوں کو ڈال کر اوپر سے بند کر دیا جائے گا۔[1]

3. ارشاد فرمایا کہ متکبّرین کو قیامت کے دن چیونٹیاں (Ants) بنا کر انسانی شکلوں میں اٹھایا جائے گا کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز ان پر غالب آجائے گی پھر انہیں جہنم کے ایک قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا جسے "بُولَس" کہا جاتا ہے، وہاں آگوں کی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی (یہی نہیں بلکہ) انہیں طِیْنَۃُ الْخَبَال یعنی جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔[2]

4. ارشاد فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہو گا وہ جہنم میں داخل نہ ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبُّر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔[3]

حضرت علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: جنت میں داخل نہ ہونے سے مُراد یہ ہے کہ تکبُّر کے ساتھ کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا بلکہ عذاب بھگتنے کے ذریعے یا اللہ تعالیٰ کے عَفْو و کرم سے تکبُّر اور ہر بُری خصلت سے پاک و صاف ہو کر جنّت میں داخِل ہو گا۔[4]

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ غُلامانِ رسول کو **سمجھاتے اور نیکی کی دعوت** سے مالامال مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے اپنے مجموعہ کلام "**وسائلِ بخشش**" میں فرماتے ہیں:

خوب انساں کو کرتی ہے رُسوا جب زباں بے لگام ہوتی ہے

---

1 ... مساوی الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی ذم العجب والکبر... الخ، ص ۲۳۴، حدیث: ۵۷۷

2 ... مسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۵۹۶، حدیث: ۶۶۸۹

3 ... مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۲۶۶

4 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، ج ۸، ص ۸۲۸، ۸۲۹

گر تکبُّر ہو دِل میں ذرّہ بھر　　سُن لو جنّت حرام ہوتی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 495)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ تکبُّر کس قدر ہلاکت خیز بیماری ہے کہ جس بدنصیب کو یہ بیماری لگ جائے اسے تباہی و بربادی کے دہانے لا کھڑا کرتی اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنادیتی ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم اپنے کمزور بدن پر ترس کھائیں اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرائیں، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھاریں تو انسان کو اپنے ماضی، اپنی اوقات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں پر غور کرنا چاہئے کہ پہلے میں بھی فُلاں فُلاں نعمت و خوبی سے محروم تھا، میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر فضل ہوا اور اُس نے مجھ جیسے بے اوقات کو اپنی نعمتوں اور بے پناہ خوبیوں سے نہال فرمایا مگر ان نعمتوں اور خوبیوں کا شکر کرنے کے بجائے میں اس کی نافرمانی کرتے ہوئے گھمنڈ و تکبُّر کے گناہ میں مبتلا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میری بے حسی اور ناشکری کے سبب یہ نعمتیں مجھ سے چھن جائیں اور جس کو میں حقیر سمجھ رہا ہوں اسے دے دی جائیں۔ آیئے! اس ضمن میں دو(2) انتہائی فکر انگیز حکایات سنتے ہیں: چنانچہ

اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں

ایاز، سلطان محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ادنیٰ غُلام تھا، پھر ترقی کرتے کرتے اس کا محبوب ترین وزیر بن گیا۔ ایاز کی کامیابیاں حاسِدین درباریوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح ایاز کو محمود کی نظروں سے گرادیں۔ آخر کار انہیں ایک موقع مل ہی گیا۔ ہوا یوں

کہ ایاز کا معمول تھا کہ روزانہ مخصوص وقت میں ایک کمرے میں چلا جاتا اور کچھ دیر گزار کر واپس آجاتا۔ درباریوں نے محمود کے کان بھرنا شروع کئے کہ ضرور ایاز نے شاہی خزانے میں خُرد بُرد (یعنی ہیرا پھیری) کر کے مال جمع کر رکھا ہے، جسے دیکھنے کے لئے کمرہ خاص میں جاتا ہے، وہ اس کمرے کو تالا (Lock) لگا کر رکھتا ہے اور کسی اور کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ محمود کو اگرچہ ایاز پر مکمل اعتماد تھا مگر درباریوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک وزیر کو کہا کہ اُس کمرے کا تالا توڑ ڈالو، وہاں جو کچھ ملے وہ تمہارا ہے۔ وزیر اور دیگر درباری خوشی خوشی ایاز کے کمرے میں جا گھُسے۔ مگر یہ کیا! وہاں ایک پُرانے بوسیدہ لباس اور چپلوں کے سِوا کچھ تھا ہی نہیں۔ درباریوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ محمود نے ایاز سے ان کپڑوں اور چپلوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ میری غلامی کے دور کی یادگار ہیں، جنہیں دیکھ کر میں اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں اور خود کو موجودہ عُروج (یعنی ترقّی) پر تکبُّر میں مبتلا نہیں ہونے دیتا۔ یہ سُن کر محمود اپنے وفادار خادِم ایاز سے اور زیادہ متأثر نظر آنے لگا اور درباریوں کا منہ کالا ہوا۔[1]

دیدے یا ربّ مجھ کو وفا دَر نہ چھُوٹے مُرشِد کا
لب پہ رہے بس یہ ہی صدا پیر میرا پیارا پیر میرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُنا آپ نے کہ جو لوگ اپنی اوقات یاد رکھتے ہیں اور منصب و مرتبہ ملنے کے باوجود اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتے اور تکبُّر سے اپنا دامن بچاتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے مقام و مرتبے

1... تکبُّر، ص ۶۵

میں مزید اضافہ فرما دیتا ہے آیئے! اب ایک ایسے شخص کا دل دہلا دینے والا واقعہ سُنتے ہیں، جس سے گھمنڈ و غرور کے سبب نعمتیں سلب کرلی گئیں۔ چنانچہ

فقیر کو دُھتکارنے والا فقیر بن گیا

ایک شکستہ حال فقیر نے ایک مالدار (Rich man) شخص کے سامنے دستِ سوال دراز کیا مگر مالدار شخص نے فریاد رسی کرنے کے بجائے اُلٹا اس پر زبان سے نیزہ زَنی شروع کردی اور اسے خوب ذلیل کیا، فقیر کا دل خون خون ہوگیا اور جذبات میں ایک آہ بھر کر کہا: تمہارے غصّہ کرنے کی وجہ شاید یہ ہے کہ تمہیں بھیک مانگنے کی ذِلّت کا احساس نہیں۔ یہ جُملہ سُن کر مالدار شخص آگ بگولا ہوگیا اور فقیر کو غلام کے ذریعے دھکے دلوا کر باہر نکلوا دیا۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ وہ مغرور مالدار کچھ عرصہ بعد قلّاش ہوگیا اور محتاجی نے اس کے آنگن میں بسیرہ کرلیا، دوست، رشتے دار اور غلام و دربان سب چُھوٹ گئے اور یہ شخص سڑک پر آگیا۔ جس غلام نے فقیر کو اپنے آقا کے حکم سے دھکے دے کر نکالا تھا، اسے ایک نئے مالدار آقا نے خرید لیا۔ یہ آقا بہت نرم دل، فریادرس اور مہربان تھا، غریبوں، فقیروں کی امداد کرنے سے زیادہ اسے کسی چیز میں خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر وقت اس کے دروازے پر منگتوں اور ضرورت مندوں کا ہجوم (Crowd) لگا رہتا تھا۔ ایک رات کسی فقیر نے اس کے دروازے پر صدا لگائی، غلام نے فقیر کی مدد کرنے کی نیت سے جیسے ہی دروازہ کھولا، اس کی چیخ نکل گئی کیونکہ سامنے موجود فقیر کوئی اور نہیں اس کا پُرانا مغرور آقا تھا، اپنے پُرانے آقا کی یہ حالت دیکھ کر غلام آبدیدہ ہوگیا اور اس کی امداد کرکے اپنے موجودہ آقا کے پاس چلا آیا۔ آقا نے جب غلام کو آزُردہ و آبدیدہ دیکھا تو پوچھا: کیا کسی نے تمہیں کوئی تکلیف پہنچائی ہے؟ یہ سن کر غلام نے اپنے پرانے آقا کا سارا حال اس کے گوش گزار کردیا، ساری کہانی (Story) سننے کے بعد آقا بولا: میں وہی فقیر ہوں، جسے

اس نے دھکے دلوا کر نکلوا دیا تھا اور آج دیکھو کہ وقت کی کایا کیسی پلٹی ہے کہ قدرت نے اسے میرے ہی دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے لا کھڑا کیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکایت عقلمندوں کیلئے واقعی زبردست تازیانۂ عبرت ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال و دولت، حسن و وجاہت یا کسی بھی اعتبار سے ہمیں دوسروں پر فضیلت عطا فرمائی ہے تو ہمیں گھمنڈ و تکبُّر میں مبتلا ہو کر دوسروں کو حقیر جاننے ان کا مذاق اُڑانے، دُھتکارنے اور اُنہیں ذلیل کرنے کے بجائے ہوش کے ناخُن لینے چاہئیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہئے ورنہ یاد رکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پکڑ بہت سخت ہے۔

فخر و غرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا
ایماں پہ ربّ رحمت دیدے تُواستقامت دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو تِرے نبی کا

(وسائل بخشش مرمم، ۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "تکبُّر" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبُّر سے نجات اور اس کی دِینی و دُنیوی ہلاکتوں کی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 97 صفحات پر مشتمل کتاب **"تکبُّر"** کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں تکبُّر سے بچنے کی فضیلت، تکبُّر کی اقسام، تکبُّر کے نُقصانات، تکبُّر کی 19 علامات، تکبُّر کے مختلف انداز، تکبُّر پر اُبھارنے والے 8 اسباب، تکبُّر کا علاج اور اس کے

---

1 ... بوستان سعدی، باب دوم در احسان، ص ۸۰

علاوہ دیگر کئی معلوماتی مدنی پھولوں کو انتہائی آسان سبق آموز انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمائیے، خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کریں تو عبرت کے بے شمار نمونے ہمیں نظر آئیں گے مثلاً بہت سے ایسے ظالم و جابر لوگ بھی گزرے جن کا شمار دنیا کے طاقتور افراد میں ہوتا تھا، جن کے پاس نعمتوں کے خزانے موجود تھے، جن کے حکم کی خلاف ورزی کرنا گویا موت کو دعوت دینا تھا، جو زمین پر اکڑ اکڑ کر چلتے تھے، جن کے ظلم و جبر کے نہ صرف کارنامے سُن کر بلکہ ان کا نام سُن کر ہی لوگ لرز جاتے تھے، جو لوگوں کو جوتی کی نوک پر رکھتے تھے، غرض یہ کہ ان کا غرور و تکبُّر اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا، مگر شاید وہ اس بات سے بے پروا تھے کہ ایک دن انہیں بھی مرنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے، بالآخر موت نے ان غرور و تکبُّر کے ماروں کو اپنے شِکنجے (Grasp) میں لے کر خاک میں مِلا دیا، انہیں بلند و بالا محلات سے اُٹھا کر تنگ و تاریک قبر کے گڑھے میں لا پھینکا، ان کا نام ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اور دوسروں کیلئے نشانِ عبرت بنا دیا۔ آیئے! ایسے ہی ایک مغرور بادشاہ کی موت کی عبرت آموز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چُن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

مغرور بادشاہ کی موت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”عُیُون الحکایات (حصہ دوم)“ میں ہے: حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بہت بڑی سلطنت (Kingdom) کے بادشاہ نے ارادہ کیا کہ میں اپنے سارے ملک کا گشت کروں۔ چنانچہ اس نے اپنا بہترین لباس منگوایا لیکن وہ پسند نہ آیا، پھر اس سے عمدہ لباس منگوایا، لیکن پسند نہ آیا۔ بالآخر سینکڑوں لباسوں میں سے اسے اپنی پسند کا جوڑا مل گیا۔ پھر گھوڑے لائے گئے تو ان میں سے کوئی گھوڑا پسند نہ آیا، آخر کار ہزاروں گھوڑوں میں سے اُسے اپنی پسند کا گھوڑا مل گیا۔ اب بادشاہ بڑی شان و شوکت سے لشکر کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوا، راستے میں ابلیسِ لعین نے بہکایا تو غرور و تکبُّر کی آفت میں مبتلا ہو گیا اور گردن اَکڑائے بڑے شاہانہ انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ غرور و تکبُّر کی وجہ سے لوگوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھتا تھا۔ راستے میں ایک ضعیف و ناتواں شخص بوسیدہ کپڑوں میں نظر آیا، اس نے سلام کیا لیکن بادشاہ نے نہ تو جواب دیا نہ ہی اس کی طرف دیکھا۔ اس نے کہا: اے بادشاہ! مجھے تجھ سے ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے اس کی بات سُنی اَن سُنی کر دی۔ اس نے آگے بڑھ کر گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ بادشاہ (King) نے تِلمِلا کر کہا: لگام چھوڑ! تُو نے ایسی حرکت کی ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے ایسی جرأت نہیں کی۔ کہا: مجھے تجھ سے بہت ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے کہا: ابھی تُو ہمارا مہمان بن جا! واپسی پر تیری بات سُن لوں گا۔ کہا: ہرگز نہیں! خدا کی قسم! مجھے ابھی تجھ سے کام ہے۔ بادشاہ نے کہا: بتا! کیا کام ہے؟ کہا: ایک راز کی بات ہے، میں چاہتا ہوں کہ صرف تجھے ہی معلوم ہو، لا! اپنا کان میرے قریب کر۔ بادشاہ نے سر جھکایا تو اس نے کہا: میں مَلَکُ الْمَوْت ہوں، تیری رُوح قبض کرنے آیا ہوں۔ یہ سننا تھا کہ بادشاہ مارے دہشت کے تھر تھر کانپنے لگا، رنگ متغیر ہو گیا، اس نے خوف زدہ لہجے میں کہا: اس وقت مجھے کچھ مہلت دے دو، تاکہ

میں جس کام سے نکلا ہوں اسے پورا کر آؤں، پھر تم جو چاہے کرنا۔ مَلَكُ الْمَوْت عَلَيْهِ السَّلَام نے کہا: اللہ کی قسم! تُو اپنی سلطنت کو اب کبھی نہ دیکھ سکے گا۔ بادشاہ نے منّت سماجت کرتے ہوئے کہا: اچھا! مجھے میرے گھر والوں کے پاس ہی جانے کی مہلت دے دو۔ مَلَكُ الْمَوْت عَلَيْهِ السَّلَام نے فرمایا: ہر گز نہیں، خدا کی قسم! اب تُو کبھی بھی اپنے اہل وعیال (Family) سے نہ مل سکے گا۔ یہ کہہ کر اس کی رُوح قبض کرلی اور اس کا بے جان جسم گھوڑے سے زمین پر آپڑا۔[1]

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ان آیاتِ مبارکہ، احادیثِ کریمہ اور عبرت ونصیحت کے مدنی پھولوں سے مالا مال حکایات سے عبرت حاصل کریں اور غرور وتکبُّر اور اس جیسی دوسری باطنی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، جہاں اچھی صحبت حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ مدنی تربیت کے بہت سے مواقع بھی میسر آتے رہتے ہیں، اس کے علاوہ 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**مدنی دَورہ**" بھی ہے، جس کے ذریعے گھر گھر، دُکان دُکان لوگوں کو

1 ... عیون الحکایات، حصہ دوم، ص ۳۷۵

نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر کرنے والے مدنی قافلے کے جدول میں تو روزانہ بعد نمازِ عصر "**مدنی دَورہ**" کی ترکیب ہوتی ہے، اس کے علاوہ عَلاقوں، حلقوں میں **ہفتہ وار** یہ مدنی کام تنظیمی طور پر طے ہے۔ کئی خوش نصیب عاشقانِ رسول ہفتے میں ایک سے زائد بار بھی "**مدنی دَورہ**" کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، "**مدنی دَورہ**" بہت ہی اہم مدنی کام ہے، کیونکہ اس مدنی کام کے ذریعے **مسجدیں آباد** ہوتی ہیں، "**مدنی دَورہ**" نیکی کی دعوت کے فضائل پانے کا بہترین ذریعہ ہے، "**مدنی دَورے**" کے ذریعے علمِ دِین سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے، "**مدنی دَورے**" کی برکت سے **نفل اعتکاف** کی سعادت ملتی ہے، "**مدنی دَورہ**" **مدنی تربیت** کا بہترین ذریعہ ہے، "**مدنی دَورے**" کی برکت سے "**سلام**" کی سُنّت بھی عام ہوتی ہے۔ "**مدنی دَورے**" میں **نفس کی کاٹ** اور **تکبُّر** کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے، "**مدنی دَورہ**" **مدنی قافلے** سفر کروانے کی مشین ہے۔ "**مدنی دَورہ**" دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی **ترقی** کو نمایاں کرتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَمّ فَریضہ ہے کہ تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیِّدُ الْانبیاء، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی اسی مقصد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا چنانچہ علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح مواہب میں فرماتے ہیں کہ بالخُصُوص حج کے زمانے میں حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادتِ مُبارکہ تھی کہ جب اہلِ عرب کے دُور دراز سے آنے والے قبائل مکّے میں جمع ہوتے تھے، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام قبائل (Tribes) میں دَورہ فرما کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیتے۔ اسی طرح عرب میں وقتاً فوقتاً بہت سے میلے لگتے تھے، جن میں دُور دراز کے قبائلِ عرب جمع ہوتے تھے۔ ان میلوں میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ (شرح المواھب، ذکر عرض المصطفٰی...الخ، ۲/۷۳ ملخصاً) لہٰذا

ہمیں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مدنی دورے کی ترکیب کرتے رہنا چاہئے ،اس مدنی کام کی برکت سے کیسے کیسے مدنی انقلاب برپا ہوتے ہیں، **آیئے!** اس بارے میں بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچِہ

”مدنی دورے“ کی برکت سے مسجد آباد ہوگئی

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، سنّتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کا 12 دن کا مدنی قافلہ بابُ المدینہ (کراچی) سے پنجاب کے ایک شہر ”سوہاوہ“ کی ایک مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا تھا، جُوں تُوں چابی حاصل کی ،دروازہ کھولا تو ہر چیز مٹی سے اَٹی ہوئی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کافی عرصہ سے مسجد بند پڑی ہے۔ اَلحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم نے مل جُل کر صفائی کی، مدنی دورہ کرکے شہر کے لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے اُن سے مسجد میں آنے کی التجاء کی۔ افسوس! ہمارے اِخلاص کی کمی کے باعث ایک شخص بھی ساتھ نہ آیا، مگر ہم نے ہمت نہ ہاری، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیکر قریبی کھیل کے میدان (Play ground) میں داخل ہوگئے اور ڈرتے ڈرتے کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کی خدمت میں نیکی کی دعوت پیش کی۔ اَلحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دل پَسیج گئے ، کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چل پڑے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نمازیں پڑھنے اور سنّتوں بھرے بیانات سُننے کی سعادت حاصل کی ، ہماری درخواست پر انہوں نے اس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود تقریباً 70 سالہ ایک بزرگ آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کے لیے کہتا رہتا تھا مگر میری سُنے کون؟ اَلحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج عاشقانِ رسول کی آمد اور **مدنی دورے کی برکت** سے ہماری مسجد آباد ہوگئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مدنی بہار سے مدنی دورے کی برکت کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور مسجد بھرو تحریک میں ہمیں اپنا حصہ ملانے کی کس قدر سخت ضرورت ہے، لہٰذا آیئے! اس نیکی کے کام میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دینے کے لئے اس مدنی ماحول سے منسلک ہو جایئے بلکہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر ان کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے، اولیائے کاملین کی صحبت میں رہنا اور ان سے فیوض و برکات حاصل کرنا یقیناً ایک بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ ان کی صحبت میں رہنا بلندیِ درجات اور دنیا و آخرت میں نجات کا باعث ہے، ان کی صحبت کی برکت سے انسان کا ظاہر و باطن سنور جاتا ہے، علم و عمل کا جذبہ ملتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا نصیب ہوتی ہے۔ مگر یاد رکھئے! شیطان (Devil) کبھی یہ نہیں چاہتا کہ مسلمان اللہ والوں کے دامن کرم سے وابستہ ہو کر فضلِ خداوندی کے حقدار بن جائیں۔ لہٰذا وہ کسی بھی طرح انہیں اللہ والوں سے دُور کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے بلکہ بسا اوقات اس مقصد کیلئے اُنہیں غرور و تکبُّر میں بھی مبتلا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہم تو کامل و اکمل ہو چکے ہیں، اب ہمیں مزید تربیت کی ضرورت نہیں، ہماری معلومات بھی دیگر لوگوں سے زیادہ ہیں، لوگ ہماری تعریفیں کرتے ہیں، ہمیں عقیدت سے سلام کرتے اور آگے پیچھے گھومتے ہیں، اب ہمیں کسی پیر و مرشد کی ضرورت نہیں اور یوں وہ تکبُّر کا شکار ہو کر مرشدِ کامل کی صحبت اور فیوض و برکات سے محروم ہو جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک عبرت ناک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

جنّت غائب ہو گئی

حضرت جُنید بَغْدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید کو یہ سُوجھی کہ میں کامل ہو گیا ہوں اور اب مجھے پیر کی صحبت و خدمت میں رہنے کی کوئی حاجت نہیں رہی بلکہ میرے لیے اکیلا رہنا بہتر ہے۔ پس وہ گوشہ نشین ہو گیا اور حضرت جُنید بَغْدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہونا چھوڑ دیا۔ ایک رات اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک اُونٹ (Camel) لے کر آئے ہیں اور اس سے کہہ رہے ہیں کہ وہ اسے لینے آئے ہیں تاکہ وہ یہ رات جنت میں گزارے۔ چنانچہ وہ لوگ اسے اونٹ پر سوار کر کے لے گئے یہاں تک کہ ایک ایسی جگہ پہنچے جو بہت خوبصورت تھی، وہاں کی ہر ہر شے سے حُسن ٹپکتا تھا، نفیس کھانوں کے ساتھ ساتھ میٹھے پانی کے چشمے (Springs) بھی رواں تھے۔ وہ صبح تک وہاں کے مزے لیتا رہا اور جب صبح ہوئی تو اس نے خود کو اپنے حُجرے میں پایا۔ یہ سلسلہ اسی طرح کئی روز تک جاری رہا کہ اسے ہر رات ایسے دکھائی دیتا کہ فِرشتے اسے سُواری پر بٹھا کر جنّت کی سیر کراتے اور طرح طرح کے میوے کھلاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تکبُّر و غرور کا شکار ہو گیا اور یہ دعویٰ کرنے لگا کہ اس کی حالت اس کمال تک پہنچ چکی ہے کہ اس کی راتیں بھی جنّت میں گزرتی ہیں۔ لوگوں نے اس کی خبر حضرت جُنید بَغْدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دی تو آپ اُس کے پاس گئے اور دیکھا کہ وہ بڑے ٹھاٹھ سے تکبُّر میں اکڑا بیٹھا ہے۔ آپ نے اس سے کیفیت پوچھی تو اس نے بڑے فخر سے اپنے بلند مقام اور جنّت کی سیر کا ذکر کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: آج جب جنّت میں جاؤ تو 3 مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھنا۔ اس نے کہا: بہت اچھا۔ چنانچہ حسبِ معمول جب وہ جنّت میں پہنچا تو یاد آنے پر محض تجربے کے طور پر اس نے 3 بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ پڑھا۔ تو اسے لے جانے والے تمام لوگ چیخ مار کر بھاگ گئے اور وہ کیا دیکھتا ہے کہ جنّت فوراً اس کی آنکھوں سے غائب ہو گئی اور وہ نجاست اور کوڑا کرکٹ والی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے چاروں طرف مُردار ہڈیاں پڑی ہیں۔ اُسی وقت اُس نے جان لیا کہ یہ ایک شیطانی جال تھا اور میں اس جال میں گرفتار تھا۔ فوراً توبہ

کی اور اپنے پیر و مرشد سَیِّدُ الطَّائِفَہ حضرت سَیِّدُنا جُنید بَغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ مدنی پھول حاصل ہوئے کہ اگرچہ ہم بہت ہی نیک ہوں، ہر دلعزیز ہوں، لوگ ہمارے آگے پیچھے گھومتے ہوں اور برملا ہم سے اپنی عقیدت (Affection) کا اظہار کرتے ہوں مگر ہمیں چاہئے کہ تمام اولیائے کرام کا ادب و احترام کریں اور ہرگز ہرگز اپنے آپ کو اپنے پیر و مرشد کے مدِّ مقابل کھڑا نہ کریں بلکہ اپنی شہرت و نام وَری کے مقابلے میں ان کی صحبت میں حاضری اور ان کی قدم بوسی کو ہی عظیم سعادت سمجھیں، تکبُّر کی آفت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرتے رہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کریں کہ جس نے ہمیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اور بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا دامنِ کرم عطا فرمایا، جن کے ذریعے بہترین اسلامی نقوش پر ہماری تربیت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

مجھ ناتواں پہ کردو مُرشِد کرم خدارا دے دو مجھے سہارا دے دو مجھے سہارا
شدّت کی بے بسی ہے سخت آفتوں نے گھیرا کردو کرم خدارا دے دو مجھے سہارا

(عطاری ہوں عطاری، ۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس ججز اینڈ وکلاء (Judges And Wokala)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

---

1 . . . کشف المحجوب، باب آدابهم فی الصحبة، ص ۳۷۸-۳۷۷ ملخصا

دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا مدنی پیغام عام کر رہی ہے، وہیں "وَکالت" (Advocacy) سے مُنسلک اَفراد کی اِصلاح کے لیے **"مجلسِ ججز اینڈ وکلا"** کے ذَرِیعے انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اس مَدَنی مقصد **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ"** کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخِرت کا مَدَنی ذِہن دینے میں مصروفِ عمل ہے۔ اس شعبے کے عاشقانِ رسول کے گھروں، دفاتر، بار ایسوسی ایشن وغیرہ میں وقتاً فوقتاً **"مدنی حلقوں"** کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے، اس شعبے کے عاشقانِ رسول **ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے** میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ مجلس مدرسۃ المدینہ بالغان کی کوشش سے اِس شعبے سے وابستہ اَفراد کو بھی "تعلیمِ قرآن" کی روشنی سے منور کرنے کے لیے **مدرسۃ المدینہ بالغان** کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں قرآنِ کریم کی تعلیم فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ **مجلس ججز اینڈ وکلاء** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے رَبِّ غفّار مدینے کا

اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے **تکبُّر کی تباہ کاریوں** سے متعلق سنا کہ یہ دنیا و آخرت میں نقصان کا سبب ہے، لہٰذا ہمیں اس سے چھٹکارا پانے کی سخت ضرورت ہے اور جس طرح جسمانی بیماری کے علاج کیلئے ہم مختلف تدابیر اختیار کرتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تکبُّر جیسی باطنی و رُوحانی

بیماری کے علاج کی فکر کرتے ہوئے اس کیلئے بھی عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔

آیئے! تکبُّر سے نجات پانے کیلئے چند مدنی پھول سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

تکبُّر سے نجات پانے کے چند مدنی پھول

❀ تکبُّر سے نجات پانے کے لئے اس طرح "فکرِ مدینہ" (یعنی اپنا محاسبہ) کیجئے کہ کل جب حَشْر برپا ہو گا اور ہر ایک اپنے کئے کا حساب دے گا تو مجھے بھی اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اگر تکبُّر کی وجہ سے میرا رَبّ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہو گیا اور مجھے جہنَّم میں جھونک دیا گیا تو جہنم کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کر پاؤں گا؟ اس طرح اپنا محاسبہ (Self accountability) کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تکبُّر سے بچنے میں کافی مدد ملے گی۔

❀ تکبُّر اور دیگر بُرائیوں سے نجات کیلئے **دُعا** کا سہارا لیجئے کہ **دُعا مومن کا ہتھیار** ہے۔ لہٰذا دُعا کیجئے کہ یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نیک بننا چاہتا ہوں، تکبُّر اور دوسری تمام بُرائیوں سے جان چھڑانا چاہتا ہوں، مگر نفس و شیطان نے مجھے دبا رکھا ہے، تُو ان کے مقابلے میں مجھے کامیابی عطا فرما، مجھے نیک بنا دے، عاجِزی کا پیکر بنا دے۔

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنّم ہوں — کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ
رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے — ترے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یاربّ
گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لا تعداد — مُعاف کر دے نہ سہ پاؤں گا سزا یاربّ
میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں — حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❀ تکبُّر سے بچنے کیلئے اپنے عیوب پر نظر رکھنا بہت مُفید ہے اور اپنی عادات واطوار کو تقویٰ سے زینت دینا عُیُوب ونَقائص کی پہچان کے لئے بہت مُعاوِن ہے۔ ❀ تکبُّر کا ایک عِلاج یہ بھی ہے کہ جب تکبُّر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو بندہ اُس کے نقصانات و عذابات پر خوب غور کرے تاکہ اس کے اندر اس ہلاکت خیز عمل یعنی تکبُّر سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔ ❀ تکبُّر سے نجات پانے کے لئے عاجِزی اختیار کرنا اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھنا بے حد مُفید ہے، عاجزی تکبُّر کی ضد ہے، عاجزی سے لبریز دل میں تکبُّر کیلئے کوئی گُنجائش نہیں۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: تواضُع (یعنی عاجزی) اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بڑے مرتبے والے بندے بن جاؤ گے اور تکبُّر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔[1] ❀ تکبُّر سے نجات کیلئے ہر مسلمان سے سلام کیجئے بلکہ سلام میں پہل کیجئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چند لڑکوں کے پاس سے گزرے تو اُن کو سلام کیا، پھر فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔[2] ❀ تکبُّر سے نجات پانے کیلئے اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کیجئے اور اپنا سامان خود اُٹھائیے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: جس نے اپنا سامان خود اُٹھالیا وہ تکبُّر سے آزاد ہو گیا۔[3] ❀ اسی طرح صدقہ و خیرات کرتے رہنا بھی دل میں مسلمانوں کی ہمدردی پیدا کرنے اور تکبُّر سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ **فرمانِ مُصْطَفٰے** ہے: مسلمان کا صَدَقہ عمر میں زیادَتی کا سبب ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی وجہ سے تکبُّر و فقر اور فخر کو دُور فرمادیتا

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جزء ۲، ۱/۴۹، حدیث: ۵۷۲۲

2 ... بخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم علی الصبیان، ۴/۱۷۰، حدیث: ۶۲۴۷

3 ... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، ۶/۲۹۲، حدیث: ۸۲۰۱

ہے۔[1] ❀ تکبُّر سے نجات پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب کسی سے اختِلافِ رائے ہو، پھر آپ پر ظاہر ہو جائے کہ وہ حق پر ہے تو ضِد کرنے کے بجائے سرِ تسلیم خم کر لیجئے۔ پھر اس کے سامنے اس بات کا اعتِراف کرتے ہوئے بیانِ حق پر اس کی تعریف بھی کیجئے کہ آپ دُرُست فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اعترافِ حق کا یہ اقرار اگرچہ نفس پر بہت ہی گراں ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے حق کا اعتِراف کرنا ہماری عادت بن جائے گی اور اس کی برکت سے تکبُّر سے بھی جان چھوٹتی چلی جائے گی۔

❀ تکبُّر سے نجات پانے کیلئے اپنے رُفَقاء کے ساتھ ہوں یا کسی محفل میں کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیجئے کہ مجھے نُمایاں حیثیت دی جائے، اُونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! کسی نے از خود آپ کو نمایاں جگہ پر بیٹھنے کی درخواست کی تو قبول کرنے میں حرج نہیں۔

امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کہیں تشریف فرما ہوئے صاحِب خانہ نے حضرت کیلئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قَبول نہ کرے گا۔[2] ❀ تکبُّر سے نجات پانے کے لئے دوسروں کو بِلاوجہ اپنے پاس بُلانے کے بجائے نفس کے تکبُّر کو توڑنے کیلئے حتَّی الامکان خود چل کر ملاقات کرنے جایئے۔ ❀ تکبُّر سے نجات پانے کیلئے غریبوں کی دعوت بھی قبول کیجئے۔ صِرف امیروں سے تعلُّقات بڑھانے اور ان کے ہاں دعوتوں پر جانے کے عادی نہ بنئے بلکہ اپنے شناساؤں (یعنی جاننے والوں) میں غریبوں کو بھی شامل کیجئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قَبول کیجئے۔ ❀ تکبُّر سے نجات پانے کی غرض سے لباس میں

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/ ۲۸۴، حدیث: ۴۶۰۹

2 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۳/ ۷۲۰

سادگی اختیار کیجئے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو، وہ ممنوع ہے، تکبُّر ہے یا نہیں؟ اس کی شَناخْت (Identify) یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا، اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صفت ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے تکبُّر کا انجام اور مسلمانوں کو حقیر جاننے کی مذمّت کے بارے میں سُنا کہ تکبُّر کرنے والا شخص بہت سی بُرائیوں اور اُخروی آفتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

- تکبُّر کرنے والا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کیلئے پسند نہیں کرتا۔
- تکبُّر کرنے والا عاجزی جیسی عظیم خوبی سے محروم ہو جاتا ہے۔
- مسلمانوں سے بغض و کینے کی بدترین خصلت اس کے دل میں اپنی جڑیں مضبوط کر لیتی ہے۔
- تکبُّر اسے اپنی جھوٹی عزّت بچانے کیلئے جھوٹ پر اُکساتا ہے۔
- تکبُّر کرنے والا غُصّے سے نہیں بچ پاتا۔
- تکبُّر کرنے والے کے دل میں مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ نہیں ہوتا۔
- تکبُّر کرنے والا بدنصیب نصیحت (Advice) قبول کرنا گوارا نہیں کرتا۔
- تکبُّر کی عادت اُسے نیک کاموں سے دُور اور بُرے کاموں پر مجبور کر دیتی ہے۔
- تکبُّر کرنے والا نیک لوگوں بلکہ بزرگوں تک کی صحبت سے اپنے آپ کو دُور کر لیتا ہے۔
- تکبُّر کرنے والے کی بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ تکبُّر کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے پسند نہیں فرماتا۔

---

1 ... بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۰۹

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ تکبُّر سے بچنے کے جو علاج ہم نے سُنے، ان کے مطابق اپنے آپ کو اس آفت سے بچانے اور عاجزی اپنانے کی کوشش کریں اور یہ بات پیشِ نظر رکھیں کہ حدیثِ پاک کی روشنی میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبُّر کل قیامت کے دن جنت میں داخلے سے رُکاوٹ بن جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طفیل ہم سب کو غرور و تکبُّر کی آفت سے محفوظ فرمائے اور عاجزی و انکساری کا پیکر بنائے اور مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی عطا فرمائے اور ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت کی موت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے سلام سے متعلق چند مدنی پھول سنئے ❀ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے ❀ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں ❀ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے ❀ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کہ مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[1] ❀ جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں ❀ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو　　پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے، تین دن کے لیے　　ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... شُعَبُ الایمان ج۶ ص ۴۳۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے **3،3 مرتبہ** دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ کریم پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (مُعْجَم کبیر، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸)

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (1) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔ (2) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم **"مصیبتوں پر صبر کا ذہن کیسے بنے"** اس موضوع سے متعلق سُنیں گے، **احادیثِ مبارکہ** میں **مصیبتوں پر صبر کرنے** کی ترغیبات، **مصیبتوں پر صبر کرنے اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے** کے تعلق سے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہِم اجمعین کا کس قدر زبردست مدنی ذہن بنا ہوا تھا، اِس کی بھی چند جھلکیاں ہم ملاحظہ کریں گے، **مصیبت کے وقت بے صبری** کی چند مثالیں (Examples) بھی بیان ہوں گی، **مصیبتوں پر صبر کا ذہن** بنانے کے **7** طریقے بھی بیان کئے جائیں گے۔

اللہ کرے! دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صابِرہ خاتون

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عیونُ الحکایات"** جلد 2 کے صفحہ 179 پر لکھا ہے کہ حضرت سیِّدُنا اَصْمَعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ سفر پر تھا، جنگل سے گزرتے ہوئے ہم راستہ بھول گئے، کچھ دُور ایک خیمہ (Tent) نظر آیا تو اس طرف گئے، وہاں پہنچ کر بلند آواز سے سلام کیا، تو ایک عورت خیمے سے باہر آئی اور ہمارے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا: تم کون ہو؟ ہم نے کہا: ہم راستہ بھول گئے ہیں، خیمہ دیکھا تو اس طرف چلے آئے۔ عورت نے کہا: تم لوگ تھوڑی دیر یہیں ٹھہرو یہاں تک کہ میں تمہارا حق پورا کروں، جس کے تم حق دار ہو۔ ہم وہیں کھڑے رہے۔ اس نے اپنی چادر اُتار کر بچھائی اور خود پردے کی اَوٹ میں رہ کر کہنے لگی: اس چادر پر بیٹھ جاؤ، میرا بیٹا ابھی آتا ہی ہو گا پھر تمہاری ضیافت کا اہتمام کر دیا جائے گا۔ ہم چادر پر بیٹھ گئے کچھ دُور ایک سوار آتا دِکھائی دیا تو بولی: یہ اُونٹ تو میرے بیٹے کا ہے لیکن اس پر سوار ہونے والا میرے بیٹے کے علاوہ کوئی اور ہے۔ کچھ ہی دیر بعد سوار خیمے کے پاس پہنچ گیا، اس نے عورت سے

کہا: اے اُمِّ عقیل! اللہ کریم تمہارے بیٹے کے معاملے میں تمہیں عظیم اجر عطا فرمائے۔ یہ سُن کر اس عورت نے کہا: تمہارا بھلا ہو، کیا میرا بیٹا مر گیا؟ کہا: ہاں۔ پوچھا: اس کی موت کا سبب کیا بنا؟ کہا: وہ اُونٹوں کے درمیان پھنس گیا تھا، اُونٹوں نے اُسے کنوئیں میں دھکیل دیا، جس کی وجہ سے اُس کی موت واقع ہو گئی۔ بیٹے کی موت کی خبر سُن کر وہ صابرہ خاتون نہ روئی اور نہ ہی کسی قسم کا واویلا (یعنی شور) کیا بلکہ اس اُونٹ والے سے کہا: نیچے اُترو ہمارے ہاں کچھ مہمان آئے ہیں، ان کی مہمان نوازی کا اہتمام کرو، وہ سامنے مینڈھا بندھا ہوا ہے، اسے ذبح کر کے مہمانوں کو پیش کرو، چنانچہ

مینڈھا ذبح کیا گیا اور اس کے گوشت سے ہماری دعوت کی گئی۔ ہم کھانا کھاتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ یہ عورت کتنی صبر والی ہے کہ جوان بیٹے کی موت پر کسی طرح کا غیر شرعی کام نہ کیا اور نہ ہی کسی قسم کا شور شرابہ کیا۔ جب ہم کھانا چکے تو صابرہ خاتون نے کہا: تم میں سے کوئی شخص مجھے اللہ پاک کی کتاب میں سے کچھ آیات سُنا کر مجھ پر احسان کرے گا؟ میں نے کہا: ہاں! میں تمہیں قرآنی آیات سناتا ہوں۔ صابرہ خاتون نے کہا: مجھے کچھ ایسی آیات سناؤ جن سے صبر و شکر کی دولت نصیب ہو۔ میں نے سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 155 اور 156 کی تلاوت کی:

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۵، ۱۵۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور خوشخبری سُنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

خاتون نے یہ آیاتِ قرآنیہ سُنیں تو کہا: جو تم نے پڑھا، کیا قرآن میں بالکل اسی طرح ہے؟ میں نے کہا: ہاں! اللہ پاک کی قسم! قرآن میں اسی طرح ہے۔ صابِرہ خاتون نے کہا: تم پر سلامتی ہو، اللہ پاک تمہیں خوش رکھے۔ پھر اس نے نماز پڑھی اور کہا: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ بے شک میرا بیٹا عقیل، اللہ

کریم کی بارگاہ میں پہنچ گیا ہوگا، تین(3) مرتبہ اس نے یہی کلمات کہے، پھر اس طرح درخواست گزار ہوئی: اے میرے پاک پروردگار! جیسا تُو نے حکم دیا میں نے ویسا ہی کیا، اب تُو بھی اپنے اس وعدے کو پورا فرمادے جو تُو نے کیا ہے، بے شک تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ (عیون الحکایات، ص ۳۰۳)

ٹُوٹے گو سر پہ کوہِ بلا صَبْر کر اے مبلغ نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر
لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر ہاں یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۷۳)

مختصر وضاحت: بالفرض اگر تجھ پر بلاؤں کے پہاڑ بھی ٹُوٹ پڑیں تب بھی تجھے چاہئے کہ تُو صبر سے کام لے۔ اے مبلغ! مصیبتوں سے مت گھبرا اور صبر سے کام لے۔ جب بھی کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے تو حرفِ شکایت زبان پر لانے کے بجائے صبر سے کام لینا، اس لئے کہ مصیبتوں پر صبر کرنا تو مکی مدنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سُنّت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! پہلے کے مسلمانوں کا مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کے معاملے میں کس قدر زبردست مدنی ذہن بنا ہوا تھا، جو حالتِ جوانی میں اولاد کی فوتگی جیسے غمناک موقع پر بھی بے صبری، نوحہ، چیخ وپکار اور کوئی بھی غیر شرعی کام کرنے کے بجائے رِضائے الٰہی پر راضی رہتے تھے۔ انہیں اس بات کا پختہ یقین ہوتا تھا کہ اولاد اللہ پاک کی اَمانت ہوتی ہے، اگر اس نے اپنی امانت واپس لے لی ہے تو اس پر بے صبری کا مظاہرہ یا چیخ وپکار کرنے کے بجائے دل وجان سے اس کے فیصلے کو تسلیم کرلینا چاہئے۔ مگر افسوس! علمِ دِین سے دُوری کے باعث اب ہمارے معاشرے میں اس طرح کی مدنی سوچ رکھنے والے بہت کم نظر آتے ہیں اور گویا کہ ہر دُوسرا شخص کسی نہ کسی اِعتبار سے بے صبری

میں مبتلا دِکھائی دیتا ہے، مثلاً ☆کسی کا قریبی عزیز یا بچہ فوت ہو گیا تو بے صبری، علمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے **جوان بیٹے یا بیٹی کی موت** پر تو شاید اِس قدر بے صبری ہوتی ہو گی کہ مَعَاذَاللہ **کفریہ کلمات** تک بھی بک دِیے جاتے ہوں گے ☆آپریشن (Operation) کروایا مگر ناکام ہو گیا تو بے صبری، ☆بیماری آگئی تو بے صبری ☆کسی کی کوئی چیز گم ہو گئی تو بے صبری ☆بجلی چلی گئی تو بے صبری، ☆پانی بند ہو گیا تو بے صبری، ☆جنریٹر خراب ہو گیا تو بے صبری، ☆گاہک کم ہو گئے تو بے صبری، ☆تنخواہ یا کمیٹی ملنے میں تاخیر ہو گئی تو بے صبری، ☆ٹریفک جام ہو گیا تو بے صبری، ☆گاڑی پنکچر ہو گئی تو بے صبری، ☆کھانے وغیرہ میں نمک، مرچ کم یا زیادہ ہو گیا تو بے صبری، ☆کوئی کڑوی چیز مُنہ میں آگئی تو بے صبری، ☆ٹھنڈے یا میٹھے پانی کی جگہ سَادہ یا کھارا پانی مِلا تو بے صبری، ☆ناشتہ یا کھانا وقت پر نہ ملا تو بے صبری، ☆گرمی یا سردی بڑھ گئی تو بے صبری، ☆ریل یا جہاز وغیرہ کی ٹکٹیں وقت پر نہیں ملیں تو بے صبری، ☆سواری نہیں مل رہی تو بے صبری، ☆کسی نے لفٹ نہیں دی تو بے صبری، ☆بیان کرنے یا نعت پڑھنے کا موقع نہیں دیا گیا تو بے صبری، ☆کسی نے دل دُکھا دیا تو بے صبری، ☆اچھی نوکری نہیں مل رہی تو بے صبری، ☆اچھا رشتہ نہیں مل رہا تو بے صبری، ☆اچھا مکان نہیں مل رہا تو بے صبری، ☆موبائل کے سگنل نہیں آرہے یا نیٹ نہیں چل رہا تو بے صبری، ☆کسی نے شادی بیاہ یا ولیمے میں نہیں بُلایا تو بے صبری، ☆کسی نے بات سُن کر ٹال دی تو بے صبری، ☆فریج، موبائل، پانی کی موٹر یا اِستری وغیرہ کوئی چیز خراب ہو گئی تو بے صبری، ☆کسی سے قرضہ مانگا مگر نہ ملا یا رقم اُدھار دی واپس نہ ملی تو بے صبری، ☆کسی سے پانی مانگا مگر اس نے منع کر دیا تو بے صبری، ☆مسجد سے جُوتے چوری ہو گئے تو بے صبری، ☆جیب کٹ گئی تو بے صبری، ☆کسی کی کال رِیسیو نہ ہوئی تو بے صبری، ☆کرائے دار نے کرایہ دینے میں تاخیر کر دی تو بے صبری، ☆کسی کے یہاں مہمان بن کر گئے اور اس نے خاطر خواہ

خیر خواہی نہ کی تو بے صبری، ☆بس وغیرہ میں بھیڑ کے سبب کسی نے پاؤں دبا دیا تو بے صبری، ☆کاروبار میں نقصان ہو گیا تو بے صبری، ☆پاؤں پھسل گیا یا چوٹ لگ گئی تو بے صبری، ☆مدنی مشورہ شروع ہونے میں کسی وجہ سے تاخیر ہو گئی تو بے صبری، ☆کسی ذمہ دار یا ماتحت سے دل دُکھ گیا تو بے صبری، ☆کسی وجہ سے تنظیمی ذمہ داری واپس لے لی گئی یا کسی دوسرے شعبے میں تبادلہ ہو گیا تو بے صبری، ☆مدنی قافلے میں سفر کے دوران آزمائش آگئی تو بے صبری☆ ہمسائے کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچی تو بے صبری۔ الغرض زندگی کے کم و بیش ہر شعبے سے تَعَلُّق رکھنے والوں کو بے صبری کی بُری آفت نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

یاد رکھئے! مصیبتیں، پریشانیاں اور بیماریاں ہماری زندگی کا حصہ ہیں، لہٰذا ان پر گھبرانا، چیخنا چلانا، شکوے شکایات کے اَنبار لگانا اور بِلا ضرورت کسی پر اِظہار کرنا ہرگز عقلمندوں کا طریقہ نہیں، ایسے مواقع پر اللہ پاک کی رضا پر راضی رہتے ہوئے، صبر کا دامن مضبوطی سے تھام کر اس کے بدلے میں ملنے والے **فضائل اور ثواب** پر نظر رکھنی چاہئے کہ یہی اللہ والوں کا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے، جیسا کہ

ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: جب میں کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہوں اس وقت بھی مجھ پر اللہ پاک کی ان چار نعمتوں کا نزول ہوتا ہے: (1) اس مصیبت کے سبب فی الوقت میں گناہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔ (2) اس مصیبت کے وقت مجھ پر اس سے بڑی کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی۔ (3) اس مصیبت کے وقت میں اس پر راضی ہوتا ہوں۔ (4) اس مصیبت کے وقت مجھے اس پر ثواب کی اُمید ہوتی ہے۔ (فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۲/۱۶۹، تحت الحدیث: ۱۵۰۶)

اس کے علاوہ احادیثِ مبارَکہ میں بھی مصیبتوں، پریشانیوں اور بیماریوں پر **صبر کے فضائل** کو بیان کیا گیا ہے۔ آیئے! صبر کا ذہن بنانے کے لئے 4 یار کی نسبت سے 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے، چنانچہ

مصیبتوں پر صبر کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے۔ (بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض، رقم: ۵۶۴۵، ۴/۴)

(2) ارشاد فرمایا: بندے کو اپنی دِینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر وہ دِین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دِین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ کریم اس کی دِینداری کے مطابق اسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس دنیا ہی میں اس کے **سارے گناہ بخش** دیئے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴/۳۶۹، رقم: ۴۰۲۳)

(3) ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک کسی بندے سے محبت فرماتا ہے یا اسے اپنا دوست بنانے کا اِرادہ فرماتا ہے تو اس پر آزمائشوں کی بارش فرمادیتا ہے، پھر جب وہ بندہ اپنے ربّ کو پکارتا ہے، اے میرے ربِّ کریم! تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے تُو جو کچھ مجھ سے مانگے گا میں تجھے عطا فرماؤں گا یا تو جلد ہی تجھے دے دوں گا یا اسے تیری آخرت کیلئے ذخیرہ کردوں گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر...الخ، ۴/۱۳۵، رقم: ۵۲۲۵)

(4)ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مُصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہِر نہ کیا تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کی مغفِرت فرمادے۔ (مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کتاب الزھد، باب فیمن صبر علی العیش... الخ، ۱۰/ ۴۵۰، حدیث: ۱۷۸۷۲)

چُپ رہسِیں تاں موتی مِلسن، صَبر کرِیں تا ہیرے
پاگلاں وانگوں رَولا پاویں ناں موتی ناں ہیرے

یعنی: اگر تُو (مصیبتیں آنے پر) خاموشی اختیار کرے گا تو تجھے (ثواب کے) موتی ملیں گے، صبر سے کام لے گا تو اس کے بدلے میں تجھے (ثواب کے) ہیرے ملیں گے۔ ہاں! اگر تُو نے پاگلوں کی طرح شکوے شکایات کا اظہار کیا تو پھر تجھے نہ تو موتی ملیں گے اور نہ ہی ہیرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آزمائش زحمت نہیں رحمت ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! مصیبتوں اور آزمائشوں کا آنا باعثِ زحمت نہیں بلکہ باعثِ رحمت و سعادت ہے، مصیبت میں مبتلا شخص سے اللہ پاک بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، مصیبت میں مبتلا ہونے والے کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، آزمائش میں مبتلا شخص کو اللہ پاک بے حساب عطا فرماتا ہے اور مصیبت چھپانے والے کو بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کا پروانہ عطا کیے جانے کی خوشخبری ہے۔ **مصیبتوں پر صبر** کے اِتنے **فضائل** سُن کر تو ہمیں ذہن بنانا چاہئے کہ چاہے کتنی ہی مصیبتیں آپڑیں، آزمائشوں کے طُوفان ہمیں ڈگمگانے کی کوشش کریں، پریشانیوں کا سیلاب اُمنڈ آئے اور بیماریاں ہر

طرف سے گھیر اڈال دیں تب بھی حرفِ شکایت زبان پر ہر گز نہ آئے بلکہ ان پر صبر کر کے اس کے بدلے میں ملنے والے ثواب کے تصور میں ایسے گم ہو جائیں کہ تکلیف کا احساس تک باقی نہ رہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرتِ طیّبہ سے بھی ہمیں یہی مدنی پھول ملتا ہے کہ جب ان پر کوئی مُصیبت آجاتی تو یہ حضرات اس پر صبر کے بدلے ملنے والے ثواب کے تصوُّر میں ایسے گم ہو جاتے کہ انہیں تکلیف کا احساس تک نہ رہتا۔ بلکہ اللہ پاک کے یہ نیک بندے مُصیبتوں کے آنے پر خوش ہوتے۔ آیئے! بطورِ ترغیب 3 ایمان افروز واقعات ملاحظہ کیجئے اور اپنے آپ کو صبر و رضا کا پیکر بنانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

زخمی ہوتے ہی ہنس پڑنا

منقول ہے، حضرت سیِّدُنا فتح مَوصِلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اَہلیہ ٔمحترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا ایک مرتبہ زور سے گریں، جس سے ناخُن (Nail) ٹُوٹ گیا، لیکن دَرد سے کَراہنے اور "ہائے"، "اُوہ" وغیرہ کرنے کے بجائے وہ ہنسنے لگیں! کسی نے پوچھا: کیا زَخم میں دَرد نہیں ہو رہا؟ فرمایا: صَبر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں مجھے چوٹ کی تکلیف کا خیال ہی نہ آسکا۔ (کیمیائے سعادت، رکن چہارم، منجیات، ۲/۷۸۲)

بیٹے کی موت پر مسکراہٹ

سِلسِلۂ عَالِیَہ چِشْتِیَہ کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیَاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کبھی کسی نے مسکراتے نہ دیکھا تھا، لیکن جس دن آپ کے شہزادے حضرت سَیِّدُنا علی بن فُضَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو آپ مسکرانے لگے، لوگوں نے عرض کی: یہ خوشی کا کونسا موقع ہے، جو آپ

مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میں اللہ پاک کی رِضا پر راضی ہو کر مسکرا رہا ہوں کیونکہ اللہ پاک کی رِضا ہی کے سبب میرے بیٹے کو قضا آئی ہے۔ ربِّ کریم کی پسند اپنی پسند۔ (تذکرۃ الاولیاء، ۱/۸۶-۸۷ ملخصا)

میں خوش ہوں یا غمگین

حضرت **مُطَرِّف** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا بیٹا فوت ہو گیا۔ لوگوں نے انہیں بڑا خوش و خرم دیکھا تو کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ غمزدہ ہونے کی بجائے خوش نظر آرہے ہیں۔ فرمایا: جب مجھے اس صدمے (Shock) پر صبر کی وجہ سے اللہ پاک کی طرف سے دُرُود و رحمت اور ہدایت کی بشارت ہے تو میں خوش ہوں یا غمگین؟ (مختصر منہاج القاصدین، کتاب الصبر والشکر، فصل فی آداب الصبر، ص ۳۲۲)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! مصیبتوں میں مبتلا ہونے کے بعد اللہ والوں کا مصیبتوں پر صبر کا انداز بھی کیسا نرالا ہوتا ہے، جو بڑی سے بڑی مصیبت آجانے پر بھی غمگین و پریشان ہونے کے بجائے ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہتے اور ان لمحات میں بھی ایسے ہی خوش رہتے جیسے ہم عام لوگ نعمتیں ملنے پر خوش ہوا کرتے ہیں۔ بیان کردہ واقعات میں خصوصاً ان لوگوں کے لئے نصیحت کے مدنی پھول موجود ہیں جو یہ شکوے کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہم تو عرصہ دراز سے فُلاں پریشانی یا بیماری میں مُبتلا ہیں، اس سے نجات کے لئے گِڑگِڑا کر دُعائیں کرتے ہیں، اَوراد و وظائف بھی پڑھتے ہیں، نماز روزے کی پابندی بھی کرتے ہیں، صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں، بُزرگوں کے آستانوں پر جا کر دُعائیں بھی مانگتے ہیں، بُھوکوں کو کھانا بھی کھلاتے ہیں، سُنّتوں بھرے اجتماعات میں بھی شرکت کرتے ہیں، کئی بار مدنی قافلوں میں بھی سفر کیا، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، طرح طرح کے جَتَن کئے مگر مصیبتیں ہیں کہ ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی چلی جارہی ہیں، بس اب بہت صبر کر لیا، اب مزید صبر کی گنجائش نہیں۔ یُوں

ہی بعض نادان تو یہ بھی کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ **"نہ جانے مجھ سے ایسی کیا خطا ہوئی ہے، مجھ سے ایسا کون سا گناہ ہوا ہے کہ جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے۔!**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ہر لمحہ گناہ کی کثرت اور بھرمار کے باوجود، افسوس ہیں ان پر جو یہ کہہ رہے ہیں کہ آخر **"مجھ سے ایسا کون سا گناہ ہوا ہے کہ جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے۔!**

کیا **نمازیں قضا** کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا ماہِ رمضان کے **فرض روزے** بِلا عذرِ شرعی چھوڑ دینا کوئی گناہ نہیں؟ کیا مُسلمانوں کی بِلا عذرِ شرعی **دِل آزاریاں** کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **قتلِ ناحق** کرنا یا کروانا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **جادُو** کروا کر کسی کو تکلیف میں ڈالنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **زکوٰۃ فرض** ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **والدین کی نافرمانی** و دِل آزاری کرنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **سُود کا لین دین** کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **یتیم کا مال ظلماً** کھانا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **جھوٹ اور دھوکے** کا سہارا لے کر کسی کو نقصان پہنچانا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **شراب نوشی، تکبُّر اور خود پسندی** کوئی گناہ نہیں؟ کیا **زکوٰۃ کے مال میں خیانت** کر کے اپنی آخرت کو برباد کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **چوری** کرنا کوئی گناہ نہیں؟ کیا **خودکشی** کر کے اپنی جان کو ہمیشہ کے لیے ہلاکت میں ڈالنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **مَردوں کا عورتوں** کی طرح اور **عورتوں کا مَردوں** کی طرح فیشن اِختیار کرنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **پیشاب کے چھینٹوں** سے نہ بچنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **ریاکاری** کر کے اپنے نیک اعمال کو ضائع کر دینا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **لوگوں کی پوشیدہ باتیں** سُننا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا عورت کا **شوہر کی نافرمانی** کرنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا اپنے رِشتہ داروں سے **قطعِ رحمی** (بِلا عذرِ شرعی تعلقات ختم کرنا) کرنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **چُغلی** کے ذریعے محبتوں کو چُر الینا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **نوحہ** کرنا (یعنی کسی کے مرنے پر چیخنا چلّانا کپڑے پھاڑنا بال نوچنا سینہ پیٹنا اور ناشکری کے کلمات زبان پر لانا) **کوئی گناہ نہیں؟** کیا مُسلمان کو بِلا عذرِ شرعی **اذیّت دینا اور بُرا بھلا کہنا کوئی گناہ نہیں؟** کیا **اولیاءُ اللہ کو اذیّت دینا اور ان سے دُشمنی رکھنا کوئی گناہ نہیں؟** کیا **مرد کار یشمی**

لباس پہننا، **سونا** (Gold) اِستعمال کرنا **کوئی گناہ نہیں؟ مَعَاذَ اللہ** کیا **صحابہ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **کے بارے میں زبان درازی** کرنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا کسی مسلمان کے بارے میں **کینہ** (یعنی دل میں دُشمنی چھپاکر) رکھنا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر** سے بے خوف ہو جانا **کوئی گناہ نہیں؟** کیا **جوئے** کے ذریعے کسی کے مال پر قبضہ کرنا **کوئی گناہ نہیں؟**۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں صرف **چند گناہوں** کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اور نہ جانے کتنے گناہ ہوتے ہوں گے، پھر بھی ہم کہیں "کہ آخر" **مجھ سے ایسا کون سا گناہ ہوا ہے کہ جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے۔!**"۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ **اللہ پاک** ہماری حالتِ زار پر کرم فرمائے، اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مصیبتوں پر صبر کا ذہن کیسے بنے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! شکوے شکایات کرنے اور بے صبری کرنے سے مصیبت تو جانے سے رہی، اُلٹا صَبْر کے ذَرِیعے ہاتھ آنے والا عظیمُ الشّان ثواب ضائع ہو جاتا ہے جو کہ بذاتِ خود ایک بَہُت بڑی مصیبت ہے۔ لہٰذا مصیبت چاہے بڑی ہو یا چھوٹی، ہمیں چاہئے کہ ہم صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رہیں اور ایسے طریقے اختیار کریں، جن کی برکت سے بے صبری سے ہماری جان چھوٹ جائے، ہم مصیبتوں کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور ہمارا شمار بھی مصیبت پر صبر اور شکر کرنے والے خوش نصیبوں میں ہونے لگ جائے۔ مصیبتوں پر صبر کا ذہن بنانے کے لئے چند طریقے پیشِ خدمت ہیں، آیئے! اِنہیں توجہ کے ساتھ سُن کر ان پر **عمل کی نیت** کرتے ہیں:

مصیبتوں پر صبر کا ذہن بنانے کے 7 طریقے

(1)جب بھی کوئی مصیبت و پریشانی آجائے، ہمیں گھبرا کر ربِّ کریم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں رُجوع کر کے کثرت سے توبہ و اِستغفار کرنا چاہئے۔ زَبان تو زَبان دل میں بھی ایسی بات نہیں لانی چاہئے کہ میں نے تو کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا، میں تو سب کے ساتھ اچّھائی کرتا ہوں آخر **"کیا خطا مجھ سے ایسی ہوئی ہے جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے!"** ایسی نادانی بھری باتیں سوچنے کے بجائے عاجِزی بھرا مَدَنی ذِہن بنانا چاہئے، اپنے آپ کو سراپا خطا تصوُّر کرتے ہوئے، ہر حال میں اللہ کریم کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ میں تو سخت ترین مجرم ہونے کے سبب شدید عذاب کا حقدار ہوں، مجھ پر آئی ہوئی مصیبت اگر میرے گناہوں کی سزا ہے تو میں بَہُت ہی سستا چُھوٹ رہا ہوں، ورنہ دنیا کے بجائے آخِرت میں جہنَّم کی سزا ملی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنَّم ہی تھا　　میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص۶۱)

(2)رحمتِ عالم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر ڈھائے جانے والے مظالم اور آزمائشوں کو یاد کرنا بھی مصیبتوں پر صبر کا ذہن بنانے میں بے حد مفید ہے۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اصحاب کو کس کس طرح سے ستایا گیا، آیئے! اس کی چند دلخراش جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

جب مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مکے کی وادیوں میں لوگوں کو خُدائے پاک کی عِبادت کی طرف بُلانا شروع فرمایا تو شرک و کفر کی فضاؤں میں پروان چڑھنے والوں کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جان کے دشمن ہو گئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی راہ میں کانٹے بچھائے، جسمِ نازنین پر پتھر برسائے، تکالیف و مَصائِب کے پہاڑ توڑ ڈالے اور طعن

و تشنیع کا بازار خوب گرم کیا پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ جو کوئی بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے کی سَعَادَت سے مشرف ہوتا، یہ بدبخت لوگ اسے بھی طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا اور مصیبتوں میں گرفتار کر کے اِسلَام سے پھیرنے کی کوششوں میں لگ جاتے، کسی کو تَنُّور کی طرح گرما گرم صحرائے عرب کی تیز دھوپ میں پُشت کو کوڑوں کی مار سے زخمی کر کے جلتی ہوئی ریت پر پیٹھ کے بل لٹاتے اور سینے پر اتنا بھاری پتھر رکھ دیتے کہ کروٹ نہ بدلنے پائے، کسی کے جسم کو لوہے کی گرم سلاخوں سے داغتے، کسی کو پانی میں اس قدر ڈُبکیاں دیتے کہ ان کا دم گھٹنے لگتا اور کسی کو چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دُھواں دیتے، جس سے سانس لینا مشکل ہو جاتا۔ غرض ایسے ایسے جاں سوز مظالم ڈھائے کہ اگر ان کی جگہ پہاڑ ہوتا تو شاید وہ ڈگمگانے لگتا، لیکن قربان جایئے، ان شَمْعِ رِسالت کے پروانوں پر! ان مَصَائِب و آلام سے گھبرا کر کسی ایک نے بھی نہ تو بے صبری کا مظاہرہ کیا، نہ چیخ و پکار کی اور نہ ہی کسی کے آگے اپنی تکالیف کا اظہار کیا بلکہ اللہ پاک کی رضا پر راضی رہے، مصائب و آلام کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور اللہ پاک کا قربِ خاص حاصل کیا۔

(3) مُحَرَّمُ الْحَرَام کا مہینا بھی ہمیں صبر و رضا کا درس دیتا ہے، یہ وہی مہینا ہے جس میں واقعۂ کربلا پیش آیا تھا، یزیدِ پلید اور ابنِ زیاد بدبخت کی فوجوں نے میدانِ کربلا میں نواسۂ رسول حضرت سَیِّدُنا امام عالی مقام امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ کے خاندان (Family) والوں اور دیگر جاں نثاروں پر وہ ظلم و ستم ڈھائے کہ تصوُّر کر کے ہی رُوح تڑپ جاتی اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اس کے جواب میں ان حضرات نے صبر و رضا کا جو عملی مظاہرہ کیا یقیناً وہ لائقِ تقلید ہے۔

رونا مصیبت کا تُو مت رو، اٰلِ نبی کے دیوانے کرب و بلا والے شہزادوں، پر بھی تُو نے دھیان کیا؟

(4) مصیبت پر صبر کا ذہن بنانے کے لئے جہنم کے عذابات کو یاد کیجئے، یقیناً دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت بھی اس کے سب سے ہلکے عذاب کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہو گا، اُسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اُس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ۴/۲۶۲، حدیث: ۶۵۶۱)

اِلٰہی! واسطہ پیارے کا، میری مغفرت فرما عذابِ نار سے مجھ کو خدایا خوف آتا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۴)

(5) مصیبت پر صَبْر کا ذِہن بنانے کے لئے اپنے سے بڑھ کر مصیبت زدہ کے بارے میں غور کیا جائے کہ فلاں کے مقابلے میں میری تکلیف بہت کم ہے، یوں اپنی مصیبت ہلکی محسوس ہو گی اور صَبْر کرنا آسان ہو جائے گا۔

(6) مصیبت پر صَبْر کو آسان بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس طرح اپنا ذِہن بنایا جائے کہ یہ مصیبت عارِضی (Temporary) اور ہلکی ہو کر جلد ختم ہو جانے والی ہے مگر صَبْر کی صورت میں ملنے والا اجر و ثواب کبھی خَتم نہ ہو گا۔ لہٰذا صَبْر ہی میں بھلائی ہے۔

(7) مُصیبت آنے پر دل کو اللہ پاک سے ڈرانے، صَبْر پر استِقامت پانے اور غَلَط قدم اٹھانے سے خود کو بچانے کیلئے توبہ و استِغفار کرتے ہوئے، یہ ذِہن بنائیے کہ مجھ پر جو مُصیبت نازِل ہوئی ہے یہ میرے بُرے اعمال کا نتیجہ ہے، جیسا کہ پارہ 25 سورۃُ الشُّوْریٰ کی آیت نمبر 30 میں ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۰﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت

(پ ۲۵، الشوریٰ: ۳۰) کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔

اِس آیتِ مقدّسہ کے تحت حضرت صدرُالاَفاضِل حضرت علامہ مولانا سیّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ خِطاب (اُن) مُومنین مُکَلَّفین (یعنی عاقِل بالغ مسلمانوں) سے ہے، جن سے گناہ سَرزد ہوتے ہیں، مُراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مؤمِنین کو پہنچتی ہیں ،اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں، ان تکلیفوں کو اللہ پاک ان کے گناہوں کا کفّارہ کر دیتا ہے اور کبھی مومِن کی تکلیف اُس کے رَفعِ دَرَجات (یعنی دَرَجات کی بلندی) کیلئے ہوتی ہے۔

یہ تِرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۲)

(8) مصیبت پر صبر کرنے کا ذہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ کی کتب و رسائل کو اپنے مطالعے میں رکھیں یا کسی کے ذریعے سنتے رہیں، کیونکہ ان کتب و رسائل میں مصیبت پر صبر کے تعلق سے کئی حدیثیں، سبق آموز حکایات، اللہ والوں کے ارشادات اور نصیحت آموز واقعات موجود ہیں۔

آیئے! ترغیب کے لئے امیرِ اَہلسُنّت کی مایہ ناز تصنیف **"فیضانِ سنت"** جلد اول کے صفحہ نمبر 386 سے ایک فکر انگیز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول چن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

عجیب و غریب مریض

حضرت سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلام نے حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام سے فرمایا: میں رُوئے زمین کے سب سے بڑے عابِد (یعنی عبادت گزار) کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام آپ عَلَیْہِ السَّلام کو ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے، جس کے ہاتھ پاؤں جُذام کی وجہ سے گل کَٹ کر جُدا ہو چکے تھے اور وہ زَبان سے کہہ رہا تھا، اے اللہ پاک! تُو نے جب تک چاہا، ان اَعضاء سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا لے لیا اور میری اُمّید (Hope) صِرف اپنی ذات میں باقی رکھی، اے میرے پیدا کرنے والے! میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔ حضرت سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: اے جبرئیلِ امین! میں نے آپ کو نَمازی روزہ دار شخص دکھانے کا کہا تھا۔

حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے جواب دیا، اِس مصیبت میں مبتلا ہونے سے قَبل یہ ایسا ہی تھا، اب مجھے یہ حکم ملا ہے کہ اس کی آنکھیں بھی لے لُوں۔ چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے اشارہ کیا اور اُس کی آنکھیں نکل پڑیں! مگر عابِد نے زَبان سے وُہی بات کہی، اے اللہ پاک! جب تک تُو نے چاہا، اِن آنکھوں سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا انھیں واپَس لے لیا۔ اے خالِق! میری اُمّید گاہ صِرف اپنی ذات کو رکھا، میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے عابِد سے فرمایا: آؤ ہم تم باہَم مل کر دُعا کریں کہ اللہ کریم تم کو پھر آنکھیں اور ہاتھ پاؤں لوٹا دے اور تم پہلے ہی کی طرح عبادت کرنے لگو۔ عابِد نے کہا: ہرگز نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: آخِر کیوں نہیں؟ عابِد نے جواب دیا: جب میرے ربّ کریم کی رِضا اِسی میں ہے تو مجھے صِحّت نہیں چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: واقعی میں نے کسی اور کو اِس سے بڑھ کر عابِد نہیں دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے کہا: یہ وہ راستہ ہے کہ رِضائے الٰہی تک رسائی کیلئے اِس سے بہتر کوئی راہ نہیں۔ (رُوضُ الرِیاحین، الحکایۃ السادسۃ والثلاثون بعد الثلاثمئۃ، ص ۲۸۱)

جے سوہنا مِرے دُکھ وِچ راضی
میں سکھ نُوں چُلّھے پاواں

(یعنی میرا محبوب جب کہ میرے دُکھی ہونے پر خوش ہے تو پھر میں سُکھ چین کو بھاڑ (چولھے) میں جھونکتا ہوں)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صابِر ہو تو اَیسا! آخِر کون سی مصیبت ایسی تھی، جو اُن بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وُجُود میں نہ تھی حتّٰی کہ آنکھوں کے چَراغ بھی بجھا دیئے گئے مگر اُن کے صبر و اِستِقلال میں ذرّہ برابر فرق نہ آیا، وہ "رِضائے الٰہی پر راضی رہنے" کی اُس عظیم منزل پر فائز تھے کہ اللہ پاک سے شفا طَلَب کرنے کے لئے بھی تیّار نہیں تھے کہ جب اللہ پاک نے بیمار کرنا منظور فرمایا ہے تو میں تندرُست (Healthy) ہونا نہیں چاہتا۔ بِلاشبہ یہ اِنہی کا حِصّہ تھا۔ ایسے ہی اللہ والوں کا مقُولہ ہے: "**نَحْنُ نَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ کَمَا یَفْرَحُ اَھْلُ الدُّنْیَا بِالنِّعَمِ** "یعنی "**ہم بلاؤں اور مصیبتوں کے ملنے پر ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے اہلِ دنیا دُنیوی نعمتیں ہاتھ آنے پر خوش ہوتے ہیں۔**"

یاد رہے! مصیبت بسا اوقات مومِن کے حق میں رَحمت ہوا کرتی ہے، لہٰذا اگر ہم مصیبت پر صَبر کرنے میں کامیاب ہوگئے تو بروزِ قِیامت اس کے ایسے عظیمُ الشّان ثواب کے حق دار ہو جائیں گے جس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔ چُنانچِہ

عافیت والے تمنّا کریں گے!

نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذیشان ہے: جب بروزِ قِیامت اَہلِ بلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثواب عطا کیا جائیگا تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ کاش! دُنیا میں ہماری

کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔(ترمذی،کتاب الزھد،۴/ ۱۸۰،حدیث: ۲۴۱۰)یعنی تمنّا وآرزو (Wish)کریں گے کہ ہم پر دنیا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں،جن میں آپریشن کے ذَرِیعے ہماری کھالیں کاٹی جاتیں تاکہ ہم کو بھی وہ ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زدوں کو مل رہا ہے۔(مرآۃ المناجیح،۲/۴۲۴)

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! بیمار اور آفت زدہ لوگ کس قدر خوش نصیب ہیں کہ ان کے ثواب کو دیکھ کر بروزِ قیامت عافیت والے بھی رشک کریں گے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی بیماریوں(Diseases) اور آفات وبَلِیَّات پر صبر کرنے کی عادت بناکر ثوابِ آخرت کے حقداروں میں شامل ہو جائیں۔بیماریوں اور مصیبتوں پر صبر کا ذہن پانے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں لگ جانا بھی ہے۔ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف"** بھی ہے۔چُھٹی والے دن شہر کے کمزور عَلاقوں اوراطراف کے گاؤں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **مقامی عاشقانِ رسول** کو نیکی کی دعوت دے کر عِلمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں و آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔☆یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں۔☆یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہوگا۔☆یَوْمِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف کی بَرَکت

سے مسجد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہو گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زِیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ 10، سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں اِرْشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ (پ۱۰، التوبہ: ۱۸)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قِیامت پر اِیمان لاتے اور نَماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۴/۲۸۰، حدیث: ۲۶۲۶)

اللہ پاک ہمیں بھی **12 مدنی کاموں** کے ذریعے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام زیادہ سے زیادہ کرنے، مسجدیں آباد کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سنئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی نیت کیجئے، چُنانچہ

وقتِ وفات کلمۂ طیبہ کی تکرار

زم زم نگر (حیدرآباد باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید تھے۔ 29 رَمَضان المبارک 1425ھ کو ریلوے ورکشاپ کی ڈیوٹی سے گھر واپس لوٹے، تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد جب ظہر کیلئے وُضو کرنے اٹھے تو گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آیا تو بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبہ پڑھنے لگے۔ رات تقریباً 10:00 بجے پھر

بے ہوش ہو گئے اور منہ سے خون جاری ہو گیا۔ عیدُالفطر کی صبح طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ اب کی بار ڈاکٹروں نے خدشہ ظاہر کیا کہ انہیں "ہیپاٹائٹس C" ہے۔ وہ اسلامی بھائی دو دن ہسپتال میں رہے۔ اس دوران ان کی زبان پر کَلِمَہ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اور دُرُود شریف جاری رہا۔ ٹیسٹ کے دوران بھی وہ اسلامی بھائی مسلسل کَلِمَہ طَیِّبہ کا ورد کرتے رہے۔ منگل و بدھ کی درمیانی رات وہ تلاوتِ قرآنِ پاک میں مصروف رہے، صبحِ صادق کے وقت بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبہ پڑھنے لگے اور کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا وِرد کرتے کرتے ان کی روح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔

دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے　　نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر　　جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول
پلا کر مئے عشق دیگا بنا یہ　　تمہیں عاشقِ مُصْطَفٰے مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۷-۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کے ساتھ زِندگی گزارنے والا ہی کامیاب ہے، بڑا نازُک مُعاملہ ہے، شیطان ہر وَقت ایمان کی گھات میں لگا رَہتا ہے۔ مصیبت آنے پر صَبْر کرتے ہوئے ہر حال میں ربِّ کریم کی رِضا پر راضی رَہنا چاہئے۔ اللہ پاک جسے چاہے بے حساب جنّت میں داخِل فرمائے اور جسے چاہے امتحان میں مبتلا کر کے صَبْر کی توفیق عطا فرما کر انعام و اِکرام کی بارِشیں فرمائے۔ مومِنِ کامِل وُہی ہے جو ہر حال میں ربِّ کریم کا شکر گزار بندہ بن کر رہے۔ مُصیبتوں کی وجہ سے اللہ پاک پر اعتراض کر کے خود کو ہمیشہ کیلئے جہنَّم کے حوالے کر دینے والا شخص بَہُت ہی بڑا بد نصیب ہے۔ ہر مسلمان کو

امتحان کے لئے تیّار رہنا چاہئے، خدائے رحمٰن کا پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 214 میں فرمانِ عبرت نِشان ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا اِس گُمان میں ہو کہ جنّت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی رُوداد نہ آئی۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الاَفاضِل حضرت علامہ مولانا مفتی سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ آیت غزوۂ اَحزاب کے مُتَعَلِّق نازِل ہوئی، جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں۔ اس میں انہیں صَبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا معمول رہا ہے، ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں۔

مَجْلِس مکتبۃُ المدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصْرُوف ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مَجْلِس مکتبۃُ المدینہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بَیانات اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں سَرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں بھی لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کے مدنی پھول کھلا رہی ہیں۔ مکتبۃُ المدینہ کے اب تک کم و بیش **45 ذیلی شعبہ جات** قائم ہو چکے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ امیرِ اہلسنّت کی برکت سے "**مَکتبۃُ المدینہ اَلْعَرَبِیَّہ**" بھی قائم ہو چکا ہے ، جہاں سے بہت مناسب قیمتوں میں **عربی کتب** حاصل کی جاسکتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شُکر کے بارے میں مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے آیئے! شکر کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ کریم کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، الخ، باب استحباب حمداللّٰہ۔۔۔الخ، ص ۱۲۲۲، حدیث: ۶۹۳۲)

(2) فرمایا: تمہیں چاہئے کہ زبانیں ذکر سے اور دل شُکر سے تر رکھو۔ (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللّٰہ، فصل فی ادامۃ نکراللّٰہ، ۱/۴۱۹، حدیث: ۵۹۰، ملتقطاً) ☆شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ (شکر کے فضائل، ص ۱۲) ☆اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲) ☆شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆شکر اللہ والوں کی عادت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆شکر ترکِ معصیت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ (صراط الجنان، ۴/۴۰۶) ☆عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔ (بیضاوی، ۱/۴۴۹، پ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲) ☆شکر تمام عباتوں کی اصل ہے۔ (تفسیر کبیر، ۲/۱۹۱ پ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲) ☆ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر شِبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت پر۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/۱۰۳) ☆ابو سلیمان

واسطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے۔(تاریخ مدینہ ابن عساکر، ۳۶/۳۳۴، حدیث: ۴۱۳۳) ☆ حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کرلو۔(حلیۃ الاولیا، ۵/۳۷۴، حدیث: ۷۴۵۵)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین (3،3) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعْجَمِ کبیر، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸)

کعبہ کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم صحابۂ کرام اور اہل بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مقام و مرتبہ اور ان کے شان سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ پہلے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

---

[1] ... معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

کی شان سے متعلق قرآنِ پاک کی آیت اور کچھ احادیثِ طیبہ بیان کی جائیں گی۔ اس کے بعد اہلِ بیت کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت کی اہمیت اور اس سے متعلق احادیثِ طیبہ سنیں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آل سے کیسی محبت کرتے تھے اس کے چند واقعات بھی بیان کئے جائیں گے۔ آخر میں حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مختصر تعارف بھی بیان کیا جائے گا۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان سننے والے بن جائیں۔ بعض اسلامی بھائی دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکر و درود شریف وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں، یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ علمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئے ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، ویسے علمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کی اصحابِ کہف سے ملاقات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی دو جلدوں پر مشتمل کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** جلد 1 صفحہ 304 پر ہے: ایک دن اللہ پاک کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رب کریم کی بارگاہ میں اَصحابِ کہف سے ملاقات کی آرزو کی تو اسی وقت حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور بارگاہِ رسالت میں عرض کی، "یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ انہیں دنیا میں ظاہراً نہیں دیکھ پائیں گے، البتہ اپنے صحابہ میں سے چار صحابیوں کو ان کے پاس بھیج دیں تاکہ وہ آپ کا پیغام اُن تک پہنچائیں اور انہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کی دعوت دیں۔" بھیجنا یوں ہے کہ آپ اپنی چادر مبارک بچھائیے! ایک طرف حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، دوسری طرف حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، تیسری طرف حضرت علی المرتضی

شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور چوتھی طرف حضرت ابو ذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بٹھا دیجئے۔ پھر اُس ہوا کو بلائیں جو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے تابع تھی اور اسے حکم فرمائیے کہ اِن چاروں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین کو اٹھائے اور اس غار تک لے جائے جہاں اصحاب کہف آرام فرما ہیں۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسا ہی فرمایا، ہوا نے وہ چادر جس پر چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام و سکون سے بیٹھے تھے اسے اٹھایا اور اصحابِ کہف کے غار کے پاس چادر کو زمین پر رکھ دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے غار کے قریب پہنچ کر اس کے دہانے سے پتھر ہٹایا، جیسے ہی روشنی اندر پہنچی تو اَصحاب کہف کے کتے نے ہلکی سی آواز نکالی اور حملہ کرنے کے لیے باہر آیا لیکن جب اس نے رسولِ پاک، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کو دیکھا تو اِن کے قدموں کے بوسے لینے لگا اور اپنی دم ہلانے لگا اور پھر سر کے اشارے سے اندر آنے کو کہا۔ چاروں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین غار کے اندر گئے اور سوئے ہوئے اصحابِ کہف کو یوں سلام کیا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ۔" اللہ پاک نے اپنے کرم سے اصحابِ کہف کو بیدار فرمایا اور انہوں نے بھی جواباً سلام کیا۔ چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنا تعارف کروایا اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سلام پہنچایا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئے، دینِ اسلام کو قبول کیا اور عرض کی: "ہماری طرف سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں سلام پیش کیجئے گا۔" پھر وہ اپنی اپنی جگہوں پر دوبارہ لیٹ گئے۔ وہ چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دوبارہ چادر پر بیٹھ گئے اور ہوا انہیں بارگاہِ رسالت میں پہنچانے کے لیے چادر کو لے کر چل پڑی۔

اُدھر حضرت سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہو گئے اور ان چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ جو ہوا سب کچھ بیان کر دیا۔ اور جب چاروں صحابۂ کرام

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی پورا واقعہ بیان کیا اور اصحابِ کہف کا سلام بھی پہنچایا، یہ سن کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خوش ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا فرمائی: "اے رب کریم! میرے، میرے رشتہ داروں، میرے دوستوں اور مجھ سے محبت کرنے والوں کے درمیان کبھی جدائی نہ ڈالنا اور جو مجھ سے، میرے اہلِ بیت سے اور میرے اصحاب سے محبت کرتا ہے ان سب کی مغفرت فرما۔ (روح البیان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۵، ۲۱/ ۲۳۱، انوارِ آفتاب صداقت، ۲/ ۱۹۸، فیضانِ صدیق اکبر، ص ۶۱۲) (فیضان فاروق اعظم، ۱/ ۳۰۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت کے اندر بہت سے خوشبو دار مدنی پھول ہمارے ذہنوں کو تازگی بخش رہے ہیں، آیئے! ہم بھی چند مدنی پھولوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی کوشش کرتے ہیں:

(1) اللہ کریم نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالک و مختار بنایا بلکہ ایسی حکمرانی و بادشاہی اور شہنشاہی عطا فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کائنات کی ہر ہر چیز پر اللہ کے حکم سے حکومت فرماتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہوا کو حکم ارشاد فرمایا تو وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے صحابۂ کرام کو اصحاب کہف کے غار تک لے گئی، یقیناً یہ آپ کا ایک زبردست معجزہ ہے کہ ہواؤں پر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حکمرانی کا سکہ قائم ہے۔

خالقِ کل نے آپ کو مالکِ کل بنادیا دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ واختیار میں

(2) تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان

یہ ہے کہ انسان تو انسان بے زبان جانور بھی انہیں پہچانتے اور ان کی تعظیم و توقیر بجالاتے تھے، چنانچہ غار کے اندر موجود اصحابِ کہف کے کتے نے جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحابیوں کو دیکھا تو ان کے مبارک قدموں کے بوسے لینے لگا، اپنی دم ہلانے لگا اور پھر سر کے اشارے سے اندر آنے کو کہا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

دامنِ مُصْطَفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

(3) صحابہ کرام اور اہلِ بیت مصطفٰے سے محبت کرنے والوں کے لئے اللہ کے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مغفرت کی دعا ارشاد فرمائی، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اہلِ بیتِ اطہار اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے عقیدت و محبت رکھیں، ان کی شان و عظمت کے ترانے گنگناتے رہیں، ان کی بے ادبی سے بچتے رہیں اور ان کی تعظیم و توقیر بجالاتے رہیں۔ اے کاش! دعائے مُصْطَفٰے میں سے ہمیں بھی حصہ نصیب ہو جائے اور اللہ پاک ان سے محبت کرنے کی برکت سے ہمیں بھی مغفرت یافتہ لوگوں میں شامل فرمالے۔

ہم کو اصحابِ نبی سے پیار ہے — اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے
ہم کو اہلبیت سے بھی پیار ہے — اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! — صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح کسی مُسلمان کی بڑی سے بڑی نیکی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی چھوٹی سی نیکی کے برابر نہیں ہو سکتی، اسی طرح کوئی کتنا ہی بڑا ولی، غوث اور قُطب بن جائے اور اس کی ذات سے بکثرت کرامات کا صُدُور بھی ہوتا رہے، لیکن پھر بھی وہ کسی ادنیٰ صحابی کے مقام کو نہیں

پہنچ سکتا۔ شَیخُ الحدیث حضرت علامہ مُفتی عبدُ المصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام عُلَماءِ اُمَّت واکابِرِ اُمَّت کا اِس مَسْئَلہ پر اِتِّفاق ہے کہ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم "اَفْضَلُ الاَولیاء" ہیں یعنی قِیامت تک کے تمام اَوْلیاء اگرچہ وہ دَرَجۂ وِلایت کی بُلند تَرین منزل پر فائز ہو جائیں، مگر ہر گز ہر گز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پَہُنچ سکتے۔ خُداوَندِ قُدُّوس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَمْعِ نُبُوَّت کے پروانوں کو مَرتبۂ وِلایت کا وہ بُلند وبالامَقام عطا فرمایا ہے اور اُن مُقَدَّس ہستیوں کو ایسی ایسی عظیمُ الشَّان کرامتوں سے سَرفراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اَوْلیاء کے لیے اِس مِعْراجِ کمال کا تَصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ حضراتِ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے اِس قدر زِیادہ کرامتوں کا صُدور نہیں ہوا، جس قدر کہ دوسرے اَوْلیائے کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے کرامتیں مَنْقول ہیں، لیکن واضح رہے کہ کَثْرتِ کرامت افضلیتِ وِلایت کی دلیل نہیں، کیونکہ وِلایت دَر حقیقت قُربِ الٰہی کا نام ہے۔ قُربِ الٰہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہو گا، اُسی قدر اس کی ولایت کا دَرَجہ بُلند سے بُلند تَر ہو گا۔ صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم چونکہ نگاہِ نُبُوَّت کے اَنوار اور فَیضانِ رسالت کے فُیُوض و بَرکات سے مُستَفِیض ہیں، اِس لیے بارگاہِ خُداوَندی میں اُن بزرگوں کو جو قُرب وتَقَرُّب حاصل ہے، وہ دوسرے اَوْلِیاءُ اللہ کو حاصل نہیں۔ (کراماتِ صحابہ، ص۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مقام و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، یہ وہ خوش نصیب افراد ہیں جنہیں اللہ پاک نے اپنی محبوبِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رفاقت کے لیے منتخب فرمایا، یہی وہ مقدس گروہ ہے جسے سب سے پہلے تبلیغِ اسلام کی سعادتیں ملیں، یہی وہ پاکیزہ لوگ ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے کفار کے ظلم و ستم کو برداشت کیا،

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں ابتدائے اسلام کے مشکل ماحول میں بھوک پیاس برداشت کرکے، پیٹ پر پتھر باندھ کر، قریبی رشتہ داروں کی دشمنیاں مول لے کر اور ان سے جنگیں لڑ کر بھی پرچمِ اسلام کو سربلند رکھا، یقیناً ان کی ان تھک محنتوں اور لازوال قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نام لیوا ہیں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مقام و مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ خود اللہ پاک نے قرآنِ پاک کی مختلف آیات میں انتہائی شاندار طریقے سے ان کی مدح فرمائی ہے۔ آیئے! اُن پاک ہستیوں کے بارے میں قرآنِ پاک کی ایک آیت سُنتے ہیں، تاکہ ہمارے دِلوں میں اُن کی عظمت و عقیدت مزید اُجاگر ہو جائے۔

چُنانچہ پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ آیت نمبر 100 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝۱۰۰

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

(پ ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان کس قدر بُلند و بالا ہے کہ اللہ پاک نے ان کے اَعمال قبول فرما کر انہیں اپنی دائمی رِضا اور جنتی نعمتوں کی بشارت سنائی، اور بھی کئی آیات ہیں جن میں صحابۂ کرام کی شان، ان کا مقام اور دیگر خوبیاں و کمالات بیان ہوئے ہیں۔ اللہ پاک کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُختلف مَواقع پر اپنے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی عَظمت و شان بیان فرمائی اور ان کے مقام و مرتبے کو عظیم الشان انداز میں اجاگر فرمایا ہے۔ آیئے! حُصُولِ بَرکت کیلئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت پر 3 فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سنئے۔

1. ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے مجھے مُنْتَخَب فرمایا اور میرے لئے میرے اَصحاب کو پسند فرمایا، پھر ان میں سے میرے وزیر، مُعاوِن اور رِشتے دار بنائے ،فَمَنْ سَبَّهُمْ پس جو انہیں گالی دے گا،فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اس پر اللہ پاک ،اس کے فِرِشتوں اور تمام لوگوں کی لَعنت ہے،لَايَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، روزِ قیامت اللہ پاک نہ اس کا کوئی فَرض قَبول فرمائے گا نہ نفل۔ (الصواعق المحرقه، ص۴)

2. ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہو" میرے بعد انہیں (اپنی تہمتوں اور بُری باتوں کا) نشانہ مَت بنانا، پس جس نے ان سے مَحَبَّت کی، تو اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وجہ سے ایسا کیا اور جس نے ان سے بُغْض رکھا تو اس نے (دَر حقیقت) مجھ سے بُغْض کی وَجہ سے ایسا کیا، جس نے انہیں اَذِیَّت دی، اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، اُس نے اللہ پاک کو اَذِیَّت دی اور جو اللہ پاک کو اِیذا دے، عنقریب اللہ پاک اس کی پکڑ فرمائے گا۔" (مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابه، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴)

3. ارشاد فرمایا: جس نے میرے اَصحاب کے مُتعلِّق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا اس کا ٹِھکانا آگ ہے۔" (الرياض النضرة، الباب الاول، ذكر ماجاء فی الحث علی حبهم والاحسان اليهم... الخ، ۱/۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بُغْض رکھنے والے بحکمِ حدیث، اللہ پاک، اسکے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لَعنت کے حَقْدار ہیں۔ اس لیے ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ہمیشہ پیار اور ادب کا تعلق رکھنا چاہیے، اللہ پاک ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی

محبت میں ہمیشہ گم رکھے، ان کی محبت کا چراغ ہمارے دلوں میں سدا روشن رہے اور ہم یہی جلتا ہوا چراغ لے کر قبر میں جائیں اور اس کی برکت سے ہماری قبر کا اندھیرا دور ہو جائے۔ یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ساتھ اہلِ بیت عظام سے محبت و عقیدت کا دم بھرنا بھی ضروری ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبت ہو اور دل نَعُوْذُ بِاللہِ عَزَّوَجَلَّ اہلِ بیت عظام کے بغض سے بھرا ہو، یا اہلِ بیت کی محبت تو دل میں ہو ساتھ ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دشمنی کے بیج بھی دل میں ہوں ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ بندۂ مومن کے لیے لازمی ہے کہ وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بھی محبت رکھے اور ساتھ میں اہلِ بیت عظام کا خادم بھی ہو۔ صحابۂ کرام ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وفادار ساتھی ہیں تو اہلِ بیتِ عظام آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی لختِ جگر حضرت بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولاد ہیں۔ حبیبِ خدا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنی سچی محبت کا اظہار کرنے کے لئے ہمیں بھی اپنے دل میں اہلِ بیت کی عقیدت و محبت سے پیش آنا چاہیے۔ ☆ کیونکہ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** ایمانِ کامل کی نشانی ہے، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** جنت میں لے جانے کا سبب ہے، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** جہنم سے بچائے گی، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** عشقِ رسول کا تقاضا ہے، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** قبر و آخرت میں کام آئے گی، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** ان کے نقشِ قدم پر چلنے پر ابھارتی ہے، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** اللہ پاک اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا پانے کا ذریعہ ہے، ☆ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** سے اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ الغرض **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت** دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہاں تک کہ **اہلِ بیت عظام عَلَیْہِمُ**

الرِّضْوَان کی محبت ہی شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا بھی کا ذریعہ ہے جیسا کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص وَسِیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! کس قدر خُوش قسمت ہے وہ مسلمان جو اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آلِ پاک کی خوشی کا سبب بنے اور اسی وجہ سے ان کے نانا جان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت کا امید وار بن جائے۔ جبکہ کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جو اہلِ بیتِ پاک سے بغض رکھے اور اسی بغض اور دشمنی میں زندگی گزار دے۔ جس طرح اہلِ بیتِ پاک سے محبت کرنا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنا ہے ایسے ہی اہلِ بیتِ پاک سے بغض اور دشمنی رکھنا گویا سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بغض اور دشمنی ہے۔ وہ لوگ جو اہلِ بیت پاک سے بغض رکھتے ہیں اور ان کی شان میں نازیبا الفاظ کہتے ہیں ایسوں کو سوچنا چاہیے کہ کل بروزِ قیامت جب شفیعِ امت، نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان سے منہ موڑ لیں گے تو پھر یہ کدھر جائیں گے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود اپنے اہلِ بیت سے بغض رکھنے پر وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں۔ آیئے عبرت کے لیے 3 وعیدیں سنتے ہیں:

1. جو اہلِ بیت سے محاربہ (جنگ) کرے میں اس کا محارب ہوں اور جو ان سے صلح کرے اس کی مجھ سے صلح ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمۃ رضی اللہ عنہا، ۵/۴۶۵، حدیث: ۳۸۹۶)
2. خبردار! جو شخص اہلِ بیت کی بغض و عداوت پر مرا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا۔ ”یہ اللہ پاک کی رحمت سے ناامید ہے۔“ (الشرف

1... برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰

المؤبد، ص ۱۰۵)

3. جو شخص اہلِ بیت سے بُغض یا حسد کرے گا، اسے قِیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے چابکوں سے دُور کیا جائے گا۔(کنزالعمال، کتاب الفضائل، ۶/۴۸، حدیث: ۳۴۱۹۸، الجزء الثانی عشر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اہلِ بیتِ کرام سے بغض، عداوت اور دشمنی کتنی ہلاکت خیز ہے کہ جو ان سے جنگ کرے گویا وہ خود آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جنگ کرنے والا ہے اور ایسا شخص جب مر جائے گا تو قیامت کے دن اللہ پاک کی رحمت سے دور کر دیا جائے گا اسی طرح کل بروزِ قیامت ایسے شخص کو حوضِ کوثر کہ جس سے نیک لوگ سیراب ہو رہے ہوں گے اور دستِ شاہِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کوثر کے لبالب جام پی رہے ہوں گے وہاں سے آگ کے کوڑے مار مار کر دور کر دیا جائے گا۔ یہ کتنی بڑی بد نصیبی ہے۔ اللہ پاک اہلِ بیت کی محبت سے ہمارے دلوں کو آباد فرمائے اور مرتے دم تک ہم اسی محبت پر قائم و دائم رہیں اور کل بروزِ قیامت اہلِ بیتِ کرام کے نانا جان، سرورِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت سے بھی بہرہ مند ہوں اور آپ کے ہاتھوں سے کوثر کے جام بھی پئیں۔

حوضِ کوثر کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حوضِ کوثر کیا ہے، اس بارے میں صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: یہ حوض نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مرحمت ہوا، حق ہے۔ اِس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے، اس کے کناروں پر موتی کے قُبّے ہیں، چاروں گوشے برابر ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبو دار مشک کی ہے، اس کا پانی دُودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا

اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس پر (جو) برتن (رکھے ہوئے ہیں وہ) ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ ہیں۔ جو اس کا پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا، اس میں جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں، ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۱۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی اِنعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حوضِ کوثر کے جام پینے، محبتِ اہلِ بیت بڑھانے اور ان کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں مشغول ہو جانا بھی ہے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**مَدَنی اِنعامات**" کے مُطابِق روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو مَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں، ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں ☆ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوْفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے ☆ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے، ☆ مَدَنی اِنعامات بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنیے، چنانچہ

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا اِنعام

ایک اسلامی بھائی مَدَنی قافِلے میں سفر پر تھے۔ اِسی دَوران اُن پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہُوا یُوں کہ رات کو جب سوئے تو قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتے ہیں کہ جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خواب میں تشریف لے آئے۔ ابھی جلووں میں ہی گُم تھے کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یُوں تَرتیب پائے: **"جو مَدَنی قافلے میں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔"**

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی
مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی
مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے
تِرا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی
میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تَصویر
بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور عشقِ رسول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے اور سب سے بڑے عاشق تھے، آج بہت سے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق ہے مگر وہ عشق کے تقاضے پورے نہیں کرتے جبکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے اپنے گفتار و کردار سے یہ ثابت کرکے بتادیا کہ عشقِ رسول ہی دینِ حق کی شرطِ اول ہے، گویا انہوں نے

عشقِ حبیب میں خود کو فنا کر دیا، یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی یہ حضرات عشاقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ عموماً بعض مریضوں کو ڈاکٹر مخصوص دوائیں کھانے کا کہتے ہیں، مریض اگر وہ دوائیں کھائیں تو ٹھیک رہتے ہیں اور نہ کھائیں تو ان کی حالت بگڑی چلی جاتی ہے، اسی طرح صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا حال تھا کہ یہ عشقِ رسول کے مقدس مریض تھے، ان کے لیے دیدارِ مصطفٰے، صحبتِ مصطفٰے، اطاعتِ مصطفٰے اور اتباعِ مصطفٰے دوا کی سی حیثیت رکھتے تھے اور یہ ایک ایسی دوا تھی کہ جس سے ان کی موت و حیات وابستہ تھی، اس کے بغیر ان کا جینا دشوار تھا۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے یہ سچے جانثار اپنے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک ایک ادا کو نوٹ کرتے اور پھر اس پر عمل کرتے۔ رسولِ اکرم، نبیِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنے اہلِ بیت سے پیار اور الفت کا برتاؤ یہ ایسا معاملہ تھا جو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوشیدہ نہ تھا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بخوبی جانتے تھے کہ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے اہلِ بیت سے کیسی محبت رکھتے ہیں، یہی وجہ تھی کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی اہلِ بیت کرام سے سچی محبت کرتے تھے اور ہمیشہ ان سے ادب اور پیار کا تعلق رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے زیادہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اقارب کو عزیز رکھتے۔ چنانچہ

منقول ہے کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین، خَلِیْفَۃُ الْمُسْلِمِین مُنتخب ہُوئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تَعَلُّق کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہلِ بیتِ اطہار کا بہت خیال رکھا کرتے اور اَہلِ بیتِ اَطہار کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ "نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَقارِب (رشتہ دار) مُجھے اپنے اَقارِب سے زیادہ عَزِیز ہیں۔" (بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر، الحدیث: ۴۰۳۶، ج۳، ص ۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اہلِ بیت کرام سے کیسی محبت تھی کہ انہیں اپنے گھر والوں پر ترجیح دیتے۔ آیئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اہلِ بیتِ پاک سے محبت کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

(1) حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تذکرہ ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: خدا کی قسم! جب علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کلام فرماتے تو آپ کی آواز میں شیر کی سی گرج ہوتی، جب ظاہر ہوتے تو چاند کی طرح روشن ہوتے اور جب نوازتے تو بارش کی طرح بے انتہا عطا فرماتے، بعض حاضرین نے دریافت کیا کہ آپ افضل ہیں یا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ؟ فرمایا: "حضرت سیّدنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چند نقوش بھی آلِ ابوسفیان سے بہتر ہیں۔ پھر فرمایا: جو شخص حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مدح میں ان کی شایانِ شان شعر سنائے میں اس کو ہر شعر کے بدلے ہزار دینار انعام دوں گا۔" چنانچہ حاضرین نے شعر سنائے، حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے: ان اشعار میں جو آپ نے "**امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان وعظمت بیان کی آپ اس سے بھی زیادہ افضل ہیں۔**" پھر حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شان وعظمت میں کئی اشعار پڑھے۔[1]

(2) حضرت سیّدنا ابو المہزم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم ایک جنازے میں شریک ہوئے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ہمارے ساتھ تھے، واپسی پر حضرت سیّدنا

---

1 ... الناھیۃ، فصل تابع فی فضائل معاویۃ، ص ۵۹ مختصرًا

امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تھکاوٹ محسوس ہوئی تو ایک جگہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ استراحت کے لئے کچھ دیر بیٹھ گئے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی چادر سے حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاؤں سے گرد و غبار صاف کرنے لگے تو حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں منع فرمایا۔ اس پر حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: **فَوَاللّٰہِ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مِنْکَ مَا اَعْلَمُ لَحَمَلُوْکَ عَلٰی رِقَابِھِمْ**، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جو عظمت میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنے کندھوں پر اٹھالیں۔ (تاریخ ابن عساکر، ۱۴/ ۱۷۹ مختصرا)

(3) حضرت سیّدنا محمد بن ابو یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملاقات ہوئی تو حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **مَرْحَبًا وَّاَھْلًا بِاِبْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** یعنی خوش آمدید اے رسولُ اللہ کے بیٹے! کہتے ہوئے ان کا استقبال فرمایا اور حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں تین لاکھ درہم پیش کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (طبقات ابن سعد، الحسین بن علی، ۶/ ۴۰۹)

(4) حضرت امامِ حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! میری تمنا ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں۔ چنانچہ میں ایک دن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر گیا مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ علیحدگی میں مصروفِ گفتگو تھے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دروازے پر کھڑے انتظار کر رہے تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد جب وہ واپس جانے لگے تو میں بھی لوٹ آیا۔ بعد میں امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ

تَعَالٰی عَنْہُ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "لَمْ اَرَكَ یعنی آپ ہمارے پاس دوبارہ آئے ہی نہیں؟" میں نے عرض کیا: "اے امیر المومنین! میں تو آیا تھا مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھے۔ آپ کے بیٹے عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے (میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے مجھے کیسے ہو سکتی ہے) لہٰذا میں ان کے ساتھ ہی واپس چلا گیا۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "**اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّمَا اَنْبَتَ فِیْ رُءُوْسِنَا اللّٰہُ ثُمَّ اَنْتُمْ** یعنی آپ میری اولاد سے زیادہ اس بات کے حق دار ہیں کہ اندر آجائیں۔ ہمارے سروں پر یہ جو بال ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعد تم نے ہی تو اگائے ہیں۔" (تاریخ ابن عساکر، ۱۴/ ۱۷۶، ریاض النضرہ، ۱/ ۳۴۱)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص ۷۹)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس شعر میں اپنے آپ کو مخاطب کر کے یوں ارشاد فرماتے ہیں، اے رضاؔ اُس کرم ورحمت والے باغ کی کیا بات ہے، جس باغِ رسالت کی کلی سیدۃُ النّساء فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اور سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃ امامِ حسن و امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جس مہکتے باغ کے پھول ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کل 10 محرام الحرام ہے اور یہ وہ دن ہے کہ جس میں نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، سَیِّدُ الشُّہدا، راکبِ دَوشِ مُصطفےٰ، فرزندِ مَولا علی مُشکِل کُشا حضرت سیدنا امام

حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کے رفقاء کے ساتھ کربلا کے تپتے ریگستان میں بے کسی کے ساتھ شہید کیا گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت سے ہمیں بھی درس ملتا ہے کہ راہِ حق میں آنے والی مصیبتوں پر صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ آیئے ثواب کی نیت سے حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مختصر ذکرِ خیر سنتے ہیں:

☆ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وِلادَت 5 شعبان 4ھ کو مدینۂ مُنورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں ہوئی۔ ☆ آپ کا نام حُضور پرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا۔ ☆ آپ کی کُنْیت "ابو عبداللہ" اور آپ کا لَقب بھی "سِبْطُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" ہے۔ آپ کے برادرِ مُعظّم کی طرح آپ بھی جنّتی جوانوں کا سردار ہیں۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص ۲۶،۲۵ ملتقطاً وسیر اعلام النبلاء، ۲۷۰۔الحسین الشھید...الخ، ۴/ ۴۰۲۔۴۰۴) ☆ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادت کے بعد نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے دائیں کان میں اذان کہی اور بائیں کان میں تکبیر کہی اور اپنا لعابِ اَقْدس انکے مُنہ میں ڈالا۔ (کنز العمال، ج۸، حصہ ۱۶، ص ۲۵۲، ح ۴۵۹۹۳) ☆ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں دنیا میں اپنا پھول قرار دیا۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/ ۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳) ☆ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے بڑے بھائی حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، حدیث: ۵، ۳۷۹۳/ ۴۲۶) ☆ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نہایت سخی اور نیک خصلت تھے۔ کئی حج پیدل کئے تھے۔ (احیاء العلوم) ☆ آپ نے بھی شہرِ علم جنابِ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دروازۂ شہرِ علم امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا مَولیٰ علی مشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے علمِ دین کا بیش بہا خزانہ پایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علم سے

بھرپور گفتگو ایسی دلکش ہوا کرتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ عِلم و حِکمت کے مَدَنی پھول لُٹاتے ہی رہیں۔ ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے جدِ کریم، مومنوں کیلئے رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اور اپنے والدِ محترم، والدۂ مُحترمہ اور امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمرِ فاروق عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث سنیں اور رِوَایت کیں۔ ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوَایت کرنے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھائی امام حسن، آپ کے شہزادے امام زینُ العابدین، آپ کی صاحِبزادیاں، پوتے امام باقر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سمیت دیگر عُلماء و مُحَدِّثِیْن شامل ہیں۔ (الاصابہ، ۶۸/۲) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مُستقل علمی حلقہ مسجدِ نَبوی میں لگا ہوتا جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ لوگوں کو فِقْہی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے۔ (تاریخ دمشق، ۱۸۱/۱۴) اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے عرس کے موقع پر خُوب خُوب نذر و نیاز اور عبادتیں کرکے ان کا انہیں نذر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس رابطہ بالعلما ولمشائخ کا تعارف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہل بیت عظام و صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت سے اپنے دلوں کو سرشار کرنے کے لئے عاشقان اہل بیت و عاشقان صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی صحبت اختیار کیجیے اس کا ایک بہترین زریعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم وبیش 104 شُعبہ جات میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔ اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ"** بھی ہے۔ اِس شُعبے کا بُنیادی مقصد عاشقانِ رسول کے عُلمائے کِرام و مشائخِ عِظام مَثَلاً ائمّہ مساجِد، خُطبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مَدَنی کاموں میں

اُن کی مدد (Help) حاصِل کرنا، اُن کی دُعائیں لینا، سُنّی جامعات و مَدارِس میں مَدَنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع، مَدَنی مُذاکَرے، مُختلِف سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس کے طَلَبۂ کِرام کی شِرکت کروانا اور اُن کے لیے مناسِب خَیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلس رابطہ بالعلما والمشائخ"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول پر اِستقامت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

اچھی صحبت کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اچھی صحبت کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" یعنی انسان اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرے۔ (مسلم، کتاب البر۔۔۔الخ، باب المرء مع من

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

احب،ص ۱۰۸۸،حدیث:۶۷۱۸)(2) فرمایا: ”اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ“یعنی آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔(مسند لامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ،۳/۲۳۳،حدیث: ۸۴۲۵) ☆ اچھے بُرے ساتھی کی مثال مُشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے،مشک اٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تو اس سے کچھ خرید لے گا اور یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔ (مسلم،کتاب البرو الصلۃ،باب استحباب مجالسۃ...الخ،ص ۱۰۸۴،حدیث: ۶۶۹۲۔) ☆حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔(المعجم الکبیر، ۲۲/۱۲۵،حدیث: ۳۲۴) ☆اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(الجامع الصغیر، حرف الخاء،حدیث:۴۰۶۳،ص ۲۴۷) ☆ اچھے دوست کی ہم نشینی نہ صرف دنیا میں سود مند ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں،ص ۳۳) ☆ عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔(ایضا،ص ۲۱) ☆ ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں تمامی شرکاء کا اٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اور ایک دوسرے سے محبت رکھنا فقط اللہ پاک کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔(ایضا،ص ۲۵) ☆ اچھے ماحول سے اچھی صُحبت میسر ہوتی ہے۔(ایضا،ص ۱۶) ☆ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔(ایضا،ص ۱۶) ☆ بُرے ماحول کو اپنانے والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھو دیتے ہیں۔(ایضا،ص ۲۶) ☆ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ و سلامت

رہو۔ (کشف المحجوب، باب الصحبة ومایتعلق بها، ص ۳۷۴) ☆ دعوتِ اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا روح پرور ماحول عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سوئے مدینہ رواں دواں ہے لہذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادت دارین ہے۔ (اچھے ماحول کی برکتیں، ص ۲۲)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَاحت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغْفار (بخشش کی دُعا) کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے بیان میں ہم صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اجمعین اور صالحین (یعنی نیک لوگوں) کی نیکیوں کی حرص کے کچھ واقعات سنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم مفتیٔ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطاری مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت و کردار کی جھلکیاں، آپ کی زندگی کے مختلف گوشوں جیسے آپ کی نرمی، تقویٰ و پرہیز گاری اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

سے آپ کی محبت کے بارے میں سنیں گے، وقتاً فوقتاً مدنی تربیت کے مختلف مدنی پھول بھی حاصل کریں گے۔

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مفتیٔ دعوتِ اسلامی سے متعلق کیا جذبات ہیں یہ بھی سنیں گے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان سننے والے بن جائیں۔ بعض اسلامی بھائی دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے درود شریف وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں، ذِکر کرتے رہتے ہیں، یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ علمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئے ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، ویسے علمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب فیضانِ فاروقِ اعظم جلد اول کے صفحہ 758 پر ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اعلان فرماتے: ”اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ یعنی اپنی صفیں سیدھی کرلو۔“ پھر نماز شروع کرتے۔ اَبُولُؤلُؤ بھی صف میں موجود تھا، جیسے ہی سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نماز شروع کی تو اس نے آپ پر خنجر سے حملہ کیا اور تین 3 شدید وار کئے۔ آپ زخمی حالت میں نیچے تشریف لے آئے۔

(تاریخ ابن عساکر، ۴۴/ ۴۱۱ ملتقطاً)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زخم اتنے شدید اور گہرے تھے کہ اس وقت آپ کو ایک شربت پلایا گیا تو وہ سارا شربت زخموں کے ذریعے باہر آگیا، لوگوں نے سمجھا کہ شاید زخموں سے خون (Blood) وغیرہ نکلا ہے۔ لہٰذا انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دودھ پلایا تو وہ بھی زخموں سے باہر آگیا۔ (طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ۳/ ۲۵۹ ملخصاً) اتنے شدید زخمی ہونے کے باوجود بھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ زندگی

کی آخری سانس تک نماز کا اِہتمام فرماتے رہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مِسوَر بن مَخرَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو زخمی کیا گیا تو میں اور حضرتِ عبد اللہ ابن عباس (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان پر کپڑا ڈالا ہوا تھا، ہم نے کہا: یہ نماز کے نام پر جتنی جلدی اٹھیں گے کسی اور چیز کے نام سے نہیں اُٹھیں گے، چنانچہ ہم نے عَرض کی: یَاأَمِیرَالْمُومِنِین! نماز! یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور فرمایا: اللہ پاک کی قسم! جو نماز چھوڑ دے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے زخمی حالت میں بھی نماز ادا کی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/۵۷۹، حدیث: ۱۲)

نماز کی پابندی اور ہم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَمِیرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یقینی جنّتی ہونے کے باوجود احکامِ شرعیہ پر کیسا عمل کرنے والے تھے۔ انہیں نماز سے کیسی محبت اور نیکیوں کی کیسی حرص تھی کہ شدید زخمی حالت میں بھی نماز کا اہتمام فرمایا۔ ایک طرف تو ان اللہ والوں کی نمازوں سے محبت ہمارے سامنے ہے، جو زخموں سے چُور چُور ہونے کے باوجود نماز نہیں چھوڑتے تھے جبکہ دوسری جانب آج کل کے نام کے مسلمانوں کا حال بے حال ہے، جن کی اکثریت نماز پڑھتی ہی نہیں ہے، اگر نماز پڑھنے کی توفیق ملے بھی تو بے توجہی سے پڑھتے ہیں۔

جو نماز باقاعدگی سے پڑھتے بھی ہیں، ان میں بھی ایک تعداد ایسی ہے جو **نماز اور اس میں پڑھے جانے والے اذکار** نہیں سیکھتے، پڑھنے والوں میں بھی ایک تعداد ہے جو حقیقی معنوں میں پابندِ نماز نہیں ہے، خوشی میں پڑھتے ہیں تو غمی میں چھوڑ دیتے ہیں، کچھ غمی میں پڑھتے ہیں تو خوشی میں چھوڑ دیتے ہیں۔

کچھ وہ ہوتے ہیں جنہیں تھوڑی سی تکلیف بھی پہنچے تو وہ سمجھتے ہیں کہ اب ہم سے نماز معاف ہے حالانکہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔کاش! ہمیں بھی سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسا ذوقِ عبادت مل جائے، شوقِ نماز مل جائے، مدنی ذہن مل جائے، ہم بھی اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے بن جائیں اور اے کاش! ہماری بھی کوئی نماز بلکہ کوئی جماعت بھی قضا نہ ہونے پائے۔

اے کاش! نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہم **نماز کے مسائل** سیکھیں، نماز کے ایسے سینکڑوں مسائل ہیں کہ جن کا معلوم ہونا ایک نمازی کے لیے بہت ضروری ہے، ہوسکتا ہے کہ شیطانِ لعین وسوسہ ڈالے کہ نماز کے تو مسائل ہی اِتنے ہیں، اِنہیں سیکھیں کیسے؟ شیطان کے اِس وار کو ناکام بناتے ہوئے ہمیں ہمت کرنی چاہئے، نماز کے مسائل سیکھنے کا ذوق وشوق بیدار کرنا چاہئے، دُنیوی ڈِگریاں حاصل کرنے کے لیے اِنسان کتنی کوشش کرتا ہے، کوئی بھی کام، کاروبار کرنا ہو تو پہلے اُس کو سیکھنے میں کئی کئی سال لگا دیتا ہے، غور کیجئے! کیا نماز بغیر سیکھے ہی ہم پڑھ سکتے ہیں؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس پُر فتن دَور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لیے **اللہ** پاک کی ایک بہت بڑی نعمت ہے، اِس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے ہمیں اِس مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر خوب نیکیاں کرنی چاہئیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں جہاں دِیگر مختلف **مدنی کورسز** کروائے جاتے ہیں، اِنہی میں نماز سے متعلق ایک بہت ہی پیارا کورس ہے، جس کا نام ہے "**فیضانِ نماز کورس**"۔یعنی یہ کورس بالخصوص ہے ہی **نماز کے مسائل** سے متعلق، یہ کورس ہے بھی **صرف 7 دن** کا۔یہ کورس **رہائشی** ہوتا ہے، یعنی 7 دن مکمل طور پر مجلس مدنی کورسز کے دیئے گئے جدول کے مطابق گزارنے کی برکت سے **نماز کے سینکڑوں مسائل** کی معلومات جاننے کے ساتھ ساتھ **نماز کا عملی طریقہ** سیکھا جاسکتا ہے، نماز میں ہونے والی غلطیاں دُور کی جاسکتی ہیں۔

مجلس مدرسۃ المدینہ آن لائن کی طرف سے اس وقت 30 سے زائد مختلف آن لائن مدنی کورسز

کروائے جارہے ہیں، جن میں ایک "**فیضانِ نماز کورس**" بھی ہے، یعنی اگر کوئی گھر بیٹھے **بذریعہ انٹرنیٹ** یہ کورس کرنا چاہے تو دعوتِ اسلامی یہ سہولت بھی پیش کررہی ہے، اِس کورس کی **مدت 63 دن** ہے، درجے (کلاس) کا **دورانیہ 30 منٹ** ہے اور یہ کورس **اُردو اور انگلش** 2 زبانوں میں کروایا جاتا ہے، اب تو ہمیں چُستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے **نماز** سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے، آیئے! مل کر اپنے جذبات کا اِظہار کرتے ہیں کہ

*** نماز سیکھیں گے سکھائیں گے * نماز سیکھیں گے سکھائیں گے * نماز سیکھیں گے سکھائیں گے۔**

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز کی برکات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے کی بڑی برکتیں ہیں: مثلاً ☆**نماز** جنّت میں لے جانے والا عمل ہے، ☆**نماز** مومن کے لئے بہترین عمل ہے، ☆**نماز** نُور ہے ☆خشوع و خضوع کے ساتھ 2 رکعتیں **نماز** ادا کرنے والے کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے، ☆2 رکعت **نماز** دُنیا و مَافِیْھَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اِس میں ہے) سے بہتر ہے، ☆**نماز** اللہ پاک کا پسندیدہ عمل ہے، ☆**نماز** میں ہر سجدے کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گناہ مٹایا جاتا اور ایک درجہ بُلند کیا جاتا ہے۔ ☆**نمازی** بروزِ قیامت سَلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل کیا جائے گا، ☆**نماز** سے گناہ جھڑتے ہیں، ☆**نماز** گناہوں کے میل کو دھو دیتی ہے، ☆ایک **نماز** پچھلی **نماز** کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، ☆**نمازی** خیر میں رات گزارتا ہے، ☆**نمازی** کے لئے معصوم فِرشتے ربِّ کریم کی بارگاہ میں مغفرت کی سفارش کرتے ہیں، ☆**نمازی** اللہ پاک کی اَمان یعنی حفاظت میں رہتا ہے، ☆**نماز**، نمازی کے لئے دُعائے حفاظت کرتی ہے، ☆**نماز**، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

دِیدارِ حق دِکھائے گی اے بھائیو! نماز
جنّت تمہیں دِلائے گی اے بھائیو! نماز
دربارِ مصطفی میں تمہیں لے کے جائے گی
خالق سے بخشوائے گی اے بھائیو! نماز
جنّت میں نرم نرم بچھونوں کے تخت پر
آرام سے سُلائے گی اے بھائیو! نماز
فاقے سے مُفلسی سے جہنّم کی آگ سے
سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو! نماز
بات اعظمیؔ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز
اللہ سے مِلائے گی اے بھائیو! نماز

(جنتی زیور، ص۶۵۸ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے سینے نیکیوں کی حرص اور فکرِ آخرت سے معمور تھے، ان کی سیرت (Biography) و کردار کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ وہ بڑھاپے میں یا عمر کے آخری ایّام میں ہی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے تھے، بلکہ بچپن سے ہی نیکیوں کے شیدائی ہوتے اور ان کی ساری زندگی اتباعِ شریعت اور عبادت و ریاضت میں گزرتی تھی۔ ان کی زندگیوں کے شب و روز اطاعتِ الٰہی میں بسر ہوتے، اس کے باوجود بھی ان کا نیکیاں کرنے کا جذبہ کم نہیں ہوتا تھا بلکہ نیکیوں کی حرص مزید بڑھتی ہی چلی جاتی تھی۔

حضرت جنیدِ بغدادی اور نیکیوں کی حرص:

چنانچہ منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا جنیدِ بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِبتداءً آئینوں (Mirrors) کی تجارت کرتے تھے، اس دوران بھی آپ کا معمول تھا کہ جب اپنی دُکان پر تشریف لے جاتے تو پردہ گرا کر چار سو (400) رکعت نمازِ نَفْل ادا فرماتے، ایک مُدّت تک آپ نے اس عمل کو جاری رکھا۔ پھر آپ

دُکان چھوڑ کر حَضْرتِ سِرّی سَقَطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اوران کے مکان کی ایک کوٹھڑی میں عبادت میں مصروف ہوگئے۔ اس طرح آپ نے چالیس (40) سال کا طویل عرصہ گزارا۔ تیس (30) سال تک آپ کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک اللہ اللہ کہا کرتے اور اسی وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ بیس (20) برس تک مجھ سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ (شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص:۳۷ ملخصاً)

میں ساتھ جماعت کے پڑھوں ساری نمازیں اللہ! عبادت میں مرے دل کو لگا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۴)

حَضْرت سیِّدُنا ابوبکر عطّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا جُنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو میں اور میرے کچھ دِینی دوست وہاں مَوجُود تھے، ہم نے دیکھا کہ اِنتقال سے کچھ دیر قبل کمزوری کی وجہ سے آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے دونوں پاؤں سُوجے ہوئے تھے۔ جب رُکوع وسُجود کرتے تو ایک پاؤں موڑ لیتے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوتی۔ دوستوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے ابُو قاسم! یہ کیا ہے؟ آپ کے پاؤں سُوجے ہوئے کیوں ہیں؟ فرمایا: "اللہ اَکْبَر، یہ تو نعمت ہے۔" حضرت سیِّدُنا ابُو محمد حَرِیری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: "اے ابو قاسم! اگر آپ لیٹ جائیں تو کیا حرج ہے؟" فرمایا: "ابھی وَقْت ہے، جس میں کچھ نیکیاں کرلی جائیں، اس کے بعد کہاں موقع ملے گا۔" پھر اللہ اَکْبَر کہا اور آپ کی رُوح اس دارِ فانی سے عالَمِ بالا کی طرف پرواز کرگئی۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ سے کہا گیا: حُضُور! اپنی جان پر کچھ نرمی کیجئے، تو فرمایا: اب میرا نامۂ اعمال بند کیا جارہا ہے، اس وَقْت نیک اعمال کا مجھ سے زِیادہ کون حاجت مند ہوگا۔ (عیون الحکایات، ص ۲۵۰ ملخصاً)

مِری زندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش! گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے اسلاف اور ہم:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حِکایت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نیکیاں کمانے میں کس قدر حَریص تھے کہ سیدنا جنیدِ بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا جاں کَنی کا وَقْت ہے، کمزوری اور نَقاہت کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز اَدا کرنا ممکن نہیں ہے، کثرتِ عِبادت کے سبب پاؤں سُوجے ہوئے ہیں، تکلیف کی شدّت ہے، ان تمام اَعذار (Excuses) کے باوُجُود بھی خواہش یہی ہے کہ مزید کچھ نیکیاں کرلی جائیں جبکہ دوسری طرف ہم ہیں کہ اپنی زندگی طرح طرح کے فضول کاموں میں برباد کررہے ہیں، ☆ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہر قدم دِین اور شریعت کی اِتّباع میں اُٹھاتے جب کہ ہم دِین و شریعت پر عمل سے جی چراتے ہیں، ☆ بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرض وواجب کے ساتھ ساتھ سُنّت اور مستحب کی بھی زبردست پابندی فرماتے تھے جبکہ ہم فرائض و واجبات سے بھی غافل ہیں، ☆ اللہ پاک کے یہ نیک بندے آخری دَم تک نیکیاں کمانے کی دُھن میں مگن رہتے جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے ☆ ہمارے اسلاف سالہا سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نمازیں ادا کیا کرتے تھے جبکہ ایک تعداد ہے، جسے فجر میں بیدار ہونے کی توفیق نہیں ملتی، ☆ اور جو بیدار ہوتے ہیں، ان میں

سے بہت کم مساجد میں آکر فجر باجماعت پڑھتے ہیں۔ ☆ہمارے اَسلاف پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے دیوانے تھے جبکہ ہم فیشن کے مَتوالے، دنیا کی رنگینیوں کے مَستانے ہیں، ☆ہمارے اسلاف نہ صرف خود نیکیاں کرتے بلکہ دوسروں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچاتے جبکہ ہم میں سے کئی خود گناہوں میں مشغول رہتے ہیں بلکہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ دوسروں کو بھی گناہوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ اے کاش! ہم بھی نیک بن جائیں، اے کاش! ہم بھی اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے اسلاف کی طرح فکرِ آخرت نصیب ہو جائے۔ آیئے! مل کر دعا مانگتے ہیں:

مِرے دِل سے دُنیا کی چاہَت مِٹا کر　　کر اُلفَت میں اپنی فنا یاالٰہی!
گناہوں کے اَمراض سے نیم جاں ہوں　　پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ　　گناہوں سے ہر دَم بَچا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام کے ذکر کی برکتیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں کی زندگیوں میں ہمارے لیے سیکھنے کے بے شمار مدنی پھول ہیں، یہ پاکیزہ صفات لوگ ہر وقت اپنے خالقِ حقیقی کی رِضا کی جستجو میں ہوتے ہیں، یہ مقدس لوگ دنیا میں حقیقتاً ایک مسافر (Traveller) کی سی زندگی بسر کرتے ہیں اور ہمیشہ جہانِ آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہیں، جس طرح کوئی دنیادار اپنی دنیا کو بہتر سے بہترین کرنے کے لیے فکر مند رہتا ہے، اللہ پاک کے یہ نیک بندے اس سے کہیں زیادہ اپنی آخرت کی بہتری کے لیے مصروفِ عمل ہوتے

ہیں، یہ لوگ اپنی زندگیاں اس طرز سے گزار جاتے ہیں کہ بعد والوں کے لیے محض ان کا ذکر کرنا بھی اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا سبب بن جاتا ہے۔ اللہ پاک ان کے تذکروں میں ایسی تاثیر رکھ دیتا ہے کہ فقط ان کے **ذکر کی برکت** سے دلوں کی دنیا زیر و زبر ہونے لگتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے ہی لوگوں کی کایا پلٹنے لگتی ہے۔ ان کے **ذکر کی برکت** سے دِلوں کی صفائی ہوتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے رُوح کو تازگی نصیب ہوتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے فکر و نظر کو وسعت ملتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے عمل کی رغبت ملتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے دلوں میں تقوے کا نور داخل ہوتا ہے، **ان کے ذکر** کی روشنی دِل و دِماغ کو زِندہ کر دیتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے نیک اوصاف کی رہنمائی ملتی ہے، ان کے **ذکر کی برکت** سے ربِّ کریم کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔ ان نیک عادت لوگوں میں سے ایک **مفتیِ دعوتِ اسلامی** مفتی محمد فاروق عطاری مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آیئے! آپ کی سیرت کے بارے میں کچھ سنتے ہیں، پہلے آپ کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

مفتیِ دعوتِ اسلامی کا مختصر تعارف:

♣ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام "محمد فاروق" تھا۔ ♣ آپ کی وِلادت 26 اگست 1976 کو رمضان المبارک کے مہینے میں فاروق نگر (لاڑکانہ باب الاسلام سندھ) میں ہوئی۔ ♣ ابتدائی تعلیم وحفظِ قرآن زم زم نگر (حیدرآباد) باب الاسلام (سندھ) کے ایک سُنّی جامعہ سے کیا، پھر فاروق نگر (لاڑکانہ) سے زم زم نگر حیدر آباد اور پھر 1989 میں بابُ المدینہ (کراچی) منتقل (Shift) ہوگئے۔ (مفتی دعوتِ اسلامی، ص ۳ ملخصًا) ♣ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ ♣ آپ اپنی عادات واطوار میں دیگر طَلَبہ سے ممتاز حیثیت کے حامِل تھے۔ ♣ آپ کا معمول تھا کہ روزانہ قرآنِ کریم کی ایک منزل کی تلاوت کرتے، یوں 7 دن میں مکمل قرآنِ پاک ختم کرلیا کرتے

تھے۔♣زبان کی حفاظت کے معاملے میں بَہُت مضبوط مدنی ذہن بناہوا تھا، گفتگو خود شروع کرنے کے بجائے اکثر سامنے والے کے مُنتَظِر رہتے تھے۔♣ آپ کو کبھی قَہقَہہ لگاتے نہیں دیکھا گیا، لبوں پر مسکراہٹ ضَرور دیکھی جاتی۔♣ آپ کے تحریر کردہ فتاویٰ کی تعداد **تقریباً 4000** ہے۔♣7 فروری 2002ء میں اپنے مرشدِ کریم، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ حج وزِیارتِ مدینۂ مُنوّرہ کی سعادت سے مُشَرَّف ہوئے ۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص۱۴ تا ۱۶، ملخصاً وملتقطاً)♣ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج کی سعادت ملنے کے بعد 2002ء میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بنے اور تادمِ حیات مرکزی مجلسِ شوریٰ میں شامل رہے۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص۱۷ ملخصاً)♣ آپ کا معمول تھا کہ ہر ماہ پابندی سے مدنی انعامات کارسالہ جمع کرواتے۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص۲۵)♣ آپ بہت سے نیک اوصاف جیسے خوفِ خدا، عشقِ رسول، دُنیا سے بے رغبتی، قناعت پسندی، صبر و تحمل اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔♣ اس کے ساتھ ساتھ آپ فرائض، واجبات، سُنّتوں اور مُستَحَبّات کے عامل، حُسنِ اَخلاق کے پیکر، وَقت کے قدردان، درسِ نظامی کے اچھے مُدَرِّس اور بہترین امام تھے۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص۳۴ تا ۵۶ ملخصاً وملتقطاً)♣18 مُحرّمُ الحرام 1427ھ مطابق 17 فروری 2006ء جُمعۃ المبارک کو بعد نمازِ جمعہ آپ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص۵۷ ملخصاً)♣ آپ کی نمازِ جنازہ دعوتِ اسلامی کے عَالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں آپ کے پیرومرشد، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پڑھائی۔ آپ کا مزار پُرانوار صحرائے مدینہ (نزد ٹُول پلازہ باب المدینہ) کراچی میں ہے۔(مفتی دعوتِ اسلامی، ص۶۱ تا ۶۵ ملخصاً وملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مفتیِ دعوتِ اسلامی کی نرمی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے مفتیِ دعوتِ اسلامی مفتی محمد فاروق عطاری مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کی مختصر جھلکیاں ملاحظہ کیں، جسے سن کر یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے کہ آپ کی پوری زندگی شریعت وسُنّت کی پیروی سے معمور تھی۔ وہ خوبیاں جو بزرگوں کی زندگیوں کا حصہ تھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مفتیِ دعوتِ اسلامی کی زندگی بھی انہی خوبیوں سے معمور نظر آتی ہے، آپ خوفِ خدا، عشقِ رسول، حِلم، حوصلہ، صبر، حُسنِ سلوک، سادگی، قناعت، عاجزی اور فکرِ آخرت سمیت کئی عمدہ اور اعلیٰ اوصاف (Qualities) کے جامع تھے۔ آپ کی بہترین خوبیوں میں سے ایک بہت ہی پیاری خوبی "**نرمی**" (Softness) بھی ہے۔ آپ کی سیرت کا جائزہ لیا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے نرمی کُوٹ کُوٹ کر آپ کی طبیعت میں بھری ہوئی تھی۔ ہر ایک سے نرمی سے پیش آنا اور ہر کام میں نرمی کا مظاہرہ کرنا، یہ آپ کا معمول تھا۔ چنانچہ آپ کی والدۂ محترمہ کا بیان ہے: ہم نے ان کو کبھی غصّہ کرتے نہیں دیکھا، نہ بہن، بھائیوں پر، نہ اپنی بچی کی امّی پر غصّہ کرتے، ہمیشہ نرمی سے گفتگو فرماتے تھے۔ (مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص۳۸)

آپ کے ساتھ سُنّتوں کی خدمت کرنے والے ایک مفتی صاحب کا بیان ہے: مفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں پر کمال شفقت فرماتے اور ہر دم خیر خواہی پیشِ نظر ہوتی، تکلُّف نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ مجھ سے کبھی یہ نہیں فرمایا: "یہ کام کیوں نہیں کیا" اور مجھے کبھی بھی نہیں ڈانٹا اور نہ ہی (میں نے انہیں) کسی کو ڈانٹتے دیکھا۔ (مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص۳۸)

اِفتاء مکتب میں خدمت پر مامور اسلامی بھائی کا بیان ہے: ایک مرتبہ مکتب میں کمپیوٹر کی میزیں رکھنے کا معاملہ درپیش تھا۔ مجھ سے پیمائش میں بھول ہوگئی، نتیجۃً لائی جانے والی میزیں وہاں پوری نہ آرہی تھیں۔ کوئی اور ہوتا تو شاید میری خوب خبر لیتا مگر مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قربان! آپ نے مجھے اس بارے

میں ذرا بھی نہیں ڈانٹا بلکہ نہایت نرمی کے ساتھ مجھے میری غلطی کی طرف مُتَوَجِّہ کیا۔ (مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نرمی کی اہمیت اور فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے نرم مزاج شخص تھے، نرمی ہی سے کام لیتے اور نقصان ہو جانے پر بھی نرمی کا دامن نہ چھوڑتے اور نرمی سے ہی اصلاح بھی فرماتے تھے۔ اے کاش! ہم بھی نرمی اپنانے والے بن جائیں۔ افسوس! آج ہمارے معاشرے کی ایک تعداد ہے، جو نرمی سے تعلق توڑتی نظر آرہی ہے۔ ایک تعداد ہے جس میں نرمی کی جگہ بے جا سختی نے لے لی ہے۔ **نرمی کے ختم** ہونے کی وجہ سے لوگوں سے خیر خواہی اور خدا ترسی کا جذبہ دم توڑتا نظر آرہا ہے۔ **نرمی کے ختم** ہونے کی وجہ سے بات بات پہ جھگڑنا عام ہوتا جارہا ہے، **نرمی کے ختم** ہونے کی وجہ سے لوگ چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر بھی لڑنے جھگڑنے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں، **نرمی کے ختم** ہونے کی وجہ سے آپس کی محبتیں اور **صبر و تحمل** جیسی عمدہ عادات ختم ہوتی جارہی ہیں، **نرمی کے ختم** ہونے کی وجہ سے ہی عفو و درگزر سے منہ موڑا جارہا ہے۔ حالانکہ نرمی ایک ایسی خصلت ہے، جو شریعت کو بے حد مطلوب (Required) ہے، نرمی ایک ایسی خوبی ہے، جو تمام بھلائیوں کی اصل ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو انسان کو رحم پر اُبھارتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو انسان کو ظلم سے روکتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو انسان کو تکبّر سے بچاتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو انسان میں عاجزی اور انکساری پیدا کرتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو بندے کو صلح اور معافی کی جانب لاتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو بندے کو ہر دلعزیز بناتی ہے، **نرمی ایسی صفت ہے** جو انسان میں سختی کو ختم کرتی ہے۔ آیئے نرمی کی فضیلت پر 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. بیشک اللہ پاک رفیق ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا بلکہ نرمی کے سوا کسی بھی شے پر عطا نہیں فرماتا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۲۵۹۳)
2. جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۲۵۹۲)
3. اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جو کچھ بیچے تو نرمی کرے، کچھ خریدے تو نرمی کرے اور جب اپنے حق کا تقاضا کرے تب بھی نرمی کرے۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب السهولة.. الخ، ۱۲/۲، حدیث: ۲۰۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! جب خرید و فروخت (Sale & Purchase) کی چند لمحوں کی ملاقات میں بھی شریعت کو نرمی مطلوب ہے تو وہ افراد جن سے برسوں کا ساتھ ہو وہاں تو اور زیادہ نرمی درکار ہوگی۔ اس لیے رشتہ دار ہو یا اجنبی، بڑا ہو یا چھوٹا، دکاندار ہو یا چوکیدار، ملازم ہو یا افسر ہمیں ہر ایک سے نرمی سے پیش آنا چاہیے۔

البتہ جہاں شریعت نے سختی کا حکم فرمایا ہے، وہاں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اللہ پاک کی رِضا کے لیے سختی کرنی ہوگی، مثلاً اگر محرم بے پردگی کرے تو اس پر غیرت کھانا، 8 سالہ بچہ یا بچی نماز میں سُستی کرے تو سختی کرنا، مگر **یاد رہے!** نجاست کو نجاست سے پاک نہیں کیا جاتا، پانی سے پاک کیا جاتا ہے، یہ نہ ہو کہ کسی کو سدھارنے کے لیے سختی کی اور شریعت کی حدود توڑ کر خود گناہ گار اور جہنم کے حقدار بن جائیں۔

اللہ پاک ہمیں نرمی کی عادت بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بنا دو صَبْر و رِضا کا پیکر، بنوں خوش اخلاق ایسا سَرْوَر
رہے سدا نَرْم ہی طبیعت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مسجد درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی ذات میں نرمی کا وصف اور مزید اعلیٰ اوصاف پیدا کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ (Associate) ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"مسجد درس"** بھی ہے۔ ☆**"مسجد درس"** سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆**"مسجد درس"** سے انفرادی کوشش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ☆**"مسجد درس"** سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆**"مسجد درس"** کی برکت سے بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے۔ بھلائی کی باتیں سیکھنے سکھانے کی تو کیا ہی بات ہے چنانچہ

منقول ہے کہ اللہ کریم نے حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء، ۵/۶، حدیث: ۷۶۲۲) بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سُنَّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سُننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اَندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم

کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ آیئے! بطورِ ترغیب **"مسجد درس"** کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

بغض وعناد نکل گیا

بھلوال (ضلع گلزارِ طیبہ سرگودھا، پنجاب، پاکستان) کے مقیم ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گمراہی کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہے تھے، اس بُری صحبت کی نحوست کا رنگ اس قدر غالب تھا کہ دعوتِ اسلامی کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتے تھے، ان کے شب و روز اسی بغض وعناد میں بسر ہو رہے تھے۔ ایک روز وہ اپنے محلے کی مسجد میں نمازِ مغرب کی ادائیگی کے لئے گئے، نماز کے بعد مسجد میں **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) ہو رہا تھا، ان کی خوش قسمتی کہ وہ درس میں شریک ہو گئے۔ **مدنی درس** (درسِ فیضانِ سُنّت) کے بعد انہوں نے اس اسلامی بھائی سے جارِحانہ (لڑائی جھگڑے کے) انداز میں بحث مباحثہ شروع کر دیا مگر وہ اسلامی بھائی بڑے پیارے انداز میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں بتانے کے ساتھ ساتھ سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا ذہن بھی دیتے رہے، اللہ کریم کے فضل وکرم سے وہ ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے، سُنتوں بھرے اجتماع میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان پھر ذِکْرُ اللہ اور آخر میں رقت انگیز دعا نے تو ان کے دل کی دنیا ہی بدل دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! انہوں نے سچے دل سے توبہ کی اور سُنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کیلئے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

ہے تجھ سے دعا ربِّ اکبر! مقبول ہو "فیضانِ سُنّت" مسجد مسجد گھر گھر پڑھ کر، اسلامی بھائی سناتا رہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی باکمال شخصیت تھے،

یہی وجہ ہے کہ آپ بیک وقت کئی ذمہ داریاں نبھا رہے تھے، درسِ نظامی کے بہترین مدرس(Teacher) تھے، زبردست عالم تھے، تجربہ کار مفتی تھے،ایک کامیاب اِمام ہونے کے ساتھ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن بھی تھے مگر اس کے باوجود آپ کی شخصیت میں عاجزی وانکساری نمایاں طور پر نظر آتی تھی، آپ کی زیارت سے فیض یاب ہونے والے اسلامی بھائی اس بات کے گواہ ہیں کہ مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔ بالخصوص آپ خادمین اسلامی بھائیوں سے بڑی محبت سے پیش آیا کرتے تھے، خادم کو گویا بھائی سمجھتے اور اس کی عام آدمی سے زیادہ قدر کیا کرتے۔بڑی راتوں وغیرہ کے اجتماعات میں بھی منچ(اسٹیج)پر تشریف نہ لاتے تھے۔ گلشنِ اقبال باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اتنے سادہ طبیعت تھے کہ مجھے ایسا ہی لگتا تھا کہ میں ایک عام اسلامی بھائی کے ساتھ ہوں، چاہے علاقے میں ہوں یا مدنی قافلے میں سفر پر ہوں ہر جگہ سادگی اور عاجزی، آپ کی سادگی دیکھ کر کوئی یہ محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ یہ اتنے بڑے مفتی صاحب ہیں۔ ایک اور اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مفتی محمد فاروق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جمعرات کو بعدِ اجتماع سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مدنی حلقوں میں بھی شرکت فرمایا کرتے تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے کئی نئے اسلامی بھائیوں کو علاقے میں آپ کا تعارف عالم و مفتی کے لحاظ سے کرایا تو آپ عاجزی کرتے ہوئے فرماتے کہ میں مفتی نہیں ہوں۔ ایک مرتبہ بڑے پیار سے سمجھایا کہ ”آپ جب میرا تعارف اس طرح سے کرا دیتے ہیں تو میں اتنا فری ہو کر مدنی قافلے و دیگر مدنی کاموں کی دعوت نہیں دے پاتا۔“(مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص۵۵)

اسی طرح جب بین الاقوامی (International)اجتماع میں پہلی بار بطورِ رُکنِ شوریٰ مفتی فاروق صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام کا اِعلان ہوا تو اس وقت آپ عَلاقائی مشاورت کے نگران تھے۔ جب

سب نے مبارک باد دینا شروع کی تو فرمایا کہ ”مفتی فاروق کا اِعلان ہوا ہے وہ کوئی اور ہوں گے (کیوں کہ میں تو مُفتی نہیں ہوں)“ (مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص ۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت بالخصوص آپ کی عاجزی و انکساری سے ہمیں بھی سیکھنا چاہیے اور خود میں عاجزی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ عاجزی کرنے والا بظاہر خود کو جُھکا رہا ہوتا ہے لیکن حقیقتاً وہ اپنی شخصیت کو بلند کر رہا ہوتا ہے۔ کئی احادیثِ طیّبہ میں عاجزی اپنانے کی ترغیب آئی ہے۔ آیئے! عاجزی کا جذبہ پیدا کرنے کی نیت سے 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

1) دوسروں کو مُعاف کرنے کے سبب اللہ پاک بندے کی عزّت بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۸۸)

2) ہر شخص کے ساتھ دو فِرِشتے ہوتے ہیں اور اسے ایک لگام ڈالی جاتی ہے جس کے ذریعے اسے روکتے ہیں پس اگر وہ اپنے نَفْس کو اونچا کرتا ہے تو وہ اسے کھینچتے ہیں اور دعا کرتے ہیں: اے اللہ کریم! اسے پستی عطا فرما اور اگر وہ اپنے نفس کو پست کرتا ہے تو یوں دعا کرتے ہیں: اے اللہ کریم! اسے بلندی عطا فرما۔ (المعجم الکبیر، ۱۲/۲۱۸، حدیث: ۱۲۹۳۹ مفهومًا)

3) اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو محتاج نہ ہونے کے باوجود عاجزی کرے اور اپنا مال گناہوں میں خرچ نہ کرے۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاة..الخ، ۳/۲۲۵، حدیث: ۳۳۸۸ ملتقطاً)

فَخْر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا

یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ طریقت میں پیر کی محبت اور اس کی اطاعت کی بے حد اہمیت ہے، پیر کی محبت اور اطاعت کی بدولت ایک مُرید اپنے پیر کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوتا ہے جبکہ مرشِد کی محبت سے خالی دل اس کی برکتوں سے بھی محروم رہتا ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 273 صفحات پر مشتمل کتاب "**آدابِ مرشدِ کامل**" کے صفحہ 38 پر ہے:

حضرت سیدنا امام عبد الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے میرے بھائی! تُو جان لے کہ مرشِد کے اَدَب کا اعلیٰ حصہ مرشِد کی مَحبت ہی ہے۔ جس مُرید نے اپنے مرشِد سے کامل مَحبت نہ رکھی۔ اس طرح کہ مرشِد کو اپنی تمام خواہشات پر ترجیح نہ دی تو وہ مُرید اس راہ میں کامیاب نہ ہو گا۔ کیونکہ مرشِد کی مَحبت کی مثال سیڑھی کی سی ہے۔ مُرید اس کے ذریعے ہی سے چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کو پہنچتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! پیر کی محبت ضروری (Necessary) ہے، مفتیِ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اَن گنت عمدہ صفات میں سے ایک صفت یہ بھی تھی کہ آپ اپنے پیر و مرشد اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اگر انہیں کچھ عنایت فرماتے تو یہ بے حد خوش ہوتے اور جا کر اپنی والدہ محترمہ کے ہاتھ میں دے دیتے اور عرض کرتے: "اس تبرک کو گھر میں سب کو تھوڑا تھوڑا تقسیم کر دیجیے۔" (مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص۳۶)

آپ کے ادبِ مرشد کا حال یہ تھا کہ جب کبھی گھر میں موجودگی کے دوران امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فون آتا تو جیسے ہی فون آتا اگر کُرتہ اُتارا ہوتا تو پہن لیتے۔

اکثر فرمایا کرتے کہ: ”مجھے جو عزّت ملی ہے، میرے مُرشِد کا صدقہ ہے۔“ مکتب مجلسِ افتاء میں ان کی رَفاقت میں کام کرنے والے مفتی صاحب کا کہنا ہے کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت سی عادات ان میں موجود تھیں، مثلاً: مسکرانے کا انداز، گفتگو کا انداز اور اشاروں سے گفتگو کرنے کا انداز وغیرہ۔ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب بھی اپنے مرشدِ کریم کی بارگاہ میں حاضِری کا شرف نصیب ہوتا تو آپ بارگاہِ مرشد میں حاضری کے آداب کو ضرور مدِّنظر رکھا کرتے، مثلاً دوزانو ہو کر بیٹھتے، اس دوران کوئی وظیفہ نہ پڑھتے، بِلا اجازتِ (Without Permission) مُرشد وہاں سے رخصت نہ ہوتے وغیرہا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلسنّت کے آپ کے بارے میں جذبات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تقریباً ہر مُرید اپنے پیر کی تعریف کرتا رہتا ہے، اس کی عادات (Habits) وغیرہ بیان کرتا رہتا ہے، لیکن کمال تب ہے کہ جب پیر اپنے مرید کی تعریفیں کرے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایسے مُریدِ کامل تھے کہ جن کی تعریفیں خود ان کے پیر و مرشد کرتے نظر آتے ہیں، ان کے تقویٰ، پاک دامنی، ذوقِ عبادت، علم و عمل، خوف و خشیت اور اخلاص و صدقِ دل سے دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستگی کو امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کئی بار بیان فرمایا ہے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ جب امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرے میں دعا کرواتے

ہیں تو مفتیِ دعوتِ اسلامی کا نام ضرور لیتے ہیں، اسی طرح مفتیِ دعوتِ اسلامی کے وصال کے وقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا آپ کی نمازِ جنازہ پڑھانا، پھر رقت انگیز دعا کرنا، جنازے کو کندھا دینا، تدفین کے مراحل میں خود موجود رہنا، تدفین کے بعد تلقین کرنا، قبر پر خود ہی اذان دینا، قبر کے سرہانے سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع خود ہی تلاوت کرنا اور تدفین کے بعد بھی رو رو کر دعائیں کرنا یہ سب اعمال جہاں امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نیکیوں کی حرص پر دلالت کرتے ہیں وہیں مفتیِ دعوتِ اسلامی سے آپ کی دلی محبت کے گواہ بھی ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مفتیِ دعوتِ اسلامی کے بارے میں کیا جذبات و تاثرات ہیں آیئے سنتے ہیں، مفتیِ دعوتِ اسلامی کے تیجے کے سلسلے میں منعقد کئے گئے اجتماعِ ذکر و نعت میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ☆کسی بھی مسئلے میں رجوع کرتے ہوئے میں نے کبھی ان (مفتیٔ دعوتِ اسلامی) کی پیشانی پر بل نہیں دیکھا۔ ☆کئی بار ایسا ہوا کہ بعض مسائل میں انہوں (مفتیٔ دعوتِ اسلامی) نے مجھ سے گفتگو فرمائی، پھر یا تو مجھے قائل کر دیا یا پھر خود قائل ہو گئے، مگر میں نے انہیں کبھی ناراض ہوتے نہیں دیکھا کہ میں نے اتنی کتابیں پڑھ رکھی ہیں، بلکہ بارہا عاجزی فرمائی اور مجھ سے یہی کہتے رہتے کہ آپ رہنمائی فرمائیں۔ ☆انہیں (مفتیٔ دعوتِ اسلامی کو) حفاظتِ ایمان کی ایسی فکر ہوتی تھی کہ کیا بتاؤں؟ ☆میں نے ان کے معاملات کو خود قریب سے دیکھا ہے۔ ☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ان کی عاجزی کے بہت سے معاملات دیکھے ہیں۔ (مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص ۷۴-۷۵)

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے صفحہ 466 پر فرماتے ہیں: ☆دعوتِ اسلامی کی ”مرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے رُکن مُفْتِیٔ دعوتِ اِسلامی الحاج الحافِظ القاری حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد فاروق عطاری مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں میرا حُسنِ ظن ہے کہ وہ دعوتِ

اسلامی کے مخلص مبلّغ اور اللہ پاک سے ڈرنے والے بُزُرگ تھے۔ ☆ گویا (وہ) اِس حدیثِ پاک کے مِصداق تھے: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ یعنی "دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔" (بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی: کن فی الدنیا۔۔۔ الخ، ۴/۲۲۳، حدیث: ۶۴۱۶) ☆ وِصال شریف کے تقریباً 3 سال 7 مہینے 10 دن بعد کئی گھنٹے کی موسلا دھار برسات کی وجہ سے مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج حافِظ محمد فاروق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبر درمیان سے کُھل گئی۔ ☆ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپ کی لاش مبارک اور کفن اس طرح سلامت تھے کہ گویا ابھی ابھی انتقال ہوا ہو۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۶۶-۴۶۷ ملخصاً)

منقول ہے کہ اس واقعے کے بعد کسی نے مفتیٔ دعوتِ اسلامی کی خواب میں زیارت کی تو پوچھا: آپ کو یہ رتبہ کیسے ملا؟ مرحوم خاموش رہے، بالآخر اصرار پر فرمایا: (زبان پر) قفلِ مدینہ (دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کسی بھی عُضو کو گناہ اور فُضولیات سے بچانے کو قُفلِ مدینہ لگانا کہتے ہیں۔) لگانے کی وجہ سے مرحوم واقعی نہایت سنجیدہ اور کم گو (یعنی کم بولنے والے) تھے، ہم سبھی کے لیے اس واقعہ میں "**خاموشی**" اپنانے کی ترغیب ہے۔ (مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص۸۹ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس "شعبۂ تعلیم"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں دُنیا بَھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کر رہی ہے، وہیں گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مُختلِف تعلیمی اِداروں سے مُنسلِک لوگوں میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو عام کرنے کیلئے مجلس شُعبۂ تعلیم کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مقصد ان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے

کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز کے اَساتذہ (Teachers) وطلبہ (Students) سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ تعلق قائم کر کے اِنہیں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے روشناس کرواتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اِداروں میں مدنی اِنعامات کا سِلسِلہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان قائم کر کے ان مُستَقبِل کے معِماروں کو تعلیمِ قرآن کی لازوال دولت سے مالامال کرتی، ان کی دِینی واَخلاقی تربیت کی ہر مُمکن کوشش کرتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شعبے سے وابستہ ہزاروں عاشقانِ رسول، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

مزارات پر حاضری کے آداب

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے ”مَزاراتِ اولیاء کی حِکایات“ سے مَزارات پر حاضِری کا طریقہ اور اس کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں، چنانچہ

❀ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے مزاراتِ طیّبات پر حاضِری دینے اور اُن سے فیض لینے کا بُزُرگوں کا معمول رہا ہے، جیسا کہ فقہ حنبلی کے پیروکاروں کے شیخ امام خلّال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مزار پر حاضر ہوکر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ کریم میری مشکل کو آسان کرکے مجھے میری مراد عطا فرمادیتا ہے۔(تاریخ بغداد، ۱/۱۳۳) ❀ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، دو رَکعت نَماز ادا کرکے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر جاکر دعا مانگتا ہوں، اللہ کریم میری حاجت پوری کردیتا ہے۔ (الخیرات الحِسان، ص ۲۳۰) (اگر کوئی شَخْص اللہ پاک کے ولی کے مَزار شریف یا) کسی بھی مُسلمان کی قَبْر کی زِیارَت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مَکان پر (غَیر مکروہ وَقْت میں) دو(2) رَکعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکعَت میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے بعد ایک (1) بار **اٰیَۃُ الْکُرْسِی** اور تین (3) بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھے اور اس نَماز کا ثَواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ کریم اُس فَوت شُدہ بندے کی قَبْر میں نُور پیدا کرے گا اور اِس (ثَواب پہنچانے والے) شَخْص کو بَہُت زِیادہ ثَواب عَطا فرمائے گا۔ (فتاوٰی عالمگیری، ۵/۳۵۰) ❀ پھر اچھی اچھی نیتیں کرنے کے بعد مَزارات کی طرف روانہ ہو اور (زائر یعنی زِیارت کرنے والے کو چاہیے کہ اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے) مَزاراتِ طیّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ئِن۔تی۔ یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار (4) ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجَہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوَسِّط (یعنی درمیانی) آواز میں (اِس طرح)

سَلام عَرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِیْ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، پھر "**دُرُودِ غَوثیہ**" تین(3) بار، **اَلْحَمْد** شریف ایک(1) بار، **اٰیَۃُ الْکُرْسِی** ایک(1) بار، **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** سات(7) بار، پھر "**دُرُودِ غَوثیہ**" سات(7) بار، اور وَقْت فُرصت دے تو **سُوْرَۂ یٰسٓ** اور **سورۂ مُلک** بھی پڑھ کر اللہ کریم سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قِراءَت پر مجھے اِتنا ثَواب دے جو تیرے کرم کے قابِل ہے، نہ اُتنا جو میرے عَمَل کے قابِل ہے اور اِسے میری طرف سے اِس بندۂ مَقبول کو نَذْر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب، جائز (اور) شرعی ہو، اُس کے لیے دُعا کرے اور صاحبِ مَزار کی رُوح کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قَرار دے، پھر اُسی طرح سَلام کر کے واپَس آئے۔ (فتاوی رضویہ، ص۹/۵۲۲) ❀ حاضری کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے رضائے الٰہی کے لئے مزار پر حاضری دیجئے ❀ حَتَّی المَقْدُور باوُضو رہئے ❀ حاضری کے لئے جاتے ہوئے باوضو ہو کر جایئے اور ذِکر و دُرُود سے اپنی زبان تَر رکھئے۔ (مزاراتِ اولیا کی حکایات، ص۷)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جَنَّت نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جَنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

وہ تو نِہایت سَستا سودا بیچ رہے ہیں جَنَّت کا ہم مُفلِس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

مختصر وضاحت: مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو جنت کو بہت کم بھاؤ میں فروخت کررہے ہیں، مگر آہ! ہم غریب اس کا سودا کیسے کریں؟ کیونکہ اپنے پلّے تو کچھ بھی نہیں ہے، اپنا تو ہاتھ ہی خالی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے ہمارے بیان کا **موضوع** ہے **''اسلام**

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مکمل ضابطۂ حیات ہے "اس بیان میں ہم سنیں گے کہ اسلام نے عورتوں پر کیا کیا احسانات فرمائے، اس تعلق سے دورِ فاروقی کا ایک دلچسپ واقعہ بھی بیان ہو گا، اسلام نے والدین کے حوالے سے ہمیں کیا تعلیمات ارشاد فرمائیں، اس بارے میں بھی کچھ مدنی پھول سنیں گے۔ پڑوسیوں کے حقوق بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے متعلق 3 احادیثِ مبارکہ بھی بیان کی جائیں گی، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک فرمایا کرتے تھے؟ اس کی چند جھلکیاں بھی بیان ہوں گی۔ تجارتی معاملات کو درست طریقے سے سرانجام دینے کے تعلق سے اسلامی تعلیمات اور بزرگوں کی تجارت کی جھلکیاں بھی بیان کی جائیں گی۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسلام (Islam) ایک امن پسند، سچا، پیارا، کامل و اکمل، انتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتا ہوا عالمگیر مذہب ہے، اسلام وہ واحد مذہب ہے کہ جس کے ماننے اور چاہنے والوں کی تعداد پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے، اسلام اپنی لاجواب خوبیوں کے سبب ہمیشہ ہر دور میں غالب ہی رہا، کبھی مغلوب ہوا نہ ہو گا، اسلام میں دینی، دنیاوی، اُخروی، اخلاقی، ظاہری، باطنی، گھریلو، خاندانی، معاشرتی اور معاشی بلکہ ہر اعتبار سے زندگی کے تمام شعبہ جات سے وابستہ افراد کے لئے بہترین اُصول وضوابط اور شاندار ہدایات موجود ہیں۔ جو اس حقیقت کو ثابت کرتے ہیں کہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صرف اسلام ہی اللہ پاک کا پسندیدہ دِین ہے، چنانچہ

پارہ 6 سورۃُ المآئدہ کی آیت نمبر 3 میں ربِّ کریم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ

(پ ٦، المائدۃ ٥: ٣)

ترجَمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دِین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دِین پسند کیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام نے عورتوں کے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور انہیں معاشرے میں وہ مقام و مرتبہ بخشا ہے جس نے انسانیت کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ آیئے! عورتوں کے بارے میں اسلام کی عطا کردہ حسین تعلیمات کی ایک روشن مثال ملاحظہ کرتے ہیں تاکہ ہمیں بھی اس بات کا یقینِ کامل حاصل ہو جائے کہ بِلاشُبہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"**، چنانچہ

فاروقِ اعظم کا بہترین جواب

تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن میں ہے: ایک شخص امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوتا ہے۔ جب آپ کے دروازے پر پہنچا تو ان کی زوجہ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ناراضی کے عالم میں گفتگو کرتے سنا۔ وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے ان کے پاس آیا تھا (مگر) یہی معاملہ تو خود ان کے ساتھ بھی ہے (لہٰذا یہ کیونکر میرا مسئلہ حل کر پائیں گے؟)۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے بلوایا اور آنے کا مقصد دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کی کہ میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے آیا تھا، تو جب میں نے (آپ کے بارے میں) آپ کی زوجۂ محترمہ کی گفتگو سُنی تو (مایوس ہو کر) واپس لوٹ گیا۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ

اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے ارشاد فرمایا: میری بیوی کے مجھ پر چند حقوق (Rights) ہیں (یعنی مجھے اس سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں) جن کی بنا پر میں اس سے درگزر کرتا ہوں: (1) وہ میرے لئے جہنم سے آڑ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام سے بچا رہتا ہے (یعنی میں اس کے ذریعے خواہشِ نفس کی تسکین کر لیتا ہوں اور یوں حرام کام سے بچ جاتا ہوں)۔ (2) جب میں اپنے گھر سے نکل جاتا ہوں تو وہ میری خزانچی اور میرے مال کی نگہبان بن جاتی ہے۔ (3) میری دھوبن ہے، میرے کپڑے دھوتی ہے۔ (4) میرے بچے کی پرورش کرتی ہے اور (5) میرے لئے روٹیاں اور کھانا پکاتی ہے۔ یہ سن کر وہ شخص بولا کہ بے شک مجھے بھی اپنی بیوی سے وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جو آپ کو حاصل ہیں مگر میں نے اس کے ساتھ کبھی درگزر سے کام نہ لیا لہٰذا اب میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔ (**تنبیہ الغافلین، باب حق المرأة علی الزوج، ص ۲۸۰**)

بنا دو صبر و رضا کا پیکر، بنوں خوش اخلاق ایسا سرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت، نبیّ رحمت شفیع امّت

(وسائل بخشش مرمم، ص ۲۰۸)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اسلام عورتوں کے حقوق کا کتنا بڑا علمبر دار، پیارا اور مہذّب ترین مذہب ہے کہ جو نہ صرف ہر قسم کی ظلم و زیادتی سے روکتا ہے بلکہ اپنے ماننے والوں کو قوتِ برداشت کا بھی درس دیتا ہے چنانچہ جب ایک شخص بارگاہِ فاروقی میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے دیانت داری کا ثبوت دیتے ہوئے اس معاملے میں اسلامی تعلیمات کو اس کے سامنے نہایت حسین انداز میں اُجاگر فرمایا۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام ہی عورت کی عزت و ناموس کا حقیقی پاسبان ہے۔ یاد رہے! اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، مردوں کی نظر

میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت (Value) ہی نہیں تھی کہ وہ ان کی نفسانی خواہشات پوری کرنے کا **"کھلونا"** تھیں، عورتیں دن رات محنت مزدوری کرکے جو کچھ کماتیں، وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں، مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اعضا کاٹ لیا کرتے اور کبھی تو قتل بھی کر ڈالتے تھے، عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کردیا کرتے تھے اور باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے، اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لونڈیاں بنا کر رکھ لیا کرتے تھے، عورتوں کو ان کے ماں باپ بھائی بہن یا شوہر کی میراث (Inheritance) میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا، نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ جب رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی طرف سے **"دینِ اسلام"** لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔ اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہو گیا کہ بیٹی کی صورت میں اس کو رحمت قرار دیا، ماں کے روپ میں اس کے قدموں کو جنت کی چوکھٹ سے تشبیہ دی اور معاشرے میں اسے وہ عزّت اور مقام دیا جس کا اس سے پہلے تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا، عبادات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلے اور ہر موڑ پر مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے، چنانچہ عورتوں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے، عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنا دی گئیں، اپنے ماں باپ، بھائی بہن اولاد اور شوہر کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ (جنتی زیور، ص۳۹ تا ۴۲ ملخصاً و ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ کے حوالے سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ وہ عظیم ہستیاں ہیں، جن کا سب کچھ ان کی اولاد ہوا کرتی ہے، اولاد چاہے ناکارہ ہو، نافرمان ہو، اگرچہ معذور ہی کیوں نہ ہو مگر وہ والدین کے جگر کا ٹکڑا ہوتی ہے، مگر افسوس! والدین معاشرے کے وہ مجبور ولاچار افراد ہیں کہ جو ہر دور میں ظلم وستم کی چکی میں بُری طرح سے پسے ہوئے نظر آتے ہیں، والِدَین کے سارے احسانات کو بُھلا کر انہیں اب اپنے لئے مَعَاذَاللہ کباب میں ہڈّی کی طرح خیال کیا جاتا ہے، والدین کے ساتھ نوکروں سے بھی بُرا سُلُوک کیا جاتا ہے، والدین اولاد کی بہتری کے لئے کوئی نصیحت کردیں تو انہیں گُھور گُھور کر دیکھا جاتا ہے، انہیں جھاڑا جاتا، طعنے دیئے جاتے اور گھر سے بے دخل کردینے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں حتّٰی کہ معاملات اب اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ بعض ملکوں میں تو گھر سے بے دخل کئے اور اولاد کے ستائے والدین کی دیکھ بھال کے لئے باقاعدہ اب اولڈ ہاؤس (Old House) قائم ہیں، جہاں پر ان بیچاروں کی ساری زندگی اپنی اولاد کی جدائی کے غم، ان کی یاد میں روتے بلکتے اور ایڑیاں رگڑتے رگڑتے گزر جاتی ہے۔ یاد رہے! اسلام ان چیزوں کی سختی کے ساتھ بُرائی بیان فرماتا ہے، ماں باپ کی عزّت وناموس اور ان کے حقوق کی بجا آوری کے حوالے سے اسلام میں بڑی واضح ہدایات بکثرت موجود ہیں، والدین کے حقوق کی بجاآوری اور ان کی عزّت وناموس کے تحفظ کی اسلام نے جس قدر ترغیب و تاکید ارشاد فرمائی ہے وہ غافلوں کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے ربِّ کریم پارہ 15، سُورۂ بنی اسرائیل، آیت نمبر 23 اور 24 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلُوک

الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾

(پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۳۔۲۴)

کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے ربّ تُو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (بچپن) میں پالا۔

شَیْخُ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبد المُصْطَفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ماں باپ کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (1) خبر دار خبر دار ہر گز ہر گز اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ اگر چہ ماں باپ اولاد پر کچھ زیادتی بھی کریں مگر پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہر گز ہر گز کبھی بھی اور کسی حال میں بھی ماں باپ کا دل نہ دکھائیں۔ (2) اپنی ہر بات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے اور ہمیشہ ان کی عزّت و حُرمت کا خیال رکھے۔ (3) ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں (Orders) کی فرماں برداری کرے۔ (4) اگر ماں باپ کو کوئی بھی حاجت ہو تو جان و مال سے ان کی خدمت کرے۔ (5) اگر ماں باپ اپنی ضرورت سے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لے لیں تو خبر دار خبر دار ہر گز ہر گز بُرا نہ مانیں۔ نہ اظہارِ ناراضی کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضورِ انور، شافعِ محشر، آمنہ کے دلبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ اَنْتَ وَ مَالُكَ لِاَبِیْكَ یعنی تُو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب ماللرجل من مال ولدہ، ۳/۸۱، حدیث: ۲۲۹۲) (6) ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو

اولاد پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں اور اپنی نفلی عبادتوں اور خیرات کا ثواب ان کی روحوں کو پہنچاتے رہیں، کھانوں اور شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلا کر ان کی ارواح کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔ (7) ماں باپ کے دوستوں اور ان کے ملنے جلنے والوں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرتے رہیں۔ (8) ماں باپ کے ذمہ جو قرض ہو، اس کو ادا کریں یا جن کاموں کی وہ وصیت کر گئے ہوں، ان کی وصیتوں پر عمل کریں۔ (9) جن کاموں سے زندگی میں ماں باپ کو تکلیف ہوا کرتی تھی، ان کی وفات کے بعد بھی اُن کاموں کو نہ کریں کہ اس سے ان کی روحوں کو تکلیف پہنچے گی۔ (10) کبھی کبھی ماں باپ کی قبروں کی زیارت کے لئے بھی جایا کریں۔ ان کے مزاروں (قبروں) پر فاتحہ پڑھیں۔ سلام کریں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں، اس سے ماں باپ کی اَرواح کو خوشی ہوگی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھالیوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعائیں دیں گے۔ (جنّتی زیور، ص ۹۲ تا ۹۴ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! اسلام کتنا پیارا دِین ہے کہ جس نے حقیقی معنٰی میں ماں باپ کے حقوق کے حوالے سے لوگوں میں عقل و شعور بیدار کیا، اگر اسلام کی جلوہ گری نہ ہوتی تو اس عظیمُ الشّان طریقے سے ان کے حقوق کے تحفظ کی پاسداری کا سبق کون سکھاتا؟ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اسلامی تعلیمات کو عملی طور پر اپناتے ہوئے ماں باپ کی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کی ناراضی والے کاموں سے بچیں اور ان کی خدمت کو دُنیا و آخرت کی سعادت سمجھیں۔

اللہ کریم ہمیں والدین کا ادب و احترام بجالانے اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بڑے بھائی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والدین کے بعد بہن بھائی کا آپس کا رشتہ (Relation) بہت قریبی شمار کیا جاتا ہے، اس لیے والدین کے مرنے کے بعد عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، لہٰذا بھائی بہنوں کے درمیان ناراضیوں کا دروازہ بند کرنے کے لئے والدین کے بعد گھر کے افراد میں سے جس شخصیت کے مقام و مرتبے کو اسلام نے شان و شوکت سے نوازا اور جس کے ادب و احترام کا درس دیا ہے وہ ہے **بڑا بھائی**۔ بڑے بھائی کی اَہمیّت کو اُجاگر کرتے ہوئے نبیِ رحمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِھِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ یعنی بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بہن بھائیوں پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی صلۃ الرحم، ۶/۲۱۰، حدیث: ۷۹۲۹)

یاد رکھئے! بڑے بھائی کے دل میں چھوٹے بہن بھائیوں کیلئے والد جیسی شفقت و مَحبَّت رکھی گئی ہے۔ بڑا بھائی والد کی موجُودگی میں چھوٹوں کا خیال رکھتا ہے، ان کی ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے اور اگر والد کا سایۂ شفقت اُٹھ جائے تو بعد میں بھی اپنی ذِمّہ داریاں اچھے طریقے سے نبھاتا ہے، بڑے بھائی کے اتنے احسانات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم بھی ان کا ادب کریں، والِدَین کی غیر مَوْجُودگی میں انہیں اپنے والدین کا مرتبہ دیں، ورنہ انہیں اپنا سرپرست سمجھیں، ان کی غیبت، چُغلی اور ان کے مُتَعَلِّق بدگمانیوں سے بچیں، حتّی الامکان ان کی جائز خواہشات اور اَحکامات کی تکمیل کریں، ہمیشہ ان سے اچھے تعلُّقات قائم رکھیں اور اگر کبھی ناراضی ہو جائے تو خود بڑھ کر بڑے بھائی سے معافی مانگیں اور انہیں منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچھّا سُلُوک کیجئے

حضرت سَیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے، اس کی تعبیر (Interpretation) جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب حضرت سَیِّدُنا امام اِبْنِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سنایا (جو خوابوں کی تعبیر بتانے میں کافی مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، ارشاد فرمایا: کیا تمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے ڈرتے رہو، اس کے ساتھ اچّھا سُلُوک کیا کرو اور اس سے تعلّق توڑنے سے باز رہو۔ (شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی صلۃ الرحم، ۶/۲۱۰، رقم: ۷۹۲۸)

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم　　کروں ماں باپ کی دن رات خدمت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۱)

چھوٹوں پر شفقت

یاد رکھئے! اسلام نے جہاں چھوٹوں کو بڑے بھائی کا ادب واِحترام کرنے کا درس دیا ہے، وہیں بڑوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ شَفْقَت و مَحَبَّت کا برتاؤ کریں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں ہوں، یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سُلُوک کرے اور ان کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے۔ (ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ علی... الخ، ۳/۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳)

(2) ارشاد فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور ہمارا حق نہ پہچانے، وہ ہم سے نہیں۔ (معجم کبیر، سعید بن جبیر عن ابن عباس، ۱۱/۳۵۵، حدیث: ۱۲۲۷۶)

بڑے جتنے بھی ہیں گھر میں اَدب کرتا رہوں سب کا
کروں چھوٹے بہن بھائی پہ شفقت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رشتے داروں کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح گھریلو رشتوں کے حوالے سے دینِ اسلام ہماری تربیت و رہنمائی فرماتا اور ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کرنے کا درس دیتا ہے، اسی طرح رشتے داروں کے حوالے سے بھی اس مذہب میں ہمارے لئے رہنما اُصول و قوانین موجود ہیں۔

رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے حوالے سے اسلام ہمیں کیا حکم فرماتا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ کس طرح کارویّہ (Behaviour) رکھنا چاہئے۔ آیئے! سنئے اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی بھرپور کوشش کیجئے، چنانچہ

پارہ 4 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی پہلی آیتِ مبارکہ میں ارشادِ رحمٰن ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝۱ (پارہ:۴، النساء: ۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وَقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

تفسیرِ نعیمی میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی اپنے قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد

فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، ۴/ ۴۵۶-۴۵۵ ملتقطاً)

یاد رکھئے: دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کے حقوق بھی ہیں۔

شَیْخُ الحدیث حضرتِ علّامہ مَولانا عبدُ المصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رشتوں کو کاٹنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہر مُسلمان کو ہمیشہ اِس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتے دار سے تَعَلُّق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اِس کوشش میں لگا رہے کہ رشتے داروں سے تَعَلُّق (Relation) قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔ بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتے دار ہم سے تَعَلُّق رکھے گا، ہم بھی اُس سے تَعَلُّق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا، ہم بھی اُس سے کٹ جائیں گے، یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اِسلام کے خِلاف ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) رشتے داروں کے ساتھ تَعَلُّق کاٹ دینے کی ایک ہی صُورت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے مُعامَلے میں تَعَلُّق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتے دار اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو، اگر وہ مُرتَد (یعنی اسلام سے پھر جائے) یا گمراہ وبدِدِین ہو جائے تو پھر اُس سے تَعَلُّق کاٹ لینا واجب ہے یا کوئی رشتہ دار کسی گُناہِ کبیرہ میں گرِفتار ہے اور منع کرنے پر بھی باز نہیں آتا بلکہ اپنے گُناہِ کبیرہ پر ضِد کر کے اَڑا ہوا ہے تو اُس سے بھی قطعِ تَعَلُّق کر لینا ضروری ہے، کیونکہ اُس کے ساتھ تَعَلُّق رکھنا اور تَعاوُن کرنا گویا اُس کے گُناہِ کبیرہ میں شرکت کرنا ہے اور یہ ہر گز ہر گز جائز نہیں۔ (بہشت کی کنجیاں، ص ۹۷ ملتقطاً وملخصًا) لیکن اگر یہ اس کے گناہ میں کسی طرح کی معاونت (مدد) نہیں کرتا اور اس کے گناہ کی وجہ سے اس کے اندر گناہوں کی نحوست پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو پھر قطعِ تعلق کرنا واجب نہیں ہے اور اگر ممکن ہو تو نیکی کی دعوت ضرور دیتا رہے تاکہ وہ گناہوں سے باز رہے۔

یاد رہے! شریعتِ مطہرہ نے سب کے حقوق بیان کیے ہیں، مگر شریعت کے دائرے کے مطابق ،والدین ہوں یا رشتہ دار ،بہن بھائی ہوں یا پڑوسی بہر صورت حقوق کی پاسداری اسی صورت میں ہے جب وہ شریعت کے عین مطابق ہو ،اگر والدین یا رشتہ دار یا دوست احباب خلافِ شریعت کام کا حکم دیں تو پھر کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی اور نہ رشتہ نبھایا جائے گا بلکہ اللہ پاک اور رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی جائے گی کیونکہ اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں میں مخلوق میں سے کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ یہ مدنی پھول ہمیں ہر جگہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور ہر جگہ اس پر عمل پیرا رہنا ضروری ہے۔

مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام "گھر درس"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! اسلام نہ صرف ہمیں رشتے داروں سے تعلقات مضبوط بنانے کا درس دیتا ہے بلکہ بلاوجہِ شرعی رشتہ کاٹنے سے بھی سختی سے منع فرماتا ہے۔ یقیناً ہمیں اسلام سے محبت ہے اور یہ محبت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم بِلاوجہ شرعی رشتہ کاٹنے سے بچیں اور رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنے کو اپنا معمول بنالیں۔ رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی مدنی سوچ پانے کا ایک بہترین ذریعہ مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے **"گھر درس"** دینا یا سُننا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **"گھر درس"** اہلِ خانہ کے ایمان کے تحفُّظ اور ان کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ **"گھر درس"** کی برکت سے گھر میں اِتّحاد و اِتّفاق قائم رہے گا، **"گھر درس"** کی برکت سے لڑائی جھگڑوں اور ناچاقیوں سے چُھٹکارا ملے گا، **"گھر درس"** کی برکت سے دن بدن دِینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ **"گھر درس"** کی برکت سے گھر میں مدنی ماحول بنے گا۔ لہٰذا اپنے گھروں میں مَدَنی ماحول بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ایک بار درسِ فیضانِ سُنت دینے یا سُننے کی ترکیب فرمایئے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تخریج شدہ

کتب ورسائل سے بھی حسبِ موقع درس دیا جاسکتا ہے۔

آیئے! ترغیب کیلئے **گھر درس** کی ایک مدنی بہار سُنئے، چنانچہ

گھر درس کی مدنی بہار

ہند کے ایک اسلامی بھائی کا پورا گھرانہ بد مذہبوں کیساتھ تعلُّقات کے باعِث بد عملی کے ساتھ ساتھ بد عقیدگی کی طرف بھی گامزَن تھا، ایک دن وہ سب گھر والے مل کر فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول تھے کہ ان کا 17 سالہ چھوٹا بھائی جو کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماع میں آنے جانے لگا تھا، وہ کمرے میں داخِل ہوا اور اپنی کوئی چیز الماری سے نکال کر اِسی انداز پر واپس پلٹا۔ اِس کی یہ عجیب وغریب حرَکت دیکھ کر ان کے بڑے بھائی نے غصّے میں چیخ کر کہا، کیا تیرا دِماغ خراب ہو گیا ہے جو آج یہ عجیب بچکانہ حرَکت کر رہا ہے! چھوٹا بھائی جوابی کاروائی کئے بِغیر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ والِدہ صاحِبہ نے خُلاصہ کیا کہ اِس نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ آئندہ فلمیں ڈرامے نہیں دیکھوں گا! ان اسلامی بھائی نے غصّہ کی وجہ سے چھوٹے بھائی سے بات چیت بند کر دی۔ چھوٹے بھائی نے گھر میں سب کو اِکٹھّا کر کے **فیضانِ سنّت کا درس** جاری کر دیا۔ لیکن بڑے بھائی اِس درس میں نہیں بیٹھتے تھے، ایک دن وہ بھی قریب ہو کر بیٹھ گئے کہ سُنوں تو سہی یہ دَرس میں کیا بتاتا ہے، انہوں نے درس سنا تو بَہُت اچّھا لگا، لہٰذا وہ بھی روزانہ **گھر درس** میں شریک ہونے لگے۔ رفتہ رفتہ ان کے دل کی سیاہی دُور ہونے لگی، حتّٰی کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری دینے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ درس کی برکت سے بد مذہبوں کی صُحبت سے ان کی جان چُھوٹ گئی اور چہرے پر داڑھی سجالی۔ پہلے وہ بد عقیدہ مُقرِّر کی گمراہ کُن کیسیٹیں شوق سے سنتے تھے، مگر اب اِس کی جگہ مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات سنتے ہیں۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۷، ۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام کی بہاریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے زمانہ گزرتا جارہا ہے، اسلام کی شان و عظمت میں مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ آج بھی اسلام، راہِ حق سے بہک جانے والوں اور کفر کی تاریکی میں بھٹکے لوگوں کو کفر کی دلدل سے نکال کر انہیں اپنے دامنِ کرم میں لے رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، عاشقانِ رسول کی صحبت و انفرادی کوشش اور امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتب و رسائل پڑھنے کی برکت سے بھی کئی غیر مسلم کفر سے توبہ کرکے داخلِ اسلام ہورہے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

برِّ اعظم افریقہ کے ایک ملک زمبیا کے دارالخلافہ لُساکا (Lusaka) کی کموالا (Kamwala) جیل میں 2004 میں درسِ فیضانِ سُنت میں بیان کردہ دُرودِ پاک کے فضائل سُن کر 25 غیر مسلم قیدی دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے۔ (25 کرسچن قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام، ص 3، 2 ملخصاً)

U.K (انگلینڈ) کے ایک اسلامی بھائی نے ایک غیر مسلم پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اسے مکتبۃ المدینہ سے جارہ کردہ V.C.D. بنام **"بین الاقوامی اجتماع واجتماعی اعتکاف"** تحفے میں دی، اس غیر مسلم نے جب وہ وی، سی، ڈی دیکھی تو بین الاقوامی اجتماع اور اجتماعی اعتکاف کے

مناظر اور دیدارِ امیر اہلسنت کی برکت سے وہ اس قدر متأثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔(کرسچن مسلمان ہو گیا، ص۷،۸ ملخصاً)ہند کے ایک اسلامی بھائی جو پہلے کفر کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہے تھے،ایک دن کسی نے انہیں امیرِ اہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"احترامِ مسلم"** تحفے میں دیا،انہوں نے پڑھا تو اسلام کی محبت دل میں گھر کر گئی، پھر کچھ دن بعد مدنی قافلے والے عاشقانِ رسول نے بھی ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں اسلام کی دعوت دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"احترامِ مسلم"** کے مطالعے اور عاشقانِ رسول کی انفرادی کوشش کی برکت سے وہ بھی کلمہ پڑھ کر اسلام کی دولت سے مالا مال گئے۔(تعارفِ امیر اہلسنت، ص۲۵،۲۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معاشرتی اعتبار سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے میں رہنے والوں میں سے انسان کا سب سے زیادہ جن سے واسطہ پڑتا ہے وہ اس کے پڑوسی (Neighbours) ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے پڑوسیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک بجالانے کا حکم فرما کر اپنے ماننے والوں کو ایک دوسرے کی عزّت وناموس کا محافظ بنادیا۔

آیئے! فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں ہم سنتے ہیں کہ اسلام نے پڑوسیوں کے متعلق ہمیں کیا رہنمائی عطا فرمائی ہے اور ہم پر ان کے حقوق کی بجاآوری کس قدر لازم و ضروری ہے چنانچہ

ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ یہ کہ جب وہ تم سے مدد مانگے اس کی مدد

کرو، جب قرض مانگے اسے قرض دو، جب محتاج ہو اسے دو، جب بیمار ہو اس کی عیادت کرو، جب اسے خیر پہنچے تو اسے مبارک باد دو، جب مصیبت پہنچے تو اس سے تعزیت کرو، جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، بغیر اس کی اجازت کے اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو، اپنی ہانڈی سے اس کو تکلیف نہ دو مگر یہ کہ اس میں سے کچھ اسے بھی دے دو، اگر پھل خریدو تو اس کے لئے بھی بھیجو، اگر بھیجنا (ممکن) نہ ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمھارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچے کو تکلیف ہوگی۔ (شعب الایمان، باب في اکرام الجار، ۷/۸۳، حدیث: ۹۵۶۰)

ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہوگا، اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہوگا، اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہوگا۔ عرض کی گئی کون؟ یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔ (بخاری، کتاب الادب، باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ، ۴/۱۰۴، حدیث: ۶۰۱۶)

بیان کردہ احادیثِ مبارکہ میں ان نادانوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں جو اپنے سُکون کی خاطر اپنے ہی پڑوسیوں کے کام آنے کے بجائے پیٹھ پھیر کر، گاڑی کھڑی کر کے، گندہ پانی چھوڑ کر، گڑھا کھود کر، چبوترے بڑھا کر، قناتیں لگا کر یا دیگر طریقوں سے انہیں تکلیف دینے میں کوئی شرمندگی (Shame) یا حرج محسوس نہیں کرتے، یقیناً ان کا یہ رویہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے کیونکہ اسلام تو پڑوسیوں کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے اور ہمیں یہی تعلیم ارشاد فرماتا ہے کہ اپنے پڑوسی کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو چنانچہ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ

اپنے پڑوسی یا بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔(مسلم، کتاب الاِیمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان... الخ، حدیث: ۴۵، ص ۴۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مبارک زندگیاں اسلامی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے ہیں۔ آیئے! بطور ترغیب ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ کیجئے چنانچہ

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور پڑوسیوں کے حقوق

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بہتر کون؟"** کے صفحہ نمبر 62 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نجات کی دعا فرماتے نیز اس کے اَہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے۔(بہتر کون، ص ۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

احکام کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے کو فتنہ و فساد اور خون ریزی سے بچانے کے لئے اسلامی نظام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسلامی احکام برادریوں کے اعتبار سے نہیں بدلتے اور نہ ہی کسی کے رتبے اور مقام کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے بلکہ امیر و غریب، گورے کالے، عربی عجمی سب کے لئے اسلام کے احکام برابر (Equal) ہیں جس کا اندازہ اس روایت سے لگایئے، چنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان تھے جس نے چوری کی تھی، لوگ کہنے لگے کہ اس بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے گفتگو کون کرے؟ بعض آدمیوں نے کہا کہ حضرت سَیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ ایسی جُرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہیتے ہیں۔ جب حضرت سَیِّدُنا اُسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس بارے میں حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے گفتگو کی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تم اللہ پاک کی حدود کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بے شک تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ پاک کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۵۶، ۲/۴۶۸، حدیث: ۳۴۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مدرسۃ المدینہ بالغان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! مجرموں کے بارے میں اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کرنے اور انہیں اپنے انجام تک پہنچانے کے معاملے میں اسلام کوئی دو رائے نہیں رکھتا بلکہ اس دِین میں عدل و انصاف کے تمام تر تقاضوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ ربِّ کریم کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ جس نے ایسے اُصول پسند اور عظیمُ الشّان دِین کی دعوت کو عام کرنے کا عظیم فریضہ سر انجام دینے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کو شرف بخشا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی

نے دینِ اسلام کی خدمت کے جذبے کے تحت کم و بیش 104 شُعبہ جات قائم کئے ہیں، اِنہی میں سے ایک **"مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغان"** بھی ہے۔ جس کے تحت ملک و بیرون ملک تقریباً **13853** (تیرہ ہزار آٹھ سو ترپن) مدرسۃُ المدینہ بالغان لگائے جارہے ہیں جن میں پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً **89043** (نواسی ہزار تینتالیس) ہے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں بالغ یعنی بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دکان) اور مختلف اوقات میں دُرست مخارج کی ادائیگی کے ساتھ مدنی قاعدہ اور قرآنِ کریم فِیْ سَبِیْلِ اللہ پڑھایا جاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے کم و بیش **63 منٹ کے جدول** میں کتاب **"نماز کے احکام"** سے نماز، غسل، وضو، نمازِ جنازہ، سُنّتیں سکھانا، **"مدنی درس"** دینا، **"فرض علوم"** پر مشتمل بیانات سُننا، **"دُعا"** یاد کروانا اور آخر میں مدنی انعامات کے رِسالے سے **"فکرِ مدینہ"** کرنا کروانا بھی شامل ہے۔

آیئے! نیت کرتے ہیں کہ تعلیمِ قرآن حاصل کرنے کے لیے **مدرسۃ المدینہ بالغان** میں خود بھی شرکت کریں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں گے۔ ہاتھوں کو بلند کرکے زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معاشی لحاظ سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجارت ایک مقدّس پیشہ ہے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی پیاری پیاری سُنّت بھی، جس میں بہت برکتیں رکھی گئی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجارتی معاملات کو درست طریقے سے سرانجام دینے کے لئے اسلام میں ہمارے لئے واضح احکامات موجود ہیں، لہٰذا اگر تجارت سے وابستہ افراد ان حکامات کو سیکھ کر ان کی روشنی میں فریضۂ تجارت سرانجام دیں گے تو اِنْ

شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دنیا و آخرت کی بہت سی بھلائیاں اور برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے! اس تعلق سے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: بے شک گناہوں میں سے کچھ گناہ ایسے ہیں، جنہیں رزق کی طلب کا ارادہ ہی مٹا سکتا ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ احمد، حدیث ۱۰۲، ۱/ ۴۲ ملتقطاً)

(2) ارشاد فرمایا: سچا امانت دار تاجر (بروزِ قیامت) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صدّیقین اور شہدا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ ہو گا۔ (ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار... الخ، ۳/ ۵، حدیث: ۱۲۱۳)

حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دیگر پیشوں سے تجارت اعلیٰ پیشہ ہے، پھر تجارت میں غَلَّہ کی، پھر کپڑے کی، پھر عطر کی تجارت افضل ہے۔ ضروریاتِ زندگی اور ضروریاتِ دِینی کی تجارت دوسری تجارتوں سے بہتر پھر سچا تاجر مسلمان بڑا ہی خوش نصیب ہے کہ اسے نبیوں، ولیوں کے ساتھ حشر نصیب ہوتا ہے۔ (انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صدیقین اور شہدا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی صاحب فرماتے ہیں:) مگر یہ ہمراہی ایسی ہو گی جیسے خدام کو آقا کے ساتھ ہمراہی ہوتی ہے یہ مطلب نہیں کہ یہ تاجر نبی بن جائے گا، اچھا تاجر تاجُور (بادشاہ) ہے، بُرا تاجر فاجر (گناہگار) ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/ ۲۴۴)

مال میں ملاوٹ کرنے والوں، **کم تولنے والوں**، تجارت و کاروبار میں جھوٹ بول کر مال بیچنے والوں کو سمجھاتے ہوئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **نصیحت کے مدنی پھول** عطا فرماتے ہیں:

اے ملاوٹ کرنے والے مان جا خوف کر بھائی عذابِ نار کا
چھوڑ دو اے تاجرو! کم تولنا جھوٹ چھوڑو بیچنے میں بولنا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! شریعت کے مطابق تجارت کرنے سے کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوتی ہیں، **مگر افسوس!** علمِ دِین سے دُوری اور راتوں رات مالدار بننے کے سہانے خواب دیکھنے کی نامناسب سوچ کے سبب اب تجارت (Trade) جیسا مقدس ترین پیشہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان بازی، لُوٹ ماری، نقصان پہنچانے، حسد کی آگ میں جل بُھن کر بندش و کالا جادو کروانے، بدنگاہی، وعدہ خلافی، مفاد پرستی، دھوکہ دہی، لالچ، سُود خوری، رِشوت کے لین دَین، حرام خوری، جھوٹی قسمیں کھانے اور مصنوعی مہنگائی کرنے سمیت سینکڑوں اقسام کی بُرائیوں کا مجموعہ بن چکی ہے۔ غالباً یہ اسلامی تعلیمات اور تجارت کے بنیادی مسائل سے منہ پھیرنے کا ہی نتیجہ ہے۔ تجارتی لین دَین کے حوالے سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا زمانہ انتہائی شاندار تھا کیونکہ ان کے زمانۂ مبارک میں صرف اسی تاجر کو بازار میں آنے کی اجازت ہوتی تھی جو عالِم ہو اور سُود کے گناہ سے بچتا ہو چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے کہ ہمارے بازار میں وہی شخص آئے جو دِین میں فقیہ یعنی عالم ہو، اگر ایسا نہ ہوا تو وہ سُود کھانے میں مبتلا ہو جائے گا۔ (تفسیر قرطبی، پ۳ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۵، الجزء الثالث، ۲/۲۶۷)

اسی طرح زمانۂ صحابہ کے بعد آنے والے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زندگی بھی بالخصوص تاجر برادری کے لئے مشعلِ راہ ہے کیونکہ یہ حضرات جہاں اعلیٰ درجے کے عابد وزاہد تھے وہیں مدنی ذہن رکھنے والے سچے و امانت دار تاجر بھی تھے کہ جن کی تجارت مکمل طور پر اسلامی اُصول و قوانین کے سانچے میں ڈھلی ہوئی اور حرص ولالچ کی بدبُو سے پاک تھی۔

آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

بُزُرگانِ دِین کا اَندازِ تجارت

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ "واسط" کے مقام پر تھے، انہوں نے گندم سے بھری ایک کشتی بصرہ شہر کی طرف بھیجی اور اپنے وکیل کو لکھا: جس دن یہ کھانا بصرہ پہنچے اُسی دن اسے بیچ دینا اور اگلے دن تک مُؤَخَّر نہ کرنا۔ اتفاقاً وہاں بھاؤ (Rate) کم تھا تو تاجروں نے ان کے وکیل کو مشورہ دیا کہ اگر آپ اسے جمعہ کے دن تک مُؤَخَّر کریں تو اس میں دُگنا فائدہ ہو گا۔ چنانچہ اس نے جمعہ تک کے لئے فروخت کرنا مُؤَخَّر کر دیا تو اس میں کئی گُنا فائدہ ہوا۔ وکیل نے یہ واقعہ مالک کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے وکیل کو خط لکھا: اے فُلاں! ہم اپنے دِین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑے فائدے پر ہی قناعت کر لیا کرتے ہیں مگر تم نے اس کے خِلاف کیا۔ ہمیں یہ پسند نہیں کہ ہمیں اس سے کئی گُنا فائدہ ہو لیکن اس کے بدلے ہمارے دِین میں سے کوئی چیز چلی جائے (یعنی ہمیں دِینی و اُخروی نُقصان پہنچے) لہٰذا جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو وہ تمام مال لے کر بصرہ کے فقرا پر صدقہ کر دینا۔ شاید ایسا کرنے سے میں ذخیرہ اندوزی کے گُناہ سے نَجات پاسکوں کہ نہ تو مجھے (اُخروی) نقصان ہو اور نہ ہی (دُنیوی) فائدہ۔ (احیاء العلوم الدین، ۲/۹۳)

اللہ پاک ان نیک ہستیوں کے صدقے ہمیں بھی خیر خواہیِ اُمّت کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اے کاش! اللہ پاک کی راہ میں اپنا مال اِخلاص کے ساتھ لُٹانے کا جذبہ مل جائے۔ آیئے! مل کر بارگاہِ مُصطفےٰ میں اِستغاثہ پیش کرتے ہیں:

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۶)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا اندازِ تجارت اور طرزِ معیشت کس قدر

نرالہ تھا۔ بِلاشُبہ اسلامی تاریخ کے صفحات ایسے باکردار لوگوں کے واقعات سے بھرے ہوئے ہیں جو نہ صرف اپنے ذاتی مُعاملات بلکہ تجارتی مصروفیات میں بھی ایثار و بھلائی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کو اپناتے ہوئے اسلام کے مَعاشی اصولوں پر کاربند رہے، شاید اسی وجہ سے ان کے دور کی مَعاشی خوشحالی اپنی مثال آپ تھی، بہرحال اگر تاجر حضرات لالچ کے پھندے سے نکل کر شریعت کے مقرر کردہ اُصول و قوانین کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیں اور کسب و تجارت کے مُعاملے میں اللہ والوں کی پیروی کریں تو مُعاشرے میں ایک شاندار خوشحالی لائی جاسکتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر اتوار بعدِ مغرب مدنی چینل پر **"احکامِ تجارت"** کے نام سے ایک معلوماتی سلسلہ بھی براہِ راست (Live) نشر کیا جاتا ہے، جس میں زِندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول کی مدنی تربیت کے لیے مختلف شرعی احکام پر مشتمل علمِ دِین سے مالامال جوابات دیے جاتے ہیں، تاجر اسلامی بھائیوں کے لیے یہ سلسلہ بہت بڑی نعمت ہے کہ گھر / دُکان اور دفتر میں بیٹھے بیٹھے تجارت سے متعلق سینکڑوں مسائل سے آگاہی ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے کی برکت سے علمِ دین حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے کاروبار میں پائے جانے والی شرعی غلطیاں بھی دُور کرنے کی سعادت نصیب ہوگی اور علمِ دِین سیکھنے کی برکت سے **کاروبار میں بھی برکت** ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی

اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَنگوٹھی پہننے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شَیْخِ طَرِیقت، اَمِیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے انگوٹھی پہننے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ☆مرد کو سونے کی اَنگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی اَنگوٹھی پہننے سے مَنع فرمایا۔(بخاری، ۴/۶۷، حدیث: ۵۸۶۳) ☆(نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ (بہارِ شریعت، ۳/۴۲۸، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار، ۹/۵۹۸)، ☆لوہے کی اَنگوٹھی جَہنَّمیوں کا زیور ہے۔(ترمذی، ۳/۳۰۵، حدیث: ۱۷۹۲) ☆مَرد کیلئے وہی اَنگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی اَنگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زِیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مَرد کے لیے ناجائز ہے (رَدُّالْمُحتار، ۹/۵۹۷) ☆بِغیر نگینے کی اَنگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ اَنگوٹھی نہیں چھلّا ہے، ☆اگر کسی اِسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز اَنگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (Chain) پہنی ہوئی ہے تو اَبھی اَبھی اُتار کر تَوبہ کر لیجئے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسائل "

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

163 مدنی پھول" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے، جب آپس میں ملیں اور مُصافَحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱)

کعبہ کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نِیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اِجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج ہم "**تبرکات کی برکات**" سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تبرکات اور اس کے ثبوت میں دو (2) قرآنی واقعات، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقدس تبرکات کی کیسی تعظیم کیا کرتے تھے؟ تبرکات کی **تعظیم** سے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں؟ تبرکات کی بے ادبی سے کیا نقصانات ہوتے ہیں یہ بھی سنیں

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

گے۔ اللہ پاک کرے کہ ہم سارا بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قمیصِ یوسُف سے شفاء

سورۂ یوسُف میں اللہ پاک کے نبی حضرت سیدنا یعقوب اور حضرت سیدنا یوسُف عَلَیْہِمَا السَّلَام کا طویل واقعہ بیان ہوا ہے، جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کے سوتیلے بھائیوں نے دھوکے سے کنویں میں ڈال دیا اور کچھ تاجر انہیں کنویں سے نکال کر مصر لے گئے اور وہاں بیچ دیا، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی جدائی سے بڑے غمگین ہوئے اور اس غم میں آنسو بہا بہا کر آنکھوں کی روشنی مُتاثر ہوئی، کئی سال بعد جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے بھائیوں کے ذریعے والدِ محترم کی بصارت کی کیفیت کا معلوم ہوا تو انہوں نے اپنی قمیص بطورِ تبرک اپنے والدِ محترم کیلئے بھیجی اور جو کچھ فرمایا، قرآنِ پاک میں وہ یوں بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 13، سُورۂ یُوسف کی آیت نمبر 93 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ (پ۱۳، یوسف: ۹۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: میرا یہ کُرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو اُن کی آنکھیں کُھل جائیں گی۔

جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں نے وہ کُرتا حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے پر ڈالا تو کیا ہوا، اسے کچھ آیات کے بعد یوں بیان کیا گیا ہے:

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ

ترجَمۂ کنزُالایمان: پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس

(پ۱۳، یوسف:۹۶) کی آنکھیں پھر آئیں (روشن ہو گئیں)

تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں ہے: جمہور مفسرین فرماتے ہیں کہ خوشخبری سنانے والے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائی یہودا تھے۔ یہودا نے کہا کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لے کر گیا تھا، میں نے ہی کہا تھا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیڑیا کھا گیا، میں نے ہی اُنہیں غمگین کیا تھا، اس لئے آج کُرتا بھی میں ہی لے کر جاؤں گا اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی زندگانی کی خبر بھی میں ہی سناؤں گا۔ چنانچہ یہودا کُرتا لے کر **80** فرسنگ (یعنی **240** میل) دوڑتے آئے۔ یہودا نے جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قمیص حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے پر ڈالی تو اُسی وقت ان کی آنکھیں درست ہو گئیں اور کمزوری کے بعد قوت اور غم کے بعد خوشی لوٹ آئی، پھر حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ پاک کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام زندہ ہیں اور اللہ پاک ہمیں آپس میں ملا دے گا۔ (تفسیر کبیر، یوسف، تحت الآیۃ: ۹۶، ۵۰۸/۶، جمل مع جلالین، یوسف، تحت الآیۃ: ۹۶، ۸۰/۴، ملتقطاً) (صراط الجنان، ۵/ ۵۴ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام خود نبی ہیں، وہ ایک اور نبی، اپنے والد حضرت سیدنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے آنکھوں کے مرض کیلئے بطورِ تبرک اپنا کُرتا بھیج رہے ہیں اور جب اس کُرتے کو ان کے چہرے پر ڈالا گیا تو اللہ پاک نے انہیں آنکھوں کی بیماری سے شفا عطا فرمادی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں سے نسبت رکھنے والی اشیا کو تبرک سمجھنا اور ان سے برکتیں لینا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ رہا ہے اور اس واقعے کو قرآنِ پاک میں ذکر فرمانا، اس بات کا اعلان ہے کہ **تبرکات سے فائدہ** ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قحط سالی سے نجات مل گئی!

حضرتِ سیدنا شیخ عبد الحق محدثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دُعاؤں کے باوجود بارِش نہ ہوئی، حضرتِ سیدنا بابا نظامُ الدِّین اولیا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی امّی جان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے کپڑے کا ایک دھاگا ہاتھ میں لے کر عرض کی: اے اللہ پاک! یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگا ہے جس پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ! اسی کے صدقے رحمت کی برکھا (بارِش) برسادے! ابھی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل گھر گئے اور رِم جِھم رِم جِھم بارش شروع ہو گئی۔ (اخبار الاخیار، ص ۲۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تبرکات کے فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ بزرگوں کے جسم سے نسبت رکھنے والے لباس کے ایک دھاگے کی بھی کتنی شان ہے کہ اسے ہاتھ میں رکھ کر مانگی گئی دعا قبول ہو گئی۔ اللہ پاک جو تمام برکتوں کا مالک ہے، اُس ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہ نے اپنے ان نیک بندوں کو دنیا جہاں کی ایسی برکتوں سے نوازا ہوتا ہے کہ جو چیزیں ان سے منسوب ہو جائیں، وہ بھی بابرکت ہو جاتی ہیں۔

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے منسوب چیزیں بڑی بابرکت اور فیض رساں ہوتی ہیں، یعنی ان مُقدس تبرُّکات کا ادب و اِحترام کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کو ان تَبَرُّکات سے **خوب فیض** ملتا ہے۔

تبرُّک کسے کہتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تَبَرُّک سے مراد (انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) بزرگانِ دِین کی وہ چیزیں جو برکت کے طور پر رکھی جائیں۔ (برکات کا ثبوت، ص۲ بتغیر) پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسم سے مَسّ (Touch) ہونے والی اور نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز بھی مُتَبَرَّک ہے، اسی طرح صحابۂ کرام و بزرگانِ دین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مبارک اجسام سے چُھو جانے والی (اور نسبت رکھنے والی) ہر چیز بھی مُتَبَرَّک ہے۔ (تبرکات کا ثبوت، ص۴،۳ ملتقطاً) اس لیے ہمیں ہر اس چیز کا ادب و احترام کرنا چاہیے جسے بزرگوں سے نسبت ہو جائے۔ ان کے مُوئے مبارک، قمیص، جُبّہ، دستار، پیالہ الغرض! ان سے نسبت رکھنے والا کوئی تنکا ہو یا لباس کا دھاگا ہو اس کا ادب و احترام کرنے سے بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ برکتیں نصیب ہوں گی۔

فیض پانے کیلئے کامل اعتماد شرط ہے

تبرکات سے فیض پانے کیلئے اِعتِقاد پکّا ہونا چاہئے، کچا یقین نہ ہو، مثلاً یہ سوچنا کہ فُلاں بُزرگ سے یا فُلاں ولیُّ اللّٰہ کے مزار پر حاضِری دینے سے نہ جانے فائدہ ہو گا یا نہیں ہو گا، مُوئے مبارک سے برکتیں ملتی ہیں یا نہیں۔ زَم زَم شریف پینے سے بیماریاں دُور ہوتی ہیں یا نہیں؟ تعویذات سے مشکلات حل ہوتی ہیں یا نہیں، دَم دُرُود سے فائدہ ہوتا ہے یا نہیں وغیرہ۔ اس طرح کے کچے اور مشکوک خیالات سے فائدہ نہیں ہوتا۔ یقین جتنا پُختہ ہو گا، اللّٰہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے فیض بھی اُسی قدر زیادہ ملے گا کیونکہ فیض پانے کے لیے پختہ اعتقاد ہونا شرط ہے۔

البتہ یاد رہے! وظائف وغیرہ رِضائے الٰہی کے لیے کیے جائیں، نہ کہ کام بنانے کے لیے، جس نے صرف اپنی غرض کے لیے ہی وظائف کیے تو اسے ثواب نہ ملے گا۔ چاہیے یہ کہ وظائف اللّٰہ پاک کی

رِضا کے لیے کرے اور اس کے وسیلے سے اللہ پاک سے اپنا کام ہونے کی دعا کرے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا　　کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مَولیٰ تُجھ سے گلہ نہیں　　یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبرکات سے برکتیں ملتی، مشکلات دور ہوتی اور مصیبتیں ٹلتی ہیں یہ عقیدہ رکھنا آج کی نئی بات نہیں ہے، کیونکہ قرآنِ پاک کی کئی آیات میں تبرکات کی اہمیت اور پچھلی اُمّتوں کے تبرکات سے فیض پانے کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ **تابوتِ سکینہ** (وہ متبرک صندوق جس میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تبرکات رکھے جاتے تھے) سے **بنی اسرائیل** کا برکتیں لینا، **محرابِ مریم** میں حضرت سیدنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کا دُعا مانگنا اور اس کا قبول ہونا۔ تبرکات سے برکتیں پانے کے یہ وہ واقعات ہیں جو قرآنِ پاک میں بڑی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! تبرکات کی برکتیں ملنے سے متعلق ایک قرآنی واقعہ سنتے ہیں:

مقامِ ابراہیم سے تبرک

کعبہ مُعظّمہ میں ایک پتھر ہے جسے **مقامِ ابراہیم** کہتے ہیں۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر اللہ پاک کے نبی، جنابِ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا قدم مبارک رکھا، تو جتنا ٹکڑا ان کے زیرِ قدم آیا، تر (گیلی) مٹی کی طرح نرم ہو گیا، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا قدم مبارک اس میں جم گیا، پھر جب ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے قدم اُٹھایا، اللہ پاک نے دوبارہ اس ٹکڑے میں پتھر کی سختی پیدا کر دی کہ وہ نشانِ قدم محفوظ رہ گیا۔ (فتاوی رضویہ، ۲۱/۳۹۸ ملتقطا) ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہ نے رہتی دنیا کے تمام مسلمانوں کو مقامِ ابراہیم کی تعظیم کرنے اور اس کا قرب پانے اور اس کے قریب (Near) نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ اللہ پاک

پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 125 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

حکیم الامت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ نے کعبۂ معظمہ کی تعمیر کی، وہ بھی حضرت خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی برکت سے شَعَائِرُ اللہ بن گیا اور اس کی تعظیم ایسی لازم ہوگئی کہ طواف کے نفل اس کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھنا سُنّت ہوگئے۔ جب بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے قدم پڑ جانے سے صفا مروہ اور مقامِ ابراہیم شَعَائِرُ اللہ (یعنی اللہ پاک کی نشانیاں) بن گئے اور قابلِ تعظیم ہوگئے تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام و اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے مزارات (Shrines)، جس میں یہ حضرات دائمی قیام فرما ہیں، یقیناً شَعَائِرُ اللہ ہیں اور ان کی تعظیم (ہر ایک مسلمان پر) لازم ہے۔ (علم القرآن، ص ۴۸ ملتقطاً)

"**تفسیر صراط الجنان**" میں ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا! جس پتھر کو نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی قدم بوسی حاصل ہو جائے وہ عَظْمَت والا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا! جب پتھر نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے قدم مبارک لگنے سے عَظْمَت والا ہو گیا تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات، اہلِ بیت اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی عَظْمَت کا کیا کہنا۔ (لہٰذا) اس سے تبرکات کی تعظیم کا بھی ثبوت (Proof) ملتا ہے۔ (صراط الجنان، ۱/ ۲۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جو چیز بھی اللہ پاک کے نیک لوگوں سے نسبت پا جائے وہ

برکت والی ہو جاتی ہے۔ اپنے دلوں میں تبرکات کی اہمیت بڑھانے، ان سے فیض حاصل کرنے، ان کے ادب واحترام کا جذبہ اپنے دلوں میں بیدار کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"ہفتہ وار اجتماع"** بھی ہے۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں تلاوت و نعت اور علمِ دین سے بھرپور سُنّتوں بھرا اصلاحی بیان سننے، اجتماعی طور پر ذکرُ اللہ کرنے اور رِقّت انگیز دُعا میں اپنے گُناہوں سے تائب ہونے کے ساتھ ساتھ بُری صحبت سے بچنے اور اچھی صحبت اِختیار کرنے کے مواقع بھی مُیسر آتے ہیں۔ ☆ یقیناً اچھی صحبت اِختیار کرنا اور مل کر اللہ کریم کا ذِکر کرنا قابلِ فضیلت عمل ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب لوگ کسی مجلس میں اِکھٹے ہو کر اللہ کریم کا ذِکر کرتے ہیں، پھر جب وہ فارغ ہوتے ہیں تو اُن سے کہا جاتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ، بے شک تمہارے گُناہوں کو بخش دِیا گیا ہے اور تمہاری بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دِیا گیا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللّٰہ، ۱/۴۵۴، حدیث: ۶۹۵)

☆ **"ہفتہ وار اجتماع"** تلاوتِ قرآن، نعتِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، سُنّتوں بھرے بیان، رِقّت انگیز دُعا، ذِکر و دُرُود کے مدنی پھولوں اور علمِ دین کے گُلدستوں سے سَجا ہوتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار اِس مدنی کام **"ہفتہ وار اجتماع"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"ہفتہ وار اجتماع"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص **ہفتہ وار اجتماع کی مجالس کے نگران و اراکین** تو اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

اِس رِسالے کے مطالعے کی برکت سے آپ جان سکیں گے۔☆اِجتماعات کی اہمیّت☆دعوتِ اسلامی اوراِجتماعات کا اِہتمام☆ہفتہ وارِاجتماع کیا ہے؟☆اجتماع کا **مکمل جدول**☆اجتماع میں شرکت کرنے کے **13 فضائل وبرکات**☆ہفتہ وارِاجتماع سے متعلق **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے مدنی مشوروں کے مدنی پھول☆**خیر خواہ کے 19 مدنی پھول**☆ہفتہ وار اجتماع سے متعلق **اِحتیاطوں اور مُفید معلومات** پر مبنی سوال جواب☆ہفتہ وار اجتماع کی **شرعی وتنظیمی اِحتیاطیں** وغیرہ۔

آیئے!بطورِ ترغیب **"ہفتہ وار اجتماع"** میں شرکت کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

ٹیبل ٹینس کا شائق

باب المدینہ (کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی مذہبی ذہن نہ ہونے کے باعث ٹیبل ٹینس کے بے حد شوقین تھے، شام ہوتے ہی ٹیبل ٹینس کھیلنے میں مصروف ہو جاتے اور بسا اوقات یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہتا، الغرض اسی طرح کے دیگر فضول کاموں میں وہ اپنے شب وروز بسر کر رہے تھے۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی ان کے پاس تشریف لائے اور سبھی کھیلنے والوں سمیت ان پر انفرادی کوشش کرکے نماز اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی اور وہ مسلسل ان اسلامی بھائی کو نیکی کی دعوت دیتے رہے۔ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کی برکت سے آہستہ آہستہ ان کا دل نرم ہو گیا، ان کے سیاہ دل کی کالک اُترنے لگی، انہوں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور فضولیات کو چھوڑ کر دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدگمانی سے بچئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام اور اللہ پاک کے نیک بندوں سے تبرُّک لینے میں دل میں کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے، دل میں مختلف وساوس کو جگہ دے کر، امتحان لینے اور آزمانے کی آرزو لے کر تبرکات لینے والے کو بسا اوقات ہاتھوں ہاتھ سزا بھی مل جاتی ہے، اس بات کو اس حکایت سے سمجھئے، چنانچہ

اللہ پاک کے ایک ولی کی خدمت میں بادشاہِ وقت قدم بوسی کے لئے حاضِر ہوا۔ ان کے پاس کچھ سیب نذر (یعنی کسی کی طرف سے تحفے) میں آئے تھے۔ انہوں نے ایک سیب بادشاہ کو دیا اور کہا: کھاؤ۔ اس نے عرض کی: حضور بھی نوش فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کو دِل میں خیال گزرا کہ یہ جو سب سے بڑا خوش رنگ سیب ہے، اگر اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر مجھے دے دیں تو میں جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا: ہم مصر گئے تھے، وہاں ایک جگہ پر بہت سے لوگ جمع تھے، دیکھا کہ ایک شخص ہے جس کے پاس ایک گدھا ہے اور اس گدھے کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔ ایک شخص کی ایک چیز دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے، گدھا ساری مَجْلِس کا دورہ کرتا ہے، جس کے پاس ہوتی ہے، جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ پاک کے ولی فرمانے لگے: یہ حِکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب نہ دیں تو ہم ولی ہی نہیں اور اگر دیں گے تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دِکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دِیا

۔ (بدگمانی، ص35)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اس حکایت میں ہمارے لیے بھی سیکھنے کے مدنی پھول ہیں کہ ہمیشہ دوسروں کے بارے میں حُسنِ ظن سے کام لینا چاہیے، اگر کوئی اللہ پاک کا نیک بندہ بطورِ ولی اللہ مشہور ہو تب بھی اس کا امتحان لینے سے بچنا چاہیے اور ہمیشہ حُسنِ ظن کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

اسی طرح تبرکات کے معاملے میں شک نہیں کرنا چاہیے، البتہ یہ یاد رہے کہ ولی پابندِ شریعت ہوتا ہے۔ اگر لمبی لمبی لِٹّوں والا، بہت سی انگوٹھیاں پہننے والا، بے نمازی شخص ہمیں کسی مزار کے باہر مل جائے تو وہ ولی کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ بھی یاد رہے کہ ولی "عالِم" ہوتا ہے۔ آپ داتا صاحب، خواجہ صاحب، غوثِ پاک (رَحمۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہِم اَجمعین) بلکہ کسی بھی مشہور بزرگ کے واقعات پڑھیں گے تو آپ کو سب کی سیرت میں یہ یہی ملے گا کہ ان کی زندگی کا ابتدائی حصہ علمِ دین کے حصول میں گزرا۔

یاد رکھئے! حُسنِ ظن میں فائدے ہی فائدے ہیں، جبکہ بدگمانی میں نقصانات ہی نقصانات ہیں۔ افسوس! آج کے دور میں ہماری ایک تعداد ہے جو حُسنِ ظن کی بجائے بدگمانی کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ بات بات پہ بدگمانی کے نظارے عام ہیں۔ کسی کو فون کریں اور وہ ریسیو Receive نہ کرے تو بدگمانی۔۔ بیٹے کی توجہ ماں سے کم ہو جائے تو فوراً بہو سے بدگمانی، کسی اچھی نوکری سے فارغ ہو گئے تو دفتر کے کسی فَرد سے بدگمانی، کاروبار میں نُقصان ہو گیا تو قریبی دُکاندار سے بدگمانی، اپنی ہی کمزور کارکردگی یا کسی تنظیمی مصلحت کے پیشِ نظر تنظیمی ذمہ داری ختم کر دی گئی یا تبدیل ہو گئی تو ذِمہ داران سے بدگمانی، اِجتماعِ ذِکر و نعت کے اِنتِظامات میں کمزوری ہوئی تو اِنتظام کرنے والوں سے فوراً بدگمانی، اِجتماعِ ذِکر و نعت میں کوئی شخص عشقِ رسول میں جُھوم رہا ہے یا اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو رہا ہے تو بدگمانی، کسی بُزرگ یا پیر نے اپنے مُریدین یا مُتَعَلِّقین کی ترغیب یا تحدیثِ نعمت (یعنی نعمت کے چرچے) کے لئے

کوئی اپنا واقعہ بیان کر دیا تو فوراً ان سے بدگُمانی، جس نے قَرْض لیا اور وہ رَابِطے میں نہیں آرہا یا جس سے مال بُک کروالیا وہ مِل نہیں رہا تو فوراً بدگُمانی، کسی نے وَقْت دیا اور آنے میں تاخیر ہو گئی تو بدگُمانی، کسی کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں گاڑی، اچھّا مکان اور دیگر سہولیات آگئیں تو بدگُمانی۔ الغرض! ہمارا معاشرہ اس وقت **بدگمانی کی خوفناک آفت** کی لپیٹ میں ہے۔

یاد رکھئے! **بدگمانی** دیگر کئی گناہوں میں مبتلا کرا دیتی ہے ☆ **بدگمانی** دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں لگاتی ہے ☆ **بدگمانی** حسد پر اُبھارتی ہے ☆ **بدگمانی** غیبت کرواتی ہے ☆ **بدگمانی** دل میں نفرتوں کے بیج اُگاتی ہے ☆ **بدگمانی** آپس میں محبتیں ختم کر کے مزید دُوریاں بڑھاتی ہے ☆ **بدگمانی** حُسنِ سلوک سے محروم کرواتی ہے ☆ **بدگمانی** بندے کو بد خُلُق بناتی ہے ☆ **بدگمانی** اِلزام تراشی پر اُبھارتی ہے ☆ **بدگمانی** دنیا اور آخرت میں رُسوا کرواتی ہے۔ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو بدگمانی کی بجائے حُسنِ ظن (اچھے گُمان) کی عادت اپنائے، کیونکہ ☆ **حُسنِ ظن** ایک عمدہ عبادت ہے، ☆ **حُسنِ ظن** گناہوں سے بچانے والا ہے ☆ **حُسنِ ظن** رکھنا ایمان کے تقاضوں میں سے ہے ☆ **حُسنِ ظن** ایمان کا حصہ ہے ☆ **حُسنِ ظن** نیک لوگوں کی عادات میں سے ہے ☆ **حُسنِ ظن** بندے کو ثواب کا مستحق کرتا ہے ☆ **حُسنِ ظن** دوسروں کی عزّتوں کا محافظ ہے ☆ **حُسنِ ظن** سے سکون اور قرار ملتا ہے ☆ **حُسنِ ظن** بندے کو شیطان کے چُنگل سے بچاتا ہے ☆ **حُسنِ ظن** ایمان کو تقویت دیتا ہے، ☆ **حُسنِ ظن** قلب و روح کو پاکیزہ کرتا ہے، ☆ **حُسنِ ظن** بندے کو نیک بناتا ہے، ☆ **حُسنِ ظن** سے اللہ پاک اور اس کے مدنی حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا ملتی ہے۔

ایک بار نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کعبہ کو مُخاطب کر کے اِرشاد فرمایا: تُو خُود اور تیری فضا کتنی اچھی ہے؟ تُو کتنی عظمت والا ہے اور تیری حُرمت کتنی عظیم ہے؟ اُس ذاتِ پاک کی قسم!

جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی جان ہے! اللہ پاک کے نزدیک مؤمن کی جان ومال اور اُس سے اچھا گمان رکھنے کی حُرمت، تیری حُرمت سے بھی زِیادہ ہے۔ (سنن ابن ماجه، ابواب الفتن، باب حرمة دم المؤمن وماله، ۴/۳۱۹، حدیث: ۳۹۳۲)

خُدایا عطا کر دے رحمت کا پانی
رہے قلب اُجلا دُھلے بدگُمانی

(شیطان کے بعض ہتھیار، ص ۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تبرکات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ نبیِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سراپا رحمت وبرکت ہیں، جو چیز بھی آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت کا شرف پاتی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے باعثِ برکت سمجھتے۔ اسی لیے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کئی طریقوں سے پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے برکتیں پانے کی کوشش کرتے، وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ اطہر کو تبرکاً چُھوتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو تبرک سمجھتے اور اس سے برکتیں اُٹھاتے، جس پانی سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنا مبارک ہاتھ دھوتے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے چہروں اور بدن کے حصوں پر بطورِ تبرک ملتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بچے ہوئے کھانے سے تبرک حاصل کرتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پسینۂ مبارکہ، لعابِ دہن، مُوئے مبارک، انگوٹھی مبارک، بستر مبارک، لباس مبارک، چارپائی مبارک اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی استعمال فرمائی ہوئی چٹائی مبارک سے بھی برکتیں حاصل کرتے، الغرض! ہر وہ

شے جسے تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تھوڑی یا زیادہ نسبت حاصل ہو جاتی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے لیے تبرک بنا لیتے، احادیثِ مبارکہ میں اس طرح کے درجنوں واقعات ملتے ہیں۔ آیئے! ان میں سے 3 واقعات سنتے ہیں:

(1) منقول ہے کہ مشہور صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس نبیِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک قمیص اور مقدس ناخنوں کے کچھ تراشے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وقتِ وصال آیا تو آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھے اُس قمیص میں کفن دیا جائے جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں عطا فرمائی تھی اور وہ مبارک قمیص میرے جسم سے بالکل ملا کر رکھی جائے۔ جبکہ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مبارک ناخنوں کے بارے میں وصیت فرمائی کہ باریک کر کے ان کی آنکھوں اور منہ پر رکھ دیئے جائیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مزید فرمایا: یہ کام ضرور انجام دینا اور مجھے سب سے زیادہ رحم و کرم کرنے والے ربِّ کریم کے سپرد کر دینا۔ (اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، باب المیم و لعین، ۵/۲۲۳)

(2) مسلم شریف میں ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صاحبزادی حضرت سَیِّدَتُنا اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک جُبّہ (Jubbah) تھا (ایک مرتبہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وہ جُبّہ نکالا اور فرمایا: یہ جُبّہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے پہنا کرتے تھے، اب ہم اسے بیماروں کے لئے دھوتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔ (مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم لبس الحریر... الخ، حدیث: ۲۰۶۹، ص ۸۸۳)

مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب لوگ اس کی زیارت کرنے آتے تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا یہ فرما کر زیارت کراتی تھیں کہ یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حیات شریف میں پہنا کرتے تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لباس کی زیارت کرانا سُنّتِ صحابہ ہے جیسا کہ فی زمانہ مُوئے مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ معلوم ہوا! بزرگوں کے تبرکات کی زیارت کرانا، ان کا لباس دھو کر بیماروں کو پلانا سُنتِ صحابہ ہے، ان میں شفا ہے۔ آبِ زمزم حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کی ایڑی سے پیدا ہوا، تمام بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ مرآۃ المناجیح، ۶/۹۸ ملتقطا) بعض حضرات ام المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے تبرکات کی زیارت کرنے آیا کرتے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا انہیں زیارت کراتی تھیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۹۱)

(3) مسلم شریف کی ایک اور روایت میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے اس پیالہ سے ہر قسم کے شربت، شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلائے ہیں۔ (مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اباحۃ النبیذ... الخ، حدیث: ۲۰۰۸، ص ۸۵۷)

حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں کو دکھا کر فرمایا: اس پیالہ سے میں نے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت قسم کے شربت اور دودھ پلایا ہے یعنی یہ پیالہ بڑا ہی متبرک ہے کہ اسے حضورِ انور کے ہاتھ اور لب بارہا لگے ہیں۔ معلوم ہوا! حضراتِ صحابہ، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے استعمالی برتنوں کو برکت کے لئے اپنے پاس رکھتے تھے اور لوگوں کو اس کی زیارت کراتے تھے۔

مثنوی شریف میں ہے: حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر وہ کپڑے کا دستر خوان تھا، جس سے حضور نے ہاتھ و منہ پونچھ لئے تھے، جب وہ میلا (Dirty) ہو جاتا تھا تو اسے آگ میں ڈال

دیتے، میل جل جاتا کپڑا محفوظ رہتا تھا۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۸۱ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تبرکات میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔ ہمیں بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے اور بزرگوں سے منسوب تبرکات مثلاً ان کے لباس، استعمال کی چیزیں، رہنے کی جگہیں، عبادت کرنے کے مقامات، الغرض! ان سے نسبت رکھنے والی کوئی بھی چیز ہو، ہمیں اس کا ادب اور احترام کرنا چاہیے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** شفائیں ملتی ہیں، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** فیض پانا انبیائے کرام کا طریقہ ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** رِزْق میں کُشادگی ہوتی ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** سکون ملتا ہے۔ **تبرکات کی برکتوں سے** فیض پانا صحابۂ کرام کا وطیرہ رہا ہے، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** دنیا و آخرت کی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں۔

نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** بیماریاں ٹلتی ہیں، **نیک لوگوں کے تبرکات کی برکتوں سے** گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور **نیک لوگوں کے تبرکات** کے ادب و احترام کی وجہ سے سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لوگ ہدایت پا جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ **تبرکات کی زیارت سے** دلوں کو چین ملتا ہے، **تبرکات کی زیارت سے** آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے، **تبرکات کی زیارت** کے وقت قبولیتِ دعا کے امکان (Chance) بڑھ جاتے ہیں، **تبرکات کی زیارت** سے اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں، **تبرکات کی زیارت سے** گناہوں سے بیزاری و نفرت کا ذہن بنتا ہے، **تبرکات کی زیارت سے** ذہنی سکون ملتا ہے، **تبرکات کی زیارت سے** زبان

پر ذِکْرُاللہ جاری ہو جاتا ہے۔ **تبرکات کی زیارت سے** نیکیاں کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔

آیئے! اسی تعلق سے ایک حکایت سنتے ہیں: چنانچہ،

تبرک کے ادب کی برکتیں

حضرت سَیِّدُنا ابو علی روز باری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بہن فاطمہ بنت احمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا فرماتی ہیں: شہر بغداد میں کچھ نوجوانوں نے اپنے میں سے ایک کو کسی ضرورت سے بھیجا، اس نے لوٹنے میں تاخیر کر دی، یہ لوگ غضبناک ہونے لگے، اتنے میں وہ ایک خربوزہ (Mel on) لئے ہنستا ہوا پہنچا۔ نوجوانوں نے دریافت کیا: ایک تو تُو دیر سے آرہا ہے، اس پر ہنستا بھی ہے؟ لڑکے نے کہا، میں آپ لوگوں کے لئے ایک عجیب چیز لایا ہوں۔ سب نے پوچھا: وہ کیا؟ لڑکے نے اپنے ہاتھ کا خربوزہ انہیں پیش کیا اور کہا: اس خربوزے پر حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہاتھ رکھ دیا تھا، اس لئے میں نے اسے 20 دِرہم میں خرید لیا۔ اس کی بات سُن کر سب نے خربوزے کو چُوما اور اپنی اپنی آنکھوں سے لگایا۔ ان میں سے ایک نے کہا، حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کس چیز نے اس مقام پر پہنچایا؟ کسی نے کہا: تقویٰ نے۔ سائل نے کہا: میں تمہیں گواہ بنا کر اللہ پاک سے توبہ کرتا ہوں، اس کے بعد سب نے اسی کی طرح توبہ کی، پھر وہ سب طرطوس نامی شہر تشریف لے گئے اور وہیں شہادت کا رُتبہ پالیا۔ (الروض الریاحین، ص ۲۱۸)

عقید تمندوں کی بھی مغفرت

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف **"نماز کے احکام"** صفحہ نمبر 372 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو انتقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی

اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مَعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ کریم نے مجھے بخش دیا اور ارشاد فرمایا، تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے، ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ تو میں نے عرض کیا، یا اللہ پاک مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کو بھی بخش دے۔ تو اللہ کریم کی رَحمت مزید جوش پر آئی اور فرمایا: قِیامت تک جو تم سے مَحَبَّت کریں گے، اُن سب کو بھی میں نے بَخْش دیا۔

(شرح الصُدور، ص۲۸۹)

بشر حافی سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حضرت سیدنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھ لگائے ہوئے خربوزے کا ادب کرنے کی وجہ سے ان نوجوانوں کے دلوں کی کایا پلٹ گئی، انہوں نے گناہوں سے توبہ کی اور شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے، اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ اگر بزرگوں سے نسبت رکھنے والی کسی شے کا خلوصِ دِل سے اِحترام کیا جائے تو بندے دِین و دنیا کی سعادتوں سے سرفراز ہوسکتے ہیں۔ آج بھی جب مساجد میں، اِجتماعِ میلاد میں اور دیگر مقامات پر تبرکات کی زیارت ہوتی ہے تو لوگ جوق در جوق، والہانہ محبت و عقیدت سے اس میں شرکت کرتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو روشن کرتے ہیں۔ یوں لوگوں میں دِین پر عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور لوگ نیک کاموں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

تبرک کی توہین پر سزائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح تبرکات کی تعظیم اور اِحترام کرنے سے کئی فائدے ملتے ہیں اور برکتیں نصیب ہوتی ہیں، اسی طرح اگر ان کی تعظیم نہ کی جائے اور ان کی بے ادبی اور توہین

کی جائے تو بسا اوقات دنیا میں ہی اس کی سزا بھی مل جاتی ہے۔ اس کی سب سے واضح مثال **تابوتِ سکینہ** ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 430 صفحات پر مشتمل کتاب **"عجائب القرآن مع غرائب القرآن"** کے صفحہ نمبر 52-53 پر ہے: (تابوتِ سکینہ) شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام پر نازل ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلام کی آخرِ زندگی تک آپ کے پاس ہی رہا، پھر بطورِ میراث یکے بعد دیگرے آپ عَلَیْہِ السَّلام کی اولاد کو ملتا رہا، یہ بڑا ہی مُقَدَّس اور بابرکت صندوق (Box) تھا۔ بنی اسرائیل میں جب کوئی اختلاف پیدا ہوتا تھا تو لوگ اسی صندوق سے فیصلہ کراتے تھے، صندوق سے فیصلے کی آواز اور فتح کی بشارت سُنی جاتی تھی، بنی اسرائیل اس صندوق کو وسیلہ بنا کر دعائیں مانگتے تھے تو ان کی دعائیں مقبول ہوتی تھیں، بلاؤں کی مصیبتیں اور وباؤں کی آفتیں ٹل جایا کرتی تھیں، الغرض یہ صندوق بنی اسرائیل کے لئے تابوتِ سکینہ، برکت و رحمت کا خزینہ اور نصرتِ خداوندی کے نزول کا نہایت مُقَدَّس اور بہترین ذریعہ تھا۔ مگر جب بنی اسرائیل طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہو گئے اور ان لوگوں میں معاصی و طُغیان اور سرکشی و عصیان کا دور دورہ ہو گیا تو ان کی بداعمالیوں کی نحوست سے ان پر خدا کا یہ غضب نازل ہو گیا کہ قومِ عَمَالِقَہ کے کفار نے ایک لشکرِ جرار کے ساتھ ان لوگوں پر حملہ کر دیا، ان کافروں نے بنی اسرائیل کا قتلِ عام کر کے ان کی بستیوں کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ عمارتوں کو توڑ پھوڑ کر سارے شہر کو تہس نہس کر ڈالا اور اس متبرک صندوق کو بھی اُٹھا کر لے گئے۔ اس مقدس تبرک کو نجاستوں کے کُوڑے خانہ میں پھینک دیا۔ لیکن اس بے ادبی کا قومِ عَمَالِقَہ پر یہ وبال پڑا کہ یہ لوگ طرح طرح کی بیماریوں اور بلاؤں کے ہجوم میں جھنجھوڑ دیئے گئے۔ چنانچہ قومِ عَمَالِقَہ کے 5 شہر بالکل برباد اور ویران ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کافروں کو یقین ہو گیا کہ یہ صندوقِ رحمت کی بے ادبی کا عذاب ہم پر پڑ گیا ہے تو ان کافروں کی آنکھیں کھل گئیں۔ چنانچہ ان

لوگوں نے اس مقدس صندوق کو ایک بیل گاڑی پر لاد کر بیلوں کو بنی اسرائیل کی بستیوں کی طرف ہانک دیا۔ (عجائب القرآن، ص ۵۳، ۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! بزرگوں کے تبرکات کی اِہانت و بے ادبی کرنا قہرِ قہّار اور غضبِ جبّار کو دعوت دینا ہے، کیونکہ قومِ عَمالِقہ نے جب اس بابرکت صندوق کی بے ادبی کی تو ان پر ایسا قہرِ الٰہی کا پہاڑ ٹُوٹا کہ وہ بلاؤں کے ہجوم سے بلبلا اُٹھے اور انہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ ہم پر بلاؤں اور وباؤں کا حملہ اسی بابرکت صندوق کی بے ادبی کی وجہ سے ہوا ہے۔ چنانچہ اسی لئے ان لوگوں نے اس مقدس صندوق کو بیل گاڑی پر لاد کر بنی اسرائیل کی بستی میں بھیج دیا تاکہ وہ لوگ غضبِ الٰہی کی بلاؤں سے نجات پالیں۔

اس واقعے سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ کوئی بھی قوم تب تک اللہ پاک کی رحمتوں اور نعمتوں سے حصہ پاتی رہتی ہے، جب تک وہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتی رہے۔ جب وہ اللہ پاک کی نافرمانی اور گناہوں میں مبتلا ہو جائے تو دنیا اور آخرت کی کئی پریشانیاں ان کا مقدر بن جاتی ہیں، جیسا کے بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا کہ جب تک وہ انبیائے کرام عَلَیْہِ السَّلَام کے تابعدار (Obedient) رہے، ان کی بیان کردہ باتوں پر عمل کرتے رہے اور ان کے احکامات کی پیروی کرتے رہے تو نہایت سکون اور اطمینان سے رہے لیکن جیسے ہی انہوں نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بتائے ہوئے احکاماتِ الٰہیہ سے منہ موڑا، ذِلّتیں اور رُسوائیاں ان کا مقدر بن گئیں۔ اگر غور کیا جائے تو آج مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ صدیوں تک مسلمان دنیا پر غالب رہے اور ہر میدان میں ترقی کرتے رہے۔ لیکن جب سے قرآنِ کریم کے احکامات اور اس کی تعلیمات پر عمل سے دُور ہونے لگے اور سرورِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری سے رُوگردانی شروع کر دی اور اسلامی احکامات سے منہ

موڑا تو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوتے گئے اور آج جو حالت ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب بھی وقت ہے، آج بھی اگر ہم شریعت (یعنی اللہ و رسول کے احکامات) پر عمل کرنے والے بن جائیں تو تمام مصیبتیں ختم ہو سکتی ہیں، شریعت کی پاسداری کی برکت سے بے سکونیاں ختم ہو سکتی ہیں، شریعت کی پاسداری کی برکت سے نفرتوں کی دِیواریں، محبتوں کی فضاؤں میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ جب ہماری پیدائش کا اصل مقصد اللہ پاک کی عبادت ہے اور ہم شریعت کے احکام سے آزاد بھی نہیں ہیں اور ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر عمل کا حساب بھی بہر صورت دینا ہے تو اس کی عبادت سے غافل ہو جانا، اس کے احکامات کو پسِ پشت ڈال دینا اور دنیا کے کام دھندوں میں ہی مصروف رہنا کہاں کی دانشمندی ہے؟۔

مجلس "اِزدِیادِ حُب"

لہٰذا زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے نیک بننے، گناہوں سے بچنے اور پابندِ سنت بننے کا ذہن بنے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں اِسلام کی مدنی بہاریں لُٹانے کے لئے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پَیغام عام کر رہی ہے، انہی شعبوں میں سے ایک شعبہ **"مجلس اِزدِیادِ حُب"** (یعنی محبتیں بڑھانے والا شعبہ) بھی ہے۔ ☆ **"مَدَنی انعام نمبر 55" "کیا آپ نے اِس ہفتے کم از کم ایک اسلامی بھائی کو** (جو پہلے مدنی ماحول میں تھے مگر اب نہیں آتے) **تلاش کر کے ان کو مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟** (مگر جس پر تنظیمی پابندی ہو اسے نہ چھیڑیں) **"** کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَملی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے، اُنہیں مَدَنی ماحول میں فَعال کر کے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقت لے کر اِنْفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جا کر ملاقات

کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا، اِجتماعی اِعتکاف اور مَدَنی کورسز (اِصلاحِ اَعمال کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ) کرنے کی ترغیب دلانا، مَدَنی قافِلوں میں سفر کروانا، اُن کے گھروں میں مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنا، اُنہیں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری و فوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرانا وغیرہ، اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔

اللہ کریم **"مجلس اِزدیادِ حُبِّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے، ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”163 مَدَنی پھول“ سے عمامہ باندھنے کے مَدَنی پھول سُنتے ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: (1) ارشاد فرمایا: عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔ (اَلْفِرْدَوس بمأثور الْخَطّاب، ۲/۲۶۵ حدیث: ۳۲۳۳) (2) عمامے عَرَب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔ (کَنْزُالْعُمّال، ۱۵/۱۳۳، رقم: ۴۱۱۳۸) ☆ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مَرَض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔ ☆ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور ☆ زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاوٰی رضویہ، ۲۲/۱۸۲) (بیچ کی انگلی کے سرے سے لیکر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ☆ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الالْتِباس، ص۳۸) ☆ عمامے میں سنت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش **گنبد نُما** ہو (فتاوٰی رضویہ، ۲۲/۱۸۶) ☆ طبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بَہُت مفید ہے۔ ☆ عمامہ شریف سے دماغ کو تقویت ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔ ☆ عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔ ☆ عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اثرات مَثَلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے ☆ عمامہ کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے

رسالے **"163 مدنی پھول"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ... الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قِیامَت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جنّت کے دُولہا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ملتے ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۲/۱۰۰) اسی لئے تو میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۴)

مختصر وضاحت: اے رضا! میدانِ حشر میں اللہ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب اپنے عشاق اور دیوانوں پر فَضْل وکَرَم فرما رہے ہوں گے تو اس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیسا ہو گا؟ بس میں تو سرکارِ والا تبار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامَن تھام لُوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا

اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام ومُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُحَرَّمُ الْحَرام کا بابرکت مہینا جاری وساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو شہیدانِ کربلا اور بالخصوص اِمامِ عالی مَقام، سَیِّدُنا اِمامِ حُسین، شہزادۂ کونین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے تقویٰ و پرہیز گاری، صدقہ وخیرات، فضائل ومناقب، شان وعظمت، آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آپ سے محبت اور بالخصوص (Specially) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت کا ذوق وشوق، عبادت کے واقعات سُنیں گے۔

اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے، آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

محبتِ امامِ حسین کا اجر

حضرت سَیِّدُنا علامہ عبدُالرَّحْمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عَمْرو بن لیث کے سامنے اس کی تمام فوج کو جمع کیا گیا، عَمْرو بن لیث نے جب اپنی فوج کی یہ کثرت دیکھی تو رو پڑا اور دل ہی دل میں کہنے لگا، اے کاش! امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے وقت میں وہاں موجود ہوتا اور میرے پاس اتنی فوج ہوتی تو میں اپنی جان، شان وشوکت اور ساری فوج کو ان پر قربان کر دیتا۔ اس زمانے کے کسی ولی کو خواب میں، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے فرمایا: عَمْرو بن لیث سے کہہ دو کہ اس کے دل میں جو خیال آیا ہے ہمیں اس کی خبر ہے اور ہم نے اس کے ارادے کو قبول کر لیا ہے، اللہ کریم تمہیں اس ارادے اور اس خیال پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جب خواب دیکھنے والے نے عَمرو بن لیث کو یہ خوش خبری سنائی تو وہ خوشی سے جھوم اُٹھا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ (بستان الواعظین، مجلس في فضل یوم عاشوراء وما جاء فیه، ص ۲۴۰ ملتقطا)

اے عاشقانِ امامِ حسین! سُنا آپ نے کہ جو خوش نصیب اپنی شہرت اور مقام و مرتبے کی پروا کئے بغیر محض دل میں رِضائے الٰہی اور خوشنودیِ مُصْطَفٰے کے حُصول اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت و شرافت کی بنا پر امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرے، اپنے دل میں ان کی خدمت کرنے کی تمنا بسائے تو اس خوش قسمت پر پیارے آقا، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ضرور کرم ہوتا ہے جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں اپنے ایک غلام کے خواب میں تشریف لا کر عمرو بن لیث کے لئے خوشخبری ارشاد فرمائی اور اس کے دل میں آنے والے خیال (Opinion) کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا۔ آیئے! سنتے ہیں کہ عَمْرو بن لیث کو محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے اور کیا مقام و مرتبہ ملا، چنانچہ

محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہو گئی

خُراسان کے حاکم عَمْرو بن لیث کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا: اللہ کریم نے مجھے بخش دیا، پوچھا کس سبب سے؟ اس نے کہا: ایک مرتبہ میں پہاڑ سے اپنے لشکر کی کثرت دیکھ کر خوش ہو رہا تھا تو میں نے تمنا کی کاش! میں اُس وقت میدانِ کربلا میں ہوتا، جب یزیدی لشکر امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور دیگر اہلِ بیت پر ظلم و ستم کر رہے تھے تو میں آپ کی کچھ خدمت کر سکتا۔ تو ربِّ کریم نے اِسی نیت کے سبب میری مغفرت فرما

دی۔(مدارج النبوت، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت، ۱/ ۳۰۵ ملخصا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے جو شخص اپنے دل میں محبتِ اہلِ بیت اور سَیِّدُنا امامِ حُسین کی محبت کو بسالیتا ہے وہ دنیا و آخرت کی برکتوں سے حصہ پالیتا ہے کیونکہ اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنا اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہاں تک کہ اہلِ بیتِ اطہار کی محبت شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، جیسا کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جو شخص وَسیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔ (برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰)

اے عاشقانِ اہلبیت! ہمیں بھی چاہئے کہ اہلِ بیتِ اطہار اور بالخصوص سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال کر ان کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں پر عمل کریں، اِن مقدّس ہستیوں کا نہایت اَدب واِحترام بجالائیں، ان کی خُوشی کو اپنی خُوشی اور ان کے غم کو اپنا غم سمجھیں، ان سے دِل و جان سے محبت کریں، کیونکہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضراتِ حسنینِ کریمین سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، چنانچہ

حضراتِ حسنینِ کریمین سے محبت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی گود میں کھیل رہے

تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ اِن سے محبت کرتے ہیں؟ نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں، حالانکہ یہ میرے دو پھول ہیں جن کی مہک میں سونگھتا ہوں۔ (معجم کبیر، ۴/۱۵۵، حدیث: ۳۹۹۰)

کس زباں سے ہوں بیان عزوشان اہل بیت مدح گوئے مُصطفٰے ہے مدح خوانِ اہلِ بیت
مُصطفٰے عزت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں ہے بلند اِقبال تیرا دُودمانِ اہلِ بیت

(ذوق نعت، ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ربِّ کریم جَلَّ جَلَالُہٗ نے امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بہت سی خصوصیات اور شان و عظمت سے نوازا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت و ریاضت، تقویٰ و پرہیز گاری کے واقعات سننے سے پہلے آپ کا مختصر ذکرِ خیر اور تعارف (Introduction) سنتے ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

☆ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبان 4ھ کو مدینۂ مُنورہ میں ہوئی۔ ☆ آپ کا نام نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا۔ ☆ حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنْیت "ابوعبداللہ" اور لَقب "سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ (رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے)" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے۔ ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، الحسین الشہید ...الخ، ۴/۴۰۲۔۴۰۴ ملتقطا) ☆ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کان میں اذان دی۔ (کنز العمال، حصہ: ۱۶، ۸/۲۵۲، حدیث: ۴۵۹۹۳) ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نہایت سخی اور نیک خصلت تھے۔ ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کئی حج پیدل

کئے۔ حضرت سَیِّدُنا مُصْعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مدینہ منورہ سے پیدل چل کر (25) حج کئے۔ (اسد الغابة، رقم: ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲۸/۲ ملخوذا) ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اپنے والدِ ماجد اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے علمِ دین کا بیش بہا خزانہ پایا۔ ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی علم سے بھرپور گُفتگو (Discourse) ایسی دلکش ہوتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ عِلم و حِکمت کے خزانے لُٹاتے ہی رہیں۔ ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے نانا جان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اپنے والدِ محترم، والدۂ مُحترمہ اور اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اَحادیث سُنیں اور رِوَایت کیں۔ ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مُستقل عِلمی حلقہ مسجدِ نَبوی میں لگتا جس میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ لوگوں کو فقہی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے۔ ☆ حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت 10 محرم الحرام 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں ہوئی۔

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص ۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ حُسین کی عبادت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں سے معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہر وصف میں اپنی مثال آپ تھے، لیکن یہ اوصاف آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنے ہی گھر سے تربیت میں ملے تھے کیونکہ بچے کی تربیت کا سب سے پہلا مکتب (اسکول)

اس کا گھر ہوتا ہے، بچے کے سب سے پہلے اُستاد والدین ہوتے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا گھرانہ وحی والہام کا مرکز اور علم وعرفان کا چشمہ تھا، آپ کا گھرانہ رشکِ کائنات اور مرکزِ تجلیات تھا، آپ کا گھرانہ عبادت و ریاضت اور سخاوت کا مرکز تھا، آپ کا گھرانہ زُہد و تقویٰ اور پرہیز گاری کا سرچشمہ تھا، آپ کا گھرانہ غریبوں کی حاجت روائی اور غم کے ماروں کا سہارا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو تو بچپن میں تعلیم و تربیت کا ایسا بابرکت نورانی وروحانی ماحول میسر آیا کہ دو عالم کے مالک ومختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود سے تربیت ملی، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص فیضان ملا، یہی وجہ تھی کہ

حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ علم وفضل میں یکتا تھے، **حضرتِ امام حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایثار وتوکل کے پیکر تھے، **حضرتِ امام حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شجاعت وبہادری میں بے مثال تھے، **حضرتِ امام حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تقویٰ وپرہیز گاری کے مالک تھے، **حضرتِ امام حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صدقہ وخیرات کے بے مثال نمونے تھے، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہر حال میں صبر وشکر کے عادی تھے، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عبادت و رِیاضت کے پیکر تھے، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نفل عبادت اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کے شوقین تھے، یہاں تک کہ بہت سی روایتوں میں آپ کی عبادت و ریاضت، نفل نمازوں اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا تذکرہ ملتا ہے، آیئے! آپ کی عبادت کے متعلق (2) روایات سنتے ہیں: چنانچہ

نماز وروزے کے پابند

1. علامہ ابنِ اثیر جزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **كَانَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاضِلًا كَثِيْرَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ**

وَالْحَجِّ وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْخَيْرِ جَمِيْعِهَا یعنی حضرت سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثرت سے نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، صدقہ وخیرات کرتے اور تمام بھلائی کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔(اسدالغابة، رقم:۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸)

2. آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بیٹے حضرتِ سَیِّدنا امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میرے والدِ گرامی حضرت سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ دن اور رات میں ہزار(1000) رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔(عقدالفرید، باب من کلام الزھاد وأخبار العباد، ۳/۱۱۴ مختصرا)

اے عاشقانِ امامِ حسین! سُنا آپ نے کہ **حضرتِ امامِ حسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عبادت کا کس قدر ذوق وشوق رکھتے تھے، **ہم غور کریں** کیا ہم **فرض نماز** بھی پڑھتے ہیں؟ **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرض روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی کثرت سے رکھتے تھے، **ہم غور کریں** کیا ہم فرض روزے بھی رکھتے ہیں؟ **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثیر نوافل ادا کرتے تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثرت سے صدقہ وخیرات کرتے تھے، **ہم غور کریں** کیا ہم زکوٰۃ بھی اس کے شرعی اُصولوں کے مطابق دیتے ہیں؟ **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نیک اعمال بجالاتے تھے، **ہم غور کریں** کیا ہم اللہ پاک کو راضی کرنے والے کاموں پر عمل کر کے زندگی گزار رہے ہیں یا نہیں؟ **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حج کی ادائیگی کے شوقین تھے، **ہم غور کریں** کیا ہم نے استطاعت کے باوجود شرعی اصولوں کے مطابق فرض حج بھی کیا ہے کہ نہیں؟ اَلْغَرَض! حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی زندگی کے شب و روز ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت وریاضت میں گزارتے اور کوئی لمحہ (Moment) فضولیات میں بسر نہ کرتے بلکہ ہر وقت دل یادِ خداوندی میں مصروف رہتا تو زبان ذکرِ خُدا سے معمور رہتی، گویا کہ آپ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، ہر حالت میں اور ہر وقت

ربِّ کریم کا ذِکر کرتے اور خصوصاً نماز کی ادائیگی کا بے حد خیال فرماتے اور بڑے ذوق و شوق سے نماز ادا فرماتے، کیونکہ نماز کی تعلیم تو بچپن ہی میں نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل ہوئی تھی، یہ مدنی تربیت کا ہی فیضان تھا کہ آپ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی بہت زیادہ کثرت فرماتے تھے۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! قُربان جایئے! نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبات و ریاضت کے ذوق و شوق پر کہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بلند مرتبہ صحابی ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اہلِ بیتِ مُصطفٰے میں شامل ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے شہزادے ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے جگر کے ٹکڑے ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دوجہاں کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، **حضرتِ امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اہلِ بیتِ مصطفٰے میں سے ہیں اور اہلِ بیتِ کرام کی شان یہ ہے کہ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنی جان سے بڑھ کر نہ چاہے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے بڑھ کر محبوب نہ ہو اور میری اولاد اس کو اپنی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہلِ بیت اسے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر پیارے اور محبوب نہ ہو جائیں۔ (شعب الایمان، باب فی حب النبی، ۲/ ۱۸۹، حدیث: ۱۵۰۵)

حضرتِ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صحابۂ کرام میں شامل ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان یہ ہے کہ مدینے کے تاجدار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پہاڑ بھر سونا خیرات کرنا میرے کسی صحابی کے سوا سیر جَو خیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔" (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/ ۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳)

ان تمام فضائل کے باوجود حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا حال یہ ہے کہ فرائض کے ساتھ ساتھ نفل عبادت کی کثرت فرمارہے ہیں۔

اے عاشقانِ صحابہ واولیاء! ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین کثرت سے ربِّ کریم کی عبادت اور نفل نمازوں کی کثرت کرتے تھے جبکہ دوسری طرف ہماری فرض نمازوں کے معاملے میں سستیاں مُسلسل بڑھتی جارہی ہیں، کانوں میں اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم اپنے کام کاج کی مصروفیات کا بہانہ بناکر یا پھر سُستی کی وجہ سے نماز قضا کرڈالنے میں شرم محسوس نہیں کرتے، جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض تو ایسے بھی من چلے اور منہ پھٹ ہوتے ہیں کہ جب اُن کو دِین کا دردرکھنے والا کوئی اسلامی بھائی سمجھاتے ہوئے نیکی کی دعوت دے اور نماز پڑھنے یا قضا نمازیں ادا کرنے کی ترغیب دِلائے تو کہتے ہیں **"اِنْ شَآءَاللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کریں گے یا رَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کریں گے"** یوں کسی قسم کی شرم و جِھجک کئے بِغیر بڑی دلیری کے ساتھ **مَعَاذَاللہ** اس بات کا گویا اِقرار کررہے ہوتے ہیں کہ ہم نمازیں تَرک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ جُمُعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھیں گے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے گھروں میں اتفاق نہیں، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں، ہر ایک رِزق میں بے برکتی کی وجہ سے پریشان (Worried) ہے، ہر ایک دوسرے سے ناراض نظر آتا ہے، کہیں والدین اپنی نافرمان اولاد سے بیزار ہیں، تو کہیں بھائی بھائی کے درمیان ناچاقیاں پیدا ہورہی ہیں۔

بچوں کی اچھی تربیت کریں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شاید اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اللہ پاک اور رسول

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر عمل چھوڑ کر دن رات ان کی نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہو گئے، نہ صرف خُود نمازوں سے دُور ہوئے بلکے ہمارے بچے اور گھر والے بھی نمازوں سے دُور ہوتے جا رہے ہیں اور ہم اپنے بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتے، انہیں نمازوں کا ذہن بھی نہیں دیتے، حالانکہ ہمیں بچوں کی اچھی تربیت کرنی چاہئے اور بچپن ہی سے انہیں نمازوں کا ذہن دینا چاہئے۔

یاد رکھئے! اگر بچوں کو بچپن ہی میں ناجائز و حرام کاموں سے بچا کر ان کی اچھی تربیت پر توجہ دی جائے تو دنیا و آخرت میں کامیابی ان کا مقدر بنے گی، جیسا کہ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بچپن میں اچھی تربیت کی برکت سے آپ بے شمار اوصاف کے حامل بنے، لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کریں ورنہ کل بروزِ قیامت اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، چنانچہ

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا۔ (شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ۶/ ۴۰۰، حدیث: ۸۶۶۲)

والدین پر اولاد کے جو حقوق اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بیان فرمائے ہیں، ان میں سے چند حقوق پیشِ خدمت ہیں: ❁ زبان کھلتے ہی اللہ اللہ پھر پورا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پھر پورا کلمۂ طیبہ سکھائے ❁ جب تمیز آئے اَدب سکھائے، کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم، ماں باپ، استاذ اور دُختر (یعنی بیٹی) کو شوہر کے بھی اِطاعت کے طُرُق (یعنی طریقے) و آداب بتائے۔ ❁ قرآنِ مجید پڑھائے۔ ❁ استاذ نیک، صالح، متقی، صحیح العقیدہ، سِنّ رسیدہ (بڑی عمر والے) کے سپرد کر دے اور دُختر (بیٹی) کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے۔ ❁ بعد ختمِ

قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے۔ ❁ عقائدِ اسلام و سنّت سکھائے کہ لوحِ سادہ فطرتِ اسلامی و قبولِ حق پر مخلوق ہے (یعنی چھوٹے بچے دینِ فطرت پر پیدا کیے گئے ہیں یہ حق کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لہٰذا) اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہو گا۔ ❁ حضورِ اقدس، رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان و عینِ ایمان ہے۔ ❁ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آل و اَصحاب و اولیاء و علما کی محبت و عظمت تعلیم کرے کہ اصلِ سنّت و زیورِ ایمان بلکہ باعثِ بقائے ایمان ہے۔ ❁ سات برس (7 Years) کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کر دے۔ ❁ علمِ دین خُصوصاً وُضو، غسل، نماز و روزہ کے مَسائل، توکل، قناعت، زُہد، اِخلاص، تواضع، اَمانت، صِدق، عدل، حیا، سلامتِ صُدُور و لسان (یعنی دل اور زبان کی سلامتی) وغیرہا خوبیوں کے فضائل، حرص و طمع، حُبِّ دُنیا، حُبِّ جاہ، رِیا، عجب، تکبُّر، خِیانت، کِذب، ظُلم، فحش، غیبت، حسد، کینہ وغیرہا بُرائیوں کے رَذائل پڑھائے۔ ❁ خاص پسر (یعنی بیٹے) کے حقوق سے یہ ہے کہ اسے لکھنا، پیرنا (یعنی کسی فن میں ماہر ہونا)، ❁ سورۂ مائدہ کی تعلیم دے۔ ❁ خاص دُختر (یعنی بیٹی) کے حقوق سے یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ اِلٰہیہ جانے، اسے سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے اور سورۂ نور کی تعلیم دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۵۲ تا ۴۵۵ ملخصاً)

یاد رکھئے! اگر ہم نے اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش نہ کی اور ان کو نماز، روزے کا پابند نہ بنایا تو بروزِ قیامت کی رسوائی (Disgrace) کے ساتھ ساتھ دنیاوی نقصان یہ ہو گا کہ یہ بڑے ہو کر ہماری بات نہیں مانیں گے، ہمیں آنکھیں دکھائیں گے اور آئے دن ہماری پریشانیوں میں اضافے کا سبب بنتے رہیں گے لیکن اس وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

مری آنیوالی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کا جذبہ

اے عاشقانِ امامِ حسین! جس طرح سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کثرتِ عبادت کا ذوق و شوق تھا اور کثرت سے نوافل ادا فرمانے کا شوق تھا، اسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بھی بہت ہی زیادہ شوق تھا، آیئے! آپ کی کثرت سے تلاوتِ قرآن کے متعلق سنتے ہیں: چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا امام شَعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **رَاَیْتُ الْحُسَیْنَ یَخْتِمُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَان** یعنی میں نے دیکھا سیّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَمَضانُ المُبارک میں مکمل قرآنِ مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، الحسین بن علی، ۴/ ۴۱۰)

قرآن کے باعمل عالِم

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآن کے عالِم باعمل، تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر، خوفِ خُدا رکھنے والے اور صاحبِ سخاوت تھے۔ (شہادت نواسہ سید الابرار، ص۴۷۳ ملخصًا)

تلاوتِ قرآن اور نماز سے محبت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سَیِّدُنا امامِ حسین کی قرآن کریم اور نمازوں سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ 9 مُحَرَّمُ الْحَرام کو جب یزیدیوں کے ساتھ باہمی صلح کی اُمید ختم

ہوگئی تو امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے بھائی کو فرمایا کہ کسی طرح یہ لڑائی کل تک مؤخر ہو جائے اور آج کی رات ہمیں عبادتِ الٰہی کے لئے مل جائے تو بہتر ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے بھائی کو ارشاد فرمایا:

اگر موقع مل جائے تو آج کی رات نماز، دعا اور اِسْتِغْفَار میں گزاریں کیونکہ مجھے ربِّ کریم کی رضا کے لئے نماز اور تلاوتِ قرآن سے محبت ہے اور کثرت کے ساتھ دعا اور اِسْتِغْفَار میرا معمول ہے۔

(الکامل فی التاریخ، ۳/ ۴۱۵)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! ذرا سوچئے! جب ہر طرف دشمنوں کا ہجوم ہو، مصیبتوں پر مصیبتیں اور آزمائشوں پر آزمائشیں آرہی ہوں، پینے کے لئے پانی نہ مل رہا ہو تو ہم میں سے ہر ایک کی تمنا یہی ہوگی کہ کاش کسی طرح ان مصیبتوں سے چھٹکارا مل جائے، کسی طرح یہ مصیبت ٹل جائے، مگر سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تمنا دیکھئے کہ کیا فرمارہے ہیں کاش کہ یہ رات بھی عبادت کرنے کے لئے مل جائے، یہ رات بھی تلاوتِ قرآن کے لئے مل جائے، یہ رات بھی دعا و مناجات کے لئے مل جائے، واقعی یہ اُسی عبادت کا ذوق و شوق تھا کہ میدانِ کربلا میں اتنی تکلیفیں اور مصیبتیں آنے کے باوجود بھی یہ جذبہ ٹھنڈا نہ ہوا اور میدانِ کربلا میں 10 دن کوئی نماز قضا نہیں کی، عبادت سے محبت کا عَالَم یہ تھا کہ آخری وقت اپنا مبارک سر بارگاہِ عالی میں جھکایا اور سجدے کی حالت میں شہادت کو سینے سے لگایا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی دُرست نماز و تلاوتِ قرآن سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے، **فیضانِ نماز کورس** کرنا اور **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں شرکت کرکے پابندی سے تعلیمِ قرآن حاصل کرنا بہت مددگار ثابت ہوگا۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مدنی حلقہ"

اے عاشقانِ امامِ حسین! اگر ہم بھی اللہ ورسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکام کے مطابق زندگی گزارنے، نماز، روزہ اور نفل عبادات کی پابندی کرنے اور امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت پر عمل کا جذبہ بڑھانا چاہتے ہیں تو آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور اپنا کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے کسی ایک مدنی کام کی ذمہ داری لے لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** بھی ہے۔ جس میں نمازِ فجر کی جماعت سے فراغت کے بعد دعوتِ اسلامی کے تحت قائم کئی مساجد میں روزانہ (3) آیات کی تلاوت مع ترجَمۂ کنز الایمان اور تفسیر خزائنُ العرفان، تفسیر نُورالعرفان یا تفسیر صِرَاطُ الجِنَان، درسِ فیضانِ سُنَّت، منظوم شجرۂ قادِریہ رَضَویہ عطاریہ پڑھنے اور سننے کا معمول ہوتا ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"بعدِ فجر مدنی حلقہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ کے بستے پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے۔

☆بعدِ فجر مدنی حلقہ کسے کہتے ہیں؟ ☆مدنی حلقہ لگانے کا طریقہ ☆اسلاف کے مدنی حلقے ☆مدنی حلقے کے معمولات کی وضاحت ☆فیضانِ سنّت کے متعلق مفید باتیں ☆شجرہ شریف پڑھنے کی برکتیں ☆دعا کے فوائد ☆اِشراق وچاشت کی برکتیں ☆مدنی حلقہ لگانے کے فوائد اور ☆مدنی حلقہ لگانے کی چند احتیاطیں وغیرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ✸مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مسجِد میں بیٹھنے کا ثَواب حاصِل ہوتا ہے۔ ✸بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُننے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے۔ ✸بعدِ فجر مَدَنی حلقہ قُرآنِ کریم

کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق و چاشت کے نوافِل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے۔ ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے میں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے ذِکرِ خیر پر مشتمل شجرہ شریف پڑھنے سُننے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے ذِکرِ خیر پر مشتمل اِس مُبارَک شَجرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کی دعائیں قبول ہوتی، مصیبتوں اور پریشانیوں سے چھٹکارا نصیب ہوتا اور اٹکے ہوئے کام بن جاتے ہیں، آیئے! بطورِ تَرْغِیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقیم اور 6 سال سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں۔ جہاں اُن کا اپنا کاروبار ہے۔ اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں، مگر کافی کوششوں کے باوُجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے، وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمَّت کر کے ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں **"شَجَرَۂ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ ضِیائِیَّہ عَطّارِیَّہ"** سے شَجَرَۂ عَالِیَہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرَہ دِیا۔ اُنہوں نے شجرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَجَرَۂ عَالِیَہ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ عَطّارِیَّہ پڑھنے کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا، حَیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا اور اُنہیں ویزے مِل گئے۔

مُشکِلیں حَل کر شہِ مُشکِل کُشا کے واسطے کر بَلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ وخیرات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عبادات کے واقعات سُن رہے تھے، جس طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرائض وواجبات کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل نمازیں ادا کیا کرتے تھے، اسی طرح آپ کثرت سے نفل صدقہ وخیرات بھی کرتے، غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرتے تھے کیونکہ یہ آپ کی خاندانی وراثت تھی۔ آپ اہلِ بیت کے سخی گھرانے کے چشم وچراغ (Son) تھے، اس لیے سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہتے، آپ کی ذات میں صَدَقہ وخَیرات کا جذبہ اِس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بسا اَوقات تو اپنی ضروریات کو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پر قُربان کر دِیا کرتے تھے۔

آیئے! آپ کے صدقہ وخیرات کرنے کے بارے میں ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر وفاقہ کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا ہم آپ کو رخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار (1000) دِینار کی پانچ (5) تھیلیاں آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے، اسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔

حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس

سے معذرت فرمائی کہ آپ کو انتظار کرنا پڑا۔ (کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتھم من اھل البیت، ص ۷۷)

بھو کے رہتے تھے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

اے عاشقانِ امامِ حسین! بیان کردہ واقعے سے **دو** نکات حاصل ہوئے۔

ایک تو یہ کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صدقہ و خیرات کرنے اور غریبوں، تنگدستوں، محتاجوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے کے عادی تھے جیسا کہ ابھی ہم نے سُنا آپ نے ساری رقم فوراً اس غریب و محتاج کو عطا فرمادی، مگر افسوس فی زمانہ ہم بخل سے کام لیتے ہوئے صَدَقہ وخَیرات کرنے کے معاملے میں سُستی کرتے ہیں، اگر کوئی حاجت مند آ بھی جائے تو کاروبار، یا روزگار کے حوالے سے شکوے شکایات کے انبار لگاتے اور جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اس کی مدد نہیں کرتے اور اگر کبھی کسی کی مدد کرنے کی توفیق مل بھی جائے تو حُبِّ جاہ اور ریاکاری کی آفت میں مبتلا ہو کر تصویریں بنواتے اور پھر اس کو سوشل میڈیا (Social Media) پر اَپ لوڈ (Upload) کرکے لوگوں کی طرف سے واہ واہ کی داد وصول کرنے جیسی بُری عادت میں مبتلا ہو ہونے کی خواہش جوش مارتی ہے۔

یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے بظاہر تو مال میں کمی واقع ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں برکت ہی برکت ہوتی ہے، جیسا کہ

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

ہم گناہگاروں سے محبت کرنے والے محبوب آقا، بے سہاروں کے سہارا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: مَانَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَۃٍ یعنی صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ (معجم اوسط، من

اسمہ احمد، ۱/۶۱۹، حدیث: ۲۲۷۰)

مجلس اِزدِیادِ حُبّ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صدقہ وخیرات کرنے کے جہاں اُخروی فوائد ہیں، وہیں صدقہ وخیرات کرنے سے آپس میں محبتیں پیدا ہوتیں اور نفرتیں مٹتی ہیں، مگر افسوس! ہم فانی دُنیا کی لذّت اور مال ودولت کی محبت میں گرفتار ہوکر ایک دوسرے سے دُور ہوتے جارہے ہیں، دلوں سے محبت ختم ہوتی جارہی ہے، بات بات پر ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے کا ماحول بنتا جارہا ہے، جس کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں فتنہ وفساد پھیلتا اور امن وامان ختم ہوتا جارہا ہے۔ مگر قربان جایئے! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول پر جو اِس نازک دَور میں بھی ہمیں مسلمانوں کے ساتھ لڑائی جھگڑوں سے بچانے، اتفاق واتحاد کے ساتھ رہنے کی ترغیب دلانے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دُکھ درد میں شریک ہونے، مشکل وقت میں ان کی حاجت روائی کرنے جیسی اچھی سوچ فراہم کررہی ہے، جس کی ایک واضح جھلک دعوتِ اسلامی کی **"مجلس اِزدِیادِ حُبّ"** بھی ہے۔ **نیک کام نمبر 55"** کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَملی جامہ پہناتے ہوئے پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے مدنی ماحول میں تھے مگر اب نہیں آتے، اُنہیں مَدَنی ماحول میں فعّال کرکے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پیشگی وَقْت لے کر اِنْفِرادی طور پر دُکان، گھر یا دفتر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات و مَدَنی مذاکروں میں آنے کا ذہن دینا، مختلف کورسز (مثلاً اِصلاحِ اَعمال کورس، فیضانِ نماز کورس وغیرہ) کرنے کی ترغیب دلانا، قافِلوں میں سفر کروانا، اُن کے گھروں میں مَدَنی حلقے کی ترکیب کرنا، اُنہیں مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری وفوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ کے ذریعے ان کی مدد کرنا، مرحومین کے لیے ایصالِ

ثواب اجتماع کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات کو مزید برکتیں اور ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا نکتہ

اے عاشقانِ رسول! یہ بھی پتہ چلا کہ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے، تبھی تو تھوڑی سی تاخیر ہونے پر اس شخص سے معافی مانگی، حالانکہ آپ کے لئے معافی مانگنا ضروری نہیں تھا، مگر پھر بھی معافی مانگی، جبکہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو عاجزی وانکساری تو دُور کی بات، ہم غلطیاں (Mistakes) کرنے کے باوجود بھی معافی نہیں مانگتے اور ہٹ دھرمی کرتے ہوئے یوں کہتے سنائی دیتے ہیں کہ **بھائی ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاشوں کے ساتھ بدمعاش ہیں، جو ہم سے جھگڑا کرے گا ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے، جو ہمیں ایک بات سُنائے گا، ہم اُسے دس سُنائیں گے، جو ہمیں تکلیف پہنچائے گا، ہم اس کا جینا حرام کر دیں گے،** جبکہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن تو خود سے بدتمیزی کرنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ اَخلاق سے پیش آتے، ہمارے بزرگانِ دِین تو غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی معافی مانگ لیتے، ہمارے بزرگانِ دِین تو گالیاں بکنے والوں کو بھی دعائیں دیتے تھے، ہمارے بزرگانِ دِین تو دل آزاریاں کرنے والوں کے ساتھ بھی عفو ودرگزر سے کام لیتے تھے، ایک ہم ہیں کہ بِلا وجہِ شرعی لوگوں کی دل آزاریاں کرتے ہیں، ہم جان بوجھ کر لوگوں کو تکلیفیں دیتے ہیں، ہم لوگوں کی غیبتیں کرتے ہیں، ہم ناحق لوگوں کی چیزیں ہڑپ کر جاتے ہیں، ہم ہنسی مذاق کرنے والوں کو گالیاں دیتے ہیں، ہم لوگوں سے بدلہ لینے کے مواقع تلاش کرتے ہیں، لہٰذا

ہمیں چاہئے کہ ان بُری عادات کو چھوڑ کر اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے، عَفْو و درگزر، حِلْم و بُردباری، تحمل مزاجی اور عاجزی و انکساری کی عادات کو اپنائیں، کیونکہ عاجزی وانکساری کی عادات رکھنے والے ہر دلعزیز بن جاتے ہیں جبکہ تکبُّر اور بات بات پر لڑنے جھگڑنے کے لئے تیار ہو جانے والوں سے لوگ نفرت کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ

عاجزی اختیار کیجئے

امیرُالْمُؤمِنین، خَلِیفَۃُ الْمُسْلِمِیْن حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: جو اللہ کریم کے لئے عاجزی اختیار کرے، اللہ پاک اُسے بلندی عطا فرمائے گا، پس وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں وہ عظیم ہو گا اور جو تکبُّر کرے، اللہ کریم اُسے ذلیل کر دے گا پس وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو گا مگر خود کو بڑا سمجھتا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک خنزیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام عمر بن الخطاب، ۱۹/ ۱۴۴، حدیث: ۳۵۲۰۲ ملتقطا)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا
یا ربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے اچھی صحبت سے متعلق چند مفید باتیں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

اچھی صحبت سے متعلق چند مفید باتیں

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی انسان اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر۔۔۔الخ، باب المرء مع من احب، ص ۱۰۸۸، حدیث: ۶۷۱۸) (2) فرمایا: "اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ" یعنی آدمی اپنے دوست کے دِین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ تم دیکھو کہ کس سے دوستی رکھتے ہو۔ (المسند لامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۳۳، حدیث: ۸۴۲۵) ☆ اچھے بُرے ساتھی کی مثال مُشک کے اُٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مُشک اُٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تُو اس سے کچھ خرید لے گا اور یا تُو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تُو اس سے بدبو پائے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب مجالسۃ...الخ، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۶۶۹۲) ☆ حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔ (المعجم الکبیر، ۲۲/۱۲۵، حدیث: ۳۲۴) ☆ اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (الجامع الصغیر، حرف الخاء، ص ۲۴۷، حدیث: ۴۰۶۳) ☆ اچھے دوست کی ہم نشینی نہ صرف دنیا میں سُود مند ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔ (اچھے ماحول کی برکتیں، ص ۳۳) ☆ عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ (سابقہ حوالہ، ص ۲۱) ☆ ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں تمامی شرکاء کا اُٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اور ایک دوسرے سے محبت رکھنا فقط اللہ پاک کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔ (سابقہ حوالہ، ص ۲۵) ☆ اچھے ماحول سے اچھی صُحبت میسر ہوتی ہے۔ (سابقہ حوالہ، ص ۱۶) ☆ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔ (سابقہ حوالہ، ص ۱۶) ☆ بُرے ماحول کو اپنانے

والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھو دیتے ہیں۔ (سابقہ حوالہ، ص۲۶) ☆حضرت مالک بن دِینار رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دِینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ و سلامت رہو۔ (کشف المحجوب، باب الصحبۃ وما یتعلق بھا، ص۳۷۴) ☆اچھی صحبت اور نیکیوں کی رَغبت دِلانے والا دعوتِ اسلامی کا روح پرور ماحول عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سُنّتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سُوئے مدینہ رواں دواں ہے، لہٰذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادتِ دارین ہے۔ (اچھے ماحول کی برکتیں، ص۲۲)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے، سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔ **ہفتہ وار مدنی مذاکرے** اور **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** میں پابندی کے ساتھ اوّل تا آخر شرکت بھی کثیر علمِ دین حاصل کرنے کے بہترین ذرائع ہیں۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

مختصر وضاحت: اے قیامت کے دن ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا! آپ پر اللہ پاک کی رحمتیں ہوں اور اے تمام مصائب و آلام کو ہم سے دُور فرمانے والے پیارے نبی! آپ پر کروڑوں درود وسلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی سال کا آغاز مُحَرَّمُ الْحَرَام کے بابرکت مہینے سے ہوتا ہے، ربِّ کریم نے ہمیں اسلامی سال کے اس پہلے مہینے میں ہی خوب نیکیاں کرنے اور اجر وثواب حاصل کرنے کے کثیر مواقع عطا فرمائے ہیں، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم مُحَرَّمُ الْحَرَام کے فضائل ، اس میں عبادت کرنے کی برکتیں، روزے رکھنے، مسلمانوں سے خیر خواہی کرنے اور راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے فضائل کے ساتھ ساتھ اس ماہِ مقدّس میں بزرگوں کی عبادات کرنے کے واقعات بھی سُنیں گے، اللہ کرے کہ ہم سارا بیان دِلجمعی اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

آیئے! سب سے پہلے مُحَرَّمُ الْحَرَام کی **شان وعظمت** اور اس کی **فضیلت** کے بارے میں ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

خیراتِ عاشوراء کی برکات

یومِ عاشوراء (10 مُحَرَّمُ الْحَرَام) کو ملکِ "رَے" میں کسی قاضی (Qadi) کے پاس ایک سائل یعنی مانگنے والا آکر عرض گزار ہوا کہ میں ایک غریب وعِیال دار آدمی ہوں، آپ کو یومِ عاشوراء کا واسطہ! میرے لئے 10 کلو روٹیاں، 5 کلو گوشت اور 2 درہم (چاندی کی اشرفیوں) کا انتظام فرما دیجئے۔ قاضی نے ظہر کے بعد آنے کا کہا۔ جب فقیر وقتِ مقرر پر آیا تو عصر میں بُلایا۔ وہ عصر کے بعد پہنچا پھر بھی کچھ نہ دیا، خالی ہاتھ ہی ٹَرخادیا۔ فقیر کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ رنجیدہ رنجیدہ ایک غیر مسلم کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: آج کے مقدس دن کے صدقے مجھے کچھ دے دو۔ اس نے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ تو فقیر نے عاشوراء کے کچھ فضائل بیان کیے۔ جسے سُن کر اُس غیر مسلم نے کہا: آپ نے بہت ہی عظمت والے دن کا واسطہ دیا ہے، اپنی ضَرورت بیان کیجئے۔ سائل نے اس سے بھی وُہی ضَرورت بیان کر دی۔

اُس آدمی نے گندم کی 10 بوریاں، 100 کلو گوشت اور 20 دِرہم (چاندی کی اشرفیاں) پیش کرتے ہوئے کہا: یہ آپ کے اَہل واولاد کے لیے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضیلت کے صدقے مقرر ہے۔ رات کو قاضی صاحب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: نظر اُٹھا کر دیکھ! جب نظر اُٹھائی تو 2 عالیشان محل نظر آئے، ایک چاندی اور سونے کی اینٹوں کا اور دوسرا سُرخ یاقوت کا تھا۔ قاضی نے پوچھا: یہ دونوں محل کس کے ہیں؟ جواب ملا، اگر تم سائل کی ضَرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے، مگر چونکہ تم نے اُسے (خالی ہاتھ) لوٹا دیا تھا اس لئے اب یہ دونوں محل فُلاں غیر مُسلم کے ہیں۔ قاضی صاحب بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے۔ صبح ہوئی تو غیر مسلم کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا کہ کل تم نے کون سی "نیکی" کی ہے؟ اس نے پوچھا، آپ کو کیسے علم ہوا؟ قاضی صاحب نے اپنا خواب سنایا اور پیشکش کی کہ مجھ سے ایک لاکھ درہم لے لو اور کل کی "نیکی" مجھے بیچ دو۔ تو اس غیر مسلم نے کہا: میں رُوئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اسے فروخت نہیں کروں گا، اللہ پاک کی رحمت وعنایت بہت خوب ہے۔ یہ کہنے کے بعد وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (روض الریاحین، الحکایۃ السابعۃ والعشرون۔۔۔الخ، ص ۲۷۵)

اے خُدائے مصطفٰے میں ، تری رحمتوں پہ قُرباں
ہو کرم سے میری بخشش ، بطُفیلِ شاہِ جِیلاں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عاشوراء کے دن کے بڑے فضائل ہیں، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کی دِل جُوئی کرنا، مشکل وقت میں اس کے کام آنا بہت عمدہ اور ربِّ کریم کا پسندیدہ عمل ہے، کسی مُسلمان کی پریشانی دُور کرنا **عرش کا سایہ** پانے والے اعمال میں سے ایک بہت ہی پیارا عمل ہے، جی ہاں! آیئے! قاسمِ نعمت، مالک جنّت صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پیارا پیارا فرمانِ عالیشان سُنتے ہیں: چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرۃ للسیوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

معلوم ہوا کہ مسلمان کی پریشانی دُور کرنا بہت فائدہ مند کام ہے۔ جبکہ کسی کی دِل آزاری کرنا یعنی بِلا اجازتِ شرعی دل دُکھانا اور اس کی حاجت روائی نہ کرنا بُرا عمل اور نعمتِ الٰہی سے محروم کرنے والا عمل ہے، اس غیر مسلم نے ایک مسلمان کی دِل جُوئی کی، اللہ پاک کی مشیّت کہ اس نے اپنے فضل سے اس دِل جُوئی کا اُسے یہ صِلہ دیا کہ اسے دولتِ ایمان جیسی انمول نعمت عطا کر دی اور دوسری طرف وہ مسلمان قاضی جس نے فقیر کی دِل جُوئی نہ کی اور اسے خالی ہاتھ لوٹا دیا وہ جنت کی عظیم نعمتوں اور محلات سے محروم ہو گیا، ذرا سوچئے! جب ایک غیر مسلم کو مسلمان کی دل جوئی کرنے پر ایمان جیسی عظیمُ الشّان اور انمول نعمت نصیب ہو سکتی ہے، جنت کا اعلیٰ محل مُقدّر بن سکتا ہے، دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہو سکتی ہیں؟ تو جو مسلمان ہو، آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اُمّتی ہو، وہ اگر کسی کی دل جوئی کرے، مصیبت میں کسی کے کام آئے، پریشانی میں کسی کا سہارا بنے، غم اور تکلیف کے وقت کسی کا ساتھ دے، مشکل وقت میں کسی کی حاجت روائی کرے تو یقیناً اللہ کریم ایسے مسلمان کو بھی بے شمار برکتیں عطا فرمائے گا۔

یہ مسئلہ بھی پیشِ نظر رہنا چاہئے کہ غیر نبی کا خواب شریعت میں دلیل نہیں ہوتا اور ہر مانگنے والے فقیر کو دینا جائز بھی نہیں۔ جن کا کام ہی صرف بھیک مانگ کر کمانا ہے، جنہیں پیشہ ور (Professional) بھکاری

بھی کہتے ہیں، ان کو خیرات دینا ثواب نہیں بلکہ گناہ کا کام ہے۔ سوال کرنے والے کے پاس کھانے یا پہننے کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ سوال کر سکتا ہے، اسی طرح یہ سب کچھ ہے مگر کوئی خاص ضرورت مثلاً دوا وعلاج کے لیے رقم درکار ہو تو اور بات ہے، لیکن سوچ سمجھ کے ہی خیرات دی جائے۔

بہر حال ہمیں چاہئے کہ مسلمانوں کی دِل جوئی کرنے والے اعمال بجالائیں، مسلمانوں کو ناراض کرنے والے کاموں سے بچیں۔ آیئے! دل جوئی کی تعریف سنتے ہیں: چنانچہ

دل جوئی کی تعریف

دل جُوئی یعنی دوسروں سے ہمدردی کرنا، انہیں خوشی پہنچانا اور ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا وغیرہ۔

مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں کسی کا دل خوش کرنے والے اعمال کم اور دل آزاری والے کام عام ہوتے جارہے ہیں۔ کبھی کسی کے بارے میں غلط باتیں پھیلائی جاتی ہیں تو کبھی کسی کے عیبوں کو اُچھالا جاتا ہے، کبھی کسی کی چُغلیاں لگائی جاتی ہیں تو کبھی کسی کو دھوکا دیا جاتا ہے، کبھی کسی کے ساتھ خیانت کی جاتی ہے تو کبھی کسی کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے، کبھی کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھ کر چہرہ پھیر لیا جاتا ہے تو کبھی بڑا عہدہ (Post) ملنے پر ماتحتوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں، کبھی کسی کو ذات پات کا طعنہ دے کر جہالت کا اظہار کیا جاتا ہے تو کبھی کسی کی قوم کے بارے میں اُلٹی سیدھی باتیں کر کے اس کی دل آزاری مول لی جاتی ہے، کبھی دو گھروں میں لڑائی کروا کر ان کا سکون برباد کیا جاتا ہے تو کبھی دو عزیزوں میں غلط فہمیاں پیدا کروا کر ان کا تماشہ دیکھا جاتا ہے۔ یوں سمجھیں کہ کسی کی راہ سے کانٹے ہٹانے کی بجائے گویا کانٹے بچھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اَلْغَرَض! فی زمانہ دل آزاری کرنے والے کام بڑی خوشی سے کیے جاتے ہیں مگر دل جوئی والے کاموں سے گریز کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمارا دِین (Religion) یہ چاہتا ہے کہ

ہم ایک دوسرے کی دل جوئیاں کریں، کیونکہ دل جوئی کے بڑے فائدے ہیں۔ ☆دل جوئی سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔☆دل جوئی سے ناراضیاں ختم ہوتی ہیں۔ ☆دل جوئی سے محبتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔☆دل جوئی بیگانوں کو بھی اپنا بنادیتی ہے۔☆دل جوئی نیکی کے کاموں میں معاونت کرتی ہے۔☆دل جوئی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ ☆دل جوئی جہنم سے بچاتی ہے،☆دل جوئی سے دنیا بھی بہتر ہوتی ہے۔☆دل جوئی سے قبر بھی روشن ہو سکتی ہے۔☆دل جوئی آخرت میں بھی کامیابیاں دلا سکتی ہے، اَلْغَرَض! دل جوئی میں فائدے ہی فائدے ہیں۔ لہٰذا جائز طریقے سے مسلمان مرد کا مسلمان مردوں، اپنی محرمات اور بچوں کی امی کی، اسی طرح مسلمان عورتوں کا مسلمان عورتوں، اپنے محارم اور بچوں کے ابو کی دل جوئی کرنا بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں آخرت اچھی ہوگی، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مدد ملے گی۔ آیئے! دل جوئی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں: چنانچہ

دل جوئی کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹)
2. ارشاد فرمایا: بے شک مغفرت کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی ہے۔ (معجم اوسط، ۶/ ۱۲۹، حدیث: ۸۲۴۵)
3. ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے تو اللہ پاک اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ پاک کی عبادت اور اس کی وحدانیت بیان کرتا رہتا ہے۔ جب وہ آدمی مرنے کے بعد اپنی قبر میں پہنچتا ہے تو وہ فرشتہ اُس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ آدمی کہتا ہے: تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تُو نے فُلاں بندے کے دل میں داخل کی تھی اور آج میں

تیرا دل بہلا کر پریشانی دُور کروں گا، میں تجھے تیری جحت یاد دلاؤں گا، میں نکیرین (قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں) کے جواب میں تجھے حق پر ثابت قدم رکھوں گا، میں قیامت کے دن تیرے ساتھ ہوں گا، ربِّ کریم کی بارگاہ میں تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مقام دکھاؤں گا۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قضاء الحوائج، ۴/۲۱۳، حدیث: ۱۱۵)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دِل میں اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کا کیسا پیارا جذبہ ہے اور کتنی پیاری دعا کرتے ہیں کہ

اُمّتِ محبوب کا یاربّ بنا دے خیر خواہ
نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۳۳)

مختصر وضاحت: امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس شعر میں فرماتے ہیں کہ اے ربِّ کریم مجھے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّت کا خیر خواہ بنادے، نفس کی خاطر میرے دل میں کسی کے لئے بھی دشمنی نہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو ماہِ محرّمُ الحرام مکمل ہی رحمتوں اور برکتوں بھرا ہے مگر بالخصوص (Specially) اس ماہ کا دسواں دن جسے **عاشوراء** کہتے ہیں، اس کی شان و عظمت کے کیا کہنے، یہ دن پچھلی اُمتوں میں بھی بڑا مکرم و محترم رہا ہے، تاریخ اس دن کے اہم واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ اس دن میں عبادت کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، اس دن دعائیں قبول ہوتی

ہیں، اس دن حاجت مندوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں، اس دن تنگدستوں کی تنگدستیاں دور ہوتی ہیں اور اسی دن غمزدوں اور دکھیاروں کی مصیبتیں دور ہوتی ہیں: چنانچہ

شبِ عاشوراء کا وسیلہ کام آگیا

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** صفحہ 457 پر ہے: بصرہ میں ایک مال دار (Rich man) آدمی رہتا تھا۔ ہر سال شبِ عاشوراء کو اپنے گھر میں لوگوں کو جمع کرتا جو قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے اور اللہ پاک کا ذکر کرتے۔ اسی طرح رات بھر تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی کا سلسلہ جاری رہتا۔ پھر وہ شخص سب کو کھانا پیش کرتا۔ مساکین کی خبر گیری کرتا۔ بیواؤں اور یتیموں سے بھی اچھا سلوک کرتا۔ اس کا ایک پڑوسی تھا جس کی بیٹی اپاہج تھی۔ اس لڑکی نے اپنے باپ سے پوچھا: اے میرے والدِ محترم! ہمارا پڑوسی ہر سال اس رات لوگوں کو کیوں جمع کرتا ہے؟ اور پھر سب مل کر تلاوتِ قرآن اور ذکر کرتے ہیں۔ باپ نے بتایا: یہ عاشوراء کی رات ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کے بہت زیادہ فضائل ہیں۔ جب سب گھر والے سو گئے تو بچی سحری تک بیدار رہ کر قرآنِ عظیم کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی سنتی رہی۔ جب لوگوں نے قرآنِ حکیم ختم کر لیا۔ تو وہ لڑکی اس طرح دعا مانگنے لگی: یا اللہ! تجھے اس رات کی حُرمت کا واسطہ اور ان لوگوں کا واسطہ جنہوں نے ساری رات تیرا ذکر کرتے ہوئے جاگ کر گزاری ہے! مجھے عافیت عطا فرمادے، میری تکلیف دور کر دے اور میرے دل کی شکستگی (یعنی ٹوٹنا) دور فرمادے۔ ابھی اس کی دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کی تکلیف اور بیماری ختم ہو گئی اور وہ اپنے پاؤں پر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جب باپ نے اس کو پاؤں پر کھڑے ہوئے دیکھا تو پوچھا: اے میری بیٹی! تجھ سے اس رنج و غم اور مصیبت کو کس نے دُور کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: اللہ کریم

نے مجھ پر اپنی رحمت کا بادل برسایا اور انعامات ونوازشات میں ذرہ بھر بخل نہ کیا۔ اے میرے والدِ محترم! میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس رات کا وسیلہ پیش کیا تو اس نے میری تکلیف دور فرمادی اور میرے جسم کو صحیح فرمادیا۔ (الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، المجلس الثانی والاربعون۔۔۔الخ، ص ۲۳۶)

تری رَحمتوں پہ میں قربان یا ربّ مِرے بال بچّے مِری جان یا ربّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ عاشوراء کی رات دعائیں قبول (Accept) ہوتی ہیں، دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم شبِ عاشوراء کو عبادت وریاضت میں گزارتے تھے، وہ نیک لوگ دوسروں کو بھی جمع کرکے ربِّ کریم کا ذکر کرتے، تلاوتِ قرآن کرتے، یتیموں اور بیواؤں کی حاجت روائی کرتے، غریب ومسکین لوگوں کی دیکھ بھال کرتے تھے اور اس رات کا بے حد ادب واحترام کرتے تھے اور اپنے رزقِ حلال سے نذرونیاز کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی اس رات کو عبادت میں اور دن کو روزے کی حالت میں گزارنا چاہئے۔ کیونکہ عاشوراء کے دن کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس دن روزہ رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، خود ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس دن روزہ رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے، آیئے! عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے فضائل پر تین (3) فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں:

عاشوراء کے روزے کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: عاشوراء کا روزہ رکھو اس دن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام روزہ رکھتے تھے۔ (جامع صغیر، ص ۳۱۲، حدیث: ۵۰۶۷)

2. ارشاد فرمایا: یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالَفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں

بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔(مسند امام احمد، ۱/۵۱۸ حدیث: ۲۱۵۴) یاد رکھئے! جب بھی عاشورے کا روزہ رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے اگر کسی نے صرف 10 محرم الحرام کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے۔

3. ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹادے گا۔(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام ... الخ، ص ۴۵۴، حدیث: ۲۷۴۶)

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہماری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم یومِ عاشوراء یعنی 10 محرم الحرام کے فضائل و برکات سُن رہے تھے، یومِ عاشوراء کے فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ اِس دن اللہ پاک نے 10 انبیائے کرام کو مختلف اعزازات واکرامات سے نوازا تھا۔ وہ اعزازات کیا تھے، آیئے! سنتے ہیں: چنانچہ

یومِ عاشوراء کی مُبارک نسبتیں

(1) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد فرمائی گئی اور فرعون اور اس کے پیروکار ہلاک ہوئے۔(2) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی (Ship) "**جودی پہاڑ**" پر ٹھہری۔(3) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔(4) **اسی دن** حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔ (5) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کنویں سے نکالے گئے۔(6) **اسی دن** حضرتِ سَیِّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی اور **اسی دن** آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔(7) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔(8) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت

ہوئی۔(9) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بینائی کا ضُعف دُور ہوا۔(10) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔ (11) **اسی دن** اللہ پاک نے حضرت سَیِّدنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی آزمائش دُور فرمائی۔(12) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہت عطا ہوئی۔ (عمدۃ القاری بکتاب الصوم تحت الباب صیام یوم عاشوراء، ۸/۲۳۳ ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ جو چیز جتنی معزز ہو، اُسے اتنی ہی اہمیت دی جائے، ابھی ہم نے یومِ عاشوراء میں ہونے والے اعزازات اور اہم واقعات کو سُنا، اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دن بہت اہمیت کا حامل ہے، لہٰذا ہمیں بھی اسے اتنی ہی اہمیت دینی چاہیے، اسے غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے، اسے لایعنی کاموں میں نہیں کھپانا چاہیے، بلکہ اس دن خوب خوب نیک اعمال کرنے چاہئیں، اس دن زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں، یومِ عاشوراء کو کون سے نیک اعمال بجالانے چاہئیں، آیئے! سنتے ہیں: چنانچہ

یومِ عاشوراء کے اعمال

حضرت سَیِّدنا علامہ عبدالرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 10 محرّم بہت عظمت والا دن ہے، لہٰذا مناسب ہے کہ جس قدر ممکن ہو اچھے کام کیے جائیں۔ بھلائیوں کے اس موسم کو غنیمت جانو اور غفلت سے بچو۔ (التبصرۃ لابن جوزی، المجلس الاول فی ذکر عاشوراء والمحرم، ۲/۸ ملتقطا) (1) یومِ عاشوراء کا روزہ رکھئے اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرُمُ الحرام کا روزہ بھی ملالیجئے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے۔ (مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن العباس۔۔۔الخ، ۱/۵۱۸، حدیث: ۲۱۵۴ ماخوذا) (2) حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا فرمان ہے: عاشوراء کے دن جو ہزار (1000) مرتبہ **سورۂ اخلاص** پڑھے تو اس کی طرف اللہ پاک نظر فرمائے گا اور جس کی طرف رحمٰن نظر فرمائے اُسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔ (

حاشیۃ النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص ۱۲۴) (3) اِس دن توبہ و اِستغفار کیجئے اور بارگاہِ الٰہی سے توبہ پر قائم رہنے کی بھیک طلب کیجئے۔(4) والدین کا اِکرام کیجئے۔(5) غُصّے پر قابو رکھئے۔(6) نوافل کی کثرت کیجیے۔(7) سُرمہ لگائیے۔ (النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص ۱۲۳) (8) یومِ عاشوراء کو بالخصوص اِثْمِد سُرمہ لگائیے، اس کی برکت سے آنکھیں نہیں دُکھیں گی، جیسا کہ

نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا جو شخص یومِ عاشوراء اِثْمِد سُرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔(شعب الایمان، باب فی الصیام، صوم التاسع مع العاشر، ۳/۳۶۷، حدیث: ۳۷۹۷)

اسی طرح 10 محرّمُ الحرام کو (9) فضولیات سے بچئے۔(10) رشتہ داروں سے ملاقات کیجئے۔ (11) خوشبو (fragrance) لگائیے۔(12) روزہ داروں کو افطار کروائیے۔(13) قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے۔ (14) ستّر بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کا وِرد کیجئے۔(15) یتیم کے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیریئے۔(16) ناراض مسلمانوں میں صلح کروائیے۔(17) (ہوسکے تو) خوفِ خدا سے آنسو بہائیے۔ (مرقع کلیمی، ص190 ملتقطا)

کاش لب پر مرے رہے جاری ذِکر آٹھوں پہر ترا یاربّ
چشمِ تر اور قلبِ مُضطر دے اپنی اُلفت کی مے پِلا یاربّ

(وسائل بخشش مرمم، ص۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عاشوراء اور ہم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ یومِ عاشوراء نہ صرف خود بلکہ اپنے

گھر والوں (family members) کو بھی ان اعمال کو بجالانے اور ربِّ کریم کی رضا حاصل کرنے والے نیک اعمال کی ترغیب دلائیں، یاد رکھئے! جس طرح یومِ عاشوراء کو نیک کام کرنے کا ثواب زیادہ ہے، اسی طرح گناہ کرنے کا عذاب بھی زیادہ ہے، مگر افسوس! فی زمانہ علمِ دین سے دُوری اور جہالت کی وجہ سے اس دن کو بھی ہم عام دنوں کی طرح غفلت اور فضولیات کے ساتھ ساتھ گناہوں میں گزارتے ہیں، نہ نیک اعمال کی کوئی فکر ہوتی ہے نہ اس دن کی تعظیم کی، بلکہ ہر طرف بے پردگی کے نظارے ہوتے ہیں، کہیں گلیوں بازاروں میں تو کہیں قبرستان میں بے پردہ عورتیں گھوم رہی ہوتی ہیں اور ایک تعداد ہے جو بدنگاہی کے گناہ میں بھی جا پڑتی ہوگی، اسی طرح 10 محرم الحرام کو بعض گھروں میں طرح طرح کی خرافات اور فضول رسم و رواج میں قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے، آیئے! محرم الحرام اور بالخصوص یومِ عاشوراء میں کی جانے والی خرافات (بُرائیوں) اور فضول رسموں کے متعلق سنتے ہیں: چنانچہ

گھر میں کھانا نہ بنانا

10 محرم الحرام کو بعض عورتیں گھر میں روٹی نہیں بناتیں اور نہ ہی گھر کی صفائی ستھرائی کرتی ہیں اور نہ ہی جھاڑو دیتی ہیں اور بعض تو ایسی ہیں کہ پورے دس دن گھر میں آگ نہیں جلاتیں اور آگ جلانے کو ناجائز و حرام سمجھتی ہیں، 10 دن گزر جانے کے بعد کھانا بناتی ہیں۔

یاد رکھئے! ہمارے دینِ اسلام میں ان باطل رسومات کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ اسلام ایسا دین ہے جو گزشتہ اور موجودہ تمام باطل، بے ہودہ اور واہیات رسموں کو ختم کرتا ہے۔ نیکیاں کرنے اور شریعتِ مُطہّرہ پر عمل کی ترغیب دلاتا ہے، مگر افسوس صد افسوس! فی زمانہ یہ خلافِ شرع رسمیں ہمارے معاشرے اور گھروں میں بڑے زور و شور سے پھیلتی جارہی ہیں، ہم میں سے کئی ان رسموں میں ملوّث ہیں اور اپنی

ماں، بہن، بیوی، بیٹی اور بہو کو ان خرافات (بُرائیوں) میں ملوّث (Involved) دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے اور نہ ہی ان رسموں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب کوئی دین کا درد رکھنے والا اسلامی بھائی ہمیں نیکی کی دعوت دے اور سمجھائے کہ یہ رسمیں تو جائز نہیں تو ان پر غصے اور ناراضی کا اظہار کیا جاتا ہے اور ان کو یہ کہہ کر خاموش کروادیا جاتا ہے کہ تم تو کل کے بچے ہو، تم نے تو ابھی پڑھنا لکھنا سیکھا ہے۔ تمہیں کیا پتہ یہ رسمیں تو ہمارے باپ دادا سے چلی آرہی ہیں۔

یاد رکھئے! ہر وہ کام جو ناجائز ہو وہ اس لیے جائز نہیں ہو جاتا کہ کسی کے باپ دادا نے کیا تھا، ہمارے مسلمان ہونے کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے خاندان میں، اپنے علاقے میں، اپنے محلے میں اور اپنے گھر میں پائی جانے والی ہر رسم کو شریعت کے مطابق کریں، اگر وہ جائز ہو تو اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر وہ ناجائز ہو تو اسے فوراً سے بیشتر ترک کر دینا چاہیے۔

ناجائز رسمیں اپنانے والوں کو نصیحت

تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: ایسے لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو شریعت کے خلاف رسمیں بجالانے اور دیگر اَفعال کرنے پر کوئی شرعی دلیل پیش کرنے کی بجائے یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے عرصۂ دراز سے یہ رسم و کام کرتے چلے آرہے ہیں اور ہمارے خاندان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو ان رسموں اور کاموں کو نہ کرتا ہو، پھر ہم کسی کے کہنے پر ان چیزوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں! اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیئے ہوئے احکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر صحیح طریقے سے غور کریں تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی رسمیں اور اَفعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور یہ ان کے کندھوں پر اپنے اور دوسروں کے گناہوں کا بہت

بھاری بوجھ ہیں۔ اللہ کریم ایسے لوگوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور شریعت کے احکام کے مطابق عمل کرنے اور ان کے خلاف کام کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ (صراط الجنان، ۷/۰۴ ملخصاً)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "قافلہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایسی فضول اور لغو رسموں سے پیچھا چھڑانے، نیکیوں کا جذبہ پانے، شریعت کی پیروی کا ذہن پانے، دِین و دنیا کی کامیابی و بھلائی پانے، اپنی اور اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے اور ربِّ کریم کی رضا حاصل کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"قافلہ"** بھی ہے، یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے قافلے جہاں مختلف ایّام اور مختلف تاریخوں پر سفر کرتے ہیں، وہیں بُزرگانِ دین کے اعراس اور **بالخصوص ماہِ محرم الحرام کی 10،9،8 یا پھر 9،10،11 کو شہیدانِ کربلا اور امامِ عالی مقام، امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پیش کرنے کی نیت سے کثیر عاشقانِ رسول راہِ خُدا میں سفر کرتے ہیں، لہٰذا ہم خود بھی اور اپنے والد، بیٹے، بھائی، اور دوستوں کو ان قافلوں میں سفر کی ترغیب دِلایئے** اور کربلا والوں کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پیش کرنے کی سعادت حاصل کیجئے۔

اس سال 10،9،8 محرم کو 3 دن کے قافلوں میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے لیے امیرِ اہلسنت نے دُعا بھی فرمائی ہے، آیئے! ہم بھی وہ دُعا توجہ کے ساتھ سُنتے ہیں، تمام اسلامی بھائی کوشش کریں کہ امیرِ اہلسنّت کی اِس دُعا سے حصہ پانے میں ہمیں بھی کامیابی نصیب ہو جائے۔

دُعائے عطار: یااللہ! جو بھی میرا مدنی بیٹا **3 دن کے قافلے میں** سفر کرے یا میری مدنی بیٹی کسی

محرم یا پھر اپنے بچوں کے ابو کو تیار کرلے اور سفر کروادے، ان تمام عاشقانِ صحابہ واہلبیت (رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو **دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب فرما اور بے حساب مغفرت ان کا مقدر بنادے۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قافلوں کی بَرَکت سے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہوا ہے۔ ☆ قافلے میں جانے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆ قافلے کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ قافلے کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہوتی ہے۔ ☆ قافلے کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆ قافلے کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر واَذکار، دَرْس وبَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔ ☆ قافلے کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔

12 مدنی کاموں میں سے اس مدنی کام **"قافلہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے **"مدنی قافلہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام اسلامی بھائی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے پڑھا بھی جاسکتا ہے اور ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے۔ ☆ قافلہ کیا ہے، ☆ قافلے میں جانے کی نیتیں، ☆ قافلے کا مختصر جدول ☆ قافلے سے متعلق شرعی وتنظیمی احتیاطیں، ☆ قافلوں کے متعلق 22 نکات ☆ اور بہت سے اہم نکات، حکایات، روایات اس رسالے میں اپنی بہاریں لٹا رہے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مَرَض سے نجات مل گئی

کراچی کے عَلاقے ناظِم آباد کے مقیم ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی تقریباً 19 سال سے سانس کے مَرض میں مُبتَلا تھے۔ بسا اوقات مَرَض کی شِدَّت کی وجہ سے اُنہیں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا، کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اُسی وَقْت ڈاکٹر (Doctor) کے پاس جانا پڑتا۔ الغَرَض عِلاج میں کوئی کمی نہ چھوڑی جاتی۔ اُن کی خوش قسمتی کہ ایک مرتبہ عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین (3) دن کے قافِلے میں جانے کی سعادت حاصِل ہوئی، قافلے کی بَرَکت سے جہاں اُن کے شب و روز عبادتِ الٰہی میں گزرے، عِلْمِ دین حاصِل کرنے کا موقع ملا اور وہیں اُنہیں دیگر بَرَکات بھی نصیب ہوئیں۔ قافلے کے دوران اُنہیں نہ اِنجکشن کی حاجت پیش آئی اور نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا بلکہ وہاں ایسا اِطمینان اور سُکون ملا کہ جو اِس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قافلے کی بَرَکت سے اُن کے 19 سال پُرانے مَرض میں نُمایاں کمی آگئی۔

چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عاشُوراء اور واقعۂ کربلا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام کے فضائل و برکات اور بالخصوص یومِ عاشوراء میں کئے جانے والے اعمال اور اس دن میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں سُن رہے تھے، 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام ہمیں ہر سال شُہدائے کربلا اور بالخصوص نواسۂ رسول، سیِّدُ الشُّہداء، اِمام

عالی مقام حضرت سَیِّدُ نا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یاد بھی دِلا تا ہے، کیونکہ دس مُحَرَّمُ الْحَرَام اِکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرکہ پیش آیا، جسے **واقعہ کربلا** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس واقعہ میں شُہَدائے کربلا رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کے اِستقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈَٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عظیمُ الشّان سبق دیا۔ اسی مناسبت سے حضرتِ سَیِّدنا اِمام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک کرامت اور اس سے حاصل ہونے والے چند نکات سنتے ہیں: چنانچہ

گستاخ و بدزبان آگ میں

یومِ عاشورا (بروز جمعۃ المبارک 10 مُحَرَّمُ الحرام) کو جب اِمامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میدانِ کربلا میں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اس وقت خیموں کی حفاظت کے لئے خندق میں آگ روشن دیکھ کر ایک بدزبان (جس کا نام مالک بن عُروہ تھا) اس طرح بکواس کرنے لگا: اے حُسین! تم نے وہاں کی آگ سے پہلے یہیں آگ لگالی۔ حضرتِ امامِ عالی مقام، امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: **کَذَبْتَ یَا عَدُوَّ اللہِ** یعنی اے دُشمنِ خُدا! تُو جھوٹا ہے کیا تجھے گمان ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گا؟

اُس گستاخ و بدبخت کے الفاظ سُن کر حضرت سیّدنا مسلم بن عَوسَجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے اُس بدزبان کے منہ پر تیر مارنے کی اجازت چاہی۔ لیکن صبر و تحمل کے پیکر حضرتِ سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہماری طرف سے جنگ کی ابتدا نہیں ہونی چاہئے۔ یہ فرما کر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور ربِّ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: یاربّ! عذاب نار سے قبل اس گستاخ کو دنیا ہی میں آگ کے عذاب میں مبتلا فرما۔ فوراً دعا قبول ہوئی اور اس کے گھوڑے کا پاؤں ایک سوراخ میں

گیااور وہ گھوڑے سے گرا اوراس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھ گیااور گھوڑے نے اسے آگ میں ڈال دیااور وہ بدنصیب آگ میں جل گیا۔

حضرتِ سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سجدۂ شکر کیااور ربِّ کریم کی حمد وثناء کی اور عرض کی: اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے اٰلِ رسول کے گستاخ کو سزا دی۔(سوانح کربلا، ص۱۳۸ماخوذاً کرامات امام حسین، ص۷ ملخصاً)

اَہلبیتِ پاک سے بے باکیاں گستاخیاں لَعنَۃُ اللہِ عَلَیکُم دُشمنانِ اَہلبیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے ایک تو حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان و شوکت اور بارگاہِ اِلٰہی میں مقام ومرتبہ ظاہر ہورہاہے کہ ابھی آپ کی زبان سے الفاظ نکلے ہی تھے کہ فوراً اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہوئے اوروہ گستاخ وبدبخت دنیاو آخرت میں ذلیل ورُسوا ہوااور آگ کے عذاب میں مبتلاہو کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی ہماری دل آزاری کرے یابدتمیزی کرے، بے شرمی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدسلوکی کرے، گالی دے، یابے حیائی کی بات کہے تو کوئی انتقامی کاروائی کرنے کی بجائے اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کردینا چاہیے اوراس کی باتوں پر صبر کرناچاہئے اور صبر کا ذہن بنانے کے لئے ان مقدس ہستیوں پر میدانِ کربلا میں پیش آنے والی مصیبتوں پر غور کرناچاہئے کہ

صبر کی عادت بنائیے

میدانِ کربلامیں حضرتِ سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر جان، مال، اولاد، بھوک، پیاس، خوف اور طعنے بازی جیسی سب آزمائشیں آئیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نانا جان، دوعالم کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کلمہ پڑھنے والے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں

دینے لگے، آپ کے بھائیوں، بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کو شہید کیا گیا، آپ کے رفقاء کو تکلیفیں دِی گئیں، آپ کے خاندان والوں کو ستایا گیا، مگر پھر بھی آپ ان تمام آزمائشوں میں سرخ رُو ہوئے ، صبر واستقامت کا پہاڑ بنے رہے، رِضائے اِلٰہی پر راضی رہتے ہوئے زبان سے حمدِ الٰہی بجالاتے رہے اوران بد بختوں کو برابر نیکی کی دعوت اور اسلام کی تعلیمات دیتے رہے، ایک لفظ بھی بے صبری کا ادا نہ کیا حتّٰی کہ سجدے کی حالت میں اپنی جان کا نذرانہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا۔

لہذا ہمیں چاہئے کہ ان اللہ والوں کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے خوب نیکی کی دعوت عام کریں، مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کے لئے کوشاں رہیں، راہِ خدا میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کریں اور اس مُبارک دن میں تلاوتِ قرآن، ذِکر ودُرود، صدقہ وخیرات، نوافل کی کثرت اور نذرونیاز کی صورت میں ان عظیم ہستیوں کو خراجِ عقیدت پیش کریں اور ان کی بارگاہ میں خوب خوب ایصالِ ثواب کریں۔

یادرکھئے! فی زمانہ اس بابرکت دن پر جو لوگ ٹھنڈے مشروبات اور کھچڑے پر امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی فاتحہ دلاتے ہیں، نیاز کرتے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں، گھروں میں تقسیم کرتے ہیں، یہ جائز ومستحب اور نیکیوں بھرا کام ہے: چنانچہ

نیاز کس چیز پر دلوائیں؟

حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ ودیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر برنج (چاولوں کی کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے، ان کو جس طرح ایصالِ ثواب کرو مَندوب (اچھا عمل) ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگادیتے ہیں، جاڑوں (سردیوں) میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کھچڑا پکواتا ہے جو کارِ خیر کرو اور ثواب

پہنچاؤ ہو سکتا ہے، ان سب کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے، ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہو سکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہو سکتی ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۶۴۳)

ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ یعنی مومنین کیلئے دُعائے مغفرت کرنے کا ثبوت قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ پارہ 28 سورۂ حشر کی آیت نمبر 10 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پ۲۸، الحشر: ۱۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے

مشہور مُفسّرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ صرف اپنے لئے دُعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے، دوسرا یہ کہ بُزرگانِ دِین خصوصاً صحابہ کرام و اہلِ بیت کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ۲۸/ ۸۷۳)

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ایصالِ ثواب

حضرتِ سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میری والدہ محترمہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد

فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔ (بُخاری، ۲/۲۴۱، حدیث: ۲۷۶۲)

حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطِی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سات (7) روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔ (الحاوی للفتاوی، ۲/۲۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ" کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے کہ جنہوں نے ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی کیلئے مختلف موضوعات پر کتب و رسائل تحریر فرمادیئے تاکہ ہم ان کے مطالعے کے ذریعے اپنے دِینی و دُنیوی معمولات کو اچھے طریقے سے ادا کر سکیں۔ فاتحہ و ایصالِ ثواب کے ثبوت و طریقہ کار پر مشتمل امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بہت ہی پیارا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** ہدیۃً حاصل کرکے اس کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں بہت سی معلومات کے ساتھ ساتھ اِیصالِ ثواب کا طریقہ بھی موجود ہے۔ اس رسالے کو خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیے۔ بالخصوص **ایصالِ ثواب کے اجتماعات** (مثلاً تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ) میں مرحومین کے **ایصالِ ثواب** کے لیے اس رِسالے کو تقسیم کیجئے، یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس شعبہ تعلیم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! محرم الحرام کی برکتیں پانے، یومِ عاشوراء کو نیکیوں میں گزارنے کا جذبہ پانے، شہیدانِ کربلا کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پیش کرنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کا جذبہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں انبیائے کرام، صحابۂ کرام، تابعینِ عظام اور اولیائے کرام اور اہلِ بیتِ اطہار کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دی جاتی ہے، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اِنْ شَآءَ اللہ! نیک بننے اور فکرِ آخرت میں کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کر رہی ہے، وہیں گورنمنٹ و پرائیویٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور مختلف تعلیمی اِداروں سے وابستہ لوگوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے مجلس **"شعبۂ تعلیم"** کا قِیام عمل میں لایا گیا، جس کا بُنیادی مقصد ان اِداروں سے وابستہ لوگوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے سُنّتوں کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے، یہ مجلس کالجز اور یونیورسٹیز کے اَساتذہ (Teachers) و طلبہ (Students) سے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ تعلق قائم کر کے اِنہیں اُمت پر شفیق آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے روشناس کرواتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اِداروں میں "نیک کام" کا سِلسِلہ جاری کرتی اور ہاسٹل میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان قائم کر کے ان مُستَقبِل کے معماروں کو تعلیمِ قرآن کی لازوال دولت سے مالامال کرتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس شعبے سے وابستہ ہزاروں عاشقانِ رسول، گناہوں سے تائب ہو کر نمازی اور سُنّتوں کے عادی بن چکے ہیں۔ اللہ پاک شہیدانِ کربلا اور بالخصوص سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے طفیل دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعظیم سادات کے مدنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سیّدوں کی تعظیم کے چند نکات سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔(1) فرمایا: جو میرے اَہلبیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔(جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱)(2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُالْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے مِلے گا۔(تاریخ بغداد، ۱۰/۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱) ☆ ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۷) جبکہ سیّد کی بطورِ سیّد یعنی وہ سیّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۶) ☆ ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُول کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔(سادات کرام کی عظمت، ص ۷) ☆ اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔(اَلشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اِعظامہ...الخ، ص ۵۲، الجزء: ۲) ☆ تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔(سادات کرام کی عظمت، ص ۱۴) ☆ جو واقع میں سیّد نہ ہو اور دِیدہ و دِانستہ (جان بوجھ کر) سَیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔(سادات کرام کی عظمت، ص ۱۶) ☆ اگر کوئی بدمذہب سیّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی

بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہر گز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۷) ☆ سادات کی تعظیم ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۲۳ ماخوذا) (سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆ استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۴) ☆ ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جا سکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۲)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رَبِّ کریم کی حمد بیان کی اور پھر نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے رَبّ سے مغفرت طلب کی، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔ (در منثور، پ ۳۰، نکرد علی ختم القرآن، ۸/۶۹۸)

شافعِ روزِ جَزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

مختصر وضاحت: اے قیامت کے دن میری شفاعت فرمانے والے اور اے ہر مصیبت کو دُور فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ پر کروڑوں دُرُود ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اپنے اپنے درجے ہیں مگر ان مقدس ہستیوں میں حضرتِ سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو خاص مقام و مرتبہ حاصل

ہے، آپ نے دینِ اسلام کی خاطر بہت تکالیف برداشت کیں۔خوفِ خدا ہو یا عشقِ رسول، تقویٰ وپرہیز گاری ہو یاعبادت وریاضت، کَرامت و شَرَافت ہو یااستقامت، عاجزی و انکساری ہو یا حُسنِ اخلاق، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذات میں ان تمام خوبیوں کی جھلک دکھائی دیتی تھی، آپ کامقام ومرتبہ یہ ہے کہ غلاموں کو سینے لگانے والے ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وقتاً فوقتاً آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے فضائل بیان فرمائے۔ آج کے بیان میں ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کاتذکرہ، مختصر تعارف، فضائل بالخصوص آپ کی ایمان پر استقامت اور عشقِ رسول کے واقعات سنیں گے، اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننانصیب ہوجائے۔ آیئے!سب سے پہلے حضرت سَیِّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا بلال کی آزادی

حضرت سیِّدُنا عُروَہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ورقہ بن نوفل (جو کہ اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے چچازاد بھائی تھے) کا گزر حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا جبکہ انہیں (اسلام لانے کی وجہ سے) مارا جارہا تھااور ایسی حالت میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ”اَحَدٌ ، اَحَدٌ“ یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے“ کی صدا لگا رہے تھے۔ ورقہ بن نوفل نے دیکھا تو کہا: بلال! اللہ ہی کا نام لئے جاؤ۔ پھر اُمَیّہ بن خَلَف جو حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مار رہا تھا، اس کی طرف متوجہ ہوکر کہا: اللہ کی قسم! اگر تم انہیں اس بات پر شہید کردوگے تو میں رحمت وبرکت پانے کے لئے (اِن کا مزار) بناؤں گا۔ ایک دن امیر المومنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا گزر حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا اور وہ لوگ حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ یہی برتاؤ کررہے تھے تو حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُمَیّہ بن خَلَف سے فرمایا: اس بیچارے کے

معاملے میں تُو اللہ سے نہیں ڈرتا۔ کب تک اسے تکلیف دیتا رہے گا؟ اُمیہ نے کہا: آپ نے اسے بگاڑا ہے، آپ اسے اس تکلیف سے بچالیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ تو امیر المومنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میرے پاس بلال سے زیادہ تندرست و توانا غلام (یعنی خادم) ہے، بلال مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا: منظور ہے، تو حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُمیّہ کو اپنا غلام دے دیا اور حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو لے لیا اور اُنہیں آزاد کر دیا۔

(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۱۹۹، رقم: ۴۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ! سُنا آپ نے کہ حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو راہِ خدا میں کتنی آزمائشیں آئیں، لیکن پھر بھی باطل کے آگے اپنا سر نہیں جھکایا، گویا ان اللہ والوں کا یہ شیوہ (Habit) تھا کہ سر کٹتا ہے تو کٹ جائے۔ جان جاتی ہے تو چلی جائے مگر دینِ اسلام کو چھوڑ کر باطل کے آگے سر نہ جھکنے پائے۔ ان کا یہ عمل ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ راہِ حق میں اپنا سب کچھ بھی لُٹانا پڑے تو لُٹا دیا جائے لیکن حق کا ساتھ نہ چھوڑا جائے اور ڈٹ کر باطل کا مقابلہ کیا جائے۔ دنیا میں اس کا صِلہ اگرچہ کچھ نہ ملے لیکن ایسے لوگوں کی یقیناً آخرت سنور جاتی ہے، بارگاہِ الٰہی سے اِنعامات واِکرامات کی بارش برستی ہے۔

حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آخری دم تک اِخلاص اور اِستقامت کے ساتھ دینِ اِسلام پر ثابت قدم رہے، راہِ خدا میں جان کی بازی لگا دی مگر آپ کی ثابت قدمی میں ذرّہ برابر بھی کمی نہ آئی، دینِ اِسلام قبول کرنے کے بدلے میں مظلومانہ زندگی بسر کرنے کے باوجود بھی کبھی زبان پر شکوہ نہیں آیا اور ایک طرف ہم محبّتِ رسول کا دم بھرنے والے معمولی سی خراش پر شور مچا دیتے ہیں، ذرا سی

تکلیف پہنچنے پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں، ذرا سوچئے! حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس قدر تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی گویا زبانِ حال سے یہی کہتے رہے کہ جان تو جاسکتی ہے لیکن کلمہ نہیں چھوٹ سکتا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزاریں، ان کی قربانی کے واقعات پڑھ کر اوران کا ذکرِ مبارک کرکے اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ آیئے! آپ کی ایمان پر اِستقامت کے مزید واقعات سننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف سنتے ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

☆حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قبیلہ بَنِی جُمَح کے غلام تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام بلال، والد کا نام رَباح اور والدہ محترمہ کا نام حمامہ ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۲۰۰، ملخصاً) ☆آپ کی کنیت ابو عبداللہ، ابو عبدالکریم، ابو عبدالرحمن اور ابو عَمْرو حبشی ہیں۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، رقم: ۲۱۴، بلال بن رباح، ۱/۲۱۸) ☆مؤذنِ رسول اور سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْن (یعنی اذان دینے والوں کے سردار) کے القابات سے مشہور تھے۔ چنانچہ حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بلال ایک اچھے انسان اور مُؤَذِّنِیْن (یعنی اذن دینے والوں) کے سردار ہیں۔ (معجم کبیر، ۵/۲۰۹، حدیث: ۵۱۱۹) ☆آپ کا شمار اسلام قبول کرنے والے اوّلین سعادت مندوں میں ہوتا ہے۔ (صفۃ الصفوۃ، ۱/۲۲۷ ماخوذا) ☆حضرت سیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تنہائی میں عبادت کرنے والے، صاحبِ فضل و سخاوت، امیر المومنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ☆آپ کو دینِ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ ستایا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دو جہاں کے سردار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خازِن (خزانچی) تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنے والے، نیکیوں میں پہل کرنے والے اور

ربِّ کریم کی ذات پر کامل بھروسا اور یقین رکھنے والے تھے۔(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۱۹۹) ☆ آپ اسلام میں سچے اور پاکیزہ دل والے تھے۔ ☆ دوپہر کے وقت جب گرمی خوب زور پکڑتی تو اُمَیّہ بن خَلَف انہیں باہر لا کر پیٹھ کے بل مکہ کے ریتلے میدان میں ڈال دیتا پھر بڑا پتھر لانے کا حکم دیتا تو ان کے سینے پر رکھ دیا جاتا۔ لیکن حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس سخت مصیبت میں گرفتار ہونے کے باوجود "اَحَد، اَحَد" یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے" کی صدا لگائے جاتے۔(حلیۃ الاولیاء بلال بن رباح، ۱/۲۰۰) ☆ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا وصال 20 سنِ ہجری کو ہوا۔ (ابن عساکر، رقم:۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۴۵)

جاہ و جلال دو نہ ہی مال و منال دو
سوزِ بلال بس مری جھولی میں ڈال دو
دُنیا کے سارے غم مِرے دل سے نکال دو
غم اپنا یا حبیب! برائے بلال دو
ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیکرِ صبر و وفا اور اسلام کے حقیقی آئینہ دار، اسلام سے محبت کرنے والے، اسلام کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے والے اور اسلام کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے والے تھے، آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایمان پر استقامت

کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

اسلام کے حقیقی آئینہ دار

حضرت سیدنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس سے گزرا تو آپ کو تپتی ہوئی زمین پر لٹا کر سزا دی جارہی تھی (گرمی کی شدت اتنی تھی کہ) اگر اس زمین پر گوشت کا ٹکڑا رکھ دیا جاتا تو وہ بھی پک جاتا، اس حال میں بھی آپ کی زبانِ مبارک پر یہ الفاظ جاری تھے: میں لات وعُزّیٰ (یعنی بتوں) کی خدائی کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ سن کر بدبخت اُمیہ بن خلف نے آپ کی سزا میں اور اضافہ کر دیا اور آپ کے گلے کو اس زور سے دبایا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بے ہوش ہو گئے۔ (سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور۔۔الخ، الباب الخامس عشر فی عدوان المشرکین۔۔الخ، ۲/۳۵۷)

ایمان کی اہمیت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے ایمان پر کس قدر مضبوطی سے قائم تھے۔ کاش! ہمیں بھی اپنے ایمان کی حفاظت کی حقیقی معنوں میں فکر نصیب ہو جائے۔ یاد رکھئے! آج کل بہت سے کام ایسے ہیں جن کی وجہ سے ایمان داؤ پر لگ جاتا ہے۔ مثلاً گانے سننا، یہ بھی گناہ ہے مگر بعض نادان مَعَاذَ اللہ ایسے گانے جھُوم جھُوم کر سُن رہے ہوتے ہیں، یا ساتھ ساتھ بڑے مزے سے گُنگنا رہے ہوتے ہیں جن میں **کُفْریہ جملے** شامل ہوتے ہیں، افسوس کہ دِینی معلومات کی کمی کی وجہ سے اِنہیں اس بات کا معلوم بھی نہیں ہوتا کہ یہ کُفریہ اشعار ہیں۔ اسی طرح جب کوئی مصیبت یا پریشانی آئے مثلاً جوان موت ہو جائے، اچانک حادثہ ہو جائے تو بعض نادان شکوے اور شکایت بھرے ایسے جملے بول دیتے ہیں جو ایمان کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض

نادان غیر مسلموں کے مختلف طور طریقوں کی نقل کرتے ہوئے ان کو اپنانے میں اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ ان کے ایسے تہوار منانے لگتے ہیں جو ایمان کو ضائع کرنے والے ہوتے ہیں۔

اللہ پاک ہمارے حال پر کرم فرمائے اور ہمیں **ایمان کی سلامتی** کی فکر عطا فرمائے۔

مُسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص 105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہم نے حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ایمان پر استقامت کے بارے میں سُنا۔ آیئے اسی بارے میں مزید کچھ سنتے ہیں: چنانچہ

ایمان پر استقامت

یہ بھی منقول ہے کہ آپ کو دینِ اسلام سے ہٹانے کے لیے بعض اوقات غیر مسلم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو باندھ کر بچوں کے حوالے کر دیا کرتے جو آپ کو مکہ کی گلی کُوچوں (Streets) میں گھسیٹتے پھرتے، لیکن اس کے باوجود آپ کی زبان پر ''اَحَد، اَحَد'' یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے، جاری رہتا۔ (مصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب فی بلال وفضلہ، ۷/۵۳۷، حدیث: ۱، ملتقطا)

اِستقامت دِین پر مجھ کو عطا فرمایئے
یا رَسُوْلَ اللہ برائے آلِ یاسر یانبی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۷۸)

اے عاشقانِ بلالِ حبشی! سُنا آپ نے کہ حضرتِ سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِینِ اسلام سے کیسی

محبت فرماتے تھے، دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زندگی کا مقصدِ اصلی یہی تھا، آپ نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مُسلمانوں کو یہ بتادیا کہ ایک مسلمان کو دینِ اسلام اور اپنے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسی محبت ہونی چاہئے۔ آپ نے اپنی خواہشات، مال واَسباب، اَولاد و قریبی رِشتہ دار حتّٰی کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر اللہ کریم اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی اور اس مَحَبَّت کو ہمیشہ اپنے دل میں بسائے رکھا، نتیجۃً آپ کے عمل سے خُوش ہو کر رسولِ خدا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مواقع پر آپ کی تعریف و توصیف فرمائی اور جنت میں اپنے غلام کے قدموں کی آواز کو بھی سماعت فرمایا: چنانچہ

قدموں کی آہٹ

معراج کی رات جنت کی سیر کے دوران نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنت میں کسی کے قدموں کی آہٹ سماعت فرمائی، جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بتایا گیا کہ یہ حضرت بلال حبشی کے قدموں کی آواز ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۲/۴۱۸، الحدیث: ۶۰۳۷ ملتقطا)

سُبْحٰنَ اللہ! قربان جایئے! حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان پر کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے غلام کے قدموں کی آہٹ جنت میں سماعت فرمارہے ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یہ مقام و مرتبہ کس عمل کے سبب حاصل ہوا، آیئے سنتے ہیں: چنانچہ

جنت میں لیجانے والا عمل

حضرتِ سیدنا بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک صبح نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بیدار ہوئے تو حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا: اے بلال! کونسی چیز تمہیں مجھ سے پہلے جنت

میں لے گئی؟ آج شب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سُنی۔ تو حضرتِ سیدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا (اچھا!) یہی وجہ ہے۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔ الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹ ملتقطا)

اے عاشقانِ صحابہ! سنا آپ نے کہ سیّدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو نفل نماز کا کیسا جذبہ تھا، جب بھی وضو کرتے تو دو رکعت نماز تَحِیَّۃُ الْوُضُوْ ادا فرماتے اور ایک طرف ہم اپنے کردار کی طرف نگاہ دوڑائیں تو ہمارا حال یہ ہے کہ نوافل کے ساتھ ساتھ فرائض وواجبات کی ادائیگی میں بھی سُستی و غفلت نظر آتی ہے، دوستوں کے ساتھ فضول باتوں میں گھنٹوں ضائع کر دیتے ہیں، لیکن نماز کی خاطر مسجد میں جانے کے لئے ٹائم نہیں۔ شادی کی دعوت میں دو گھنٹے پہلے پہنچ جاتے ہیں، لیکن نماز کے لئے 10 منٹ پہلے جانے کا وقت نہیں، بلکہ ایک تعداد ایسی ہے کہ مسجد میں اگر پہنچتے بھی ہیں تو عین جماعت کے وقت، جمعہ والے دن عین خطبہ کے وقت جلدی جلدی میں وضو کے قطرے مسجد کے فرش پر گراتے ہوئے جماعت میں شامل ہوتے ہیں، حالانکہ مسجد کے فرش پر وضو کے پانی کے قطرے ٹپکانا شرعاً دُرست نہیں ہے۔

ہم غور کریں کہ کہیں اپنی زندگی کے مقصد (Purpose of life) کو بُھول کر دن رات اللہ پاک کے حقوق کی پامالی میں بسر تو نہیں کر رہے؟

یاد رکھئے! ایمان و عقائد کی درستی کے بعد نماز حُقُوقُ اللہ میں سب سے اہم حق ہے۔ چنانچہ فتاویٰ

رضویہ جلد 9، ص159-158 پر ہے: ایمان و تصحیحِ عقائد (یعنی ایمان اور درست عقائد کو تسلیم کرنے) کے بعد جملہ حُقُوقُ اللہ میں سب سے اہم و اعظم نماز ہے۔

نماز ضائع کرنے والوں کو قبر و حشر میں دردناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، چنانچہ

بے نمازی کی سزا

بروزِ قیامت گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جسے لَمْلَمْ کہا جاتا ہے، اس میں سانپ ہیں اور ہر سانپ اُونٹ جتنا ہے، اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت جتنی ہے، جب وہ بے نمازی کو ڈَسے گا تو اس کا زہر 70 سال تک اس کے جسم (Body) میں جوش مارتا رہے گا، پھر اس کا گوشت گل کر ہڈی سے الگ ہو جائے گا۔ (کتاب الکبائر، فصل فی المحافظة علی الصلوات والتهاون بها، ص ۲۶)

اے عاشقانِ رسول! خوفِ خدا سے لرز جانا چاہئے، خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے اور آج سے ہی نمازوں کی پابندی شروع کر دیجئے، نہ صرف پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں باجماعت ادا کرنے کا معمول بنائیں بلکہ تَحِیَّۃُ الْوُضُو اور دِیگر نوافل کی بھی پابندی کرنے کی نیت کر لیجئے، تَحِیَّۃُ الْوُضُو کی ترغیب تو 72 نیک کاموں میں بھی شامل ہے۔ یہ نوافل پڑھنے سے اس نیک کام پر بھی عمل ہو جائے گا، ویسے بھی نوافل پڑھنے کی کئی برکتیں ہیں۔ آیئے! نفل نمازوں کی پابندی کا ذہن بنانے کے لئے 3 فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں: چنانچہ

نوافل کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے دو رکعت نفل ادا کئے جن میں اپنے دل سے کچھ بات نہ کی تو اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب الوضو، باب الوضو ثلاثاً ثلاثاً، ۱/۷۸، حدیث: ۱۵۹)
2. ارشاد فرمایا: جو شخص احسن طریقے سے وضو کرے اور دو رکعتیں قلبی توجہ سے ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ (مسلم، کتاب الطھارۃ، باب نکر المستحب عقب الوضوء، ص ۱۱۸، حدیث: ۵۵۳)
3. ارشاد فرمایا: جس نے احسن طریقے سے وضو کیا پھر اٹھ کر دو یا چار رکعتیں پڑھیں اور ان کے رکوع و سجود، خشوع کے ساتھ ادا کئے پھر اللہ کریم سے مغفرت طلب کی تو ربِّ کریم اس کی مغفرت فرما دے گا۔ (مسند احمد، بقیۃ حدیث ابی دَرْدَاء، ۱۰/۴۳۰، حدیث: ۲۷۶۱۲)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سُنّتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بلالِ حبشی کا عشقِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاکیزہ اَوصاف اس قدر ہیں کہ مختصر وَقْت اُن خَصائص کو بیان کرنے کیلئے ناکافی ہے، مگر آپ کا ایک وصف بے مثل و بے مثال ہے اور وہ ہے **عشقِ رسول**، یوں تو عشقِ رسول تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دلوں کی دھڑکن تھا، مگر سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے آقا کی مَحَبَّت و غلامی میں یوں گم رہتے کہ انہیں دنیا کی کسی چیز سے کوئی غرض نہ ہوتی۔ وہ سب کچھ برداشت کر سکتے تھے، لیکن انہیں کبھی یہ گوارا نہ تھا کہ کوئی ان کے آقا کی شانِ اقدس میں ادنیٰ سی بے ادبی کی جرأت کرے، اسی عشقِ کامل کے طفیل سیّدنا

بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دنیا و آخرت میں ایسا مقام و مرتبہ اور وقار ملا کہ ان کی قسمت پر رشک آتا ہے۔ یہ ان کے عشق کا کمال تھا کہ مشکل سے مشکل وقت میں بھی رَسُولُ اللہ سے ملنے کا شوق انہیں تڑپاتا رہتا، حتّٰی کہ جانکنی (یعنی روح نکلنے) کے وقت بھی حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنے محبوب سے وصال کی خوشی تھی، آیئے! اپنے دلوں میں عشقِ رسول کو اُجاگر کرنے کی نیت سے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کا ایسا ہی ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

حضور سے ملنے کی خوشی

جب مؤذنِ رَسُولُ اللہ حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر مرضِ وفات میں جانکنی (یعنی نزع) کا عالم طاری ہوا تو ان کی بیوی نے بے قرار ہو کر یہ کہا: "وَاحُزْنَاہُ" ہائے رے میری مصیبت! تو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے آنکھیں کھول دیں اور تڑپ کر فرمایا: "وَاطَرَبَاہُ" واہ رے میری خوشی! آخری کلمات جو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زبان مبارک سے نکلے وہ یہ تھے غَدًا نَلْقَی الْاَحِبَّۃَ مُحَمَّدًا وَّحِزْبَہٗ یعنی کل میں اپنے آقا و مولا حضرت سَیِّدُنا محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تمام صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے جاملوں گا۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، ۵/۲۳۱)

قسمت مجھے مل جائے بلالِ حبشی کی
دم عشقِ محمد میں نکل جائے تو اچھا
کافُور نہ ہو میرے کفن اور بدن میں
حضرت کا کوئی پسینہ مَل جائے تو اچھا

دوسرے شعر میں شاعر کی تمنا ہے کہ جب میں مر جاؤں تو میرے کفن اور بدن میں کافُور کی جگہ رسولِ خدا، تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پسینہ کوئی مَل جائے تو بہت اچھا ہو۔

اے عاشقانِ بلالِ حبشی! سُنا آپ نے کہ عاشقِ صادق، سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسا کامل درجے کا عشق تھا کہ موت کو مسکراتے ہوئے گلے لگا رہے ہیں، اس لئے کہ مرنے کے بعد حضور کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہو گی، جنت میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات ہو گی۔ حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے گفتار و کردار سے یہ ثابت کر کے دکھایا اور سکھایا کہ عشقِ رسول ہی دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے، سفر ہو یا حضر، زندگی کے سانس چل رہے ہوں یا موت کا وقت ہو، الغرض ہر جگہ ہر معاملے میں انہوں نے محبتِ رسول کو اپنا سرمایۂ حیات بنائے رکھا اور عشقِ حبیب میں خود کو فنا کر دیا، یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عُشّاقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن بنے ہوئے ہیں اور ایک طرف ہم محبتِ رسول کا دم بھرنے والے! اپنے اوپر غور کریں تو صرف زبان کی حد تک ہی عشقِ رسول کے دعوے ہیں اور کردار عشقِ رسول سے خالی ہے،

ذرا سوچئے! **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے بِلاوَجہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے بدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے گالیاں بکتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے تہذیب و اخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے داڑھی ایک مٹھی سے کم کرواتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے مسلمانوں کی دل آزاریاں کرتے ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والے غیر مسلموں کی نقالی کرتے ہیں؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں۔

امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی ایسے عاشقانِ رسول کو سمجھاتے ہوئے اور توجہ دِلاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں!

بے نمازی رہیں کچھ نہ روزے رکھیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
عالموں پر ہنسیں پھبتیاں بھی کسیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
جو کہ گانے سنیں فلم بینی کریں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
بدنگاہی کریں، بد کلامی کریں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بد لگام ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
عہد توڑا کریں، جھوٹ بولا کریں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
جو ستاتے ہیں دل دکھاتے رہیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
چغلیوں تہمتوں، میں جو مشغول ہوں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
گالیاں جو بکیں عیب بھی نہ ڈھکیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول
داڑھیاں جو منڈائیں کریں غیبتیں ان کو کس نے کہا عاشقانِ رسول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ایک سچے عاشق کی ہمیشہ سے یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کا محبوب اس سے راضی رہے، جس کے لئے وہ مختلف طریقے اپنانے کی کوشش کرتا ہے، وہ اپنے محبوب کے روزمرہ کے معمولات کو نوٹ کرتا اور پھر اسے اپنے دل میں سما کر سینے سے لگا لیتا ہے، اپنی زندگی اور اپنے تمام معاملات کو محبوب کی پسند کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور جو چیز محبوب کو ناپسند ہو وہ بھی اسے ناپسند کرتا ہے اور جس چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے وہ بھی عاشق کی نظر میں محبوب ہو جاتی ہے، یہی وجہ تھی کہ حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آقا کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کے قبیلے والوں سے بے پناہ محبت فرماتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے تھے، چنانچہ

قریش کے لئے دعا کرتے

حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بَنُو نَجَّار کی ایک صحابیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے فرمایا: مسجدِ نبوی شریف کے قَرِیب میرا ہی گھر سب سے اُونچا تھا اور اسی پر حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ فجر کی اَذان دیا کرتے تھے، وہ رات کے آخری حصے میں آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طُلُوع ہونے کا اِنتظار کرتے، جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور یہ دُعا مانگتے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ وَاَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَکَ** یعنی اے اللہ! میں تیری حمد بیان کرتا ہوں اور قریش کے معاملے میں تیری مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ تیرے دِین کو قائم کریں، اس کے بعد اَذان کہتے، وہ صحابیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: خدا کی قسم! میری معلومات میں ایک رات بھی ایسی نہیں کہ اُنہوں نے یہ دُعا نہ مانگی ہو۔ (ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب الاذان فوق المنارہ، ۱/۲۱۹، حدیث: ۵۱۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے دو باتیں پتہ چلیں:

ایک یہ کہ جب اَذان سے پہلے قریش کیلئے دُعائیہ کلمات کہنا جائز اور سُنَّتِ بلالی ہے تو پھر اَذان سے پہلے سرکارِ مدینہ کیلئے دُعا کرنا یعنی دُرُود و سلام پڑھنا بھی یقیناً جائز بلکہ کثیر اَجر و ثواب کا باعث ہے۔

دُوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ سَیِّدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اذان سے پہلے اپنے لئے اور حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قبیلے والوں کے لئے بلاناغہ دُعائیہ کلمات کہتے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ جب دعا کریں تو صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، کیونکہ دُعا کی قبولیت کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں تو سب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کریں۔ اعلیٰ

حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہیں تو کسی بندے کا طُفَیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا یعنی اگر دُعا مانگنے والا خود ایسا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے تو کسی نیک کے صدقے اسے اپنی مُراد مل جائے گی۔

حضرت سَیِّدُنا ابو الشیخ اَصْبَہانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا، جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے، قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا تو ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے جو تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا، پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ اِلٰہی میں عرض کر کے اسے جنت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم کے پارہ 26، سورۂ محمد، آیت نمبر 19 میں تمام مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ (پ۲۶، محمد: ۱۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گُناہوں کی معافی مانگو۔

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ (یعنی اے اللہ! میری مغفرت فرما) کہتے سُنا۔ فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شاملِ دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔ (ردّ المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب: في الدعاء بغیر العربیۃ، ۲/۲۸۶)

اے عاشقانِ صحابہ! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی دُعاؤں میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور دوست احباب بالخصوص والدین اور اپنے اساتذہ کو ضرور یاد رکھا کریں، یاد رکھئے! ☆ دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ☆ دُعا اللہ کریم سے مُناجات کرنے، اس کا قُرب حاصل

کرنے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔☆دعا بخشش ومغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی واُخروی مَصائِب ومُشکِلات کے حل کا نہایت آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے۔☆دُعا ایک بہترین عبادت اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مُبارکہ ہے۔☆دُعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ کریم کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت وسعادت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک کام کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں عشقِ رسول، عشقِ صحابہ واولیاء کی شمع روشن کرنے، محبتِ رسول سے دلوں کو گرمانے، گناہوں سے نفرت اور ایمان کی حفاظت کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اپنا کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقوں کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، ان مدنی کاموں میں شمولیت کی برکت سے ہم گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ جمع ہوتا رہے گا، نیکی کی دعوت دینے والے خوش نصیبوں میں ہمارا شُمار ہوگا، اچھی صحبت مُیسّر آئے گی اور مدنی انعامات پر عمل کا جذبہ نصیب ہوگا۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "72 نیک کام" عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں،☆نیک کام پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں☆نیک کام پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا وعشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَوْلت ہاتھ آتی ہے۔انہی نیک کاموں میں سے نیک کام نمبر 43 ہے کہ: آپ نے (بِلا مصلحتِ شرعی) کسی ایک یا چند سے ذاتی دوستی گانٹھ رکھی ہے یا سب کے ساتھ **یکساں تعلقات** رکھے

ہیں؟ (ذاتی دوستیاں اور گروپ تنظیمی کاموں کی ترقی میں عام طور پر رکاوٹ بنتے ہیں۔)

یاد رکھئے! چند مخصوص لوگوں سے ہی دوستی کر کے صرف اِنہی کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے رہنا دیگر لوگوں کے ذہنوں میں کئی ایک وسوسے پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے اور بالخصوص ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے لیے یہ عمل تنظیمی کاموں میں بھی بہت بڑی رکاوٹ ہے، اس سے بعض اوقات **غیبت، تہمت اور بدگمانیوں** جیسے باطنی گناہوں میں جا پڑنے کا اِمکان ہوتا ہے، جس کی وجہ سے نیکیاں ضائع ہو سکتی ہیں، نامۂ اعمال گناہوں سے پُر ہو سکتا ہے، لہٰذا چند مخصوص لوگوں کے ساتھ ہی تعلقات رکھنے کی بجائے سب کے ساتھ یکساں سلوک رکھیں۔ اگر کوئی خوش نصیب اللہ پاک کی رِضا کے لیے کسی سے دوستی کرے، علمِ دِین سیکھنے کے لیے کسی سے دوستی کرے، قافلے میں سفر وغیرہ کے لیے دوستی کرے، اِنفرادی کوشش کرے تو یہ الگ بات ہے۔

آیئے! نیک کاموں پر عمل کرنے کا جذبہ پانے کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں۔ چنانچہ

سرسبز و شاداب باغ

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: 16 جنوری 2013ء کو رات خواب میں مرحوم رکنِ شوریٰ حاجی زم زم عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زیارت ہوئی۔ دیکھتا ہوں کہ وہ ایک خوشنما باغ میں پھولوں سے سجی ہوئی سیج پر تشریف فرما ہیں اور کچھ تحریر فرما رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا تحریر فرما رہے ہیں؟ فرمایا: بیٹا! اپنے اعمال کا جائزہ لے رہا ہوں۔ میں نے پوچھا: آپ کو دنیا سے رخصت ہونے کے بعد یہ مقام اور مرتبہ کیسے ملا اور یہ خوشنما باغ کس کا ہے؟ فرمایا: یہ مقام و مرتبہ نیک کاموں پر عمل کرنے کی وجہ سے ہے اور یہ باغ مجھے نیک کاموں پر عمل کرنے کی بدولت اللہ کریم کی طرف سے انعام میں ملا ہے۔ پھر ایک

آہ! بھرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ کاش! میرے پیر (یعنی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) کا ہر مُرید 72 نیک کاموں کا عامل بن جائے۔ اس کے بعد مجھے بھی نیک کاموں پر عمل کرنے کی ترغیب دینے لگے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کے واقعات سُن رہے تھے، ایمان لانے اور غُلامی سے آزادی پانے کے بعد عاشقِ بے مثال حضرتِ سیّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی زندگی کے حسین ایّام سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں گزارے، یقیناً حقیقی عاشق جب اپنے محبوب کا دیدار نہ کرے تو اسے کسی پل چین نہیں آتا، وہ محبوب کو دیکھنے کے لئے بیقرار ہو جاتا ہے، یہی وجہ تھی کہ جب حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وصالِ ظاہری ہوا تو حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حالت غیر ہو گئی، آپ مدینے کی گلیوں میں یہ کہتے پھرتے تھے کہ لوگو! تم نے کہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دکھا دو یا مجھے آپ کا پتا بتا دو۔ اسی غم میں آپ مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے مُلکِ شام کی طرف چلے گئے۔

آیا ہے بُلاوا مجھے دربارِ نبی سے

جب حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے ملکِ شام کے علاقے "دَارَیَّا" میں سُکونت اِختیار فرمائی۔ تو ایک رات خواب میں اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے بلال! یہ کیسی بے وفائی ہے، کیا ابھی وہ وقت نہ آیا کہ تم میری زیارت کیلئے مدینے آؤ۔ عاشقِ بے مثال حضرتِ سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ غمزدہ و خوفزدہ حالت میں بیدار ہوئے، سواری پر

سوار ہوئے اور مدینۂ منوّرہ کی جانب روانہ ہوگئے۔ جب مدینہ طیبہ کی نُورانی اور پُرکیف فَضاؤں میں داخل ہوئے تو بے تابانہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مزارِ پُراَنوار پر حاضر ہوئے، آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھ گیا اور اپنا چہرہ مزارِ پاک کی مبارَک خاک پر مَس کرنے لگے، گلشنِ رسالت کے دونوں مہکتے پھول حضراتِ حَسَنَینِ کریمَین (حضرت اِمام حسن و حضرت اِمام حسین) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی وہاں تشریف آوری ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دونوں شہزادوں کو گلے لگالیا اور پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمائش کی: اے بِلال! ہم آپ کی وہی اذان سننے کے خواہش مند ہیں جو صبح کے وقت نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ میں دیا کرتے تھے۔

حضرتِ سیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسجدِ نبوی شریف کی چھت پر اُس حصّے میں تشریف لے گئے جہاں وہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ ظاہِری میں اَذان دیا کرتے تھے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے **"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ"** سے اَذان کا آغاز فرمایا تو مدینۂ طیبہ میں لوگ بے تاب ہوگئے، جب **"اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"** کے کلمات کہے تو لوگوں کی بے تابی اس قدر بڑھ گئی کہ ہر طرف آہ و بُکا شروع ہوگیا، پھر جب **"اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ"** پر پہنچے تو لوگ اپنے آپ سے بیگانہ ہوگئے، ایک دوسرے سے پوچھنے لگے: کیا رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مزارِ پُراَنوار سے باہَر تشریف لے آئے ہیں؟

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہِری کے بعد اہلِ مدینہ میں کبھی اتنی زیادہ آہ و زاری نہ ہوئی تھی جتنی اس دن دیکھنے میں آئی۔

(ابن عساکر، رقم: ۴۹۳، ابراھیم بن محمد۔۔الخ، ۷/۱۳۷۔ فتاوٰی رضویہ، ۱۰/۷۲۰، مُلَخَّصًا)

دُنیا کے سارے غم مِرے دل سے نکال دو

غم اپنا یا حبیب! برائے بلال دو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۰۵)

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے جو عشقِ رسول میں روتا ہے، وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے، جب سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی ساری زندگی اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق و محبت میں گزاری تو ربِّ کریم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دنیا و آخرت میں بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا، قیامت تک آنے والے لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت ڈال دی گئی اور حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کے ایسے ایسے فضائل و مراتب کو بیان کیا جن کو پڑھ یا سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لاڈلے اور پیارے صحابی حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دُنیا میں کیسا بُلند مقام تھا، **اللہ** پاک کی رحمت اور مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں آخرت میں ان پر **کیسی کیسی کرم نوازیاں** ہوں گی، آیئے! اس کے مُتَعَلِّق (2) فرامینِ مُصطفےٰ سنتے ہیں: چنانچہ

شانِ بلال بزبانِ مصطفےٰ

1. ہم غریبوں کے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مرتبہ حضرتِ بلال (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: بروزِ قیامت جنّتی اُونٹنی پر سوار ہو کر اذان کہیں گے اور جب **اَشْھَدُ اَنْ مُّحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ** کے کلمات کہیں گے تو تمام انبیاء اور اِن کے اُمّتی بلال کو دیکھ رہے ہوں گے۔ انبیاء و شہدا کے بعد سب سے پہلے بلالِ حبشی کو جنّتی حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ (ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/ ۴۵۹، حدیث: ۲۶۵۵، ملتقطاً)

2. حضور نبیِ کریم، صاحبِ خُلقِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت بلال ایسی اُونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے جس کی کاٹھی سونے اور یاقوت سے مزیّن ہو گی، ان کے ہاتھ میں جھنڈا ہو گا تمام مؤذنین ان کے پیچھے پیچھے ہوں گے اور یوں بلال کی قیادت میں وہ قافلہ جنت میں داخل ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ بھی جنت میں داخل ہو جائے گا جس نے صرف چالیس (40) دن اللہ پاک کی رِضا کے لئے اذانیں دی ہوں گی۔ (ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۶۰، حدیث: ۲۶۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ایک بہت ہی پیاری خُوبی یہ بھی تھی کہ وہ اذان دیتے تھے۔ اذان دینا بہت پیارا عمل ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ رِضائے الٰہی اور ثواب کے لیے موقع ملنے پر یہ سعادت بھی حاصل کیا کریں۔

حدیث شریف میں ہے: جِنّ وِانس اور جو بھی چیز مؤذن کی نِدا سنتی ہے، وہ بروزِ قیامت اس کی گواہی دے گی۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء، حدیث: ۶۰۹، ۱/۲۲۲)

اسی طرح **امامت** کرنا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین شخص مُشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، نہ تو یہ غمگین ہوں گے اور نہ ہی گھبراہٹ کا شکار، جبکہ لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔ ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جس نے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کی پھر رِضائے الٰہی کی خاطر ثواب کی اُمید پر کسی قوم کی امامت کی۔ (معجم الکبیر، ۱۲/۳۳۱، حدیث: ۱۳۵۸۴) اللہ پاک ہمیں ان دونوں سعادتوں سے سرفراز ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اِمامت کورس

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیبہ سے حصہ پانے اور اپنے دلوں میں عشقِ رسول کو اُجاگر کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کے لئے **107 شعبہ جات** میں دِینِ متین کا کام کر رہی ہے۔ اِنہی شعبہ جات میں ایک شعبہ مجلس **امامت کورس** بھی ہے۔

اِمامت ایک ایسا مقدس شعبہ ہے کہ ہر شخص دل سے اس کی قدر کرتا ہے۔ اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: امامت اسلام کی بہترین خدمت اور رزقِ حلال کے حصول کا عظیم ذریعہ ہے۔ **"مجلس امامت کورس"** کی ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ یہ اندرون وبیرونِ ملک کی مساجد کے لیے اہل وذمہ دار امام ومؤذن مہیا کرے۔ یہ مجلس اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرتی ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت ذمہ داریاں سرانجام دینے والے ائمہ کرام امامت ونماز سے متعلق بنیادی فرض علوم سے مکمل آگاہی رکھتے ہوں، متقی ہونے کے ساتھ ساتھ باعمل بھی ہوں، دِین ومسلک کا درد رکھنے والے ہوں، مدنی مرکز کے طریقِ کار کے مطابق 12 مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے ہوں۔ ائمہ کرام اچھا بیان کرنے کی صلاحیت، عقائد میں پختگی، امامت وخطابت کی اہلیت، تجوید وقراءت سے تلاوتِ قرآن کرنے کی صلاحیت سے مالامال ہونے کے ساتھ ساتھ حُسنِ معاشرت سے زندگی گزارنے والے ہوں۔ اسی لئے امامت کورس میں بنیادی عقائد، نماز وامامت سے متعلق ضروری فقہی مسائل، تجوید وقرأت اور اخلاقیات سکھانے کے ساتھ تنظیمی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ امامت کورس کی برکت سے کئی افراد اپنی نمازیں درست کرنے کے ساتھ امام بن کر رخصت ہوتے اور معاشرے میں عزّت کا مقام پاتے ہیں۔ لہٰذا جسے بھی موقع ملے اسے ضرور امامت کورس کے ذریعے علمِ دین حاصل کرکے تبلیغِ دِین میں اپنا حصہ شامل کرنا چاہیے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو مزید ترقیاں اور برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **شکر کے بارے میں کچھ مفید باتیں** بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے۔ (مسلم، کتاب الذکر و الدعاء، الخ، باب استحباب حمد اللہ۔۔۔الخ، ص ۱۱۲۲، حدیث ۶۹۳۲) (2) ارشاد فرمایا: تمہیں چاہئے کہ زبانیں ذکر سے اور دل شُکر سے تر رکھو۔ (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، ۱/۴۱۹، حدیث: ۵۹۰، ملتقطاً) ☆شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ (شکر کے فضائل، ص۱۲) ☆اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲، البقرہ، تحت الآیۃ:۱۷۲) ☆شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے۔ (ایضاً، ص۱۲) ☆شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔ (ایضاً، ص۱۲) ☆شکر ہی سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ (ایضاً، ص۱۲) ☆شکر اللہ والوں کی عادت ہے۔ (ایضاً، ص۱۲) ☆نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ (صراط الجنان، ۴/۴۰۶) ☆عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔ (بیضاوی، ۱/۴۴۹، پ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲) ☆شکر تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ (تفسیر کبیر، ۲/۱۹۱ پ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲) ☆حضرت سیّدنا ابو بکر شِبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت

پر۔(احیاءالعلوم،کتاب الصبروالشکر،۴/۱۰۳) ☆حضرت سیّدنا ابو سلیمان واسطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اللہ پاک کی محبت پیدا ہوتی ہے۔(تاریخ مدینہ ابن عساکر، ۳۶/۳۳۴، حدیث: ۴۱۳۳) ☆حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کر لو۔(حلیۃ الاولیا،۵/۳۷۴، حدیث: ۷۴۵۵) ☆امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دل کا شکر یہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا ارادہ کیا جائے ☆زبان کا شکر یہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ پاک کی حمد و ثناء کی جائے۔ ☆باقی اعضا کا شکر یہ ہے کہ اللہ پاک کی نعمتوں کو اللہ پاک کی عبادت میں خرچ کیا جائے اور ان نعمتوں کو اللہ پاک کی معصیت میں صَرف ہونے سے بچایا جائے ☆آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔(احیاء العلوم ،کتاب الصبر والشکر ،الرکن الاول فی نفس الشکر، بیان فضیلۃ الشکر،۴/۱۰۳ ،ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب، ۵/۲۷۷ حدیث: ۸۱۷۵)

سُرُور رہتا ہے کیف دَوام رہتا ہے لبوں پہ میرے دُرُود و سلام رہتا ہے
بَری ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم ! کہ جن کو ذِکر محمد سے کام رہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . .الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ایک موضوع پر بڑی گفتگو کی جاتی ہے اور وہ ہے **خوش قسمت کون؟** (Who is fortunate?) آج ہر ایک نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق خوش قسمتی کے کچھ معیار بنا رکھے ہیں، **کوئی کہتا ہے** جس کے پاس بڑی اچھی گاڑی ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے، **کوئی کہتا ہے** جس کے پاس دولت کی رَیل پَیل ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتا ہے** جس کا گھر بڑا خوبصورت ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے، **کوئی کہتا ہے** جس کے بڑے بڑے لوگوں سے رابطے ہیں وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتا ہے** جس کا ایک کال پر کام ہو جاتا ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ تو **کوئی**

کہتا ہے جو بیرونِ ملک رہتا ہے وہ بڑا خوش قسمت ہے۔ اَلْغَرَض! جتنے منہ اتنی باتیں، ہر ایک کے نزدیک خوش قسمتی کا معیار جُدا ہے، آج ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ آیا جن لوگوں کو ہم خوش قسمت سمجھتے ہیں، **وہی لوگ خوش قسمت ہیں یا حقیقت کچھ اور ہے؟** اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! "**خوش قسمت کون**" سے متعلق ایک حدیثِ مُبارکہ سنتے ہیں: چنانچہ

مال و دولت اور اولاد کی حقیقت

ایک دن نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری اور تمہارے اہل و عیال (Family)، مال اور اَعمال کی مثال کیا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ اور اُس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہتر جانتے ہیں۔ تو پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہاری، تمہارے اہل و عیال، مال اور اعمال کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس کے تین بھائی ہوں، جب اس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بُلائے اور ایک سے کہے: تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ جواب دے: میں تمہارے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ فی الحال تمہاری تیمار داری کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات اور ضروریات کو پورا کروں، پھر جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہیں غسل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اُٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں اور کبھی کوئی دوسرا شخص، جب (تمہیں دفن کر کے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پوچھے اس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔ نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ بھائی درحقیقت اس شخص کے **اہل و عیال ہیں**۔ یہ فرمانے کے بعد نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان سے پوچھا: اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ تو عرض کی: ہم اس میں کوئی بھلائی نہیں پاتے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے: تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو، تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: میں اس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ ہو، جونہی تم دنیا سے رخصت ہو گئے تو ہمارے راستے جدا جدا ہو جائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دنیا میں رہ جاؤں گا۔ (نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:) یہ بھائی اصل میں اس شخص کا **مال ہے**، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ پھر حضور نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل و عیال اور مال کا جواب بھی سُن لیا ہے، بتاؤ! تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: میرے بھائی، میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وحشت سے بچاؤں گا اور جب حساب کا دن آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اسے وزن دار کر دوں گا۔ (حضور نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:) یہ اس کا **(نیک) عمل ہے**، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو بہت اچھا دوست ہے، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہی حقیقت (Reality) ہے۔

(کنزالعمّال، حرف المیم، کتاب الموت، قسم الافعال، نیل الموت، ۸/۳۱۸، الجزء: ۱۵، حدیث: ۴۲۹۷۴)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج دو چیزوں کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے، **ایک خاندان، اور دوسرا مال و دولت۔** غور کیجئے! آج **جس خاندان** کے بل بوتے پر انسان پھولے نہیں سماتا، اچھے خاندان سے تعلق ہونے کی بنا پر فخر و غرور کرتا ہے، **جس خاندان** کے لئے انسان ساری زندگی دولت کمانے کے

لئے اپنی زندگی داؤ پر لگادیتا ہے، **جس خاندان** کے لیے تکلیفیں اور مصیبتیں اُٹھاتا ہے، **جس خاندان** کی خاطر لوگوں کے طعنے برداشت کرتا ہے، **جس خاندان** کی خاطر اپنی زندگی کو بے آرام کر دیتا ہے، **جس خاندان** کی خاطر سردی و گرمی کو برداشت کرتا ہے، **جس خاندان** کے مستقبل کو بنانے کے لئے اپنا مستقبل داؤ پر لگا دیا جاتا ہے وہ صرف قبرستان تک ساتھ دیں گے۔

اور **دوسرا وہ مال** جس سے انسان بڑی محبت کرتا ہے، **وہ مال** جسے دنیا میں بڑا سنبھال سنبھال کر رکھتا ہے **وہ مال** جس کی خاطر راتوں کی نیندیں قربان کر دیتا ہے، **وہ مال** جسے حاصل کرنے کے لئے حلال و حرام کی تمیز بھول جاتا ہے، **وہ مال** جسے لوگوں کو دھوکا دے کر کماتا ہے، **وہ مال** جس کی خاطر گھر والوں کو چھوڑ کر دُور دراز علاقوں میں سفر کیا جاتا ہے، **وہ مال** جسے جمع کرنے کے کئی طریقے سوچے جاتے ہیں، **وہ مال** جس کو جمع کرنے کے لئے بیسیاں (کمیٹیاں) ڈالی جاتی ہیں، **وہ مال** صرف مرنے تک ہی ساتھ رہے گا، جیسے ہی انتقال ہو گا، سب مال و دولت، جائیداد (Property) وغیرہ بیوی، بچے اور بہن بھائی رشتہ دار آپس میں تقسیم کرلیں گے۔

یاد رکھئے! بیوی بچوں کی اچھی تربیت اور ان کے حقوق کی ادائیگی کیلئے ان کے ساتھ مشغول رہنے اور اپنے لئے، اپنے بال بچوں کے لئے اور جن کی کفالت انسان پر واجب ہے، ان کے لئے بقدرِ ضرورت رزقِ حلال کی بھاگ دوڑ کرنے میں کوئی بُرائی نہیں، مگر اولاد اور فیملی کی محبت میں مبتلا ہو کر اپنے ربِّ کریم کو بھول جانا، اولاد کی وجہ سے فخر و تکبر کرنا اور ضرورت سے بڑھ کر کثرتِ مال کی جستجو جاری رکھنا نہ صرف بُرا ہے بلکہ انسان کی اُخروی سعادتوں سے محرومی کا سبب بھی ہے، چنانچہ

ربّ کریم پارہ 27 سُوْرَۂ حدید آیت نمبر 20 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ تَرجَمۂ کنز العرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف

وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

کھیل کُود اور زینت اور آپس میں فخر و غرور کرنا اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے آخر میں ارشاد فرمایا:

وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝۲۰ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

تفسیر صِراطُ الجِنان میں ہے کہ دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے جن سے اُخروی زندگی سنور سکتی ہے۔ (صراط الجنان، ۹ / ۷۴۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شروع میں بیان کردہ حکایت اور اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ خاندان، اولاد اور مال و دولت فقط دنیا ہی میں کام آتے ہیں، خاندان، اولاد تو صرف قبرستان تک ساتھ جاتے ہیں، خاندان اولاد اور مال و دولت کفن دفن کے کام آتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر کے اندر بھی کام آتے ہیں۔ خاندان، اولاد، مال اور دولت تو مرتے ہی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر میں بھی تنہا نہیں چھوڑتے، لہٰذا عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ مال زیادہ ہونے کی حرص کرنے اور اپنی اولاد پر فخر و غرور کرنے کی بجائے نیک اعمال میں اضافے کے لئے کوشش کرتا رہے کیونکہ نیک اعمال کے بہت سے فوائد ہیں، مثلاً

☆**نیک اعمال** کی برکت سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** کی برکت سے

جنّت کی لازوال نعمتیں نصیب ہوں گی۔ ☆**نیک اعمال** کی برکت سے عذابِ قبر وحشر سے نجات ملتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** گُناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں۔ ☆**نیک اعمال** رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہیں۔ ☆**نیک اعمال** کا اللہ پاک دنیا و آخرت میں اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ ☆**نیک اعمال** قبر میں اچھی اچھی اور پیاری شکل اِختیار کر کے آئیں گے۔ ☆**نیک اعمال** قبر میں راحت وسکون کا باعث بنیں گے۔ ☆**نیک اعمال** کی وجہ سے لوگوں میں انسان کی نیک نامی ہوتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆**نیک اعمال** دُنیا و آخرت میں سلامتی اور نجات کا سبب ہیں۔ ☆**نیک اعمال** حشر تک انسان کے ساتھ رہیں گے۔ ☆**نیک اعمال** میدانِ محشر کی ہولناکیوں سے بچائیں گے۔ ☆**نیک اعمال** میزانِ عمل پر کام آئیں گے۔ ☆**نیک اعمال** پُل صراط پر گزرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ ☆**نیک اعمال** جنت میں انسان کے جنت میں داخلے اور درجے بلند ہونے کا ذریعہ بنیں گے۔

حقیقی خوش قسمت کون؟

اے عاشقانِ رسول! اب اپنے آپ سے سوال کیجئے اور سوچئے کہ حقیقت میں **خوش قسمت کون ہے؟** بڑے خاندان والا خوش قسمت ہے؟ مال ودولت کی کثرت والا خوش قسمت ہے یا پھر نیک اعمال کی کثرت کر کے قبر میں جانے والا خوش قسمت ہے؟ تو ہر عقلمند اس سوال کے جواب میں بے اختیار یہی کہے گا کہ **نیک اعمال کرنے والے ہی خوش قسمت ہیں۔**

حقیقی خوش قسمت کون؟ حقیقی معنوں میں کامیابی کس کو حاصل ہوگی؟ آیئے! اس بات کو جاننے کے لیے قرآنِ کریم کی 2 آیات سُنتے ہیں، چنانچہ اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۳﴾ (پ۴، النساء: ۱۳)

رسول کا اللہ اُسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔

ایک اور مقام پر فرمانِ خداوندی ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (پ۴، آل عمران: ۱۸۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر صِراطُ الجِنَان میں ہے: معلوم ہوا کہ قیامت میں حقیقی کامیابی یہ ہے کہ بندے کو جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل کر دیا جائے جبکہ دنیا میں کامیابی فِی نَفْسِہٖ کامیابی تو ہے لیکن اگر یہ کامیابی آخرت میں نقصان پہنچانے والی ہے تو حقیقت میں یہ خسارہ ہے اور خصوصاً وہ لوگ کہ دنیا کی کامیابی کے لئے سب کچھ کریں اور آخرت کی کامیابی کیلئے کچھ نہ کریں وہ تو یقیناً نقصان ہی میں ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کی طرف زیادہ توجہ دے اور ان کے لئے زیادہ کوشش کرے جن سے اسے حقیقی کامیابی نصیب ہو سکتی ہے اور ان اعمال سے بچے جو اس کی حقیقی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان پ۴، آل عمران، الآیۃ: ۱۸۵، ۲/ ۱۱۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی صحیح معنوں میں خوش قسمت وہی ہے جو جہنم سے بچ جائے۔ حقیقی خوش قسمت وہی ہے جو جنت کے عالیشان باغات میں پہنچ جائے، حقیقی خوش نصیب وہی ہے جو اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر جانے میں کامیاب ہو جائے۔ سوچئے تو سہی کہ جو خوش نصیب اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر چلا گیا، اب شیطان سے اُسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ربّ نے چاہا تو قبر میں بھی اس کے لیے آسانیاں ہوں گی۔ ربّ نے چاہا تو کل محشر کے دن بھی وہ امن میں

ہو گا۔ ربّ نے چاہا تو پُل صراط سے گزرنا بھی اس کے لیے آسان ہو جائے گا۔ ربّ نے چاہا تو وہ جہنم سے ہمیشہ کے لیے بچ کر جنت میں چلا جائے گا۔ اور یہ سب کچھ اس لیے ہو گا کہ وہ خوش نصیب اپنا ایمان دنیا سے سلامت لے کر جانے میں کامیاب ہو گیا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے ایمان کی سلامتی کی فکر کریں۔ یاد رکھئے! گناہوں کی کثرت کو بُرے خاتمے کے اسباب میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ گناہوں سے بچیں اور نیک اعمال کی کثرت کرنے والے بن جائیں اور ہم بھی خوش قسمت لوگوں میں شامل ہونے کے لئے کمربستہ ہو جائیں، کیونکہ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جو موت سے پہلے موت کی تیاری کر لیتے ہیں۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جن سے ان کا ربّ راضی ہے۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں قبر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پہچان نصیب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں بروزِ قیامت اللہ کریم کی رحمت نصیب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں قیامت کے دن حساب و کتاب کا خوف نہیں ہو گا۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت نصیب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جن کی قبریں جنّتی باغ ہوں گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں جن** کی قبریں نورِ مصطفٰے سے روشن ہوں گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں جنت کی نعمتیں حاصل ہوں گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں ایمان کی سلامتی نصیب ہو گی۔ آیئے! مل کر ربِّ کریم کی بارگاہ میں دُعا مانگتے ہیں۔

مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی
مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! خوش قسمت کون؟ ہم اس کے بارے میں سُن رہے ہیں، فی زمانہ جس طرح مال و دولت والوں کو خوش قسمت سمجھا جاتا ہے، اسی طرح مختلف دنیاوی چیزوں اور کریموں اور لوشن سے اپنے چہروں کو خوبصورت، تروتازہ اور حسین و جمیل رکھنے والوں کو بھی خوش قسمت سمجھا جاتا ہے، لیکن حقیقی طور پر تو خوش قسمت وہ ہیں جن کے چہرے قیامت کے دن خوبصورت ہوں گے، خوش قسمت تو وہ ہیں جن کے چہرے بروزِ قیامت چمکتے دَمکتے ہوں گے، خوش قسمت تو وہ ہیں جنہیں قیامت کے دن نور عطا کیا جائے گا، خوش قسمت تو وہ ہیں جن کے چہروں کو دور سے دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے، خوش قسمت تو وہ ہے جن کے حسین و جمیل چہروں کو دیکھ کر جنّتی بھی رشک کریں گے، خوش قسمت تو وہ چہرے والے ہیں جو جنت میں عمدہ باغات اور عظیمُ الشّان نعمتیں ملنے پر خوشی منا رہے ہوں گے، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں پارہ 30 سُوْرَۂ غَاشِیَہ آیت نمبر 8 تا 10 میں ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ(۸) لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ(۹) فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ(۱۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں۔ اپنی کوشش پر راضی۔ بلند باغ میں

تفسیر صراطُ الجِنان میں ان آیات کے تحت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت میں پرہیز گار مومنین چین میں ہوں گے، نہ انہیں سورج کی گرمی ستائے گی، نہ زمین کی تپش، نہ انہیں خوف ہو گا نہ غم، نہ ربِّ کریم کا عتاب ہو، نہ فرشتوں کی لعن طعن، نہ قیامت کی گھبراہٹ، کیونکہ یہ حضرات دنیا میں ربِّ کریم کے خوف سے بے چین رہے اور دنیا میں خوفِ خدا کی بے چینی قیامت کے دن چین کا ذریعہ ہے اور قیامت کے دن جب مسلمان اپنا مرتبہ اور ثواب دیکھیں گے تو وہ دنیا میں کئے جانے والے اپنے نیک اعمال پر راضی اور خوش ہوں گے۔ اور حقیقتاً نیکیوں پر خوش ہونے کا وقت بھی قیامت ہی کا دن

ہے، کیونکہ اپنے انجام کی خبر نہیں، لہٰذا جب محشر میں اعمال کی مقبولیت دیکھیں گے تو خوش ہوں گے یونہی مومنوں کے نیک اعمال نہایت اچھی شکلوں میں ان کے ساتھ ہوں گے، جن کو دیکھ کر انہیں دلی شادمانی ہوگی۔ (صراط الجنان، ۱۰/ ۶۴۹)

نور آنکھوں میں تو چہروں پہ اُجالے ہوں گے — مصطفٰے والوں کے انداز نِرالے ہوں گے
جنّتی وہ ہے جنہیں اُن کی شفاعت پہ یقین — اور جو مُنکِر ہیں وہ دوزخ کے حوالے ہوں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ خوش قسمت لوگ کون ہیں؟ جن کے چہرے بروزِ قیامت چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، ان پر رحمتِ الٰہی کی برسات ہورہی ہوگی، لوگ حساب و کتاب کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور یہ لوگ اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے، ان کو کسی قسم کا کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا، آیئے! سنتے ہیں: چنانچہ

روشن چہرے والے

حضرت سیِّدُنا ابو ادریس خولانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے عرض کی: میں اللہ پاک کی رضا کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو، میں نے نبیِّ بے مثال، سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن بعض لوگوں کے لئے عرش کے گرد کرسیاں نصب کی جائیں گی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے، لوگ گھبراہٹ (Confusion) کا شکار ہوں گے جبکہ انہیں کوئی پریشانی نہ ہوگی، لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، وہ ربِّ کریم کے دوست ہیں جن پر نہ کوئی اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ

فِی اللّٰہِ یعنی اللہ کریم کی رِضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے۔(قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی کتاب الاخوۃ فی اللّٰہ تبارک و تعالی۔۔۔الخ، ۲/۳۶۴)

اے عاشقانِ رسول! کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو محض اللہ پاک کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو محض ربِّ کریم کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو محض رضائے الٰہی کے لئے دوسروں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں، کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے لئے دوسروں کو گناہوں سے بچنے کی ترغیب دلاتے ہیں، مگر افسوس! فی زمانہ دو مسلمانوں کے درمیان بات بات پر لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد نظر آتا ہے ☆ کہیں ذات اور قومیت پر جھگڑا ہوتا نظر آتا ہے تو کہیں تَعَصُّب کی بنا پر لاٹھیاں چلتی نظر آتی ہیں ☆ کہیں دکاندار اور کاروباری حصّے دار آپس میں دست و گریباں ہیں تو کہیں مالک مکان اور کرائے داروں میں ہاتھا پائی ہوتی نظر آتی ہے۔ ☆ کہیں ڈاکٹر اور مریض ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں ٹھیکیدار و ملازمین آپس میں گتھم گتھا ہوتے نظر آتے ہیں۔ ☆ کہیں باپ اور بیٹا ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں تو ☆ کہیں ساس بہو کے جھگڑے ہوتے نظر آتے ہیں۔ ☆ کہیں ایک پڑوسی دوسرے کو گالیاں دیتا نظر آتا ہے تو کہیں ایک دوست دوسرے کے عیبوں کو اچھالتا، غیبتیں اور چغلیاں کرتا نظر آتا ہے ☆ کہیں دِینی سمجھ بُوجھ رکھنے والے ایک دوسرے کی بِلاوجہِ شرعی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں تو کہیں نیکی کی دعوت دینے والے ایک دوسرے کی باتوں سے ناراض ہو کر دِین کے کاموں میں سستی کرتے نظر آتے ہیں۔

الغرض ہر طرف مسلمانوں میں بغض و کینہ اور حسد پھیلا ہوا ہے، حالانکہ بغض و کینہ اور حسد ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریاں ہیں، آیئے! اپنے دلوں میں مسلمانوں کے ساتھ محبت بڑھانے اور بغض و کینہ

سے جان چھڑانے کے لئے ایک روایت سنتے ہیں، چنانچہ

جنت میں لے جانے والا عمل

ایک بار انبیاء کے تاجدار، مکّی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: ابھی اس راستے سے تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری صحابی آئے، انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے اور ان کی داڑھی سے وُضو کا پانی ٹپک رہا تھا، انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ دوسرے دن پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی ارشاد فرمایا: تو پھر وہ ہی انصاری صحابی پہلے کی طرح آئے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عَمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اُن صحابی کے پیچھے ہولئے اور اُن کے پاس جا کر کسی طرح ان سے تین دن تک رکنے کی اجازت لے لی۔ چنانچہ انہوں نے تین راتیں ان انصاری صحابی کے ساتھ گزاریں لیکن انہیں رات میں عبادت کرتے نہ دیکھا ہاں! جب وہ اپنے بستر پر کروٹ لیتے تو اللہ پاک کا ذکر کرتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے انصاری صحابی سے اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ سنا۔ جب تین دن پورے ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین بار فرماتے سُنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنّتی شخص آئے گا اور تینوں بار آپ ہی آئے۔ تب ہی میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ آپ کا عمل جانوں گا لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا۔ تو پھر آپ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: میرا کوئی اور عمل نہیں بس یہی ہے جو آپ نے دیکھا، ہاں ایک بات یہ ضرور ہے کہ میں کسی بھی مسلمان کے لئے اپنے دل میں کھوٹ نہیں پاتا اور جو اللہ نے کسی کو دیا ہے اُس پر حسد نہیں کرتا۔

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: یہی وہ عمل ہے جس نے آپ کو رفعتیں بخشیں اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (احیاء العلوم، ۳/ ۵۷۱ ملتقطاً)

نیکیوں میں دل لگے ہر دَم، بنا عامِلِ سُنَّت اے نانائے حُسین
میں گُناہوں سے سَدا بچتا رہوں کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین
جُھوٹ سے بُغْض و حَسَد سے ہم بچیں کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۵۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہی اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کے حصول کے لیے حسد، کینہ اور بغض و عداوت، لڑائی جھگڑوں اور نفرتوں کو بھُلا کر ایک دوسرے کے گلے لگ جانا چاہئے، ایک دوسرے سے معافی تلافی کر لینی چاہئے، کیونکہ ربِّ کریم کی رِضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کو بروزِ قیامت بہت بڑا مقام و مرتبہ ملے گا، چنانچہ

قابلِ رشک لوگ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت عرش کے گِرد نور کے منبر ہوں گے، ان پر موجود لوگوں کے لباس اور چہرے نورانی ہوں گے، وہ نہ انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ان کی صفات بیان فرما دیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پاک کی رِضا کے لئے آپس میں محبت کرتے، اس کی رِضا کی خاطر ساتھ بیٹھتے اور اسی کی رِضا کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب المتحابین فی اللہ، ۱۰/ ۴۹۱، حدیث: ۱۷۹۹۹ ملتقطا)

نیک کاموں کی ترغیب

اے عاشقانِ رسول! لڑائی جھگڑوں سے پیچھا چھڑانے، محبتیں پھیلانے، نفرتیں مٹانے، مسلمانوں میں صلح صفائی کا ذہن پانے اور حُسنِ اخلاق سے پیش آنے کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ (Attached) ہو جایئے، اپنا کچھ نہ کچھ وقت نکال کر ذیلی حلقوں کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، اس مدنی ماحول میں شمولیت کی برکت سے گناہوں سے بچے رہیں گے، آخرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ جمع ہوتا رہے گا، اچھی صحبت مُیسّر آئے گی اور سب سے بڑھ کر سعادت کی بات یہ کہ **نیک کاموں** پر عمل کا جذبہ نصیب ہو گا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! ☆نیک کام، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسْخَہ ہیں۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے کی برکت سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے کی برکت سے لڑائی جھگڑے اور دل آزاری جیسے گناہوں سے بچنے کا جذبہ نصیب ہوتا ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کی برکت سے مسلمانوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے کی برکت سے فکرِ آخرت کا ذہن بنتا ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کی برکت سے نمازوں کی پابندی اور دیگر نیک اعمال کا ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے۔ ☆نیک کاموں پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ انہی نیک کاموں میں سے **نیک کام** نمبر 52 میں ہے: **کیا آپ نے اس ہفتے اجتماع کے فوراً بعد خود آگے بڑھ کر انفرادی کرشش کرتے ہوئے نئے نئے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے ان کا نام پتا اور فون نمبر حاصل کیا؟** (کم از کم چار سے ملاقات اور کم از کم ایک کا پتا وغیرہ ضرور لیجئے پھر ان سے رابطہ بھی رکھئے)

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے اِنفرادی کوشش کی سعادت حاصل کریں اور اپنی آخرت کی بہتری کے لئے نیکیوں کا خزانہ جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں۔ اِنفرادی کوشش کرنے کی برکت سے کیسی کیسی بہاریں آتی ہیں، آیئے! اس کے بارے میں ایک مدنی بہار سنئے: چنانچہ

گناہوں کا مریض عالِم بن گیا

پنجاب، پاکستان کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے فلمیں دیکھنے، گانے باجے سننے، بدنگاہی کرنے، والدین کی نافرمانی کرنے، بات بات پر ہر کسی کو جھاڑ دینے جیسے گناہوں کے عادی تھے، ایک روز ان کے ایک کلاس فیلو اسلامی بھائی نے ان پر **اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے** انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت دی، تو وہ اجتماع میں شریک ہوگئے۔ جب وہاں کے روح پرور مناظر دیکھے تو ان کے دل کو بڑی فرحت ملی خصوصاً اجتماع کے بعد اسلامی بھائیوں کی آپس میں ملاقات کے انداز نے تو انہیں حیران کر دیا کہ نہ تو آپس میں کوئی جان پہچان، نہ ہی کوئی رشتہ داری اس کے باوجود ایک دوسرے سے کیسے پُرجوش انداز میں مسکرا کر مصافحہ و معانقہ کر رہے ہیں، ان پر بڑا گہرا اثر پڑا اور وہ پابندی سے ہفتہ وار اجتماع میں شریک ہونے لگے اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر آپ کی نگاہِ فیض اثر سے نہ صرف گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوگئے بلکہ اپنے والدین سے اجازت لے کر پنجاب سے کراچی آگئے اور دعوتِ اسلامی کے "جامعۃ المدینہ" میں داخلہ لے کر علمِ دین حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور عالم کورس (یعنی درسِ نظامی) مکمل کر لیا، ان کی خوش نصیبی کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُبارک ہاتھوں سے ان کے سر پر دستارِ فضیلت سجائی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خوش قسمت کون؟ کے بارے سُن رہے تھے، یقیناً خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو جنت کی ابدی نعمتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دنیا کی عارضی تکالیف پر صبر کرتے، راتوں کی تنہائیوں میں اُٹھ کر نیک اعمال کرتے اور مشقتوں کو برداشت کرتے ہیں۔ ایسے خوش نصیبوں کو مبارک ہو کہ ربِّ کریم انہیں کثیر انعامات واکرامات سے نوازے گا اور ایسے خوش نصیبوں کے لئے ربِّ کریم نے طرح طرح کی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں: چنانچہ

سونے کا محل

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عُیُون الحکایات"** حصہ دوم صفحہ 252 پر ہے کہ حافظ مُطَہَّر سَعْدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت متقی و پرہیز گار تھے، مسلسل ساٹھ (60) سال تک اللہ پاک سے ملاقات کے شوق میں آنسو بہاتے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک رات میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک ایسی نہر کے کنارے پایا جس میں عمدہ مُشک بہہ رہا تھا۔ اس کے دونوں کناروں پر انتہائی قیمتی موتی بکھرے ہوئے تھے۔ پھر میں نے سونے کی اینٹوں سے بنا ہوا محل دیکھا۔ جس میں خوبصورت لڑکیاں بہترین لباس وزیورات سے آراستہ بلند آواز میں ربِّ کریم کی پاکی بیان کر رہی تھیں، میں نے جب ان کی تسبیح سُنی تو پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے خوبصورت آواز میں کہا: ہم ربِّ کریم کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے کہا: تم یہاں کیا کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: ربِّ کریم نے ہمیں ان لوگوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور اپنے ربّ سے مناجات کرتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: **وہ خوش قسمت لوگ کون ہیں؟** جن کی آنکھیں ربِّ کریم تم سے ٹھنڈی کرے گا، انہوں نے کہا: کیا تم ان لوگوں کو نہیں جانتے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا: بے شک یہ وہ لوگ

ہیں، جو قرآن کی تلاوت کرتے، تہجد پڑھتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیب عبادت گزاروں کے لئے اللہ کریم نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔ (عیون الحکایات، ۲/۲۵۲، ملخصا)

سُبْحٰنَ اللہ! کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رات کی تنہائی میں اپنے ربِّ کریم کو یاد کرتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے پابندی کے ساتھ رکھتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو نمازِ تہجد ادا کرتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو روزانہ تلاوتِ قرآن کرتے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رات کو قیام کرتے ہیں۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری ایک تعداد ایسی ہے جو راتوں کو دیر تک جاگ کر کبھی فلموں ڈراموں میں اپنا وقت برباد کرتی ہے تو کبھی موبائل فون پر کال پیکجز کے ذریعے اپنے قیمتی لمحات کو گناہوں میں گزارتی ہے، کبھی سوشل میڈیا پر ساری ساری رات بے ہودہ اور فضول گفتگو پھیلاتے ہوئے اپنا اور دوستوں کا وقت برباد کرتی ہے۔ ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جنہیں نہ نمازوں کی کوئی فکر ہوتی ہے اور نہ قرآن پڑھنا آتا ہے اور جن کو قرآن پڑھنا آتا بھی ہے تو وہ بھی مہینوں قرآنِ کریم کی زیارت نہیں کرتے، اس کو ہاتھ تک نہیں لگاتے بلکہ اپنے نفس کو یوں جھوٹے دلاسے دیتے ہیں کہ ماہِ رمضان میں نمازوں کی کثرت کریں گے، ماہِ رمضان میں رات کو نوافل پڑھیں گے، ماہِ رمضان میں خوب تلاوت کریں گے، ماہِ رمضان میں صبح و شام ایک ایک پارہ پڑھیں گے، حالانکہ یہ جانتے ہیں کہ ہماری زِندگی کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے اور ہماری زِندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے، ہم موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں مگر ہم پھر بھی سستی کا مظاہرہ کرتے اور اپنے نفس کو جھوٹی تسلیاں دیتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس فانی دُنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر اپنے قیمتی لَمحات کی ناقَدری کرنے کے بجائے تَقویٰ و پرہیز گاری اپنانے کی کوشش میں لگ جانا چاہئے،

اپنے شب و روز کو فُضُولیات اور دُنیوی عَیش و عشرت میں برباد مت کیجئے، بلکہ نمازوں کی پابندی اور روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآنِ کریم کی عادت بنائیے اور اللہ کریم نے جن کاموں کا حکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور نیکیوں میں مشغول ہو جایئے، کیونکہ نیکی کے کاموں میں کوشش کرنے والوں کے بارے میں اللہ کریم پارہ 17 سُورۂ انبیاء آیت نمبر 94 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖۚ-وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ(۹۴)

(پ۱۷، الانبیاء: ۹۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو جو کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اسے لکھ رہے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ربِّ کریم کی بارگاہ میں عالی حسب نسب، مال و دولت اور عزت و شہرت والا خوش قسمت نہیں ہے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جو چاہے کسی بھی قبیلے اور قوم سے تعلق رکھتا ہو، گوری رنگت والا ہو یا کالی رنگت والا، دولت مند ہو یا مفلس و غریب، مرد ہو یا عورت، اگر وہ ایمان والا ہے، نیک اعمال کرتا اور ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں کوشش کرتا ہے، وہی دنیا و آخرت میں کامیاب ہے۔

مجلس مَدَنی مُذاکرہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا حقیقی خوش قسمت وہی ہیں جو اپنے ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے، اس کی حرام کردہ چیزوں اور گناہوں سے بچتے ہیں، لہٰذا گناہوں سے بچنے، نیکیوں کا جذبہ پانے، سُنّتوں کو اپنانے اور ربِّ کریم کی نافرمانی والے کاموں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے 107 شعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچا رہی ہے، جن میں

سے ایک شعبہ **"مجلس مَدَنی مُذاکرہ"** بھی ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَیْخِ طریقت،امیرِ اہلسنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے **"علم بے شمار خزانوں کا مجموعہ ہے،جن کے حُصُول کا ذَرِیعہ سُوال ہے۔"** کے قَول کو عملی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلسِلہ شروع کیا ہے،جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **"مَدَنی مُذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔ عاشِقانِ رسول مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد واَعمال،فضائل و مَنَاقِب،شریعت وطریقت،تاریخ وسیرت، سائنس وطِبّ،اَخلاقیات واِسلامی مَعْلُومات،معاشی ومُعاشرتی وتنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات (Topics) کے مُتَعَلِّق مختلف قسم کے سُوالات کرتے ہیں اور شَیْخِ طریقت،امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نَوازتے ہیں۔

"مجلس مَدَنی مُذاکرہ" کے تحت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن عطاکردہ دِلچسپ اور عِلْم وحکمت سے بھرپور مَدَنی پُھولوں کی خُوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے اِن مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رِسالوں،اور میموری کارڈز(Memory Cards) کی صُورت میں پیش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ یہ سب کچھ اور امیرِ اہلسنّت سے متعلق بہت کچھ جاننے کے لیے www.ilyasqadri.com وِزٹ کیجئے۔اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حُسنِ سلوک کے بارے میں چند معلوماتی باتیں بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1) فرمایا: ہر حُسنِ سلوک صدقہ ہے،غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔(مجمع الزوائد،کتاب الزکوٰۃ،باب کل معروف صدقۃ،۳/۳۳۱،حدیث: ۴۷۵۴) (2) فرمایا:جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا

ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی کرے۔(بخاری، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸)

☆قرآن وحدیث میں مطلقاً رشتہ داروں اور ذِوِی القُربیٰ (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔(ردالمحتار، ۹/۶۷۸ ماخوذاً) ☆حُسنِ سلوک کرنے میں والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔(ردالمحتار، ۹/۶۷۸ ملخصاً) ☆حُسنِ سلوک کی مختلف صورَتیں ہیں، ہَدِیّہ وتحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف ومہربانی سے پیش آنا۔(دُرَر، ۱/۳۲۳ ملخصاً) حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:(حُسنِ سُلُوک میں یہ بھی شامل ہے کہ) عام مسلمانوں سے ملاقات میں دوستی ظاہر کرے، ☆ان کی مزاج پُرسی کرے، ☆ان کے رَنج وغم میں شریک رہے ☆ان کی دعوت میں شرکت کرے، ☆ان کو اچھے لقب اور اچھے نام سے پکارے، ☆انہیں بھلائی سے یاد کرے، ☆ضرورت کے وقت اچھا مشورہ دے، ☆مصیبت کے وقت ان کے کام آئے۔(تفسیر نعیمی، ۱/۴۴۹ ملخصاً) ☆حضرت سیدنا امام اعظم نے فرمایا: یاد رکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔(امام اعظم کی وصیتیں، ص۲۵) ☆حضرت سیدنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو گے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے، اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔(امام اعظم کی وصیتیں، ص۲۶) ☆اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۴۲ ماخوذاً) ☆حُسنِ سلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔ ☆حُسنِ

سلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔(تَنبیہُ الغافِلین، ص ۷۳ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف

بیان کی اَہَمِّیَّت

تقریر اور بیان کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک اپنا مقصود پہنچایا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین و احکامات اور دِینی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ بیان بھی ہے۔ خود رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان و تقریر کو رونق بخشی، آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کا اثر تھا کہ لوگوں کے دلوں کی دنیا تبدیل ہونے لگی، جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے اور اسلام کی روشنی پوری دنیا میں پھیلنے لگی۔ بیان کے متعلق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک بعض بیان جادو (کی طرح اثر انگیز) ہوتے ہیں۔ (مسند احمد، مسند المکیین، ۵/۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱) رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے تقریر اور بیان کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے دِین کی تبلیغ کے لئے جو ذرائع اختیار کئے ہیں ان میں سے ایک "تقریر و بیان" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں، ان اجتماعات کا ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ امیر اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں الگ ایک بیان ہوتا ہے اور بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں الگ ایک بیان ہوتا ہے۔ یہ تمام بیانات دعوتِ اسلامی کی

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کا شعبہ ”بیاناتِ دعوتِ اسلامی“ تیار کرتا ہے۔

شعبے کی ضمنی تقسیم

کام کی بہتری اور بروقت تکمیل کیلئے شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی اس وقت **تین** ضمنی شعبوں پر مشتمل ہے۔

(1)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے پاکستان: دنیا بھر کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے بیانات اسی شعبے میں اردو زبان میں تیار اور فائنل کئے جاتے ہیں۔ پھر یہی بیانات مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا بھر میں بھیجے جاتے ہیں۔

(2)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے اسلامی بہنیں: اس شعبے کا بنیادی مقصد پاکستان میں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات کو تمام ضروری مراحل سے گزار کر کتابی صورت میں شائع کروانا ہے۔ ہر چار مہینوں کے بیانات ایک جلد کی صورت میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اب تک یہ شعبہ محرم الحرام تا ربیع الآخر 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 1** کی صورت میں شائع کر چکا ہے، جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441 کے بیانات بنام **اسلامی بیانات جلد 2** بھی شائع کر چکا ہے، جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔

(3)شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی برائے بیرونِ ملک: اس شعبے کے تحت بیرونِ ملک میں ہونے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات کے بیانات پر کام کیا جاتا ہے۔

بیانات کی تیاری کے اہم مراحل

شعبہ بیانات میں تیار ہونے والے تمام تر بیانات تقریباً 16 مراحل سے گزار کر فائنل کئے جاتے

ہیں۔ مراحل اور ان کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(1) انتخابِ موضوع: سب سے پہلے شعبہ بیانات میں مکمل 1 سال کے بیانات کی فہرست تیار ہوتی ہے۔ اسلامی سال کے ایونٹس کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ موقع مناسبت اور ایام کے اعتبار سے ہی موضوع کا انتخاب کیا جائے۔

(2) تلاشِ مواد: فہرست فائنل ہو جانے کے بعد مختلف اسلامی بھائی اس کے لیے تلاشِ مواد میں لگ جاتے ہیں، اس کے لیے موضوع کے مطابق بزرگانِ دین کی تصانیف، دعوتِ اسلامی کے مبلغین بالخصوص، امیر اہلسنت اور اراکینِ شوریٰ کے اسی موضوع پر ہونے والے بیانات سے مدد لی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی کی طرف سے تیار کردہ سافٹ ویئر اور مکتبہ شاملہ سے بھی تلاشِ مواد کیا جاتا ہے۔

(3) جمع مواد: تلاشِ مواد کے بعد اس کی ثقاہت کو پرکھا جاتا ہے، اسلامی بھائی اپنے متعلقہ ذمہ دار کو کسی بھی موضوع پر جمع ہونے والا سارا مواد چیک کرواتا ہے اور باہمی مشاورت سے طے کیا جاتا ہے کہ کون سا مواد بیان میں شامل کیا جائے۔ یوں اسے سرسری ترتیب دی جاتی ہے اور بیان کا خاکہ بنایا جاتا ہے۔

(4) بیان کی ترتیب: بیان کے خاکے کے بعد اسے مکمل ترتیب دیا جاتا ہے۔ چھوٹے سائز کے تقریباً 24 سے 25 صفحات موضوع سے متعلق مواد کے ہوتے ہیں جبکہ 5 سے 7 صفحات میں تنظیم سے متعلق مواد بھی بیان میں شامل کیا جاتا ہے۔

(5) فارمیشن: مکمل بیان ترتیب دینے کے بعد اس کی جزوی فارمیشن بھی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا

ہے کہ شعبہ کے بعض اسلامی بھائی بیان بناتے ہوئے فارمیشن بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا ہو تو بیان کی ترتیب کے بعد فارمیشن کی جاتی ہے۔

(6)شعبہ ذمہ دار کا اسے فائنل کرنا: فارمیشن کے بعد ماتحت اسلامی بھائی بیان شعبہ ذمہ دار کو بھیج دیتا ہے۔ جہاں از اول تا آخر مکمل بیان گہری نظر سے چیک کیا جاتا ہے۔ جہاں تبدیلی کی حاجت ہو وہاں مواد یا ترتیب کو تبدیل بھی کیا جاتا ہے اور مکمل بیان کو فائنل کیا جاتا ہے۔

(7) نگرانِ علمیہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: شعبہ ذمہ دار کے فائنل کر لینے کے بعد نگرانِ المدینۃ العلمیہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی عطاری مدظلہ بیان کی تنظیمی تفتیش کرتے ہیں اور ضرورتاً بیان میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہیں۔

(8)مکمل بیان کی تفتیش و تخریج: نگرانِ علمیہ سے بیان فائنل ہونے کے بعد مکمل بیان کی تخریج و تفتیشِ تخریج ہوتی ہے۔ تمام حوالہ جات اصل کتب سے شامل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔

(9)دارالافتا کے مفتی صاحب سے مکمل بیان کی شرعی تفتیش: تخریج و تفتیشِ تخریج کے بعد بیان شرعی تفتیش کیلئے دارالافتا کے مفتی صاحب کے پاس بھیجا جاتا ہے جو مکمل بیان کی شرعی تفتیش کرتے ہیں اور جہاں تبدیلی کی حاجت ہو اس کی اصلاح بھی فرماتے ہیں۔

(10) مجلسِ تراجم سے انگلش الفاظ کی چیکنگ: اردو کے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کی جگہ انگریزی کے الفاظ زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ دارالافتا سے آنے کے بعد بیان میں مشکل الفاظ کو ہٹا کر آسان اردو الفاظ ورنہ بریکٹ میں انگلش الفاظ بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ پھر ان الفاظ کی انگلش چیکنگ کیلئے

بیان مجلسِ تراجم کو بھیجا جاتا ہے جو ان انگلش الفاظ کو سیاق و سباق کی روشنی میں چیک کرتے ہیں اور ضروری تبدیلیاں بھی کرتے ہیں۔

(11) پیج سیٹ اپ: ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد المدینۃ العلمیہ کے طے شدہ مدنی پھولوں کے مطابق مکمل بیان کا پیج سیٹ اپ کیا جاتا ہے۔

(12) فائنل پروف ریڈنگ: یوں تو اب تک کئی بار بیان کی سرسری پروف ریڈنگ ہو چکی ہوتی ہے مگر غلطی کے امکان کو ختم کرنے کیلئے اس مرحلے پر مکمل بیان کی از اول تا آخر باریک نظر سے پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ بیان میں موجود آیاتِ کریمہ اور ان کے ترجمہ کا بھی تقابل کیا جاتا ہے۔

(13) نگرانِ پاک کابینہ سے بیان کی تنظیمی تفتیش: ان تمام مراحل سے گزار کر اسلامی بھائیوں کا بیان نگرانِ پاک کابینہ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کے پاس فیصل آباد بھیج دیا جاتا ہے جو بیان کو از اول تا آخر پڑھتے اور اس کی تنظیمی تفتیش فرماتے اور ضرورت پڑنے پر بیان میں تبدیلیاں بھی کرواتے ہیں، ان سے چیک ہو کر بیان دوبارہ المدینۃ العلمیہ آتا ہے اور اس میں ضرورتاً تبدیلیاں کی جاتی ہیں اور بیان کابینہ مکتب بھیجا جاتا ہے۔ پھر کابینہ مکتب سے وہ بیان فائنل کر کے پاکستان بھر میں متعلقہ مقامات تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(14) بیرونِ ملک کے اعتبار سے تبدیلیاں: اسلامی بھائیوں کا فائنل ہونے والا یہی بیان بعد میں پاکستان کے سوا دنیا بھر میں ہوتا ہے۔ یوں ہر بیان میں بیرونِ ملک کے اعتبار سے بھی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور اسے اسلامی بہنوں کے اعتبار سے بھی تیار کیا جاتا ہے۔

(15)اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری: اسلامی بھائیوں کا بیان جب پیج سیٹ اپ کے مراحل سے گزر جاتا ہے تو اب اسی بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں تیار کیا جاتا ہے اور اسلامی بہنوں کے اعتبار سے اس میں مناسب تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مذکر کے صیغوں اور جملوں کو مؤنث کے صیغوں اور جملوں میں تبدیل کیا جاتا ہے اور جو مواد اسلامی بہنوں سے متعلق نہیں ہوتا اسے بھی بیان سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(16)اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیکنگ: بیان کو اسلامی بہنوں کے انداز میں ڈھال کر اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے چیک کروایا جاتا ہے اور ان کے نشان زدہ مقامات پر تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کی کارکردگی

(1) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مارچ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں ساڑھے چار سو (450) سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

(2) اس کے ساتھ ساتھ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کے اسلامی بھائیوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والے بیانات کی پہلی جِلد "**سنّتوں بھرے بیانات**" کے نام سے **شعبان المعظم 1439 سن ہجری مطابق 27 اگست 2017 سن عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا رَبِیعُ الْاٰخِر** کے اصلاحی موضوعات پر 18 سنتوں بھرے بیانات شامل کئے گئے ہیں۔

(3) مزید برآں کہ شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں/پاکستان) اور مکتبۃ المدینہ کے

تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے ایک کتاب بنام ”**اسلامی بیانات** جلد 1“ **ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری مطابق 11 اگست 2019 سنِ عیسوی** میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس دیدہ زیب جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **محرم الحرام تا ربیع الآخر** کے اصلاحی موضوعات پر 19 سنتوں بھرے بیانات شامل ہیں۔

(4) اسی طرح شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (برائے اسلامی بہنیں) اور مکتبۃ المدینہ کے تعاون سے پاکستان کی اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات کے لیے دوسری کتاب بنام ”اسلامی بیانات جلد 2“ **ربیع الآخر 1441 سنِ ہجری مطابق دسمبر 2019 سنِ عیسوی** میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس جلد میں بھی 4 اسلامی مہینوں یعنی **جُمادی الاُولیٰ تا شَعْبانُ المُعَظَّم 1441ھ مطابق جنوری 2020 تا اپریل 2020 سنِ عیسوی** کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات شامل ہیں۔

(5) جبکہ **اسلامی بیانات جلد 3** پر شعبے میں کام جاری ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اپریل کی ابتدا میں یہ کتاب بھی شائع ہو جائے گی اور مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہو گی۔

پاکستان کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

اب تک کی معلومات کے مطابق صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے ہونے والے اجتماعات کی تعداد **751** ہے جس میں لاکھوں اسلامی بھائی شریک ہوتے ہیں۔ جبکہ اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کی تعداد **7340** اور شرکائے اجتماع کی تعداد **241462** ہے۔ پاکستان بھر میں جہاں جہاں بھی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں تمام مقامات پر ہونے والے بیانات کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے۔

بیرونِ ملک کے اجتماعات و شرکائے اجتماعات کی تعداد

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (پاکستان) سے جو بیانات فائنل ہو جاتے ہیں کچھ ماہ کے فرق سے وہی بیانات ضروری تبدیلیوں کے ساتھ بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں کے لئے مرتب کئے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ تادمِ تحریر بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں کے اجتماعات کی مجموعی تعداد 747 اور شرکائے اجتماعات کی تعداد 33808 ہے جبکہ اسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقامات کی تعداد 3047 اور شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد 106786 ہے۔